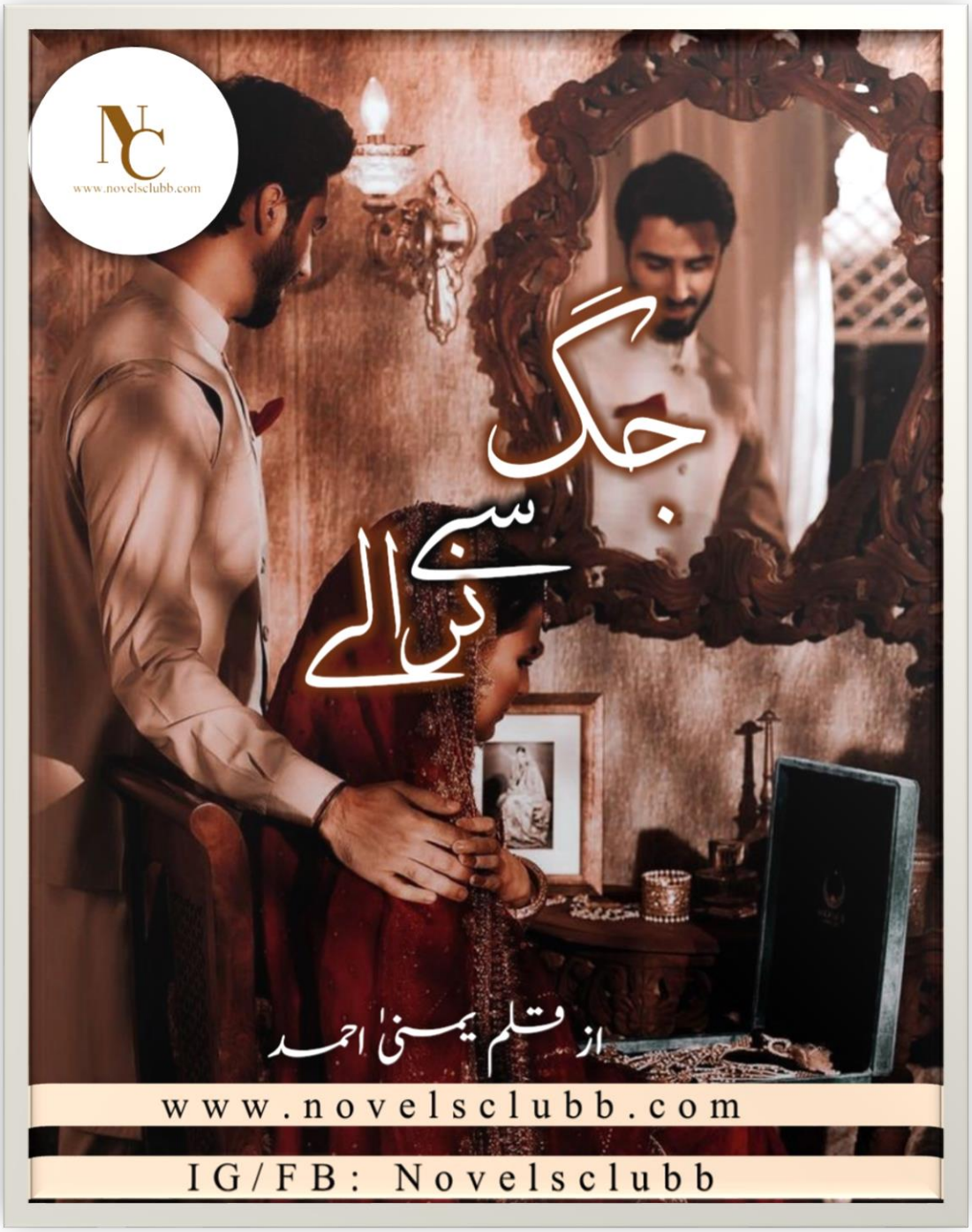
www.novelsclubb.com
جگ سے نرالے
از قلم یمنیٰ احمد
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

جگ سے نرالے

از قلم

یمنیٰ احمد

www.novelsclubb.com

وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے آنکھیں بند کیے بیڈ سے ٹیک لگائے ریلیکس انداز میں گانے کے بول پر پاؤں جھلا رہی تھی جب ایک دم دھڑ سے دروازہ کھلا تھا۔اس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔دروازے کی طرف نظریں گھمائیں تو دروازے کے پاس کھڑے شخص کے تاثرات دیکھ کر سہم گئی۔

وہ خونخوار نظریں اس پر گاڑے کھڑا تھا۔غصے سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔

یشفہ اسے دیکھ کر بیڈ پر ہی پیچھے کو کھسکی۔وہ بجلی کی سی تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔

"اگر اتنا مسئلہ تھا تو مجھے منع کر دیتی۔تم لوگوں کا محتاج نہیں ہوں میں۔" وہ اپنی پوری شدت سے یشفہ پر چیخا تھا۔

"مم۔۔میں نے کیا کیا ہے؟" وہ ڈری سہمی بولی۔

"تم نے کیا کیا!! شازیہ مامی کو بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ دروازہ نہیں کھولنا تھا تو بتا دیتی۔۔ لیکن اتنی بڑھا چڑھا کر آگ لگانے کی تو عادت ہے تم سب کی۔۔ میں خاموشی سے اپنے بارے میں سب سن لوں۔ مگر میں اپنے باپ کے بارے میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کرتا ورنہ تم جیسی سے تو میں کلام کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔۔ مگر تمہاری وجہ سے وہ میرے باپ کے بارے میں بول رہی تھیں۔" وہ اس وقت آپے سے باہر مامی پر آیا سارا غصہ اس پر نکال رہا تھا۔

یشفہ اس کے لہجے پر کانپ کر رو دینے کو تھی۔

وہ کس شخص سے پیار کی امید لگا بیٹھی تھی۔ وہ شخص اسے اتنا حقیر سمجھتا تھا کہ اس سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں تھا۔ اس کے لفظوں نے یشفہ کے دل کے ٹکڑے کر کے رکھ دیئے تھے۔ وہ اسے ایک نظر غصے سے گھورتا پیچھے ہوا۔

"آئندہ دور رہنا مجھ سے۔" انگلی اٹھا کر وارن کرتا وہ جس آندھی طوفان کی طرح آیا تھا اسی طرح واپس چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی یشفہ سر گھٹنوں میں دیئے رو دی۔

ہمیشہ سے ایسا ہوتا آیا تھا وہ شخص اس کی دو کوڑی کی کر کے چلا جاتا تھا مگر یہ کمبخت دل تب بھی اسی کے گن گاتا تھا۔اور آج ایک مرتبہ پھر سے وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس کی نظروں میں گر گئی تھی۔وہ اس کے لیے اسکا کچھ بھی نہیں تھی مگر اس کے لیے وہ اس کا سب کچھ تھا۔

"شف۔۔اٹھ جاؤ یار کتنا سونا ہے؟"عنیشا اس کے سر پر کھڑی اسے اٹھانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شف اٹھو یار یونی نہیں جانا۔۔اور میں جانتی ہوں تم جاگ گئی ہو۔"عنیشا کے کہنے پر یشفہ اپنے منہ سے تکیہ ہٹاتی اٹھ بیٹھی۔

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے اپنا۔۔کیا پھر سے روئی ہو؟"عنیشا اسے دیکھتی اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔یشفہ نے ایک نظر اسے دیکھا مگر چپ رہی۔

"پھر سے شاہ زر بھائی نے کچھ کہہ دیا؟"عنیشا بچپن سے اسے جانتی تھی کیسے پتہ نہ چلتا۔واحد ایک شاہ زر کمال تھا جو یشفہ کو رولا دیتا تھا ورنہ ضرار کے ہوتے ہوئے کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے کچھ کہہ سکے۔

یشفہ نے اسکے پوچھنے پر سر ہلا دیا۔

"کیوں؟ کیا مصیبت پڑی اب اس انسان کو؟"عنیشا کو تو غصہ ہی آ گیا۔ویسے ہی وہ مغرور انسان اسے پسند نہیں تھا۔

"اسے لگتا ہے کہ پرسوں رات اس کے گھر لیٹ آنے کا میں نے بتایا شاز یہ چچی کو کیونکہ اسوقت اور کوئی وہاں میرے اور اسکے علاوہ نہیں تھا۔اور چچی کو تو تم جانتی ہو پھپھا کو بھی سنا دیتی ہیں۔اس سے اپنے باپ کے بارے میں کچھ برداشت کہاں ہوتا ہے۔اس لیے وہ مجھے ڈانٹ گیا۔"

"یار حد ہے۔۔تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے تم بول نہیں سکتی تھی کہ مسٹر پہلے پتہ کر لو اور بھلا تم کیوں بتانے لگی وہ بھی امی کو۔۔"وہ یشفہ کی کلاس لینے لگ گئی تو

یشفہ اس کے ڈانٹنے پر مسکرادی۔

"اب ڈانٹ کھا کر کیسے دانت نکل رہے ہیں جیسے اس کی ڈانٹ تمہارے کانوں میں امرت گھول رہی تھی۔"عنیشا کو یشفہ پر غصہ آگیا۔

"اچھا بھئی اب جہاں ملا سنا دونگی میں کسی سے کم نہیں ہوں۔"یشفہ کا موڈ دو منٹ میں ٹھیک ہو گیا تھا۔عنیشا اور اس کی ایک دوسرے میں جان تھی۔

"ضرور امی کو یہ ضحی نے ہی بتایا ہو گا۔۔اور شاہ بھائی کے سامنے تمہاری زبان تالو سے چپک جاتی ہے منہ سے کچھ پھوٹ لیا کرو۔ایسا بھی کیا گناہ کر دیا تم نے۔۔۔خیر تم اٹھو فریش ہو کر نیچے آجاؤ ورنہ یونی سے لیٹ ہو گئے تو زی بھائی سے ڈانٹ پکی ہے۔"وہ ہمیشہ کی طرح بولتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔یشفہ اس کے غصے پر مسکراتی بیڈ سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔

پرسوں رات کو وہ شاہ زر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب اس کے فون کی

رنگ نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا اس نے حیرانگی سے اپنا فون اٹھایا کہ رات کے دو بجے کون ہو سکتا ہے مگر نام دیکھ کر تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا جلدی سے سنبھل کر فون اٹھایا۔

"ہیلو۔جج۔۔۔جی؟" وہ آواز پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"محترمہ اگر آپ کے آرام میں خلل پیدا نہ ہو تو آپ آ کر نیچے کا آینٹرینس ڈور کھول دیں۔میں باہر کھڑا ہوں۔" طنزیہ لہجے میں کہتے ہی فون کاٹ دیا گیا۔وہ جلدی سے فون پھینکنے کے انداز میں بیڈ پر رکھتی دوپٹہ صحیح سے لیتی کمرے سے نکل کر نیچے آئی اور دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا لیکن وہ اس کے سائیڈ سے ہوتا آگے بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر جو پرجوشی اور مسکراہٹ تھی مدہم پڑ گئی۔

سلام دعا خیر خیریت کی امید تو پہلے بھی نہیں تھی یشفہ کو اس سے مگر اب شکریہ لفظ سے بھی گئی۔اس کا دل دکھا تھا۔ایک ٹھنڈی آہ بھرتی وہ بھی اوپر اپنے کمرے میں

چلی گئی۔ مگر بد قسمتی سے یہ منظر ضحی نے دیکھ لیا تھا جو اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں پانی پینے جا رہی تھی اور ضحی کو تو ویسے ہی اپنی ماں کی چمچی کہا جاتا تھا۔ اگلے دن اس نے تین چار اپنی طرف سے ہی لگا کر اپنی ماں کو بتا دیا۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے شاہ زر کو باتیں سنا دیں۔

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو اسے شاہ زر کہیں نظر نہیں آیا۔ وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی اور ڈائینگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"حمزی۔۔! اب اگر تم نے میری پلیٹ سے سلائس اٹھایا تو میں تمہارا ہاتھ توڑ دونگی۔"

عنیشا غصے سے بولی۔

"عنیش ! ! کام ڈاؤن یار کیا ہو گیا سلائس ہی تھا میں نے کون سا تمہارا موبائل اٹھا لیا ہے۔" حمزہ نے ڈھٹائی سے دانت نکالتے ہوئے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا

www.novelsclubb.com

تھا جانتا تھا موبائل زیادہ یوز کرنے پر اس کی چچی سے کتنی عزت افزائی ہوتی تھی۔

"اپنا منہ بند رکھو اور میرا نام پورا لیا کرو سمجھے۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی گھور کر بولی۔

"کیوں تم بڑا میرا نام صحیح سے لیتی ہو اور عنیش کہنے میں برائی ہی کیا ہے؟"

دوسری طرف سکون ہی سکون تھا جبکہ اس کے دربارہ سے کہنے پر عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"یہ بھی بھلا کوئی نام ہوا ایسے جیسے کوئی مردانہ نام ہو۔" اسے عینش کہنے پر سخت چیڑ تھی اور ایک حمزہ ہی تھا جو اسے کبھی عنیشا نہیں کہتا تھا اور صرف حمزہ ہی تھا جو اسے عنیش کہتا تھا۔

"دونوں چپ کر کے اپنا ناشتہ کرو اور عنیشا بھائی ہے۔۔۔لے لیا نام تو کیا ہو گیا؟"

فائزہ بیگم کے 'بھائی' کہنے پر حمزہ کے حلق میں نوالہ اٹکا تھا۔ حمزہ کھانسنا شروع ہو گیا۔ عنیشا کا اس کی حالت پر قہقہہ نکلا تھا۔ اس کے ہنسنے پر حمزہ نے اسے گھورا

تھا۔

سب نے حمزہ کو پریشانی سے دیکھا فائزہ نے جلدی سے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا تھا۔

"دھیان سے بیٹا۔" حمزہ کی حالت پر ضرار نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔ وہ حمزہ کی عنیشا سے محبت کے بارے میں اچھے سے واقف تھا بلکہ سب ینگ پارٹی ہی واقف تھی۔

"چل اب ڈرامہ بند کر اور اٹھ یونی سے لیٹ ہو رہے ہیں۔" ضرار نے حمزہ کی کمر پر دھپ لگائی تو ہاتھ میں پکڑے گلاس میں سے پانی چھلک کر اس کے منہ پر آیا۔

"زی بھائی۔۔!!" حمزہ نے احتجاج کیا۔

"اٹھ جا شاباش۔۔" ضرار نے کوئی اثر لیئے بغیر اس سے کہا اور خود بھی اٹھ گیا۔

حمزہ اور اس کے اٹھتے ہی یشفہ، ضحی اور عنیشا بھی اٹھ گئیں ناشتہ وہ سب کر چکے تھے۔ سب کو خدا حافظ کہتے وہ یونی کے لیے روانہ ہو گئے۔

ان سب میں سے ضرار سب سے بڑا تھا۔اسی کی گاڑی میں وہ سب اکٹھے یونی جاتے تھے۔

اکبر صاحب اور کلثوم بیگم کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

سب سے بڑا بیٹا سہیل اور ان کی بیگم سائرہ۔

ان کے تین بچے تھے۔ بڑا بیٹا ضرار اس سے چھوٹا حمزہ اور پھر آتی تھی اپنے بھائیوں کی لاڈلی "یشفہ سہیل"

ضرار بزنس کے آخری سال میں تھا اور حمزہ ابھی اکاؤنٹس کے تیسرے سال میں تھا۔یشفہ اور عنیشا انگلش لٹریچر میں ماسٹرز کر رہی تھیں وہ بھی تیسرے سال میں تھیں۔

اکبر صاحب کے دوسرے بیٹے جنید اور ان کی اہلیہ شازیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی ضحی جو کہ ضرار سے ایک سال ہی چھوٹی تھی اور اس سے چھوٹی شرارتی سی

www.novelsclubb.com

عنیشا۔

جنید کے بعد سب سے چھوٹے زمان صاحب اور ان کی زوجہ فائزہ بیگم ان کا ایک ہی بیٹا تھا شہریار جو کہ ابھی سیکنڈ ائیر کے پیپرز کے بعد آجکل فری تھا۔

اکبر صاحب کی بیٹی اسما کا نمبر سہیل صاحب کے بعد آتا تھا۔ان کی شادی اکبر صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنے دوست کے بیٹے کمال سے کی تھی۔کمال صاحب رنگین طبیعت کے مالک تھے جبکہ اسما اتنی ہی سنجیدہ تھیں۔

مگر اسما اس شادی سے خوش تھیں۔ایک سال بعد شاہ زر کی پیدائش پر اسما بہت خوش تھی جب کمال صاحب اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر کے ملک چلے گئے۔وہاں انہوں نے اپنا بزنس اسٹیبلش کر لیا۔خرچ کے لیے پیسے تو بھیج دیا کرتے تھے مگر کمال صاحب خود رابطے میں نہیں تھے۔سال میں ایک بار چکر لگتا اور ایک دو دن سے زیادہ نہیں رکتے۔

اسما بیگم اب بیمار رہنے لگ گئی تھیں۔کمال کی جدائی نے انہیں بیمار کر دیا۔انہیں شاہ

زر کی فکر رہنے لگی تھی۔

اور ایک دن اسما اپنی بیماری کے آگے ہار مان گئی اور ان کا انتقال ہو گیا انہیں برین ٹیومر تھا۔

شاہ زرتب صرف چھ سال کا تھا۔

اپنے مرنے سے پہلے انہوں نے شاہ زر کی ذمہ داری اپنے بھائیوں کو سونپ دی تھی۔ کیونکہ کمال صاحب اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے۔

ان کے انتقال کے بعد سہیل صاحب شاہ زر کو اپنے گھر لے آئے۔

وہ کسی سے بھی زیادہ بولتا نہیں تھا۔ اس معاملے میں وہ اپنی ماں پر گیا تھا۔

اسما کے انتقال کے سات آٹھ دن بعد کمال پاکستان آیا تھا شاہ زر سے بھی وہ سرسری سا ملے۔ نہ ہی انہوں نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کے بارے میں کہا۔ شاہ زر خود بھی ان کے ساتھ جانا نہیں چاہتا تھا وہ چھ سالہ بچہ اپنے باپ سے بدگمان ہو گیا تھا۔

کمال صاحب بھی ایک دو دن رک کر واپس چلے گئے تھے۔

زندگی اسی ڈگر پر چل رہی تھی شاہ زر کم ہی کسی کے ساتھ بات کرتا تھا مگر ضرار کی نیچر نے اسے بہت متاثر کیا تھا۔ پورے گھر میں وہ بس ضرار سے ہی اچھے سے بات کرتا تھا۔ اور اس میں زیادہ ہاتھ ضرار کا ہی تھا کہ وہ اس کا اچھا دوست بن گیا تھا۔

"دادی جان!" وہ یونی سے واپس آتے لاؤنج میں داخل ہوئے تھے جب یشفہ کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی کلثوم بیگم پر گئی تو وہ خوشی کے مارے بھاگتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی اور منہ بھی چوم ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"آئے ہائے پرے ہٹ! ابھی وضو کیا تھا سارا منہ گندا کر دیا۔" کلثوم بی نے مصنوعی غصے سے کہا تو سب ہنس دیئے جبکہ یشفہ کو کوئی اثر نہیں ہوا۔

"دادی جان! آپ کو ہماری یاد نہیں آئی؟" وہ شکایتی انداز میں منہ پھلائے لاڈ سے بولی۔

"مجھے تم سب بچوں کی بہت یاد آئی تبھی تو میں آگئی۔ ورنہ افتخار تو مجھے مزید دو ہفتے رکنے کے لیے کہہ رہا تھا۔" کلثوم بی اپنے بھائی سے ملنے ایک ماہ کے لیے پشاور گئی تھیں۔ اور آج صبح ہی ان کی واپسی ہوئی تھی۔

"دادی جان! اچھا کیا آپ آگئیں ہم سب آپ کو بہت مس کر رہے تھے۔" حمزہ نے بھی آگے ہو کر معصوم شکل بنا کر کہا۔

سب دادی جان سے باری باری ملے۔ یشفہ تو چپکی بیٹھی تھی وہ شروع سے ہی ان کی لاڈلی تھی۔

"بچو! پہلے فریش ہو جاؤ پھر اماں جان سے جتنی مرضی باتیں کر لینا۔" سائرہ بیگم (یشفہ کی ماں) نے وہاں سے گزرتے ہوئے سب کو ان کے ارد گرد جمع دیکھا تو مسکراتی ہوئی بولیں۔

ان کے کہتے ہی ضحی وہاں سے اٹھ گئی جیسے موقع کی تلاش تھی ضرار نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور واپس دادی جان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ماما مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا؟"یشفہ نے اپنے پاؤں سامنے میز پر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"پہلے چینج کر آؤ۔پھر میں سب کے لیے کھانا لگواتی ہوں۔"سائرہ بیگم کہتی کچن میں چلی گئیں۔

"پاؤں ہٹاؤ اپنے لڑکی۔"عنیشا نے اس کی ٹانگ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"کیوں تمہیں تکلیف دے رہے ہیں۔"دھڑلے سے پوچھا تو عنیشا نے آنکھوں سے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا یشفہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور گردن موڑ کر جب سیڑھیوں کی طرف دیکھا تو تیر کی طرح سیدھی ہو کر بیٹھی۔شاہ زر سیڑھیاں اترتا انہیں کی طرف آرہا تھا اور یشفہ کی چلتی زبان کے جوہر باخوبی سن چکا تھا۔یشفہ نے زبان دانتوں تلے دبائی اور شرمندگی سے سر جھکا لیا۔اس نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا۔دادی جان ضرار اور حمزہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔شکر کسی نے نہیں دیکھا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی اس کی اس حرکت پر اتنے عرصے بعد

کسی کے لب مسکرائے تھے مگر وہ مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی تھی۔

"السلامُ علیکم نانو جان!" شاہ زر کلثوم بیگم کے آگے جھکتا سلام کرنے لگا۔دادی جان نے بھی اس کے سر پر پیار دیا تھا۔

"کہاں تھا تو صبح سے میرے بچے؟" انہوں نے اسے اپنی دائیں طرف بیٹھاتے شفقت سے پوچھا تھا۔بائیں طرف ان کے یشفہ بیٹھی تھی۔عنیشا اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی۔

"بس نانو فائینل پیپرز ہونے والے ہیں کل رات پڑھتا رہا صبح سویا تو اب آنکھ کھلی۔" اس نے وجہ بتائی تو یشفہ نے اس کی آواز پر بے اختیار اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اسی وقت شاہ زر کی نظریں یشفہ پر پڑی تھیں۔کالی گہری آنکھیں۔۔۔یشفہ جیسے ان آنکھوں کے سحر میں کھوئی تھی۔اس کے اس طرح دیکھنے پر شاہ زر نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور پھر سے نانو کی طرف متوجہ ہو گیا۔یشفہ سٹپٹائی۔ دل بلیوں اچھلا تھا۔وہ حیران تھی۔

"دادی جان! میں فریش ہو کر آئی۔"اس سے پہلے مزید کچھ الٹا ہوتا وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔

"افف۔۔۔اسے کیا ہوا آج؟ مجھے دیکھ کر مسکرایا؟ یہ مسکراتا بھی ہے؟"یشفہ کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ حیران ہو یا خوش۔

"مسکراتے ہوئے تو اچھا لگتا ہے پھر ہنستے ہوئے تو افف۔۔"وہ اپنے آپ سے باتیں کرتی فریش ہونے کے لیے مسکراتی ہوئی واشروم میں گھس گئی۔

عنیشا موبائل میں سر دیئے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب حمزہ سے ٹکرا گئی اور موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔

"آاا۔۔۔"ایک دل خراش چیخ عنیشا کے لبوں سے نکلی تھی حمزہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"اندھے ہو کیا؟؟ایڈیٹ دیکھ کر نہیں چلا جاتا؟"عنیشا غصے اور صدمے کی حالت

www.novelsclubb.com

میں اپنا موبائل اٹھاتی حمزہ پر چڑھ دوڑی۔

"آنکھیں خود نے استعمال نہیں کرنی اور سنا یا دوسروں کو جا رہا ہے۔" حمزہ کیوں چپ رہتا جب غلطی بھی اس کی نہیں تھی۔

"یہ موبائل ہی ساری مصیبت ہے۔۔ادھر دو اسے باہر پھینک آتا ہوں۔" وہ کہتے ہی اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچتا نیچے بھاگا تھا۔ عنیشا اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی شاک سے نکلتی وہ فوراً سے اس کے پیچھے بھاگی۔

"حمزی!! موبائل واپس کرو میرا۔" وہ پورے ٹی وہ لاؤنج میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے پھر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں کہتی ہوں میرا موبائل ادھر دو۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔ چھچھوندر کہیں کے۔ موبائل واپس کرو میرا۔" وہ صوفے کے اس پار حمزہ کو ہنستا دیکھ کر غصے سے چیخی تھی۔

"خود کو دیکھا کبھی شیشے میں عنیش عرف چوہیا!" حمزہ زبان چڑھاتا صوفے کے

پیچھے سے نکل کر لان کی طرف بھاگا تھا۔حمزہ کے دیے گئے نام پر عنیشا کا پارہ چڑھا تھا۔

"حمزی۔۔اب بچو گے نہیں تم مجھ سے۔"وہ بھی لان میں اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

"دیتے ہو کہ نہیں؟"حمزہ نے موبائل والا ہاتھ اوپر کیا ہوا تھا اور عنیشا موبائل کو پکڑنے کی کوشش میں اچھل رہی تھی۔مگر وہ دوسری طرف کر لیتا وہ ہار مانتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی۔

"نہ دوں تو؟"حمزہ کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

"پھر میں جا کر تائی جان سے کہتی ہوں کہ آپکا بیٹا روزرات میں آپکی ہونے والی بہو سے لمبی لمبی گپے ہانکتا ہے۔"وہ غصے سے کہتی ابھی مڑی ہی تھی کہ حمزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا ہے اب؟ہاتھ چھوڑو میرا!"وہ تنک کر بولی۔

"یہ پکڑو اپنا سڑا ہوا موبائل۔اور ہاں امی اپنی ہونے والی بہو کو اچھے سے جانتی ہیں

اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ان کی ہونے والی بہو کو ان کا بیٹا بس تھوڑا بہت تنگ کرتا ہے لمبی لمبی ہانکنے کے لیے اسے موبائل کی ضرورت نہیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ذو معنی لہجے میں سنجیدگی سے کہتا اس کے اسی ہاتھ میں موبائل تھما کر چلا گیا جو اس نے اسے روکنے کے لیے پکڑا تھا۔

اس کی بات پر عنیشا کے گال پل میں سرخ ہوئے تھے۔ وہ ان ڈائیریکٹلی اسے سنا کر گیا تھا۔ عنیشا نے اپنے اس ہاتھ کو دیکھا جو ابھی حمزہ نے پکڑا تھا۔ اس کے لب اپنے آپ ہی مسکرائے تھے۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

www.novelsclubb.com

"اماں جان لیکن آپ شازیہ کے مزاج سے واقف ہیں۔" سائرہ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"بہو۔۔ یہ ہمارے مرحوم شوہر یعنی سہیل کے ابا جان کی خواہش تھی کہ ضرار بیٹے کا رشتہ ضحی بیٹی سے ہو۔" کلثوم بیگم نے انہیں آگاہ کیا۔ سائرہ نے ایک نظر سہیل

کو دیکھا۔

"اماں جان تب بات اور تھی اب ایسا مشکل ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور مجھے امید ہے کہ ضرار کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔" سہیل نے اپنے تئیں ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔

"جب تم لوگوں کو اعتراض نہیں ہے تو پھر کیا مسئلہ ہے؟" کلثوم بیگم نے ان سے پوچھا۔

"اماں جان آپ شازیہ کو اچھے سے جانتی ہے وہ جب بولنے پر آتی ہے تو کہاں لحاظ رکھتی ہے۔اور پھر ضحی بھی بالکل شازیہ کی پرتو ہے۔" سائرہ نے تحمل سے وجہ بتائی تھی۔

"ان لوگوں سے میں خود بات کر لوں گی مجھے بس تم لوگوں کا جواب چاہیے۔ لیکن اگر تم لوگوں نے ضرار کے لیے کوئی اور پسند کی ہوئی ہے تو بتا دو مجھے۔" اماں جان ان کے پریشان چہرے دیکھ کر بولیں۔

"نہیں اماں جان ایسی بات نہیں ہے۔ ہم راضی ہیں اس رشتے سے۔ ابا جان کی خواہش تھی ہمیں منظور ہے۔" سہیل صاحب نے ایک تسلی دیتی نظر سائرہ پر ڈال کر اماں جان کو اپنی ہاں سنائی تھی۔ اماں جان نے ان کو دعائیں دیں تھی اب جنید صاحب اور شازیہ سے بات کرنا رہتا تھا۔

"شاہ زر؟" ضرار اس کے کمرے کے باہر کھڑا دروازہ ناک کرتے ہوئے بولا۔

"آجاؤ ضرار۔" اندر سے شاہ زر کی آواز ابھری تھی۔

ضرار اندر آگیا۔ شاہ زر کتابوں میں منہ دیئے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کہیں چلیں گھومنے؟" ضرار نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ شاہ زر نے ابرو اچکائے۔

"کیا ہو گیا ویسے ہی۔۔ سی وی یو کا چکر لگا آتے ہیں۔" ضرار نے اسے پلین بتایا۔

"کون کون جا رہا ہے؟" شاہ زر کتاب سائیڈ پر کرتا بولا وہ جانتا تھا کہ اب ضرار اسے

پڑھنے نہیں دے گا۔

"ارے کوئی نہیں۔۔ صرف میں اور تم۔" ضرار بھی اچھے سے اس کی نیچر سے واقف تھا کہ وہ سب کے ساتھ کہیں نہیں جائے گا۔ ضرار تو اس کا دوست تھا۔

"ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے پھر میں دس منٹ میں تیار ہو کر آتا ہوں تم بھی تیاری پکڑو۔" شاہ زر نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس جو حکم۔" ضرار سلوٹ کے انداز میں کہتا ہنستا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" ضرار مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر بیڈ پر آرام سے بیٹھی ضحی پر پڑی۔ ضرار کی اسے یہاں دیکھ کر تیوری چڑھی تھی۔

"تم سے کچھ بات کرنی تھی۔" وہ بھی بیڈ سے کھڑی ہوتی اس کے مقابل آئی تھی۔

"مجھ سے؟" ضرار اچنبھے سے بولا۔

"جی بالکل آپ ہی سے۔ کیونکہ آپ کے اور میرے علاوہ یہاں کوئی تیسرا تو ہے

نہیں اب۔" سینے پر ہاتھ باندھتی وہ طنزیہ لہجے میں بولتی وہ ضرار کو غصہ دلا گئی۔

اسے ضحی کی یہی عادت پسند نہیں تھیں۔

"مجھے وہ لوگ سخت ناپسند ہیں جو مجھ سے اس ٹون میں بات کرتے ہیں تمیز سے

بات کرو جو کرنی ہے۔" وہ اپنا غصہ ضبط کرتا بولا۔

"تو مجھے بھی تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے سمجھے۔" ضحی نے نخوت سے کہا تو ضرار

نے اس کی طرف ناسمجھی سے دیکھا۔

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا؟"

"مطلب صاف ہے کہ تم اپنے ماں باپ کو اس رشتے کے لیے منع کر دو۔" ضحی

نے جیسے بات ختم کی۔ مگر ضرار کو مزید الجھا دیا۔

"میں تمہاری بات نہیں سمجھا کس کے رشتے کی بات کر رہی ہو تم مس ضحی

جنید؟" ضرار بھی اسی کی ٹون میں بولا تھا۔

"تمہارے اور میرے رشتے کے بارے میں۔۔ دادی جان چاہتی ہیں کہ تمہاری اور

میری شادی ہو جائے۔۔۔نونیور! میں کبھی بھی تم سے شادی نہ کروں سمجھے۔"

ضحی نے اسے ساری بات بتا کر گویا اس لے سر پر بم پھوڑ دیا۔

"واٹ کیا بکواس ہے یہ۔۔۔!!"وہ شاک میں حیرت سے چیخا تھا۔

"بکواس نہیں حقیقت ہے مسٹر ضرار سہیل۔"وہ چبا چبا کر بولی۔جب سے اس نے اپنی ماں کی زبانی یہ بات سنی تھی اسے ایک پل چین نہیں آیا تھا۔

"میں دادی جان سے خود بات کروں گا۔۔ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔مجھ پر انہیں ذرا ترس نہیں آیا تم جیسی زبان دراز لڑکی کو میرے سر پر تھوپتے ہوئے۔"وہ طنز کرتا ہوا بولا تو ضحی کو اس کے ایسا کہنے پر آگ لگ گئی۔

"تم خود بڑے کوئی پرنس چارلس ہو۔مجھے بھی تم جیسے سڑو سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد نہیں کرنی۔"وہ غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی اور اس کے آخری لفظوں پر ضرار نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

"اوہو۔۔۔اکیلے اکیلے کس بات پر مسکرایا جا رہا ہے؟"اس کو مسکراتا دیکھ کمرے

میں آتی یشفہ ٹھٹھکی تھی۔یشفہ کی آواز پر ضرار نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کسی بھی بات پر نہیں گڑیا۔" وہ اس کے بال بگاڑتا پیار سے بولا۔

"ذی بھائی! بتائیں ناں۔۔ورنہ میں اپنے مطلب کی کہانی سوچ لوں گی۔" وہ منہ پھلا کر اس کے بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

اس کے ضدی انداز سے کہنے پر ضرار مسکرایا۔

"اچھا تو اب شف بہنا اپنے مطلب کی کہانی کیا بنائے گی کیونکہ میں تو نہیں بتانے والا؟" وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

"ہمم تو آپ نہیں بتانا چاہتے یعنی کہ دال میں کچھ کالا ہے۔۔اور اپنے مطلب کی کہانی مجھے حقیقی ہوتی نظر آ رہی ہے۔" وہ آنکھیں گھماتی ہوئی بولی تو ضرار ہنس دیا۔

"ابھی غالباً ضحی میسنی ہی یہاں سے ہو کر گئی ہے اور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اہم اہم۔۔۔میں کیا سمجھو؟؟" وہ کمر پر ہاتھ جماتی آنکھیں گول کیے بولی۔تو ضرار کا اس کے اتنے پکے اندازے پر منہ کھل گیا۔

"لڑکی اپنا دماغ کم لڑاؤ ایسا کچھ نہیں ہے۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا بولا۔

"وہ تو میں شاہ زر کے ساتھ سی وی یو۔۔ہاں شاہ زر۔۔اوشٹ مجھے تیار ہو لینے دو۔۔ پہلے ضحی کی وجہ سے ٹائم ویسٹ ہو گیا شاہ زر تو اب تیار بھی ہو چکا ہو گا میں یہیں بیٹھا ہوں۔" وہ اٹھ کر جلدی سے کھڑا ہو گیا جبکہ شاہ زر کے ذکر پر یشفہ کی بیٹ مس ہوئی تھی۔چہرے پر کئی رنگ آ کر بکھرے تھے شکر تھا ضرار نے نوٹ نہیں کیا تھا۔

"شف تم ایسا کرو میں نہانے جا رہا تم الماری سے میری بلیو لائنگ والی شرٹ نکال دو۔" وہ جلدی میں کہتا واشروم میں گھس گیا۔

یشفہ اس کی الماری کھولے کھڑی تھی جب شاہ زر ضرار کو آوازیں دیتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔

اس کا دھیان یشفہ پر نہیں گیا تھا۔ مگر یشفہ کا اس کی آواز سن کر ہی فل سپیڈ پر دل دھڑکنے لگا تھا۔

"وہ بھائی واش روم میں ہیں۔"مشکل سے وہ جملہ مکمل کرتی اس کی شرٹ بیڈ پر رکھ کہ باہر بھاگی تھی۔شاہ زر کی نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا تھا۔

"تم آجکل گھر میں کم نظر آرہے ہو؟"وہ دونوں سی وی یو آچکے تھے اب ساحل کی ریت پر چلتے باتوں میں مصروف تھے۔

"بس یار آجکل فائنل پیپرز کی پریپیشن کر رہا ہوں تو یونی سے لیٹ آتا ہوں پھر دو تین دنوں سے ہوسپٹل بھی دیکھ رہا ہوں اچھا ساجن کے ساتھ مل کر کام کر سکوں۔"وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ ننگے پاؤں ٹھنڈی ریت پر چل رہے تھے۔شام کی ٹھنڈی ہوا نے ماحول میں ایک فسوں سا پیدا کیا ہوا تھا۔ہر جگہ سکون ہی سکون تھا۔

اس ٹائم ساحل پر زیادہ لوگوں کا رش بھی نہیں تھا بس ٹولیوں کی صورت میں تین سے چار گروپس نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو اپنا بزنس سٹارٹ کرنے کے بارے میں کیا سوچا مطلب اپنا ہاسپٹل یا ڈسپینسری؟" ضرار بھی اس کے ہم قدم تھا۔ شاہ زر ڈی فارمیسی (D Pharmacy) کے آخری سال میں تھا۔

"ہا۔۔اپنا خود ہاسپٹل بنانا چاہتا ہوں لیکن پہلے ایکسپریس مل جائے انشاءاللہ جلد کھول لوں گا۔" شاہ زر نے آہ بھرتے ہوئے تلخ مسکراہٹ سے کہا تھا۔ ضرار سے یہ مسکراہٹ مخفی نہیں رہی تھی۔

"اگر پیسوں کا کوئی مسئلہ ہو تو میں دوست ہوں تمہارا مدد کر سکتا ہوں۔" ضرار نے اس کے چہرے کو جیسے کھوجنا چاہا۔

"پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے وہ تو بابا بھی بھیج دیتے ہیں ہر مہینے۔" اس بار انداز طنزیہ تھا۔ وہ اپنے درد چھپانے تلخیوں کو بھلانے کے لیے یہاں پر سکون ہونے آیا تھا اور ضرار نے انجانے میں اس کے وہی درد کرید ڈالے تھے۔

"ہمم لیکن کوئی مشکل ہو تو مجھ سے تم شئیر کر سکتے ہو۔ بھروسہ رکھنا مجھ پر۔" ضرار

نے اس کا موڈ دیکھ کر جلدی سے بات ہی ختم کی۔وہ یہاں مزے کرنے آئے تھے اور وہ کیا باتیں لے بیٹھا تھا۔

"چلو وہاں اس بڑے پتھر پر بیٹھ کر کھلی باہوں سے بہار کو ویلکم کہتے ہیں۔"ضرار نے مسکراتے ہوئے اس کا دھیان بٹانے کو کہا۔بہار کا موسم جوبن پر تھا۔اور ضرار اور شاہ زر دونوں کو یہ موسم بے حد پسند تھا۔

شاہ زر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑا۔ایک ضرار ہی تو تھا جس کے سامنے وہ کھل کر مسکرا لیتا تھا۔

"اوہ۔۔سوسوری۔۔"ابھی وہ آگے چلے تھے کہ ایک لڑکی بے دھیانی میں بھاگتی ہوئی اسی طرف آرہی تھی جب ضرار سے ٹکرا گئی۔لڑکی نے شرمندگی سے ضرار سے معافی مانگی۔

"اٹس اوکے۔۔دھیان رکھا کریں۔"ضرار کے کہنے پر اس نے چونک کر ضرار کو دیکھا۔پھر ایک نظر ساتھ میں کھڑے شاہ زر کو بھی دیکھا۔

"آپ لوگ میری مدد کریں پلیز۔" تین چار سیکنڈز انہیں پرکھنے کے بعد وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"کیسی مدد؟ آپ ہیں کون بہن؟" شاہ زر نے نرمی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ وہ لڑکی چادر میں پوری اچھے سے لپٹی ہوئی تھی چہرے کے نقش میں صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ جن سے خوف واضح تھا۔

"آپ لوگ پلیز مدد کریں میں مجبور ہوں۔" وہ ہاتھ جوڑتی ہوئی پھولی سانسوں کے درمیان بولی تو ضرار اور شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔ وہ لڑکی بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھ لیتی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں گی تو ہی ہم آپ کی کوئی مدد کر سکتے ہیں۔" اس دفعہ ضرار نے تحمل سے بات کی تھی۔

"آپ لوگ یہاں سے کہیں اور جگہ چلیں میں آپ کو سب بتاتی ہوں اگر میرے بھائیوں نے یوں مجھے دیکھ لیا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ تو وہ ہم میں سے کسی ایک

کو بھی نہیں چھوڑے گے۔"وہ بہت گھبرائی ہوئی لڑکھڑاتی آواز میں بول رہی تھی بولتے ہوئے ایک نظر ارد گرد بھی گھما لیتی۔

"کیا؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔"ضرار تو غصے سے اس پر برس پڑا مگر شاہ زر نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے بیچ میں ٹوکا۔

"چلیں ہم وہاں گاڑی کے پاس جا کر بات کر لیتے ہیں۔آپ ہمیں بتائیں اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔"شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا مگر شاہ زر نے توجہ نہیں دی۔

وہ لوگ چلتے ہوئے گاڑی کے قریب آ گئے یہ اس جگہ سے تھوڑی دور تھی۔

"اب بتائیں کیا مسئلہ ہے پہلے تو آپ گھبرائیں مت۔۔"شاہ زر نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔

"یہ پانی پئیں آپ۔"شاہ زر نے ضرار کو اشارے سے گاڑی میں سے پانی کی بوتل نکالنے کا کہا تو ضرار نے پھولے منہ سے نکال کر دی۔شاہ زر نے وہ بوتل اس کے

آگے کی۔

"نہیں مجھے نہیں پینا بس مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے آپ لوگ مجھے بس سٹاپ تک چھوڑ دیں۔۔"وہ جلدی سے بولی۔

"ٹھیک ہے آپ بیٹھے گاڑی میں۔"شاہ زر نے ریلیکس انداز میں کہا۔

"لیکن؟؟"ضرار کا منہ کھل گیا۔شاہ زر نے اسے اشارے سے خاموش کروادیا۔

"ایک منٹ۔۔یکسکیوز می! وہ شاہ کا بازو کھینچتا اس لڑکی سے ایکسکیوز کرتا سائیڈ پر لے آیا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے یا نہیں؟ ویسے تو تم سیدھے منہ کسی سے بات نہیں کرتے اور یہاں تمہارا خدمتِ خلق کا جذبہ ابھر ابھر کر آرہا ہے؟"ضرار تو اس پر پھٹ پڑا۔شاہ نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔

"میری بات سن ہم کوئی اس لڑکی کی مدد نہیں کر رہے سمجھا۔۔اس کو بھی ہم ہی سے ٹکرانا تھا اور مدد بھی ہم سے چاہیے کتنے لوگ ہیں یہاں پر ہمارے علاوہ بھی۔۔

اور کچھ پتہ بھی نہیں ہے اس لڑکی کے بارے میں ہے کون ایک بار میں ٹکرائی کیا ہمارے پلے ہی پڑ گئی۔"ضرار نے بولنے کے بعد شاہ زر کو دیکھا جو ابھی بھی مطمئن سا ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کی سن رہا تھا۔ جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔

ضرار کو غصہ آ گیا۔

"تجھ جیسے ہوتے ہیں مطمئن ڈھیٹ۔۔"ضرار نے کہتے ساتھ ہی منہ پھیر لیا۔ شاہ زر نے اسکے انداز پر ہنسی دبائی اور بازوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"روٹھی ہوئی بیگم نہ بنا کر۔۔"اس کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا تو وہ ہنس دیا۔

"اچھا چھوڑ اتنا ٹائم نہیں ہے میں بس اتنا چاہتا ہوں ہمیں موقع اللہ نے دیا اس کی مدد کا تو ہمیں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔اور جہاں تک بات ہے کہ پتہ نہیں کون لڑکی کیسی ہو گی تو دیکھ ہمارا دین ہمیں اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ ہم دوسروں کی مدد کریں۔"شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

"ہاں لڑکیوں کی۔"وہ طنزاً بولا تو شاہ زر مسکرایا۔

"یار بات کی ہے بس۔۔۔اور باقی اگر وہ غلط ہوئی تو وہ اس کا ظرف۔اور دیکھ تجھے لگتا ہے کہ وہ غلط ہو سکتی ہے؟"اس نے ایک نظر اس لڑکی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ تو ضرار نے بھی اسے دیکھا وہ گاڑی کی بیک سیٹ پر دبکی بیٹھی تھی۔اس کی حرکات سے واضح تھا کہ واقعی معاملہ سیریس ہے۔

"لیکن شاہ۔۔اس سے پوچھ تو لے کہ اس کے ساتھ پرابلم کیا ہے؟"ضرار جیسے نیم رضامندی سے بولا تو شاہ زر بھی اپنا سر ہلا کر گاڑی تک آیا ضرار بھی اس کے پیچھے لپکا۔

ڈرائیونگ سیٹ ضرار نے سنبھالی تو اس لڑکی نے چونک کر دیکھا۔وہ واقعی کافی ڈری ہوئی تھی۔

شاہ زر بھی ضرار کی ساتھ والی سیٹ پر آکر بیٹھا تو ضرار نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"ویسے آپ بس سٹاپ سے جائے گی کہاں پر؟"شاہ زر نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"مم۔۔مجھے نہیں پتہ اب مجھے کہاں جانا چاہیے میرا تو کوئی بھی نہیں ہے اس دنیا میں۔" وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی اس لیے ہولے سے بولی۔شاہ زر اور ضرار نے جھٹکے سے موڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ بس سٹاپ پر جا کر کیا کریں گی؟اور آپ کے پاس پیسے ہیں جو آپ کہیں جا سکیں؟"ضرار نے نگاہیں دوبارہ سامنے مرکوز کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔

"پیسے تو نہیں ہیں۔" وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔اب شاید وہ خود ان سے مدد مانگ کر پچھتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ضرار کو پہلی مرتبہ اس پر ترس آیا تھا۔

"آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلیں۔"گاڑی کی خاموشی میں کچھ لمحوں بعد ضرار کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا تھا۔اس کی بات پر شاہ زر نے اس کو حیرت سے دیکھا ابھی وہ وہاں کھڑا کیا کہہ رہا تھا اور اب وہ گھر تک بات لے آیا تھا۔

اس لڑکی پر تو جیسے بم گرا تھا۔

"نن۔۔ نہیں۔۔مجھے بس آپ لوگ یہی اتار دیں مجھے کسی کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔دروازہ کھولے گاڑی کا۔" وہ ایک دم سے ہذیانی انداز میں چیخنے لگی تھی اور پھر بولتی بولتی بے ہوش ہو گئی۔یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ شاہ زر اور ضرار گھبرا گئے۔ انہوں نے گاڑی روکی۔ضرار اور شاہ زر اترے اور جلدی سے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا۔

"اٹھیں۔۔۔" شاہ زر نے اس کا چہرہ تھپتپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔وہ بے ہوش تھی۔

"شاہ اسے کیا ہوا ایک دم سے؟" ضرار نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

"مجھے جہاں تک لگتا ہے یہ کسی چیز سے بہت براڈری ہوئی ہے اور اب بھی ڈر کے مارے ہی بے ہوش ہوئی ہے۔۔ایسا کر گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑ۔" شاہ نے کہتے ہی سیٹ سنبھالی۔ضرار بھی بیک ڈور بند کرتا پھرتی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔

"تم لوگ اندھے تھے؟" صحیح سے کوئی کام نہیں ہوتا۔۔کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔۔ایک ٹانگ برابر لڑکی سنبھالی نہیں گئی تم لوگوں سے؟" ملک تہوران گارڈز پر گرجا تھا۔

"اب جاؤ۔۔ڈھونڈ دو اسے پوری جیپ تیار کرو زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔" وہ دھاڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ملک صاحب گستاخی معاف مگر وہ لڑکی نہ ملی تو بہت نقصان ہو جائے گا۔اس لڑکی کے پورے ڈھائی کروڑ مل رہے تھے۔" تہور کا ایک خاص ملازم سر جھکائے بولا۔

"فکر مت کرو وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔۔تہور سے دور نہیں جا سکتی۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو ملازم خاموش ہو گیا۔

"صاحب ان کے بھائیوں کو خبر ہو گئی ہے کہ وہ لڑکی یہاں سے بھاگ نکلی

ہے۔"ملازم جانتا تھا کہ اس نے اپنی شامت بلوالی ہے تہور نے غصے سے لال ہوتی آنکھیں اس پر گاڑھی اور اس لاغر سے لڑکے کا منہ اپنی مٹھی میں دبوچ لیا۔

"کس نے یہ خبر ان تک پہنچائی؟؟ بول کس نے پہنچائی؟"اس کی خاموشی پر وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

"مم۔۔مجھے نہیں پتہ صاحب وہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے اسے کہیں بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا اب وہ اس لڑکی کا پیچھا کر رہے ہیں۔"وہ ڈرتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے یعنی اس کے بھائی بھی پہنچ جائیں گے اور اگر ان کا فون اب آئے یا وہ خود آئیں تو مجھے بتانا۔۔۔ملک تہور کسی سے نہیں ڈرتا۔"وہ اپنی بڑی بڑی مونچھوں کو تاؤ دیتا اسے چھوڑتا آگے نکل گیا۔

وہ اسے ہاسپٹل لے آئے تھے اور اسے ہوش بھی آگیا تھا وجہ وہی تھی کہ وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی تھی۔

"ہم پر بھروسہ رکھو گھر میں عورتیں بھی ہیں ہمارے۔۔ہمارے ساتھ چلو۔۔"

اس کی کہانی سننے کے بعد وہ یہی فیصلہ لے پائے تھے کہ اسے گھر لے جایا جائے۔وہ لڑکی اتنا ڈری ہوئی تھی کہ کسی پر بھروسہ کرنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔

ضرار کے کہنے پر وہ خاموش رہی شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سیف ہے اب۔

وہ اٹھتی ان کے ساتھ آ گئی۔۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس کے ذہن میں پھر آیا تھا کہ اسے ان کے ساتھ جانا چاہیے کہ نہیں؟

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا ہے۔۔۔

اور شاہ زر اور ضرار بھی ادھر ٹینشن میں تھے کہ وہ مدد تو کر چکے مگر گھر والوں کو کیا کہنا ہے؟انہیں سوچوں میں گھیرے وہ گھر کے راستے پر گامزن ہو گئے۔

وہ خاموشی سے اس کے کمرے کے دروازے سے اندر کی طرف گردن گھسائے

ارد گرد نگاہ ڈوراتے ہوئے تسلی کر رہی تھی۔جب اسے تسلی ہو گئی وہ کمرے میں نہیں ہے وہ شرارتی مسکان لبوں پر سجائے کمرے میں داخل ہوئی۔

"اب دیکھتی ہوں حمزی عرف چھچھوندر تم مجھ سے پنگا کیسے لیتے ہو۔"وہ اپنے آپ سے بڑبڑاتی اپنا کام کیے کمرے سے نکل کر احتیاط سے دروازہ بند کرتی ہاتھ جھاڑ کر نیچے چلی گئی۔

اب وہ ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں موبائل لیے کوئی سسپنس والی مووی دیکھنے میں غرق تھی ساتھ میں چپس کھا رہی تھی کہ۔۔

"ہر ٹائم بس اسی میں گھسی رہا کرو چوہیا۔۔چمگادڑ۔"حمزہ صوفے کے پیچھے سے گزرتا اس کے سر پر چپت لگاتا ہوا ہنس کر بولا تو اس کے چمگادڑ کہنے پر وہ تلملا گئی۔

"اوو چھچھوندر! یہ چوہیا چمگادڑ کس کو بولا؟"وہ کمر پر ہاتھ جماتی کھڑی ہو گئی۔

"تمہیں بولا۔۔تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور بھی ہے کیا؟"وہ کوئی اثر لیئے بغیر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا اس کی چپس کا پیکٹ ہاتھ میں لیے بولا۔چپس بھی کھانے

لگا۔

"ہاں ہے میرے علاوہ تم۔۔ چھچھوندر۔" وہ اس کی اس حرکت پر دانت پیستی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ فوراً سے چیپس کا پیکٹ بھی چھینا کہ کہیں ساری نہ کھا جائے۔

"نادیدے۔۔ ہمیشہ دوسروں کی چیز پر نظر رکھنا۔" وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتی پھر سے مووی سٹارٹ کر چکی تھی۔

"اوکے۔" حمزہ نے کہتے ہی اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ کھینچا اور اوپر بھاگ گیا۔

اس اچانک افتاد پر عنیشا ہکا بکا سی رہ گئی۔

"حمزی۔۔۔۔!!" سمجھ آنے پر زوردار چیخ مارتی وہ اوپر کی طرف بڑھنے لگی جب کچھ یاد آنے پر خاموش ہو گئی۔ اور مسکراتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"کیا آفت ہے۔۔۔ ہمیشہ چیختی رہنا؟" شازیہ بیگم کمرے سے باہر آ کر اسے سنانے لگیں۔

"امی حمزی تنگ کرتا ہے بہت۔" وہ انہیں وجہ بتاتی بولی۔

"اچھا لیکن چیخا مت کرو دادی جان کو بالکل نہیں پسند لڑکیوں کا اتنی سے بات پر چیخنا۔" شازیہ بیگم کہتیں وہاں سے چلی گئیں۔اور عنیشا منہ بسور کر بیٹھ گئی۔

"ابھی مزہ آئے گا جب ان کا پوتا چیختا چلاتا آئے گا۔" اس نے مسکرا کر کہتے سر جھٹکا۔

ضرار نے گارڈ کے گیٹ کھولنے پر گاڑی اندر کی اور اتر کر اب اس نے گاڑی کا بیک ڈور کھولا۔شاہ زر بھی اتر کر ضرار کے پاس آیا تھا۔

"باہر آؤ۔" ضرار کے آرام سے کہنے پر وہ باہر نکلی تھی۔

"تم خاموش رہنا۔۔ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہم سب سنبھال لیں گے۔"

ضرار اسے مسلسل راستے میں بھی تسلیاں دیتا آیا تھا۔البتہ شاہ زر خاموش رہا۔

وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔شاہ زر بھی ٹھنڈی آہ بھرتا ان کے پیچھے ہو لیا۔

جتنا وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کروا رہے تھے اندر سے اتنے ہی گھبرائے ہوئے

تھے گھر والوں کا ریکشن سوچ کر۔۔۔

ضرار نے آنٹرنس ڈور پر کھڑے آنکھیں بند کیے ایک لمبی سانس خارج کی اور چلتا ہوا لاؤنج میں آگیا۔ جہاں عنیشا بیٹھی تھی۔ شاہ زر بھی پریشان سا اندر آیا تھا لاؤنج میں عنیشا کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ اور اس کا بھی ہونا نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ وہ موبائل میں اتنی محو تھی کہ آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

"عنیش۔۔۔ عنیش۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں یہ کیا حرکت ہے؟" ابھی وہ کچھ کہتے حمزہ تیز گام کی طرح سیڑھیوں سے اترتا چیختا ہوا اس کے سر پر پہنچا تھا۔

اس لڑکی نے اس ہنگامے پر اپنا سر اٹھا کر حیرانی سے سامنے دیکھا۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں چلا رہے ہو جاہلوں کی طرح؟" حمزہ نے اس کے کوئی اثر نہ لینے پر اس کے کانوں سے ہینڈ فری کھینچی تو عنیشا غصے سے بولی تھی۔

"یہ تمہاری ہی حرکت ہے ناں؟" وہ فل غصے میں ہاتھوں میں گٹار لیے کھڑا تھا۔ جس کی تاروں کا کھینچ کر حشر کر دیا گیا تھا اور کئی تاریں تو ٹوٹ بھی گئیں تھیں۔

"نہیں مجھے کیا پتہ۔۔۔" وہ اطمینان سے جھوٹ بولتی دوبارہ سے بیٹھ گئی۔

"عنیش بکواس نہ کرو سچ بتاؤ تم نے کیا ہے ناں یہ؟" وہ غصے میں تھا مگر یہاں اثر کس کو تھا۔

"ہاں میں نے کیا ہے اب مجھ سے دور رہنا سمجھے جیسے تمہیں اپنا یہ گٹار عزیز ہے مجھے اپنا موبائل عزیز ہے۔۔ سمجھے۔۔اب نکلو یہاں سے تنگ مت کرو۔" وہ صدمے کی حالت میں عنیشا کو دیکھ رہا تھا جسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔

"عنیش تم نے اچھا نہیں کیا...You will Have pay for it"

وہ کہتا مڑنے ہی لگا جب اس کی نگاہ آنٹرنس پر پڑی تو حیران رہ گیا۔ساتھ میں عنیشا کا بھی کندھا ہلایا۔

"کیا مصیبت ہے اب؟" وہ اس پر چیخی مگر حمزہ کے حیران تاثرات پر سامنے دیکھا جہاں حمزہ دیکھ رہا تھا تو اسے بھی شاک لگا۔

"زی بھائی؟؟ شاہ بھائی یہ لڑکی کون؟" وہ دونوں چلتے ہوئے ان تک آئے۔

"تم ٹام اینڈ جیری کی فائٹ ختم ہوتی تو کچھ بتاتے۔ لیکن اب لڑ لیا تو بتا دوں؟" ضرار نے انہیں شرمندہ کرتے کہا۔ تو دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور نخوت سے منہ پھیر لیا۔

ضرار نے ان کو دیکھ کر سر جھٹکا اور وہ لوگ چلتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں آ گئے۔

"دادی جان۔!! امی!! چچی جان!!" ضرار نے سب کو آواز لگائی۔

"ہمیں تو بتا دیں یہ کون ہیں؟" حمزہ اپنی ناقدری پر منہ بنا تا بولا تو عنیشا نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"یہ زرمین ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہ زرمین ہے۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ شاہ زر کی نگاہ لاؤنج میں آتی خواتین پر پڑی۔ وہ سب بھی سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

شازیہ بیگم نے ان کے ہمراہ زرمین کو مشکوک انداز میں دیکھا اور برا سا منہ بنایا۔

"اب یہ کون سا نیا ڈرامہ کھول لیا ہے۔" شازیہ سے رہا نہ گیا تو سب سے پہلے وہی بولی۔ ضرار نے انہیں دیکھا اور دادی جان کی طرف متوجہ ہوا۔

"دادی جان آپ اس گھر کی بڑی ہیں اور میں چاہتا ہوں آپ یہ فیصلہ کریں۔ اوروں کو ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔" خاصا جتا کر شازیہ کو دیکھتے ہوئے ضرار نے کہتے ہی کلثوم بیگم کے ہاتھ تھامے۔ وہ صوفے پر بیٹھ گئیں۔ اس کے ایسا کہنے پر سائرہ بیگم نے اسے گھورا۔

"لیکن بیٹا کس چیز کا فیصلہ اور یہ لڑکی کون ہے؟" دادی جان نے اس لڑکی کو دیکھا جو نظریں زمین میں گاڑے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

زوہا اور یشفہ بھی آوازیں سنتے ہوئے نیچے آ گئیں تھی۔ اور اچنبھے سے سامنے دیکھا۔

"یہ سب کیا ہے؟" یشفہ نے عنیشا کو کہنی مارتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔

"مجھے بھی نہیں پتہ۔۔ بس اتنا پتہ ہے یہ لڑکی زی بھائی اور شاہ بھائی کے ساتھ آئی ہے۔" وہ بھی سرگوشی نما آواز میں کہتی چپ ہو گئی۔

"دادی جان یہ بیچاری بے سہارا ہے اس کا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں اور اس کے بھائی۔۔"ضرار سر جھکائے بتا رہا تھا جب شازیہ بیگم بول پڑیں۔

"لو شروع ہو گئی ڈرامہ بازی ظلم کے پہاڑ توڑ ڈیئے اسے کے بھائیوں نے اس پر اور تم لوگ اسے ترس کھا کر اپنے ساتھ لے آئے۔ہم نے یہاں یتیم خانہ کھول رکھا ہے ناں پہلے ایک کو پال رہے تھے اب دوسری بھی آ گئی۔"شازیہ بنا کسی لحاظ کے بولے جا رہی تھی۔شاہ زر پر حقارت بھری نظر ڈالتے انہوں نے اپنا سر جھٹکا۔شاہ زر نے اپنے لب بھینچے تھے وہ ان سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

"بہو!!آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا آپ ایسے بات کریں۔فیصلہ کرنے کو ابھی ہم ہیں۔اور باقی دونوں بھی تو خاموشی سے کھڑی ہیں۔"وہ سائرہ اور فائزہ کی طرف اشارہ کرتی بولیں۔کلثوم بی کو ان کا اس لہجے میں بات کرنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"اماں جان آپ۔۔"

"بس چچی!!!بہت سن لی آپ کی اب میں اس لڑکی کے خلاف ایک بات نہ سنوں

آپ کے منہ سے۔"اس کی اونچی آواز نے لاؤنج میں سکوت پیدا کیا تھا۔سب نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا ایک غیر لڑکی کے لیے وہ اس طرح۔۔۔۔

"ہونہہ۔۔زیادہ سگی آئی ہے اسکی چڑیل کہیں کی۔"ضحی کو ضرار کا اس لڑکی کی سائیڈ لینا بالکل نہیں بھایا تھا۔

ضحی کے کہنے پر یشفہ اور عنیشا کی اتنے سیریس موقع پر بھی ہنسی چھوٹی تھی۔

"کرتے رہو جو کرنا ہے میں جا رہی ہوں لاؤ جس مرضی کو گھر میں لانا ہے۔"

شازیہ غصے میں کہتیں وہاں سے نکل گئی تو ضحی بھی ان کے پیچھے منہ بناتے ہوئے چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ضرار، شاہ زر بیٹا تم لوگ چھوڑ وانہیں۔۔۔یہ پہیلی سلجھاؤ۔"

سائرہ بیگم نے ماحول میں بڑھے تناؤ کو کم کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔

ضرار نے سب کو ایک نظر دیکھا تھا سب ہی اس کے بولنے کے منتظر تھے۔

"یہ زرمین ہے۔۔اور یہ ہمیں سی وی یو پر ملی اپنے بھائیوں سے بچ کر بے دھیانی

میں بھاگتی ہوئی ہم سے ٹکرا گئی۔

دادی جان میں اس کی مدد کرنے پر کبھی راضی نہیں ہوتا مجھے شاہ زر نے سمجھایا اور کچھ غلط نہیں ہے اس میں دادی جان شاہ زر نے بہت اچھا کیا۔ سب کی نظریں شاہ زر پر ٹک گئیں۔ شاہ زر نے اپنا سر جھکا لیا۔

"دادی جان اس کے بھائی اس کو بیچنا چاہتے تھے کسی بڑے ملک کو۔۔ وہاں سے بچ کر آئی ہے یہ۔۔۔ آپ سوچ سکتی ہیں کہ بھائی جو اپنی بہن کے محافظ ہوتے ہیں وہ دولت کے لیے اپنی بہن کی عزت بیچ رہے تھے۔" ضرار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سب کو کس طرح قائل کرے وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ اپنے الفاظ کا صحیح چناؤ کر کے گھر والوں کو راضی بھی کر لے اور اس کے لفظوں سے زرمین کو تکلیف بھی نہ ہو۔

"اب کیا چاہتے ہو تم برخوردار؟" دادی جان نے اس کی اتنی لمبی تمہید کی وجہ جاننی چاہی۔

"دادی جان سمپل ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو یہاں ہم اپنے گھر میں رکھ لیں۔"

وہ دادی جان کے قدموں میں بیٹھا پر امید ہو کر بولا۔

"لیکن اس کا اتا نہ پتا کیسے رکھ لیں ہم اسے اپنے گھر۔۔ پھر تم ابھی بتا رہے ہو کہ اس کے بھائی اس کو۔۔" وہ کہتی کہتی اس لڑکی کا خیال کرتی ہوئی چپ ہو گئیں۔

"دادی جان انہیں پتہ بھی نہیں لگے گا کہ یہ یہاں پر ہے۔اور باقی آپ بہتر جانتی ہیں آپ اس سے خود پوچھ لیجئے گا اس کے بارے میں۔" ضرار نے جیسے ٹھان لی تھی کہ وہ قائل کر کے ہی رہے گا۔

"اچھا ٹھیک ہے کل صبح تک سوچتی ہوں اس بارے میں تب تک تمہارے ابو اور چچا بھی آ جائیں پھر ہی فیصلہ ہو سکے گا۔اس لڑکی کے لیے گیسٹ روم سیٹ کروا دو آج رات کے لیے۔" دادی جان کہتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔سائرہ اور فائزہ بھی وہاں سے نکل گئیں۔

ضرار اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر اس لڑکی پر ڈال کر شاہ زر کی طرف آیا۔

"چچی کی باتوں پر دھیان مت دیا کر۔اور میں ذرا امی کو منا آؤں وہ ناراض لگ رہی تھیں۔۔تو اس لڑکی کو عنیشا یا یشفہ سے کہہ کر گیسٹ روم بھجوا دے۔" وہ کہتا بائیں طرف قطار میں بنے کمروں میں دوسرے نمبر والے کمرے میں چلا گیا۔

حمزہ بھی کندھے اچکاتا اپنا گٹار لئیے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

شاہ زر نے یشفہ کی طرف دیکھا۔لاؤنج میں اب صرف زرمین یشفہ اور شاہ زر رہ گئے تھے۔ارے نہیں ایک اور بھی تو ہستی تھی عنیشا۔۔۔جو پھر سے موبائل میں لگ گئی تھی۔

"یشفہ!" وہ جو اپنے خیالوں میں گم کھڑی تھی شاہ زر کے منہ سے اپنا نام سنتے ہی دل نے پھر سے رفتار پکڑی تھی۔

"جی؟" وہ اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔اس بات سے انجان کہ وہ اسے کیا کہنے والا ہے کیونکہ وہ اپنے خیالوں میں گم تھی اس لیے ضرار کی بات نہیں سنی تھی۔

"یہاں آؤ۔" شاہ زر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ حیران ہوئی۔

"میں؟"انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔بے یقینی سی بے یقینی تھی۔شاہ زر نے اسے خود بلایا تھا۔اپنے پاس۔۔۔لیکن کیا وجہ ہو گی۔اسے اپنا آپ ہوا میں اڑتا محسوس ہوا۔

"جی آپ۔۔ادھر آئیں۔"وہ بے تاثر چہرے سے دوبارہ بولا تو وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس تک آئی۔

"جی۔۔"گال اچانک سرخ پڑے تھے ایسے جیسے اس نے کچھ کیا ہو۔شاہ زر نے اس کے گالوں کی سرخی دیکھی تھی۔وہ اپنے لیے اس کے جذبات سے انجان نہیں تھا۔۔جانتا تھا کہ یشفہ سہیل شاہ زر کمال پر دل ہار بیٹھی ہے۔اس کے چہرے سے نگاہ چراتے اس نے زرمین کو دیکھا۔

"اسے گیسٹ روم تک چھوڑ آؤ۔"وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔اوریشفہ۔۔اس نے تو ابھی صحیح سے اڑان بھی نہیں بھری تھی اسے بری طرح زمین پر واپس لا پٹخا تھا۔یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ وہ سمجھ نہیں پائی۔اس کے ٹرانس سے نکلتی اس نے خالی

خالی نگاہوں سے زرمین کی طرف دیکھا اور ایک سرد آہ بھرتی اس تک آئی۔

"چلیں۔۔آپ کو آپ کا کمرہ دکھادوں۔"اس لڑکی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا یشفہ کی آنکھیں اس کے اس طرح دیکھنے پر نم ہوئیں مگر وہ اپنی نمی چھپا گئی اور اسے اپنے ساتھ لیے گیسٹ روم کی طرف لے گئی۔

"امی میں سوری کر تو رہا ہوں۔"ضرار نے منت بھرے انداز میں کہا۔

"کیا ضرورت تھی اتنا اونچا بولنے کی چچی کے آگے۔۔وہ بھی اس غیر لڑکی کے لیے۔۔شرم آتی ہے۔۔میں نے یہ تربیت کی ہے تمہاری۔"وہ شکوہ کر گئیں۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ ایسا مت کہیں۔۔چچی کو بھی تو دیکھیں وہ کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی تھیں اور انہوں نے شاہ زر کو بھی سنائی۔۔میں شاہ زر کے لیے ان سے ایسا بول گیا۔"کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"تمہیں اپنی چچی کا اچھے سے پتہ ہے وہ اب الٹی سیدھی کوئی بات کر گئیں تو کیا

کروں گی میں وہاں۔"سائرہ نے اسے ڈپٹا۔

"امی!آپ اتنی فکر کیوں کرتی ہیں کچھ نہیں کہیں گی اب چچی۔"وہ ان کے ہاتھ دباتا یقین دلا رہا تھا۔

"اچھا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی؟"وہ جیسے کچھ یاد آنے پر بولی تھیں۔

"جی امی؟"اس نے ان کے چہرے پر استفامیہ نظریں دوڑائیں۔

"اماں جان چاہتی ہیں کہ تمہارا رشتہ ضحی سے طے کر دیا جائے اسی ہفتے کے آخر میں۔یہ تمہارے دادا جان کی خواہش تھی۔"وہ اس کے تاثرات جانچتے ہوئے بولیں مگر وہ پر سکون رہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے؟"سائرہ نے حیرانی سے پوچھا۔انہیں ضرار سے ایسے اطمینان کی توقع نہیں تھی۔اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا۔

"امی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔کہیں نا کہی تو شادی کرنی ہی ہے یہاں سہی۔ تھوڑا ایڈونچر ہو جائے گا ضحی میسنی اور لڑاکا چچی کے ساتھ۔"وہ شرارت سے آنکھ

دباتا بولا تو سائرہ بیگم نے اسے گھورا تو ہنس دیا۔

"ایسے کہتے ہیں چچی ہیں تمہاری۔۔۔ تمہارے سے رشتے میں کتنی بڑی ہیں میرے برابر کا درجہ ہے ان کا۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں مگر دوسری طرف کوئی اثر نہیں لیا گیا۔

"ڈریں اس وقت سے جب چچی نے آپ کے منہ سے یہ سن لیا کہ وہ آپ کے برابر کی ہیں انہیں تو غش پڑ جانے ہیں وہ تو فائزہ چچی سے بھی چھوٹی ہیں وہ ان کی تو شادی جلدی ہو گئی تھی بیچاری۔" وہ شرارت سے کہتا آخر میں معصوم سی شکل بنا کر بولا تو سائرہ نے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔ شازیہ اکثر ینگ پارٹی کو یہ باتیں بتایا کرتی تھیں۔ وہ ہنسی دبائے بس سنتے رہتے۔

"اتنے بڑے ہو گئے ہو ایسے کہتے ہیں چچی ہیں تمہاری مت زبان چلایا کرو ان کے آگے اتنی۔۔ شرم نہیں آتی تمہیں۔"

"وہ کیا ہوتی ہے؟" انتہائی ڈھٹائی سے پوچھا گیا تو سائرہ بیگم نے اسے گھورا۔

"اٹھو یہاں سے۔۔ نکلو۔۔ تمہیں کوئی اثر نہیں ہونے والا اور یاد رکھنا تمہاری شادی اب ضحی سے ہو گی وہی تمہیں آ کر لگام ڈالے گی لگ پتہ جائے گا۔" سائرہ نے اسے مصنوعی غصے سے کہا تو وہ ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے میں تیار ہوں بس جلدی سے لگامیں ڈالنے والی کا بندوست کر لیں۔" وہ پھر سے شرارتی ہوا تو سائرہ بھی ہنس دیں۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تم تینوں بہن بھائیوں کا۔" وہ ماتھا پیٹ کر رہ گئیں۔

"بس کرو اور کتنا رونا ہے؟" عنیشا نے اس کو ٹیشو باکس آگے کرتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یار تمہیں ذرا سا بھی احساس ہے میرا۔۔ خود تو تمہاری لائف سیٹ ہے میرے اتنے پیارے بھائی کے ساتھ۔" یشفہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی تو عنیشا کو کرنٹ لگا۔

"بس کرو وہ پیارا۔۔ چھچھوندر کہیں کا۔۔ اتنا تنگ کرتا ہے مجھے۔ ہر ٹائم تو میرے

موبائل کے پیچھے پڑا رہتا ہے ارے اس سے شادی ہو گئی تو میرا فون تو گیا پانی میں۔"عنیشا اپنے دکھڑے رونے بیٹھ گئی تھی۔یشفہ نے اپنا سر پیٹا۔

"بس کرو عنیشا میڈم وہ اگر تمہیں تنگ کرتا ہے تو پیار بھی بہت کرتا ہے تم سے پھر تم بھی تو بدلے لے ہی لیتی ہو اس سے۔"یشفہ نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

"ہاں تو آگے سے جواب دینا بھی تو فرض ہے ناں۔"وہ کندھے اچکاتی بولی تو یشفہ نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو یہی دلیری شاہ زر بھائی کے سامنے دکھایا کرو انہیں بھی ایسے ہی دیکھا کرو۔"عنیشا نے کمر پر ہاتھ جماتے کہا تو یشفہ نے منہ بنایا۔

"اس کے سامنے میری زبان میرا ساتھ نہیں دیتی۔"

"تم نے بھی تو کسی پتھر سے سر مارا ہے ویسے۔۔انتہائی اکڑو قسم کا انسان ہے وہ۔"عنیشا نے ناک چڑھائی تو یشفہ نے شاہ زر کی ایسی تعریف پر اس کی بازو پر چٹکی کاٹی۔

"کیا مصیبت ہے ایک تو مدد کرتی ہوں اوپر سے مجھ پر ہی تم ظلم کیا کرو۔"وہ اپنی

بازو سہلاتی بولی تو یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"تم نے کب مدد کی میری؟" اب یشفہ حساب برابر کرنے کے موڈ میں تھی۔

"ہاں تو کیا ہوا۔۔ کر دوں گی وقت آنے پر۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔

"ویسے شف میرے پاس ایک آئیڈیا آیا ہے تمہاری اور شاہ زر بھائی کی سیٹنگ کروانے کے لیے۔" عنیشا نے چٹکی بجاتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا۔

"کیا آئیڈیا؟؟ بتاؤ؟" یشفہ بھی اشتیاق سے آگے کو ہوئی تو عنیشا نے اس کو اپنا پلان بتا دیا۔

"ویسے عنیشا تمہارے دماغ میں ایسے آئیڈیاز آتے کہاں سے ہیں؟" یشفہ اس کا پلان سن کر ہنستے ہوئے بولی۔

"بس اب ہر کسی کے پاس ایسا ٹیلنٹڈ دماغ تھوڑی ہوتا ہے۔" وہ نخوت سے بولی۔

"ہاں شیطانی دماغ۔" یشفہ نے مذاق اڑایا تو عنیشا نے مذاق میں ایک جناتی قہقہ لگایا تو یشفہ ہنس دی۔

رات میں کھانے کی ٹیبل پر تینوں بھائیوں سے زرمین کا تعارف کروایا گیا۔انہوں نے سب سننے کے بعد سارا فیصلہ خوش اسلوبی سے اپنی ماں پر چھوڑ دیا تھا۔

انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔وہ لڑکی خاموش طبیعت کی مالک تھی یا شاید نئی جگہ تھی انجان لوگ تھے۔

اس نے اپنا سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

"جلدی سے آؤ۔"عنیشا نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

عنیشا سہج سہج کر قدم رکھتی پھر اپنے پیچھے یشفہ کو بھی راستہ صاف دیکھ کر اشارہ کرتی۔

"یار ویسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں؟ مطلب اگر کچھ پنگا پڑ گیا تو سچ پتہ چلنے پر سب کے

سامنے شرمندگی ہو گی اور سیٹنگ پر پانی پھیر جائے گا۔میں تو اس سے نظریں بھی نہیں ملا پاؤ نگی۔"یشفہ پریشانی سے بولی۔

"اوہو و۔۔!!کچھ نہیں ہوتا اتنا مت ڈرا کرو محبت کی ہے تم نے کوئی گناہ نہیں ہے۔"وہ فلاسفر بنی اکڑ کر بولی تو یشفہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اب بڑا نیک کام کرنے جا رہے ہیں۔

"اس حرکت پر تو ثواب ملنے والا ہے ناں ہمیں۔"یشفہ کے طنز سے کہنے پر عنیشا کوئی اثر لیے بغیر لان میں کی طرف چل دی۔

یشفہ بھی اس کے پیچھے گئی۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔وہ بھی اسوقت؟؟عنیشا لان میں آئی تو اس کی نظر حمزہ پر پڑی جو کسی سے ہنس ہنس کر فون پر بات کر رہا تھا۔

"مجھے امی کی ہونے والی بہو سے لمبی لمبی ہانکنے کے لیے موبائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔"وہ حمزہ کی نقل کرتی منہ ٹیڑھا کیے بولی تو یشفہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پاگل ہو؟اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہو۔"

"تم ٹھہرو ذرا ادھر۔۔میں اس حمزی کی خبر لے کر آتی ہوں گھنا میسنا۔۔کیسے ہیرو بنا پھرتا ہے۔"عنیشا بازو چڑھاتی اس کی طرف گئی تھی یشفہ نے بے اختیار ہاتھ اٹھائے اور اپنے معصوم سے بھائی کے لیے دعا کرنے لگی جو کہ کتنا معصوم تھا یہ بس عنیشا اچھے سے جانتی تھی۔

وہ کسی سے باتوں میں محو تھا جب پیچھے سے کسی نے آکر اس کا کندھا جھنجھوڑ ڈالا۔

حمزہ نے مڑ کر اس پاگل انسان کو دیکھنا چاہا جس نے اسے ہلا کر ہی رکھ دیا تھا۔پیچھے کھڑی عنیشا کو اپنے سے بھی زیادہ برے تاثرات میں کھڑے دیکھ کر اس نے فون میں موجود بندے کو کہا۔

"ہاں زین میں تجھ سے بات میں بات کرتا ہوں کوئی پاگل ٹکر گیا ہے یہاں مجھ سے۔"اس نے عنیشا کو دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔اور فون بند کر کے جیب

www.novelsclubb.com

میں رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اوہو و۔۔زین۔۔!"نام پر کافی زور دیا گیا۔

"سچ سچ بتاؤ یہ زین ہے یا کوئی زینب؟"وہ آنکھیں سکیڑے کمر پر ہاتھ جماتی بولی۔

"اوہ تھانے دارنی!زین ہے میرا دوست یونی والا۔۔کچھ یاد ہو تو۔۔"حمزہ نے اس کی کنپٹی پر انگلی جماتے ہوئے اس کی یادداشت واپس لانے کی کوشش کی۔

"یہ تھانے دارنی کسے کہا؟؟خود تو تم چوروں کی طرح چھپ کے بات کرتے ہو زین کے بہانے اس زینب چڑیل سے۔پھر سنا بھی مجھے رہے ہو؟"عنیشا غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ۔۔اس موٹی سے بات کروں گا اب میں۔۔۔میرا اتنا گرا ہوا اسٹینڈرڈ نہیں ہے۔"حمزہ کو تو یونی کی زینب سے خاصی چڑ تھی جو اس کے آگے پیچھے گھوما پھرتی تھی۔

"تو پھر یہ اتنا کھلکھلایا کس بات پر جا رہا تھا؟ قہقہے تو ایسے لگا رہے تھے جیسے فون میں

دوسری طرف کوئی لطیفے سنا رہا تھا؟"اس کے انداز پر حمزہ کو ہنسی آ رہی تھی۔

"اب ہنس کیوں رہے ہو دکھاؤ مجھے کس سے بات کر رہے تھے؟"عنیشا کو تو اس کے ہنسنے پر غصہ ہی آ گیا۔

"ایسے ہی ہنس پڑا پیسے تو نہیں لگتے ہنسنے میں۔۔تم یہ بتاؤ تمہاری متاعِ جان کہاں ہے؟"حمزہ نے بات بدلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"میری متاعِ جان؟کون؟"وہ اپنا سارا غصہ بھلائے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی پوچھنے لگی۔

"تمہارا موبائل۔"حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عنیشا کو آگ لگ گئی۔

"حمزہ تم میرے موبائل کا پیچھا آخر کب چھوڑو گے؟"حمزہ نے اسے غصے میں دیکھ کر ڈرائنگ روم والی سائیڈ سے اندر کی طرف دوڑ لگا دی۔عنیشا بھی اس کے پیچھے بھاگی یہ سوچے بغیر کہ رات کا ایک بج رہا ہے صبح کا نہیں۔۔۔اور وہ یہاں کرنے کیا آئی تھی۔

"ابھی تک آئی کیوں نہیں یہ؟"یشفہ لاؤنج اور لان کے درمیانی راستے میں کھڑی عنیشا کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"یہ؟ یہ کہاں گئی؟؟؟"اس نے لان کی طرف جھانک کر دیکھا تو پریشان ہو گئی کہ ابھی تو یہی کھڑی حمزہ سے لڑ رہی تھی۔

"ابھی تو یہی تھی۔۔"وہ چلتی ہوئی لان میں آ گئی۔

ایک تو اسے رات کے وقت اکیلے ہونے کی وجہ سے ڈر لگ رہا تھا دوسرا کوئی لائٹ بھی نہیں جل رہی تھی بس چاند کی روشنی تھی۔

وہ ڈرتی ڈرتی قدم اٹھا رہی تھی جب کسی سے ٹکرا گئی۔

"آ۔۔۔"ڈر کے مارے منہ سے ایک زوردار قسم کی چیخ برآمد ہوئی۔

"بھب۔۔بھوت!"وہ اونچا بولنے والی تھی جب مقابل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کے لفظوں کا گلا گھونٹ دیا۔

"یہ میں ہوں شاہ زر۔۔ایڈیٹ لڑکی۔"

یشفہ نے اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھولیں تو اپنے سامنے شاہ زر کو غصے سے کھڑا پایا جو کہ اس وقت سکائی بلیو ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے یشفہ کا دل دھڑکا گیا۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے وحشت سے دیکھ رہی تھی۔

اب کی بار وہ اس کی آنکھوں میں ڈوبنے کی غلطی دہرانا نہیں چاہتی تھی۔

"امم۔۔۔"اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔شاہ زر کے اچنبھے سے دیکھنے پر اس نے اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو اس نے یشفہ کے منہ پر جمار کھا تھا۔شاہ زر نے فوراً سے ہاتھ ہٹا کر نظریں دوسری طرف پھیریں۔شاہ زر کو اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا ڈر لگتا ہے تو یہاں اکیلے میں کیا کرنے آئی تھی؟"اس نے بے تاثر چہرے سے پوچھا۔

"وہ وہ۔۔۔"

"شاہ بھائی ہم واک کر رہے تھے یہاں۔آپ کب آئے؟"یشفہ کچھ بولتی اتنے میں

عنیشا وہاں آ گئی۔

"میں ابھی آیا تھا۔۔۔چلتا ہوں۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

"کتنا روکھا بندہ ہے۔۔اس سے شادی کرنی ہے تم نے سوچ لو شفہ!" اس کے آگے بڑھتے ہی عنیشا نے یشفہ کو منہ بنا کر کہا تو یشفہ نے اس کو بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

"کہاں چلی گئی تھی؟؟ میں کتنا ڈر گئی تھی اور اب بھی شاہ زر کو باتیں کر رہی ہو؟؟"

یشفہ کو غصہ آ گیا۔

"سوری یار حمزی نے تنگ کر کے رکھا ہوا ہے وہ اپنے کمرے میں بھاگ گیا اور لاک لگا لیا بزدل انسان ورنہ چھوڑنا نہیں تھا میں نے۔۔" وہ کچھ یاد کرتے ہوئے غصے سے بولی۔

"اچھا بس۔۔بچت ہو گئی اس بیچارے کی تم جیسی چڑیل سے۔۔اب چلو جس کام کے لیے آئے تھے۔" یشفہ نے اس کے سر پر چپت لگائی تو اس نے غصے سے گھورا مگر پلان یاد آنے پر چپ کر گئی۔

"ہاں چلو۔۔اب شاہ زر بھائی اپنے کمرے میں ہونگے۔" وہ مسکراتی ہوئی اس کا ہاتھ تھامتی اندر بڑھ گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

شاہ زر کو اپنی بے اختیاری پر غصہ آرہا تھا۔

وہ کیوں اس میں کھو سا گیا تھا۔یشفہ کی آنکھوں میں اپنا عکس اسے واضح دکھائی دیا تھا۔وہ اسی وجہ سے پریشان رہتا تھا۔

"وہ پاگل لڑکی!! مجھ جیسے پتھر دل انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی۔۔وہ غلطی کر رہی ہے میرے خواب دیکھ کر۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھا یشفہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے یشفہ سے شروع سے ہمدردی تھی۔۔محبت نہیں تھی۔مگر اب لگتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے لیکن وہ مانتا تب ناں؟

"کتنا روکھا بندہ ہے۔۔اس سے شادی کرنی ہے تم نے سوچ لو شف!" عنیشا کی بات یاد کرتے ہوئے اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔۔وہ ابھی اندر نہیں گیا تھا

www.novelsclubb.com

جب اس کے کانوں میں عنیشا کے یہ الفاظ پڑے تھے۔وہ حیران نہیں ہوا تھا وہ اسی طرح بے تاثر چہرہ لیے کمرے میں آ گیا۔

"کچھ غلط تو نہیں کہہ رہی تھی عنیشا۔۔سچ ہی تو ہے۔۔ مجھ جیسے روکھے بندے سے کون شادی کرنا چاہیے گا۔۔میرے سے تو کوئی بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔"

"سوائے یشفہ کے۔۔یا ضرار کے۔"اس کے دل نے فوراً سے کہا تھا۔

یہ سب سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"ایک واحد یشفہ تھی جو اس سے بات کرنے کو ترستی تھی وہ جانتا تھا مگر مجبور تھا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ یشفہ اپنے آپ کو اس پتھر دل انسان سے دور رکھے اگر وہ اس پتھر سے ٹکرائے گی تو ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔"

وہ اپنے خیالوں میں گم تھا جب دھڑام کی آواز کے ساتھ اس کا دروازہ بھی بجا تھا یقیناً کوئی گرا تھا اور دروازے کو ٹچ ہوا تھا۔

"اللہ خیر۔"وہ پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہائے اماں مر گئی۔۔" وہ درد بھری آواز میں بولی۔ کمرے کے باہر سے یشفہ کی آواز سن کر وہ مزید پریشان ہوا۔

یقیناً گرنے والی ہستی بھی ہوئی تھی۔

"شف! اٹھنے کی کوشش کرو یار۔" اب کہ باہر سے عنیشا کی فکر مند آواز ابھری تھی۔

"اوہ عنیشا ساتھ ہے۔۔ پھر میری کیا ضرورت۔" وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"عنیشا اٹھا نہیں جا رہا۔۔ بہت زور سے لگا ہے۔" وہ آواز میں حد درجہ درد بھرتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"یار یہ باہر آئے گا یا نہیں۔۔؟ ایسا نہ ہو یہ اندر سو رہا ہو ہم کسی اور بندے کے ہتھے چڑھ جائیں؟" یشفہ نے آنکھوں میں لائے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے جلدی سے عنیشا سے ہلکی آواز میں پوچھا۔

"ہاں ڈاکٹر بندہ ہے آئے گا ضرور۔ تم بس پاؤں پکڑ کر شروع ہو جاؤ۔" عنیشا نے

آنکھ دبا کر کہتے یشفہ کو کہا تو یشفہ ہنستی ہوئی پھر سے شروع ہو گئی۔

یہ ان دونوں کا پلان تھا کہ اس کے دروازے کے باہر یشفہ جان بوجھ کر بیٹھ کے ایسا کرے گی اور یشفہ وہ تو خود ایسی شرارتی سی ہی تھی بس شاہ زر سے محبت کے بعد تھوڑا بدل گئی تھی لیکن لائف کو انجوائے کرنا کوئی ان پاگلوں سے سیکھتا۔۔یہ ینگ پارٹی ساری ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔۔۔سوائے شاہ زر کے۔۔

"عنیشا۔۔۔یار دوبارہ سے اٹھاؤ میں کوشش کرتی ہوں اٹھنے کی۔"یشفہ نے دروازے کی طرف منہ کر کے کہا عنیشا ہنسی دبائے کھڑی تھی۔

"زیادہ چوٹ ناں آئی ہوا سے؟"اندر بیٹھا شاہ زر اس پلان سے بالکل انجان اس کشمکش میں تھا کہ وہ باہر جائے یا نہ جائے؟

"یار اس کو تو کوئی اثر نہیں ہو رہا اب کیا کریں؟"یشفہ نے سرگوشی کی۔

"آج تو ہر حال میں عنیشا یہ کام کر کے رہے گی۔"عنیشا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یار میں تو کہتی ہوں چھوڑو فلوپ آئیڈیا ہے۔"یشفہ نے منہ بنایا وہ پچھلے پانچ منٹ

سے زمین پر بیٹھی تھک گئی تھی۔

"کوئی فلوپ آئیڈیا نہیں ہے تمہیں ایکٹنگ ہی نہیں کرنے آتی۔۔ تمہیں چاہیے تھا کہ تم اس طرح زمین پر گرتی کہ اس کے دروازے کو اچھے سے ہلا دیتی ہلکا سا ہلایا ہے اسے آواز بھی نہ گئی ہو شاید۔"عنیشا کے کہنے پر یشفہ کا منہ کھل گیا۔کیونکہ دروازہ زور سے ہی ہلایا تھا اس نے بیٹھتے ہوئے۔

"ایسا کرو تم گر جاؤ میری جگہ۔"وہ جل کر بولی۔

"پاگل ہو یہاں ہم تمہاری سیٹینگ کر۔۔وا۔۔نے۔۔"عنیشا کی چلتی زبان کو شاہ زر کو دیکھ کر بریک لگی۔وہ سخت تیور لیے اسے گھور رہا تھا۔

انہیں اپنی بحث میں دروازہ کھلنے کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔

یشفہ نے بھی خوف سے نظریں اٹھائے شاہ زر کو دیکھا۔وہ عنیشا کو دیکھ رہا تھا اور عنیشا سانس روکے کھڑی تھی۔

"یا اللہ بس اس نے عنیشا کی کوئی بکواس نہ سنی ہو؟؟"یشفہ کے دل نے اس وقت

فریاد کی تھی پہلی بار ایسا کام کیا اور پہلی بار میں ہی پکڑ ہو گئی۔

"ادھر دکھاؤ۔۔اپنا پاؤں؟ کیا ہوا ہے؟" وہ اب اس کے پاس پنجوں کے بل نیچے بیٹھا تھا۔اسکے انداز سے لگ رہا تھا کہ اس نے کوئی بھی بات نہیں سنی تھی۔

"اور بجائے اسے اٹھانے کے تم شور کر رہی ہو۔۔رات کے ٹائم کون سے تماشے سوجتے ہیں تم لوگوں کو۔" وہ یشفہ کے آگے ہاتھ بڑھائے ساتھ میں ان دونوں کو سنانے میں مصروف تھا۔

"لاؤ اب پاؤں آگے کرو۔" شاہ زر نے یشفہ کو دیکھ کر پھر سے کہا تو یشفہ نے عنیشا کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا عنیشا نے کندھے اچکا دیئے۔

"کیا ہوا؟ ابھی درد سے ہائے نکل رہی تھی اب پاؤں نہیں دکھا رہی؟" شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھ کر پوچھا۔

"شاہ! آرام سے۔۔" وہ اپنا پاؤں آگے کرتی بولی۔برا پھنسی تھی اسے لگا تھا وہ اسے بس بینڈیج کر دے گا لیکن وہ تو معانیہ بھی کرنے بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ مجھے تو کچھ نہیں لگ رہا؟" اس کے ہاتھوں کے لمس پر یشفہ کے دل نے رفتار پکڑی تھی۔ایک سنسنی سی اٹھی تھی اسکے وجود میں۔۔

"کک۔۔کچھ نہیں ہوا ہوگا۔۔ چھوڑیں میں اٹھ جاتی ہوں۔" وہ رو دینے کو تھی۔

"ارے؟" وہ حیران ہوا یشفہ نے عنیشا کا ہاتھ تھاما اور کھڑی ہو گئی ایک ٹانگ پر۔۔

ارے بھئی شاہ زر کے سامنے عزت بھی تو رکھنی تھی۔شاہ زر بھی کھڑا ہو گیا۔

"دیکھ کر چلا کرو اپنے پورے ہوش و حواس میں۔۔ پھر نہیں ٹکراؤ گی کسی چیز سے۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا کمرے میں چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا۔اس کے جاتے ہی یشفہ نے وہی پیر زمین پر پٹخا اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

عنیشا بھی کچھ نا سمجھ آنے پر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صبح ناشتے کے بعد دادی کے کمرے میں سب بڑے لوگوں کی میٹنگ تھی اور سب بڑے دروازہ بند کیے وہیں کسی راز و نیاز میں مصروف تھے۔

آج ہفتہ تھا تو ان سب کا یونی سے آف تھا۔

"کچھ پتہ چل رہا ہے کیا کھچڑی پک رہی ہے؟"عنیشا نے ضحی سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو ہٹو پھر مجھے سن لینے دو۔"عنیشا نے ضحی کو پیچھے کرتے ہوئے کہا اور دروازے سے کان لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے تو لگ رہا ہے یہ لوگ کھچڑی کی بھی بریانی بنانے والے ہیں۔"عنیشا کی بے تکی بات پر حمزہ نے اسے دیکھا۔

"اوئے اماں جاسوسن پیچھے ہٹو۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا بات ہو رہی ہے؟"حمزہ نے اسے پیچھے کیا وہ بھی کب سے کان لگائے کھڑا تھا۔

کیوں چھچھوندر؟میرے آنے سے ان کی باتوں کے سگنل تم تک ٹھیک سے نہیں پہنچ رہے یا میرے کانوں کو کوئی ڈیواس لگی ہوئی ہے کہ ساری بات اب مجھ تک ہی آئے گی کسی اور جگہ نہیں پہنچے گی۔"وہ چڑاتے ہوئے بولی تو حمزہ نے اسے گھورا۔

"تم لڑاکا بلی چپ کرو۔۔اور تمہارا کیا بھروسہ کچھ بھی کر سکتی ہو چڑیل۔۔۔"حمزہ کیوں چپ رہتا۔

"اگر تم دونوں اس طرح لڑتے رہے تو سن لی ہم نے بات۔۔ہٹو سائیڈ پر ہو کر لڑو جب لڑ کر تسلی ہو جائے تو آ جانا۔"یشفہ انہیں پیچھے کرتی آگے آئی۔

"ان کی لڑائی تاحیات رہنی ہے کبھی جی بھرا بھی ہے ان کا لڑنے سے۔"ضحی نے کہا تو عنیشا نے منہ بنایا۔

"اوئے چپ۔۔"یشفہ کے کان میں جیسے کوئی کام کی بات پڑی تھی۔"

"کیا ہوا کچھ سنا؟؟"ضرار جو کب سے خاموش کھڑا تھا فوراً سے آگے ہوا۔

"یہ کیا بات ہوئی سب سے پہلے مجھے۔۔"ضحی بھی آگے آئی۔

"اور میں۔۔"حمزہ صدمے سے اپنی طرف اشارہ کرتا بولا۔

"بیٹا تو ابھی بچہ ہے۔۔"ضرار نے اسے کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہا جیسے واقعی دو تین سال کا بچہ ہو۔اس کے اس طرح کہنے پر سب ہنس دیئے۔

"تم مجھے بتاؤ شف! انہیں چھوڑو۔۔"عنیشا نے دوستانہ انداز میں کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔سب نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں "اچھا جی؟"

"پہلے چلو یہاں سے سب ورنہ دادی جان اور سب کے سامنے بڑی بے عزتی ہونی ہے۔"حمزہ نے اپنی طرف سے عقلمندنہ کی تھی۔

"کاکے۔۔تیری عزت بھی ہے؟"ضرار کے پھر سے ایسے کہنے پر سب نے اپنی ہنسی دبائی ادھر حمزہ کا منہ بن گیا۔

"جاؤ زی بھائی۔۔مجھ سے بات نہ کرنا اب۔"

"ٹھیک ہے شف بہنا۔۔ہم چلتے ہیں اس کو بات بھی مت بتانا۔"ضرار نے کہا تو حمزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"زی بھائی۔۔میں آپ سے ناراض ہوتا اچھا لگتا ہوں آپ بڑے ہو میرے۔" بتیسی کی نمائش کی گئی۔

"اچھا چلو اب اس کے ڈرامے تو ختم نہیں ہونے۔"ضحی نے کہتے ہی لان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرف قدم بڑھائے تو سب اس کے پیچھے چل دیئے۔

"ہاں تو بتاؤ اب شف سسپنس نہ ڈالو۔" وہ لوگ لان کی کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے تو عنیشا نے کہا۔

"ہاں اس کو بتا دو ہماری خیر ہے۔" حمزہ نے مذاق میں کہا تو سب ہنس دیئے۔

"بعض آ جاؤ یار۔" ضرار نے اسے گھورا۔

"ہاں تو سنو سب۔۔" یشفہ آگے کو ہوئی تو سب متوجہ ہوئے۔

"جلدی سناؤ یار۔" ضحی نے تنگ آتے ہوئے کہا تو سب نے اس کی تائید کی۔

"یار میں نے یہ اپنے ان کانوں سے سنا ہے۔" وہ رازداری سے بولی اسے پتہ نہیں چلا شاہ زر اسی وقت گیٹ سے آنٹر ہوا تھا۔ وہ یونی سے آ رہا تھا اسے کچھ بکس ایشو کروانی تھیں۔

"بکو بھی۔" عنیشا بھی اب تنگ آ گئی۔

"میں نے خود اپنے کانوں سے زی بھائی اور۔۔۔۔" اس نے ایک نگاہ سب کی

طرف دوڑائی۔اب شاہ زر بھی ینگ پارٹی کو ایک ساتھ دیکھتا تجسس سے وہی آیا تھا وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا لیکن سب کا دھیان یشفہ پر تھا تو کسی نے خاص نوٹس نہیں لیا ویسے بھی سامنے کی سیٹ پر ضرار اور حمزہ بیٹھے تھے۔

"زی بھائی اور ضحی کا ذکر سنا ہے۔" وہ بات کرتی پیچھے ہوئی۔

سب نے ان کی طرف دیکھا اتفاق سے ضرار کی دوسری سائیڈ ضحی ہی بیٹھی تھی۔

"بس؟" ضرار نے اطمینان سے کہا تو سب نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"کیا؟ یہ بات میں اور ضحی جانتے ہیں کیوں ضحی؟" اس نے ضحی سے تائید چاہی تو اس نے بھی سر ہلا دیا۔

"بتایا کیوں نہیں؟" وہ تینوں بیک وقت بولے تو ضحی وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔

"اسی وجہ سے۔" ضرار نے ضحی کی طرف اشارہ کیا جواب اندر جا چکی تھی۔

"شاہ بھائی! زی بھائی! دادی جان آپ کو اندر بلا رہی ہیں۔" شہریار نے لان میں

www.novelsclubb.com

آکر پیغام دیا تو سب نے مڑ کر دیکھا شاہ زر وہاں کھڑا تھا۔

یشفہ نے اپنے لب دبائے جانے وہ کب سے اس کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"چلو پیشی آئی ہے۔"ضرار نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو شاہ زر بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔

یشفہ کا دل انجانے خوف سے دھڑکا تھا اسے کل سے ڈر تھا کہ وہ لڑکی سے کہیں شاہ زر کے ساتھ۔۔۔؟؟ نہیں۔۔۔اس نے خود ہی اپنی سوچ کی نفی کی۔

"ویسے یار ایک بات ہے شاہ زر بھائی کبھی مسکرائے بھی ہونگے؟"حمزہ کے سوال پر یشفہ اور عنیشا نے بے ساختہ نفی میں گردن ہلائی۔

"کم از کم ہمارے سامنے تو نہیں۔"عنیشا نے کہا۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آتی اتنے سڑو قسم کے بندے سے ضرار بھائی کی بن کیسے گئی؟"

حمزہ کے ایسا کہنے پر یشفہ نے اسے دیکھا۔

"حمزہ!! تمیز کرو۔ بیچارہ اپنی لائف میں پرابلم کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہو گا سیریس۔۔ ہم کون ہوتے ہیں جج کرنے والے؟" یشفہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تمہیں کیوں مرچیں لگ رہی ہیں۔" حمزہ نے ہنس کر کہتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ لگا دی جانتا تھا پٹنا ہے اب اس نے۔

یشفہ وہاں کلس کر رہ گئی۔

"چھوڑو شف۔۔۔ جانتا نہیں اس کا ہونے والا بہنوئی ہے وہ۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ ہنس دی۔

"تو کیا فیصلہ ہے تم دونوں کا؟" دادی جان نے ان کو ساری بات بتا کر پوچھا تو شاہ زر کو بے ساختہ دو خوبصورت نم آنکھیں یاد آئیں۔

"مگر دادی جان۔۔ ہم دونوں اسے یہاں بہن کی حیثیت سے گھر لے کر آئے ہیں۔" ضرار نے بولنے میں پہل کی۔

"سگی بہن تو نہیں ہے ناں؟اور شاہ زر تم بتاؤ بچے کیا کہتے ہو تیار ہو؟"کلثوم بیگم نے اپنی توپوں کا رخ شاہ زر کی طرف کیا

"نانو جان! آپ حکم کریں۔آپ نے مجھے پالا ہے میری تربیت میں کوئی کمی نہیں آنے دی آپ ایسی باتیں مت کریں۔آپ کو اپنی کی گئی تربیت پر شک نہیں ہونا چاہیے۔"شاہ زر نے نانو جان کے ہاتھ تھامے تھے۔وہ رونا چاہتا تھا ایک مرد ہو کر۔۔۔؟

لیکن کیا مردوں کو رونا منع ہے؟نہیں مردوں کو رونا زیب نہیں دیتا۔۔مرد رویا نہیں کرتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے آنسو اپنے حلق میں اتارے تھے۔اتنا بڑا فیصلہ۔۔!

"ٹھیک ہے پھر میں۔۔"

"دادی جان! میں اس کے لیے تیار ہوں۔"ضرار نے کلثوم بیگم کی بات کاٹتے ہوئے سر جھکائے کہا۔ضرار اپنی دوست کی آنکھوں میں امنڈتے آنسو دیکھ چکا تھا۔

وہ کیسے برداشت کرلیتا۔۔

اس نے شاہ زر کے آگے اپنی محبت ہار دی۔۔ہاں محبت ہی تو کرتا تھا وہ ضحی سے۔۔

انجانے میں اس کی حرکتوں سے تنگ آنے کی بجائے وہ انجوئے کرتا تھا۔

صرف شاہ زر کو خوش دیکھنے کے لیے وہ اتنا بڑا فیصلہ منٹوں میں کر گیا تھا۔شاہ زر نے اسے حیرانی سے دیکھا وہ بے یقین سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"مگر تمہارا فیصلہ تو ابھی کچھ دن پہلے ضحی تھی؟"دادی جان کے لفظوں نے ضرار کا اندر ہلایا تھا۔

دل کو کچھ ہوا تھا۔لیکن اسے مضبوط رہنا تھا اپنے دوست کے لیے جس نے خوشیاں کہاں دیکھی تھیں۔اب بھی وہ نانو کے دباؤ میں آکر فیصلہ کرلیتا تھا ساری زندگی خوشی کی تلاش میں رہتا۔

"دادی جان۔۔میں نے امی کو بھی یہ بات کہی تھی کہ کوئی اور نہیں تو ضحی سہی اب ضحی نہیں تو کوئی اور سہی مطلب مجھے کہیں نا کہیں تو شادی کرنی ہے تو جہاں آپ

لوگ بہتر جانے۔" تحمل سے بات پوری کرتا ایک نظر اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔ سب مطمئن تھے۔۔شازیہ چچی کی تو جیسے جان چھوٹی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر کل اتوار ہے کل کا دن رکھ لیتے ہیں۔۔تمہارا اس لڑکی سے نکاح ہے۔" دادی جان نے کہتے ہی سب کو دیکھا سب رضامند لگے۔

یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا تھا کہ اس لڑکی کو اگر ایسے ہی گھر میں رکھا جاتا تو ہر آیا گیا مختلف قسم کے سوال کرتا۔انہیں سوالوں سے بچنے کے لیے دادی جان نے سوچا کہ نکاح کر لیں۔بعد میں کہہ دیں گے کچھ ذاتی معاملات کی وجہ سے سب جلدی کرنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

شازیہ چچی نے جب یہ بات خوش ہو کر ضحی کو بتائی تو ضحی حیران ہوئی کیونکہ اسے لگا تھا شاید ضرار اسے پسند کرتا ہے تو وہ نکاح نہیں کرے گا۔

مگر۔۔

وہ سن کر چپ سی ہو گئی اسے دکھ نہیں ہوا تھا مگر وہ خوشی بھی نہیں ہوئی تھی جو کہ اس کے مطابق اسے ہونی چاہیے تھی۔

"ضرار؟ یہ کیا کیا تو نے؟" جب ضرار اپنے کمرے میں پہنچا تو شاہ زر بھی اس کے پیچھے ہی آ گیا۔

"کیا کیا میں نے؟" وہ انجان بنا۔

"تو جانتا ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔" شاہ زر سیریس تھا۔

"اچھا وہ نکاح والی بات۔۔ہاں تو ٹھیک ہی تو ہے۔ کیا غلط ہے اس میں جہاں اتنی مدد کی اس لڑکی کی وہاں ایک دفعہ اور سہی۔۔" ضرار نارمل لہجے میں بولا تو شاہ زر کو وہ کوئی پاگل لگا۔

"تیرا دماغ ٹھیک ہے۔۔جانتا بھی ہے کیا کہہ رہا ہے تو؟ بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے نکاح کو۔۔۔ساری زندگی ایک

ان چاہے انسان کے ساتھ گزار دے گا۔" شاہ زر کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا۔

"یار من چاہا کون سا مل رہا تھا؟ جب اسے میری قدر نہیں میری محبت کی قدر نہیں۔۔ تو پھر میں کیوں زبردستی کروں۔۔؟؟ اس سے اچھا یہ نہیں ہے کہ اپنے عزیز دوست کی زندگی خوشیوں سے بھر دوں۔" وہ جذباتی ہوتا شاہ زر کو گلے لگا گیا۔

"یار تو سمجھ نہیں رہا میرا کیا ہے۔۔ مجھے تیری طرح کسی سے محبت نہیں ہوئی۔" اسے لگا وہ آج یہ بات دل سے نہیں کہہ پایا۔ اسے خود کی بات میں وزن نہیں لگا۔

"یار جو بھی ہے تو غلط کر رہا ہے۔" شاہ زر نے بات پلٹی۔ وہ اس سے الگ ہوا۔

"پتہ ہے تو کیا غلطی کر رہا ہے تو چاہتا ہے وہ تیری قدر کرے؟ تو چاہتا ہے وہ تیری محبت کی بھی قدر کرے۔۔؟ تو کیا تو نے آج تک اسے اپنی محبت کے ہونے کا احساس دلایا تم لوگ تو آپس میں بات ہی نہیں کرتے اب اس کو کیا الہام ہو گا کہ تو

اس نے محبت کرتا ہے۔"شاہ نے اسے سمجھایا۔

"یار میرا پروپوزل ہی اس بات کی گواہی تھا کہ میں اس میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔کامن سینس کی بات ہے جب میں نے انکار نہیں کیا اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ میں اس رشتے کو دل سے قبول کرنا چاہتا ہوں؟وہ کیوں نہیں سمجھی۔۔؟"ضرار نے بے بسی سے کہا۔

"پہلے جب وہ تیرے پاس آئی تو محترم کہتے ہیں کہ مجھے تم سے شادی کروا کے اپنا مستقبل برباد نہیں کرنا۔وہ سب کیا تھا اب یہ راتوں رات کون سی محبت جاگ اٹھی ہے مجنوں صاحب میں؟"شاہ زر نے ہاتھ باندھتے ہوئے اسے یاد دلایا۔تو ضرار نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"یار کل تمہارے روم سے جانے کے بعد یاد آیا کہ میں نے یونی سے آکر چینج کیے ہیں انہیں کپڑوں میں ٹھیک ہوں میں تو اسی ٹائم تیار تھا پھر تمہاری اور اس کی جنگ

چل رہی تھی تو میں واپس آ گیا کہ تھوڑی دیر بعد چلا جاؤں گا ایسا ناں ہو تو پوں کا رخ میری طرف ہو جائے۔" شاہ نے کہتے ہی کندھے اچکائے تو ضرار کو یاد آیا واقعی اس نے غور ہی نہیں کیا شاہ زر نے تو وہی کپڑے پہن رکھے تھے۔

"یار اس وقت بس ضحی کو تنگ کرنے کا موڈ ہو رہا تھا بعد میں یشفہ کو صفائی بھی پیش کرنی پڑی کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔" ضرار نے انجانے میں وہ نام لے لیا تھا جس سے شاہ زر بچتا پھر رہا تھا۔یشفہ کے نام پر اس کی فیلنگز عجیب ہوئیں مگر وہ جھٹک گیا۔

"اور سن کر تو میں شاکڈ ہوا تھا اچھا خاصا کہ کچھ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں۔"

"تو پھر اپنی قسمت میں آتی لڑکی کو کیوں پرے دھکیل رہا ہے وہ بھی کوئی معمولی لڑکی نہیں۔۔ضرار سہیل کی انجانی محبت ضحی جنید۔۔" شاہ نے اسے احساس دلانا چاہا۔

"دیکھ بھائی اب کچھ نہیں ہو سکتا تو اس لیے چپ رہ۔" ضرار کہتے ہی واش روم میں گھس گیا۔شاہ زر دیکھتا ہی رہ گیا۔

"لڑکی ہاتھوں سے نکل گئی اور تم لوگ اتنے آرام سے بیٹھے ہو۔۔آخر کہاں جاسکتی ہے وہ۔"ملک تہور نے جب سے سنا تھا وہ لڑکی اس کے بھائیوں کے ہاتھ بھی نہیں لگی تھی وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

"ہم نے اسے بہت جگہ ڈھونڈا۔۔اس کے بھائی بھی اسی لڑکی کے پیچھے تھے مگر وہ بچ کر نکل گئی کہیں۔"اس کے خاص ملازم نے اسے اطلاع دی۔

"کتنا نقصان ہوا ہے ہمارا اور وہ چھورا۔۔اس کا کیا کرنا ہے اسے پتہ چلا تو گڑبڑ ہو جائے گی۔"ملک تہور نے اپنی پیشانی مسلی۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نا کریں فلحال تو اسے دوبارہ سے بے ہوش کر دیا ہے اور وہ لڑکی بھی ہمیں مل ہی جائے گی۔"اس نے ملک تہور کو تسلی دی۔

"کیا خاک مل جائے گی۔۔۔مجھے ڈر ہے وہ پولیس کے ہاتھوں لگ گئی تو سب ختم ہو جائے گا۔"مسلسل اپنی پیشانی مسلتے ہوئے اس نے سگار لائٹر سے جلا کر منہ سے

لگایا تھا۔

"بجو!! عنیشا آپی۔۔ضحی آپی!" شہریار بھاگتا ہوا ضحی اور عنیشا کے مشترکہ کمرے میں آیا تھا وہ تینوں اس وقت میگزین میں گھسی کسی ڈیزائن پر بحث کر رہی تھی شہریار کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔آرام سے۔" یشفہ نے اسے دیکھ کر کہا جس کے چہرے کی ہوائیں اڑی ہوئی تھیں۔

"بریکنگ نیوز۔۔۔تم لوگوں کے لیے ایک دھماکے دار خبر لایا ہوں۔" ابھی وہ کچھ مزید بات کرتے حمزہ نے فل سپیڈ میں آکر کمرے میں ہی جیسے بریک ماری تھی۔

"تم دونوں نے آخر ایسا کیا کہنا ہے بتا بھی دو۔" ضحی کے کہنے پر حمزہ نے اسے دیکھا۔

"تمہارے اوپر بم گرانے آیا ہوں۔" حمزہ نے سانس بحال کرتے ہوئے اشارے

سے ضحی کو کہا۔

"اللہ خیر کرے کون سا بم۔۔؟"یشفہ کے پوچھنے پر حمزہ اور شہریار ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"زی بھائی کا نکاح ہو رہا ہے اس لڑکی سے جو اس دن گھر آئی تھی۔"حمزہ کی بات پر عنیشا اور یشفہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھیں۔انہیں شاک لگا تھا اتنی اچانک ایسا فیصلہ۔

"مگر صبح تک تو زی بھائی ضحی کا کہہ رہے تھے اور یشفہ نے بھی کان لگا کر یہی سنا تھا کہ زی بھائی اور ضحی۔۔"عنیشا نے ضحی کو دیکھتے ہوئے کہا جو بے تاثر چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

"میں پھر جھوٹ بول رہا ہوں؟ بتا شیری انہیں میں سچ کہہ رہا ہوں نا؟"حمزہ کے کہنے پر شیری نے میکانکی انداز میں اپنا سر ہلایا۔

"بس! تمہیں یقین نہیں ہے؟"حمزہ نے یشفہ اور عنیشا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی

شاکڈ تھیں۔

"لیکن ایسے کیسے ہم اس لڑکی کو جانتے تک نہیں؟ پتہ نہیں کون ہے کیسی ہے؟ پھر یہ ہوا کیسے؟" یشفہ کے کہنے پر حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"ہمیں بس اتنا پتہ چلا ہے کہ دادی جان کے فیصلے پر ضرار بھائی اس لڑکی سے نکاح پر راضی ہو گئے کیونکہ وہ ایسے اس لڑکی کو گھر میں نہیں رکھ سکتی تھیں۔"

"لیکن اس میں ایشو کیا ہے اگر وہ ایسے ہی رہ لے۔ نکاح ضروری ہے؟ اور ہماری ضحی کا کیا ہو گا۔۔ لاکھ بری مگر مجھے اپنی کزن بہت پیاری ہے۔" یشفہ نے کہتے ہی ضحی کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔ ضحی نے اسے گھورا۔

"یہ تعریف تھی؟؟ اور میں بڑی ہوں تم سے تھوڑا لحاظ کر لو۔" ضحی کو یشفہ کا ایسے کہنا برا نہیں لگا تھا۔ اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے برا کیوں نہیں لگا۔

"اچھا بس دو تین سال ہی بڑی ہو گی۔" یشفہ نے لاپرواہی سے کہا۔

"پورے چار سال۔" ضحی نے زور دیتے ہوئے تصحیح کی تو سب ہنس دیئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ضحی ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے۔"حمزہ کے کہنے پر ضحی مسکرائی۔

"تم زی بھائی کو لگام نہیں ڈال سکتی تھی ہمت بھی کیسے ہوئی ان کی تمہارے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنے کی۔"عنیشا نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"اب ایک بار ہاتھ لگ جائیں ان کے۔۔پھر نہیں چھوڑیں گی یہ زی بھیا کو۔"

شیری نے تصور میں زی بھائی کی شامت کا سوچتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیئے ضحی بھی۔۔۔

"میں کچھ بول کیوں نہیں پائی ان سب کے آگے؟مجھے برا کیوں نہیں لگا ان کا یوں کہنا۔۔؟"ضحی شام میں ٹیرس پر کھڑی سوچ رہی تھی۔

"کیا مجھے ضرار اچھا لگتا ہے؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

"لیکن میں نے کبھی اس کے بارے میں اس طریقے سے نہیں سوچا۔۔مگر مجھے اچھا

بھی نہیں لگا ضرار کا اس لڑکی کے ساتھ ذکر۔۔اس کا نکاح سچ میں اس لڑکی سے ہو گیا پھر؟" وہ کب سے مختلف سوچوں میں گھری ہوئی تھی مگر ان تمام سوچوں کا مرکز صرف ایک انسان تھا۔۔ضرار سہیل۔

"اگر نکاح ہو بھی جاتا ہے تو میرا کیا ہو گا؟امی نے تو کہا تھا کہ دادا جان کی خواہش ہے میرا اور ضرار کا رشتہ ہو تو پھر اب کہا گئی دادا جان کی خواہش۔۔؟اب کسی کو اس بات کا خیال کیوں نہیں آ رہا؟

"لیکن مجھے کیوں اس سب سے فرق پڑ رہا ہے؟؟" یہی وہ سوال تھا جہاں آ کر وہ اٹک جاتی تھی۔۔جواب تھا اس کے پاس مگر وہ قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔وہ ایک خود پسند لڑکی کیسے کسی سے محبت کر سکتی تھی؟

"دادی جان!" یشفہ دادی جان کے کمرے میں بیڈ پر چڑھتی ان کے گلے لگی تھی۔

"کیا بات ہے دادی کا بچہ؟" وہ پیار سے اسے دیکھتی بولیں۔

"دادی جان! آپ ضرار بھائی کا نکاح کروا رہی ہیں؟" وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

"خبر مل گئی تمہیں بھی۔۔" دادی جان اس کے بال سنوار رہی تھی اسے سکون مل رہا تھا۔

"جی۔۔ میرے بھائی ہیں اور مجھے خبر نہ ملتی امپوسیبل۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"اچھا تو کیا بات کہنے آئی ہو؟ وہ کہو۔۔" دادی جان نے نرمی سے کہا تو یشفہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"دادی جان آپ نے توزی بھائی کا رشتہ ضحی آپی سے طے کرنے کا سوچا ہوا تھا۔ پھر اچانک؟"

"بیٹا۔۔ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی پھر وہ خود ہی بولا ہے ورنہ تو شاہ زمان گیا تھا نکاح کے لیے۔" انہوں نے جیسے یشفہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ اس کے تاثرات دادی جان سے چھپے نہیں رہے تھے۔

"کیا ہوا چپ کیوں لگ گئی؟" دادی نے اس کو ایک نظر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔بس میں نے کہنا تھا آپ ایک بار اس لڑکی کی مرضی بھی جان لیں۔۔اس کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتے ہم۔" یشفہ نے کہا اور وہاں سے اٹھ گئی اور کمرے میں نکل گئی۔ مگر پیچھے دادی جان بہت کچھ سمجھ گئی تھیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟؟" عنیشا نے گیسٹ روم کے باہر کھڑے زرمین سے اجازت مانگی۔

"جی آ جائیں آپ لوگ۔" اس کے کہنے پر عنیشا اور حمزہ اندر آئے تھے۔

زرمین نے آج بھی سر پر دوپٹہ جما رکھا تھا مگر منہ نہیں ڈھکا ہوا تھا وہ صاف رنگت والی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔

"بیٹھ جاؤ آپ دونوں۔" زرمین نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تو وہ پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں آپ؟"عنیشا نے سلسلہ کلام شروع کیا۔

"جیسی نظر آرہی ہوں۔"زخمی مسکراہٹ سجائے کہا گیا۔حمزہ نے عنیشا کو دیکھا کہ جو بات کرنی ہے وہ کرو۔

"آپ کہاں سے ہیں؟"عنیشا نے دوسرا سوال کیا۔

"میں یہاں کراچی کے قریب ہی ایک گاؤں ہے وہاں رہتی تھی۔اپنے اماابا کے ساتھ۔۔۔میرے دو بھائی ہیں میں ان سے چھوٹی ہوں۔مگر ایک دن گاؤں کے کھیت میں آگ لگ گئی اور اماابا اسی کھیت میں کام کر رہے تھے۔۔آگ بہت زیادہ تھی۔۔چچا فہیم نے اور ان کے ساتھیوں نے مل کر آگ بجھائی تھی مشکل سے۔۔ اس دن میرے دونوں بھائی گھر نہیں تھے مجھے چچا فہیم کے بیٹے نے آکر اطلاع دی تھی۔"وہ بتاتے ہوئے زار و قطار رو دی۔عنیشا نے آگے بڑھ کر اسے چپ کروایا۔ حمزہ بھی کھڑا ہو کر ان کے پاس آیا۔

"حوصلہ کرو۔۔اللہ کی مرضی۔۔"عنیشا کو اس پر ترس آیا تھا۔

"لیکن وہ آگ کیسے لگی ہو گی کھیت میں ؟"حمزہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ آگ اس ملک تہور نے لگوائی ہے۔۔۔تاکہ وہ مجھ تک پہنچ سکے۔۔اور میرے بھائیوں نے اس کے لیے یہ کام آسان کر دیا۔"وہ روتی ہوئی بولی۔

"ملک تہور؟ یہ کون ہے ؟"حمزہ نے پوچھا۔

"ہمارے گاؤں کا وڈیرا ہے بہت بڑا۔۔گاؤں کے پاس ہی اس نے اپنا اڈا بنا رکھا ہے وہاں یہ لڑکیوں کو اغوا کر کے رکھتا ہے اور آگے بیچ دیتا ہے۔"وہ مسلسل رو رہی تھی۔

"اچھا چپ کرو۔۔۔تم رو مت۔۔۔اللہ تمہیں صبر دے۔اور تمہیں ضرور ایک دن ڈھیر ساری خوشیاں ملیں گی۔"عنیشا نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"شکر ہے اس پاک ذات کا میرے اللہ نے مجھے اس سے بچا لیا۔۔۔مگر اس تہور نے بے سہارا کر دیا ہے مجھے۔۔میں کہاں جاؤ نگی؟"وہ رو رہی تھی۔

"اللہ کوئی نا کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے۔۔وہ اپنے بندوں کو بے سہارا نہیں چھوڑتا۔دیکھنا

ایک دن اس کا انجام بھی بہت برا ہو گا۔"عنیشا نے اسے حوصلہ دیا۔

"تمہارے بھائی کہاں ہونگے؟"حمزہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"وہ ہونگے اس درندے کے پاس۔۔۔ویسے بھی اب وہ دونوں میرے لیے مر چکے ہیں۔۔انہوں نے بجائے مجھے بچانے کے دولت کے لیے میرا سودا کر دیا اس ملک تہور سے۔"وہ آخر میں کھوئی کھوئی بولی۔اس وقت وہ قابل ترحم لگ رہی تھی۔

"ہم سب ہیں تمہارے ساتھ۔۔تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"حمزہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔عنیشا نے بھی حمزہ کی تائید میں اپنا سر ہلا کر اسے تسلی دی تھی۔زرمین نے ان دونوں کو دیکھا۔کوئی شک نہیں تھا یہ لوگ اس کی کسی نیکی کا صلہ تھے۔

"تو تم مجھے نہیں ملی؟شاید میری محبت میں اتنی طاقت ہی نہیں تھی۔۔"ضرار بیڈ پر سونے کے لیے لیٹا تو اسے ضحی کی یاد آ گئی۔

"کتنا مجبور مرد ہوں چاہنے کے باوجود تمہیں اپنا نہیں سکتا؟ میں کبھی بھی شاہ زر کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس نے زندگی میں خوشیاں دیکھی کب ہیں اور مجھے اس کی آنکھوں میں صاف کسی کی محبت کی جھلک نظر آئی تھی؟ وہ محبت کرتا ہے مگر کس سے؟" ضرار کی سوچوں کا رخ خود بخود شاہ زر کی طرف مڑ گیا۔

"صبح پوچھوں گا اسے تو میں۔۔ اگر کوئی ہے تو بتائے؟" ضرار سوچتے ہوئے مسکرا دیا کہ شاہ زر اور محبت۔۔۔

"چلو اچھا ہے اس کی لائف میں بھی کچھ نیا آیا۔"

"اور میری لائف کا کیا؟ کیا سچی کل میری زندگی بدلنے جا رہی ہے۔ کتنا بڑا دن ہوتا ہے یہ سب کے لیے۔۔ مگر میرے لیے؟ مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا نا ہی کوئی خوشی نا دکھ؟ سب گنوا دیا ہو جیسے اور اب خالی ہاتھ رہ گیا ہوں۔۔۔" یہ سب سوچتے ہوئے اس نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

مگر ضرار نہیں جانتا تھا کل کا دن اس کی زندگی میں کیا رنگ لانے والا ہے۔

"شاہ! تو کہاں جا رہا ہے؟" ضرار نے اسے پورچ میں گاڑی کے پاس کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

"میں پرسوں رات ایک ہاسپٹل دیکھ کر آیا تھا وہی کا ایک وزیٹ کرنے جا رہا ہوں اچھا لگا تو انہیں کے ساتھ کانٹریکٹ کر لوں گا ویسے بھی فائنل پیپرز میں مزید ایک مہینہ باقی ہے۔ اور میں نے جاب کے لیے ابھی کچھ سوچا ہی نہیں۔" اس نے ساری بات بتائی۔

"جس دن تیرا آخری پیپر ہوا۔ اس دن تو مجھے ٹریٹ دے گا اپنے پیسوں سے کسی فائیو سٹار ہوٹل میں۔" ضرار نے مسکرا کر کہا تو شاہ زر نے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔

"ڈن۔۔۔ تم نے آنا ہے میرے ساتھ؟" شاہ زر نے آفر کی۔

"ہاں میں بھی ساتھ چلتا ہوں آپ کے ڈاکٹر شاہ زر کمال۔" ضرار کے کہنے پر شاہ زر

www.novelsclubb.com

بے ساختہ ہنس دیا۔اور کسی نے اس کو زندگی میں پہلی بار ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی وہ کس بات پر ہنسا ہے وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس نے اسے ایسے ہنستے ہوئے پہلی بار دیکھا ہے۔وہ اس منظر میں ایسا کھوئی تھی کہ کسی نے آکر اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں واپس آئی۔

"کیا کر رہی ہو۔۔کب سے آوازیں دے رہی ہوں سنائی نہیں دیتا؟"عنیشا نے اسے دیکھا وہ اسے کھوئی کھوئی سی لگی۔

"اور نیچے اس طرف کیا دیکھ رہی تھی؟"عنیشا نے کہتے ہی ٹیرس سے نیچے پورچ پر نگاہ دوڑائی۔

www.novelsclubb.com

یشفہ نے اس کے کہنے پر دوبارہ وہی دیکھا مگر اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھ کر ضرار کے ساتھ جا چکا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔ویسے ہی کھڑی تھی۔"یشفہ نے جلدی سے کہا ورنہ عنیشا پتہ نہیں اب تک اس جگہ کو دیکھ کر کیا کھوج رہی تھی۔

"اچھا خیر مجھے تم سے پوچھنا تھا کہ تم نے میرا موبائل دیکھا ہے؟"عنیشا نے اب یشفہ کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔میں نے کہیں نہیں دیکھا۔۔تم اپنا موبائل چھوڑتی کب ہو؟اپنے کمرے میں اچھے سے دیکھو وہیں ہو گا۔۔ضحی سے پوچھو۔"یشفہ نے لاپرواہی سے کہا۔

"نہیں یار کمرے میں کہیں نہیں ہے میں نے ہر جگہ ڈھونڈ لیا ہے۔اور ضحی سو رہی ہے سنڈے کو وہ لیٹ اٹھتی ہے۔"وہ پریشان تھی۔آخر کو اس کی متاعِ جان تھی۔

"اچھا تم یاد کرو۔۔آخری بار کب یوز کیا تھا تم نے موبائل؟"یشفہ کے کہنے پر اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"آخری بار۔۔ہاں یاد آیا میرے پاس آخری بار وہ ناشتے کی ٹیبل پر تھا یعنی آدھے گھنٹے میں ہی کہیں گم ہوا ہے۔"عنیشا نے رونی صورت بنالی۔

"اچھا بس اب رونے مت بیٹھ جانا۔آؤ مل کر ڈھونڈتے ہیں۔"یشفہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے مگر وہ وہی کھڑی رہی۔

"کیا ہوا اب چلو۔"یشفہ نے اسے ہوش دلایا۔

"ہاں۔۔۔یاد آیا یہ ضرور اس بد تمیز کے کام ہیں میرا موبائل اس نے ہی چھپایا ہو گا۔"چٹکی بجا کر کہتی وہ یشفہ سے بھی پہلے کمرے سے باہر بھاگی تھی۔یشفہ بھی نفی میں سر ہلاتی اس کے پیچھے گئی تھی۔

"تائی جان؟"سارے گھر میں حمزہ کو ڈھونڈنے کے بعد وہ کچن میں سائرہ بیگم کے پاس آئی تھی۔

"جی بیٹا کیا ہوا؟"اس کی شکل دیکھ کر سائرہ نے پیار سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تائی جان حمزی کہاں ہے؟"اپنے اندر کے غصے کو دبائے وہ تائی جان سے آرام سے پوچھ رہی تھی جو بھی ہو حمزہ کا غصہ اس پر ہی اتارنا تھا باقیوں کا کیا قصور؟

"وہ تو اپنے دوست کی طرف گیا ہے کوئی کام تھا تمہیں؟"انہوں نے وجہ بتا کر اس سے پوچھا۔

"نہیں بس ایسے ہی۔۔۔" وہ کہتی کچن سے نکل گئی۔

"دیکھو ذرا کتنا لڑتے ہیں دونوں۔۔۔اور ایک دوسرے کے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔" اس کے کچن سے نکلتے ہی فائزہ چچی نے کہا تو سائرہ بھی ہنس دیں۔

اب بھلا ان دونوں خواتین کو کون سمجھائے کہ وہ حمزہ کے بغیر نہیں بلکہ اپنی متاعِ جان کے بغیر نہیں رہ سکتی جو کہ حمزہ کے پاس تھی۔۔۔

اور ادھر کچن سے نکلتے ہی عنیشا غصے میں بڑبڑاتی اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"آجانے دو ایک مرتبہ اسے گھر چھوڑوں گی نہیں۔" غصے میں بھری اس نے اسکے کمرے کے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو لاک تھا۔

"خبیث انسان چھچھوندر کہیں کا حفاظتی تدابیر کر کے گیا ہے سب لیکن مجھ سے نہیں بچنے والا آج یہ۔" کمرے کا دروازہ نہ کھلنے پر وہ اسے خوبصورت القابات سے نوازتی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

شاہ زر یار ایک بات کرنی ہے تجھ سے پھر تو نے پتہ نہیں کب میرے ہاتھ لگنا ہے؟" وہ ہاسپٹل سے واپس گھر کے راستے پر تھے جب ضرار نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا بات کرنی ہے؟" شاہ زر نے ابرو اچکا کر ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

"یار مجھے کیوں لگتا ہے کہ جیسے یو فالز ان لو ود سم ون؟(you falls in love with someone?)

ضرار کی بات پر شاہ زر نے جھٹکے سے اس کی طرف گردن گھمائی۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟" اس نے سنبھل کر دوبارہ سے اپنی نظریں ونڈ سکرین پر مرکوز کرتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں لیکن کل تمہاری آنکھوں میں کچھ انوکھی سی چمک دیکھی بالکل ایسی چمک جیسی میری آنکھوں میں ضحی کے خیال سے آجاتی ہے۔" وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے بولا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ محبت کرنا ہم جیسوں کا کام نہیں ہے۔۔ہم جیسے بس اپنے مطلب سے کام رکھتے ہیں۔اور جہاں مطلب ہو وہاں محبت نہیں ہوتی۔" شاہ زر نے عجیب سے انداز کافی گہری بات کہی تھی۔

"عجیب آدمی ہو یار تم۔۔محبت کام تو نہیں ہوتی۔۔نا اس کے لیے کوئی اسپیشل کورس ہوتا ہے کہ اس طرح ہوتی ہے۔۔یہ تو بس ہو جاتی ہے۔۔کسی کو بھی، کسی سے بھی، کسی بھی وقت۔"ضرار نے اسے اپنا موقف پیش کیا۔

"ہاں لیکن مجھے ابھی نہیں ہوئی۔۔جب ہو گی تب بتا دونگا۔"شاہ زر نے بات ہی ختم کی تو ضرار بھی چپ ہو گیا مگر وہ مطمئن ابھی بھی نہیں ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔محبت چھپنے والی چیز بھی نہیں ہے یہ کسی ناں کسی طرح اپنا آپ ظاہر کروا ہی دیتی ہے۔۔"ضرار نے شاہ زر کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

"محبت کیسے ہو سکتی ہے کسی سے بھی، کسی بھی وقت اور کسی کو بھی؟؟"شاہ بھی سوچ کر رہ گیا کیونکہ اسے ہو چکی تھی مگر وہ اس بات سے انکاری تھا۔

وہ ادھر ادھر دیکھتا چوروں کی طرح گھر میں داخل ہو رہا تھا جب پیچھے سے آتے ضرار نے اس کو گردن سے ہی پکڑا تھا۔

"ہاں اوئے کہاں سے آرہا ہے؟"

"زی بھائی! میری گردن تو چھوڑ ودوست کی طرف سے آرہا ہوں۔" وہ بیچارہ کھسیایا تھا۔

"تو ایسے چوروں کی طرح کیوں آرہا ہے؟" ضرار نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"بس یار مت پوچھو ہٹلر سے پنگا لے بیٹھا ہوں۔۔ نہیں چھوڑے گی وہ۔" ضرار نے اس کی گردن چھوڑ دی تھی تو وہ صوفے پر ڈھ گیا اور نگاہ ادھر ادھر گھمائی تو عنیشا کہیں نظر نہیں آئی۔ حمزہ نے سکھ کا سانس لیا۔

"اب کیا کہہ دیا تو نے عنیشا کو؟" ضرار نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"یار اس کا موبائل چھپا لیا ہے۔۔۔ مگر اب کوس رہا ہوں اس وقت کو۔" وہ اس کے

www.novelsclubb.com

غصے کا اندازہ اچھے سے لگا سکتا تھا۔

"بیٹا پھر تیرے لیے اب دعا ہی کر سکتے ہیں تو نے اس کی متاعِ جاں پر ہاتھ مارا ہے۔" ضرار اس کا کندھا تھپتپاتا ہوا وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"چل حمزہ۔۔اب پنگا لے ہی لیا ہے تو حوصلہ رکھ۔" وہ بھی وہاں سے اٹھتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

ایک مرتبہ پھر ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کوئی آس پاس نہیں تھا اس نے اپنے کمرے کا ہینڈل ابھی گھمایا تھا کہ پیچھے سے وہ وارد ہو گئی تھی جس سے وہ بچ رہا تھا۔

"حمزی! کہاں تھے تم!" عنیشا اس پر چیخی تھی وہ ڈر کے پلٹا تھا۔

"چڑیل۔۔ڈرا ہی دیا معصوم سے بچے کو۔۔۔" وہ اسے گھورنے لگ گیا۔

"کہاں ہے؟" عنیشا نے اس کے آس پاس دیکھا۔

"کون؟" حمزہ نے اچنبھے سے پوچھا۔

"معصوم سا بچہ؟" عنیشا نے اسے یاد کرایا۔

"اوہو۔۔۔میں اپنی بات کر رہا تھا۔۔میں بھی تو معصوم ہوں۔"ہولے سے ہنستے ہوئے آخر میں معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"تم اور معصوم۔۔کیوں معصوم لوگوں کو بدنام کرنا چاہتے ہو۔۔۔اینی وے۔۔ مجھے میرا موبائل شرافت سے دے دو ورنہ۔"وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی اسے تنبیہ کرتے بولی۔

"ورنہ؟ ورنہ کیا؟"حمزہ بھی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا۔

"حمزی تم جانتے ہو ناں کہ تم نے میرا موبائل اٹھایا ہے میں تمہیں گنجا کر دوں گی میرا موبائل واپس کرو۔۔۔"اب وہ چیخی تھی۔

"لے لو۔۔اگر نظر آ رہا ہے کہیں تو۔"حمزہ کو اسے زچ کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

"حمزہ یار پلیز مذاق کا وقت بالکل نہیں ہے مجھے میرا ناول پڑھنا ہے پلیز دے دو۔۔"اب وہ منت کرنے پر آئی تو حمزہ نے اسے حیرانی سے دیکھا یہ عنیشا اور اس طرح بات کرے سمجھ سے باہر تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ہے میرے پاس۔" وہ کہتا کمرے میں گھسا تھا۔ عنیشا غصے سے پیر پٹختی اس کے پیچھے گئی تھی۔

"حمزہ دیتے ہو یا نہیں۔۔ ورنہ بتاؤ جا کر تائی جان کو؟" وہ کمرے میں آتی بولی تو حمزہ مسکرایا۔

"کیا بتاؤ گی جاؤ بتا دو۔۔۔ نہیں دیتا۔" حمزہ نے بھی پرواہ کیے بغیر کہا۔

"بس دیکھو اب میں کیا کرتی ہوں۔" وہ کہتی اس کے کمرے سے نکل گئی۔

حمزہ بھی بیڈ پر ہنستے ہوئے لیٹ گیا۔ "چڑیل۔۔" اس کو سوچتے ہی لب مسکرائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اماں جان آپ ایک مرتبہ اس لڑکی کی رضامندی تو لے لیں۔" سائرہ نے کلثوم بیگم سے کہا تھا جواب قاضی کو بلوانے کا کہہ رہی تھیں۔ سب انتظامات مکمل تھے۔ کچھ خاص تیاری نہیں کی گئی تھی یہ ایک مجبوری کا بندھن تھا۔۔ سب کو نظر آ رہا

تھا مگر سب خاموش تھے۔۔اس کے سوا کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔

"لڑکی کا مسئلہ نہیں ہے بہو۔۔وہ تو چاہے گی کوئی سہارا نہیں ہے اس کا۔۔یہ تو اچھا ہے کہ ہمارا پوتا فرمابردار بن کر نکاح کر رہا ہے پریشان نہ ہو۔۔نکاح کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔"کلثوم بیگم جانتی تھی کہ سائرہ ضرار کی وجہ سے پریشان ہیں۔

"اماں جان پھر آپ نے ضحی کے ساتھ سوچا ہوا تھا ضرار کا۔۔"سائرہ نے انہیں جیسے یاد دلایا تھا۔

"میں نے تو شاہ زر کو بھی کہا تھا اور شاہ زر نے ہاں بھی کر دی تھی مگر پھر ضرار بیٹے نے خود ہی ہاں کی میں کیا کہتی۔۔بچے کی خوشی ہے ٹھیک ہے۔۔اور شاہ زر کا میں نے ویسے بھی کہیں سوچ رکھا ہے اچھا ہوا شاہ زر سے نہیں ہوا۔"اماں جان کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"شاہ زر کا کہاں سوچا ہے آپ نے؟"سائرہ نے انہیں حیرانی سے دیکھا انہوں نے آج تک ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔

"ابھی تم یہ کام کرو۔۔ باقی میں تمہیں بعد میں بتادوں گی۔" امان جان نے ان کے ہاتھ میں زرمین کے کچھ جوڑے پکڑائے یہ انہوں نے خود کل بازار سے کہہ کر منگوائے تھے۔

سائرہ بھی چپ کر گئیں۔

عنیشا؟" یشفہ جلدی سے اوپر عنیشا کے پاس آئی تھی جو پتہ نہیں کن سوچوں میں گم تھی۔

"ہاں۔۔ کیا ہوا؟" یشفہ کی اڑی رنگت دیکھ کر عنیشا نے اس سے پوچھا۔

"یار نیچے دادی جان شاہ زر کے رشتے کی بات کر رہی تھیں۔" یشفہ نے اسے بتایا۔

"سچی؟" عنیشا نے پرجوشی سے چیخ ماری۔

"آہستہ۔۔ لیکن یار گڑبڑ لگ رہی ہے۔" یشفہ نے منہ لٹکائے کہا۔

"کیا مطلب؟" عنیشا نے ناسمجھی سے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اچھا ہوا شاہ زر نے نکاح نہیں کیا میں نے اس کے لیے کچھ اور سوچا ہوا ہے یار مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے سمجھ نہیں آرہا کون ہو گی وہ۔"ہشفہ رو دینے کو تھی۔

"ارے کیا پتہ تم ہی ہو؟"عنیشا نے اس کی پریشانی حل کی۔

"نہیں یار ضحی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اب ضرار بھائی کا نکاح ہر حال میں زرمین سے ہی ہو گا۔"یشفہ نے اپنی انگلیاں دانتوں تلے دبائیں۔

"تمہارا دماغ سیٹ ہے کہ نہیں۔۔کچھ بھی بولو گی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ضحی اور شاہ زر بھائی نیور۔۔امی یہ ہونے ہی نہیں دیں گی انہیں شاہ زر بھائی سے جتنی خار ہے ناں۔۔توبہ۔"عنیشا کے کہنے پر یشفہ تھوڑی ریلکس ہوئی۔

"چھوڑو یار۔۔انشاللہ تم ہی بنو گی شاہ زر بھائی کی دلہن۔"عنیشا نے کہتے ہی اسے کندھا مارا تو وہ ہنس دی۔

نکاح کی تیاریاں مکمل تھی۔ضرار بھی تیار ہونے کمرے میں چلا گیا تھا۔اسے کچھ زیادہ تیار تو ہونا نہیں تھا۔وہ اپنا کرتا بیڈ سے اٹھاتا واش روم گھس گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سفید کرتا شلوار میں ڈریسنگ کے آگے کھڑا بال بنا رہا تھا۔چہرے پر کسی طرح کا تاثر نہیں تھا۔

"پاس آئے۔۔۔دوریاں پھر بھی کم ناں ہوئیں۔۔

ایک ادھوری سی ہماری کہانی رہی۔۔۔

آسمان کو زمین۔۔یہ ضروری نہیں جا ملے۔۔جا ملے۔۔

عشق سچا وہی۔۔جس کو ملتی نہیں منزلیں۔۔منزلیں۔۔"وہ کمرے میں آتے حمزہ کے سر لگا کر بے سرے گانے کی آواز پر پلٹا تھا۔

"بند کر اپنا بے سرا گانا۔"ضرار نے غصے سے کہا۔

"ویسے مجھے سچ میں دکھ ہو رہا ہے آپ کے لیے۔"اس نے مصنوعی فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"پتہ چل رہا ہے کتنا دکھ ہو رہا ہے تجھے۔"ضرار نے اس کے نئے کرتے کو دیکھ کر کہا جو کہ شاید آج صبح میں ہی لایا گیا تھا۔

"بھائی اب جو بھی ہو بار بار یہ موقع تھوڑی آئے گا۔۔بھائی کا نکاح ہے آخر۔"وہ ڈھیٹ بنا۔

"ہائے۔۔آپ پر تو یہ گانا سیٹ ہے۔۔ہماری ادھوری کہانی۔۔"وہ پھر سے اپنی آواز میں درد بھرتا شروع ہوتا ضرار کے گھورنے پر چپ ہو گیا۔

"ہماری نہیں صرف میری۔۔ضحی کی طرف سے کچھ نہیں تھا۔"ضرار نے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات کر رہے ہو؟کچھ پتہ ہی نہیں ہے آپ کو؟"حمزہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"ارے یہ تو وہ حال ہوا۔۔

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

باغ تو سارا جانے ہے۔۔۔"حمزہ نے ایک آہ بھری۔

"کیا مطلب؟"ضرار نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مطلب ضحی بھی آپ کو پسند کرتی ہے بس منہ سے بولنے سے کچھ ہوتا ہے۔۔کیا ہے ناں شازیہ چچی کی بیٹی ہے۔۔"حمزہ کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا۔

"تمیز سے یار۔۔اور تم مجھے یہ بات اب بتا رہے ہو جب کوئی فائدہ ہی نہیں ہے؟ ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ضحی بھی۔۔؟"ضرار اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ضحی کو میں ابھی دیکھ کر آرہا ہوں۔۔ٹیرس پر کھڑی ہیں اداس شام کا منظر لگ رہی ہیں۔"حمزہ نے اسے بتایا۔

"کیا پتہ کسی اور بات پر اداس ہو؟تم فضول نہ سوچو۔۔"

ضرار نے اس کی بات کی نفی کی تھی۔

"جی۔۔۔تبھی وہ یہ گانا سن رہی تھیں وہاں کھڑی۔۔

میرا محبوب کسی ہوردا۔۔ہوئی جاندا آئے۔۔"حمزہ پھر اپنی بے سری (ضرار کے مطابق) آواز میں شروع ہو چکا تھا۔

"میں نہیں مانتا۔"ضرار کہتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے نکل گیا۔

حمزہ نے کندھے اچکائے۔

"مت مانیں پتہ چل جائے گا آپکو۔۔"

"شہریار۔۔ضرار کہاں ہے مولوی صاحب آنے والے ہیں۔۔بلا کر لاؤ اسے۔"

فائزہ بیگم نے شہریار کو بلوانے بھیجا مگر اس کے جانے سے پہلے ہی وہ کمرے سے نکلتا دکھائی دیا۔

"شکر ہے آ گئے۔۔بیٹھو میں یشفہ اور عنیشا کو کہتی ہوں کہ زرمین کو لے آئیں۔"

فائزہ نے کہتے ہی ان کو ڈھونڈنے کے لیے نگاہ دوڑائی۔

"یشفہ۔۔عنیشا جاؤ زرمین کو لے آؤ۔"انہیں سیڑھیاں اترتے دیکھ کر فائزہ چچی

www.novelsclubb.com

نے کہا تو وہ سر ہلاتی سڑھیاں اترتے ہوئے گیسٹ روم کی طرف چلی گئیں۔

"عنیشا؟ تم نے زرمین کو بتادیا تھا ناں نکاح کے بارے میں۔" یشفہ نے اس سے پوچھا تو عنیشا کو یاد آیا کہ وہ لوگ تو ایسے ہی واپس آ گئے تھے۔

"یار نہیں۔۔ میں اور حمزہ گئے تو تھے لیکن اس لڑکی کی کہانی سن کر ہمیں اس پر ترس آ گیا۔۔۔ ہم اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔" عنیشا نے پریشانی سے بتایا۔

"یار۔۔! یہ کیا کیا تم نے؟؟ اب نکاح خواں آنے والا ہے اسے اب بتائیں گے تو کیا ریکشن ہو گا؟" یشفہ بھی پریشان ہوئی تھی۔

"مجھے کیا پتہ؟ چلو یار دیکھتے ہیں اب کیا ہوتا ہے۔" وہ کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولتیں اندر چلے گئیں۔

"زرمین تم تیار ہو جاؤ تمہیں کل ہی بتانے والے تھے ہم مگر موقع نہیں ملا۔" عنیشا کے کہنے پر اس نے سر اٹھایا۔

"کس بات کا؟" وہ ایک دم سے ان کے تیار ہونے کا کہنے پر وجہ نہیں سمجھی تھی۔

"بس تم ٹھیک سے دوپٹہ لے لو۔۔ تمہارا آج نکاح ہے ابھی تھوڑی دیر میں زی بھائی سے۔" یشفہ نے بہت مشکل سے بات پوری کی تھی کہ پتہ نہیں کیا ریکشن ہو گا۔

"کیا؟؟" یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"پلیز مان جاؤ۔۔ دادی جان نے تمہارے یہاں رہنے کی یہی شرط رکھی ہے کہ تمہارا نکاح کروا دیا جائے۔" یشفہ نے اس سے منت کی۔

"لیکن میں یہ نہیں کر سکتی۔۔ آپ سمجھیں۔۔۔" وہ ابھی بول رہی تھی کہ سائرہ بیگم اندر آئیں۔

"بیٹا نکاح خواں آگیا ہے لے آؤ اسے۔۔" وہ کہتیں مڑ کر جانے لگیں جب زرمین نے انہیں روکا۔

"آنٹی پلیز یہ نکاح رکوا دیں کسی طرح میں نہیں کر سکتی میں مجبور ہوں۔۔ میں نکاح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔"اس کی بات پر وہاں تینوں پر بم گرا تھا۔

"کیا مطلب تمہارا۔۔؟"سائرہ نے حیرانی سے کہا۔

"جی آنٹی میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔گاؤں میں ہی ہمارے ساتھ والے چچا فہیم کے بیٹے سے میرا نکاح ہو چکا ہے۔"وہ اپنا رونا دبائے بمشکل بولی تھی۔

"تو وہ کہاں ہے تمہارا شوہر؟"سائرہ نے اس کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔مسئلہ پڑ گیا تھا یہ تو بہت بڑا۔۔

"اسے قید کر لیا ہے اس درندے انسان نے۔۔"زرمین پھر سے رو دی تھی۔

عنیشا نے اسے چپ کروایا۔

"اب کیا کریں چچی؟"عنیشا نے سائرہ کو دیکھا وہ سر تھام کر بیٹھ گئیں۔

"اماں جان سے پہلے ہی کہا تھا کہ ایک بار پوچھ لیں۔"

سائرہ کہتی ہوئی اٹھ گئیں۔

"تم لوگ اس کے پاس بیٹھو میں اماں جان کو بتا آؤ۔"وہ کہتیں کمرے سے نکل

www.novelsclubb.com

گئیں۔

"اماں جان!!ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"سائرہ پریشانی سے ان کے پاس آئیں تھیں۔

"کیا ہوااور وہ لڑکی کہاں ہے۔۔مولوی صاحب آچکے ہیں۔۔انتظار نہیں کرواؤ۔"

"اماں جان!اس لڑکی کا پہلے سے ہی نکاح ہو چکا ہے وہ نکاح پر نکاح نہیں کر سکتی۔"

ان کے کہتے ہی اماں جان نے انہیں سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا مطلب یہ تو مسئلہ ہو گیا کہاں ہے وہ لڑکی؟"اماں جان اٹھ کر ان کے ساتھ گیسٹ روم میں آگئی تھیں۔

"بیٹا میں نے جو سنا وہ سچ ہے؟"کلثوم بیگم نے تحمل سے اس سے پوچھا۔

"جی آنٹی۔"وہ سر جھکائے بولی۔آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔

"تو تم اکیلی یہاں تک کیسے پہنچی؟"کلثوم بیگم نے اس سے پوچھا۔

"میرے گاؤں میں ایک وڈیرا ہے اس نے میرے شوہر کو قید کر لیا ہے پتہ نہیں وہ کس حال میں ہونگے۔۔"وہ آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

"اللہ تمہارے شوہر کو سلامت رکھے تمہارے معاملے پر کل بات کرتے ہیں۔"

دادی جان اس کے سر پر ہاتھ رکھتیں وہاں سے نکل گئیں تو سائرہ بھی ان کے پیچھے چلی گئیں۔یشفہ اور عنیشا نے اسے تسلی دی۔

"اب لگتا ہے زی بھائی کو ضحی ہی ملے گی۔"عنیشا نے ہنس کر کہا تو یشفہ بھی ہنس دی۔

"اماں جان؟ ضحی مان جائے گی؟"شازیہ نے پوچھا۔

"مان جائے گی اور یہ لڑکی نہ ہوتی تب بھی ضحی کا رشتہ ضرار سے ہی طے ہونا تھا۔ اب نکاح خواں آگیا ہے اور باقی بھی ہیں کچھ تو کرنا ہے۔"دادی جان نے پریشانی سے کہا۔

انہوں نے اپنے آس پاس کے کچھ لوگوں کو بھی بلوالیا تھا کہ سب کو اس بات کا علم ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

"میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔" شازیہ کہتی کمرے سے نکل گئیں۔

"ضحی؟" شازیہ چچی نے اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر آواز دی۔

"آجائیں مما۔۔" شازیہ اس کے کہتے ہی اندر آئیں تھیں۔

"ضحی تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی؟" شازیہ نے جلدی سے کہا۔

"جی کہیں۔" وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"بیٹا۔ جس لڑکی کا ضرار سے آج نکاح ہونا تھا وہ پہلے سے ہی کسی کے نکاح میں ہے۔" شازیہ کے کہنے پر ضحی نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں بیٹا۔۔ پلیز اپنی دادی کا اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال کر لو۔۔ باہر سے بھی کچھ لوگ بلوائے ہیں۔۔ اس لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا تم ضرار سے نکاح کے لیے ہامی بھر دو۔" شازیہ نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اتنی امید سے کہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر ایسے کیسے؟" وہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"پلیز بیٹا۔۔اور ویسے بھی تمہاری ضرار سے ہی تو شادی ہونی تھی پھر اب ہو رہا ہے نکاح تو کوئی بات نہیں۔۔بعد میں بھی تو اسی سے ہی ہوتا۔۔" شازیہ نے اسے سمجھایا۔

"میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔مگر میری ایک شرط ہے۔" وہ لمحہ بھر کو رک کر سنجیدگی سے بولی تھی۔

"کیسی شرط؟" وہ جلدی سے بولیں۔

"وہ یہ کہ بس ضرار کو کوئی نہیں بتائے گا کہ اس کا نکاح مجھ سے ہو رہا ہے۔" وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی۔

"مگر نکاح کے وقت تو پتہ چل ہی جائے گا۔" شازیہ کو اس کی لوجک سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں نکاح کے وقت پتہ چل ہی جائے گا تو ابھی مت

بتائیں پلیز۔۔اٹس آ سمال سرپرائز فار ہم۔۔" It's a small surprise for him

"اچھا ٹھیک ہے جلدی کرو تم چادر اوڑھ لو۔۔میں اماں جان سے کہتی ہوں۔" وہ اسے کہتیں وہاں سے نکل گئیں۔

"مما۔۔عنیشا اور شف کو بھی بھیج دیں میرے پاس۔" اس نے ہانک لگائی تو شازیہ بیگم سر ہلاتی نیچے چلیں گئیں۔

"ضرار سہیل اس وقت کیا حالت ہو گی تمہاری افف۔۔" وہ مسکرا کر ضرار کی حالت کے بارے میں سوچ رہی تھی۔جانتی تھی کہ وہ اسے چاہتا ہے۔

نکاح ہو گیا تھا۔۔سب اسے مبارکباد دے رہے تھے۔پہلے تو وہ شاک میں تھا اب اس کے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔

نکاح کے وقت ضحی کا نام سن کر اسے جھٹکا لگا۔

"کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا یا مجھے زرمین کی جگہ ضحی کا نام سنائی دے رہا ہے؟" وہ شاک کی کیفیت میں تھا اب جا کر وہ کہیں سنبھلا تھا تو اسے حمزہ اور شاہ زر پر غصہ آ رہا تھا۔

"کمینوں مجھے بتا نہیں سکتے تھے میں فضول میں دیوداس بنا پھر رہا تھا کل سے؟" اس نے موقع دیکھتے ہی حمزہ اور شاہ زر کی کلاس لی تھی۔

"او بھائی۔۔ ہمیں خود بلکہ ہمیں کیا سب کو نکاح سے پانچ منٹ پہلے پتہ چلا کہ آپ کا نکاح زی بھابھی سے ہو رہا ہے۔" حمزہ نے اسے بتایا۔

"کیا مطلب؟ میرا نکاح اس لڑکی سے کیوں نہیں ہوا؟ اور یہ زی بھابھی کیا مطلب؟"

"اس لڑکی کا آل ریڈی نکاح ہو چکا ہے اپنے گاؤں کے کسی لڑکے سے۔ یہ بات ابھی پتہ چلی تو دادی جان نے آپ کا نکاح زی بھابھی آئی مین ضحی بھابھی سے کروا دیا۔" حمزہ نے ساری بات بتائی تو ضرار حیران رہ گیا۔ کیا قسمت تھی۔۔ اسے اپنی ہی

قسمت پر رشک آیا تھا۔ کل تک وہ بس یہی سوچتا رہا کہ محبت قسمت والوں کو ہی ملا کرتی ہے اور اب اسے بھی مل گئی تھی۔ اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

اس نے خوشی سے شاہ زر کو گلے لگا لیا۔

"مبارک ہو۔۔ لڑکے بازی ہار تے ہار تے جیت گئے تم۔" شاہ زر کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔

"اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔۔ کسی معجزے سے کم نہیں تھا یہ۔" وہ ابھی بھی بے یقین تھا کہ واقعی ضحی اس کی ہو گئی ہے۔

"آ جائے گا یقین۔" شاہ زر نے مسکرا کر کہا۔ ضرار نے سر ہلا دیا۔

"بھائی سے تو مل لو۔" حمزہ نے ضرار کو کہا تو ضرار نے مسکراتے ہوئے اسے بھی گلے لگا لیا۔

"چل اب اسی خوشی میں اپنے گٹار کے ساتھ اپنی آواز کا جادو جگا دے۔" ضرار کے کہنے پر حمزہ جلدی سے مسکراتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا اپنا گٹار لینے۔

اس نے اپنے کمرے کا ہینڈل گھمایا مگر یہ کیا کمرہ لاک تھا۔

اس نے دوبارہ سے ہینڈل گھمایا مگر اس نے نہ کھلنا تھا نہ کھلا۔

"اوشٹ۔۔یہ عنیش کی بچی!" وہ اپنے لب بھنچتا اس کی کمرے کی طرف گیا تھا۔

"تم ہی لکھی تھی بھائی کی قسمت میں۔۔" یشفہ نے ضحی کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دی۔

"ہاں اور دیکھو عین نکاح کے وقت پر۔۔۔پھر زی بھائی کی حالت دیکھنے والی تھی نکاح کے وقت۔۔بیچارے شاکڈ تھے۔" عنیشا اس پل کو یاد کر کے ہنسی تھی۔

"عنیش!" حمزہ اونچی آواز میں بولتا اس کے سر پر آ کے کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہے آہستہ بولو۔۔" عنیشا نے تنک کر کہا۔

"میری روم کیز کہاں ہیں؟" وہ تیز لہجے میں بولا۔

"آرام سے بات کرو۔۔اور مجھے کیا پتہ کہاں پر ہیں۔۔تمہارے پاس ہی ہو نگی چیک

کرو۔"وہ حمزہ کے مقابلے میں پر سکون تھی۔

"تم جیسی چڑیل کے ہوتے ہوئے وہ اور کہاں جا سکتی ہیں مجھے دو۔۔زی بھائی کا کام کرنا ہے یار۔"آخر میں وہ جلدی سے بولا۔

"میرا موبائل۔۔۔"بے نیازی سے کہتے ہوئے ہاتھ آگے کیا۔

حمزہ نے دانت پیستے ہوئے جیب سے موبائل نکال کر اسے تھما دیا۔

"اب تو دے دو۔"حمزہ نے الجھت میں کہا۔

"بات ایسی ہے کہ میں نے تمہارا کمرہ لاک کر کے چابی دروازے کے نیچے سے ہی اندر کو کھسکا دی تھی۔"اس کے بتانے پر حمزہ کو دھچکا لگا۔

"کیا؟؟"

"عنیشا کتنی غلط بات ہے"یشفہ نے عنیشا کو دیکھا جو ابھی بھی معصوم شکل بنائے بیٹھی تھی۔

"مجھے اس بد تمیز انسان پر اس وقت غصہ ہی بہت تھا میرا موبائل لے لیا تھا میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدھا دن اس سے دور رہی۔"اس نے کہتے ہی موبائل کو اپنے ساتھ لگایا جیسے کوئی بڑی قیمتی چیز ہو۔۔خیر عنیشا کے لیے تو تھی۔

"عنیش۔۔۔!!!افففف۔۔۔۔"حمزہ جھنجھلا کر کہتا غصے سے کمرے سے نکل گیا۔

وہ عنیشا کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔پہلے ہی گٹار ٹھیک کروانے میں اس کے اتنے پیسے لگے تھے۔۔اس نے اپنے پیسوں سے ٹھیک کروایا تھا اور اب روم ہی لاک کر دیا تھا۔۔کتنا تنگ کرتی تھی اسے وہ۔۔غصہ بھی دلاتی تھی مگر پھر بھی بری نہیں لگتی تھی۔۔

"شاہ بھائی اب زی بھائی کے بعد آپ کا نمبر ہے۔۔تیاری پکڑ لیں۔"حمزہ آج خوش تھا تبھی شاہ زر کو مخاطب کرنے کی ہمت کر لی تھی۔

"ابھی تو ایسے کوئی ارادے نہیں ہیں میرے۔۔اس کا تو ایمرجنسی میں ہوا ہے۔" شاہ زر نے تحمل سے کہا۔

"آپ کہیں تو آپ کا بھی ایمرجنسی میں کروا دیتے ہیں۔۔بس بھابھی کا بتا دیں۔۔ پھر سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں۔"حمزہ نے دلفریب انداز میں کہا تو ضرار ہنس دیا۔

"اوئے حمزہ! جا یار تجھے گٹار کا کہا تھا۔آج اتنے دنوں بعد ٹائم ملا ہے سب ینگ پارٹی مل کر انجوئے کرتے ہیں۔"ضرار نے اس کو وہاں سے بھیجنے کی کی۔

"زی بھائی۔۔۔۔اس چڑیل سے پنگا لیا تھا۔۔مہنگا تو پڑنا تھا۔اب امی سے کہہ کر دو بلیکیٹ چابی لی ہے کمرے کی۔۔لاتا ہوں گٹار بھی۔"حمزہ اپنے لہجے میں بیچارگی سموئے بولا تو ضرار ہنس دیا۔

"کیا مطلب اس نے تیرا کمرہ لاک کر دیا اور اب تجھے چابی ہی نہیں دے رہی۔" ضرار نے ہنسی دبا کر کہا تو حمزہ نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں خود کے پاس بھی نہیں رکھی۔۔اندر کمرے میں ہی کھسکا دی۔"وہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔

مگر ضرار کے قہقہے نے اس کا سیڑھیوں تک پیچھا کیا۔

"اچھا سن! میں بھی آیا تیرے ساتھ۔۔ایک کام ہے مجھے۔"ضرار بھی فوراً سیڑھیوں کی طرف لپکا۔اور شاہ زرا کیلا رہ گیا۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔وہ یہ بات اب فیل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔وہ جانتا تھا اسے ساری زندگی اکیلا رہنا ہے مگر کیوں۔۔وہ کیوں اپنے آپ کو اس تنہائی کی آگ میں جلا رہا تھا کیوں وہ سب کی طرح لائف کو انجوائے نہیں کر رہا تھا۔۔۔آخر کیوں؟اس کیوں کا جواب وہ ڈھونڈنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"شف!"حمزہ نے اندر آتے ہی اسے پکارا۔

"جی۔۔کیا ہوا؟"وہ اٹھ کھڑی ہوئی حمزہ کم ہی سنجیدہ رہتا تھا بلکہ سنجیدگی تو حمزہ سے خود پناہ مانگتی تھی۔

"باہر آؤ ایک کام ہے تم سے۔۔عنیش تم بھی۔۔"وہ بات پوری کرتا وہاں سے نکل گیا۔

"اب یہ کون سا ڈرامہ کرنے جا رہا ہے۔"عنیشا بیڈ سے اترتی بڑبڑائی تھی۔

"ضحی تم بیٹھو یار ہم آئے۔۔پتہ نہیں کیا کام ہے۔"یشفہ اسے کہتی عنیشا کے ساتھ باہر نکل گئی۔

"کیا ہے جلدی بتاؤ۔۔۔"عنیشا کے کہنے پر وہ ہنسا۔۔

"ہنس کیوں رہے ہو بتاؤ نا اب۔"اسے حمزہ کی ہنسی عجیب لگی۔

"کچھ نہیں یار۔۔بس زی بھائی کہہ رہے تھے سب ینگ پارٹی کو لان میں لے کر آؤ۔آج میں گانا سنانے والا ہوں۔"وہ کمال بے نیازی سے بولا تو عنیشا نے اپنی ناک چڑھائی۔

"اچھا یہ بات تھی بس اور مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔اور تم لو کل سنگر ہو زیادہ اترا و نہیں۔"وہ کہتی لان کی طرف چلی گئی۔

"یہ تمہارے قابو میں نہیں آنے والی۔۔شادی کے بعد تمہاری بالکل بھی نہیں چلنی میرے بھائی۔"یشفہ افسوس سے کہتی اس کا کندھا تھپتپاتی عنیشا کے پیچھے گئی تو حمزہ بھی کندھے اچکاتا ان کے پیچھے آیا جیسے کہہ رہا ہو۔"پتہ ہے یار۔"

"ضحی۔" ضحی بیڈ سے ٹیک لگائے ٹانگیں سیدھی کیے ابھی نیم دراز ہو کر لیٹی ہی تھی جب ضرار کی آواز پر کرنٹ کھا اٹھ بیٹھی۔

"تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ بیڈ سے کھڑی ہوتی اس سے استفسار کرنے لگی۔

"ان دو بلاؤں کو بہانے سے نیچے بھیجا ہے ورنہ تم سے ملاقات ہی نہ ہو سکتی۔" ضرار مسکرایا تھا۔ ضحی سٹپٹائی۔

"کیا کرنے آئے ہو؟" وہ اپنے ازلی لہجے میں واپس آتی بولی تو ضرار نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"گیم کھیلنے لگا تھا سوچا تمہیں بھی ساتھ کھیلنے کی آفر کر دوں۔" جلے بھنے انداز میں کہا گیا۔

"کون سی گیم؟" ضحی نے ابرو اچکائے۔

"ضحی سیریسلی یار۔۔! آج نکاح ہوا ہے ہمارا بس تم سے ملنے آیا تھا۔" اس نے

تنگ آکر وجہ بتائی تو وہ سمجھ کر سر ہلا گئی۔

"جی کہیں۔" وہ تمیز سے بولی تو ضرار نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"کیا ہوا؟ اب جلدی جو بات کرنی ہے وہ کریں۔۔ ورنہ وہ دونوں کبھی بھی آسکتی ہیں پھر نتائج کے ذمے دار آپ خود ہونگے۔" وہ کندھے اچکائے لاپرواہی سے بولی تو ضرار واقعی حیران ہوا یہ وہی ضحی تھی۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی؟" وہ اس کی طرف دیکھتا قدم قدم چلتا اس تک آیا تھا۔ ضحی سر جھکا گئی۔

"ضحی! تم اس رشتے سے راضی ہو ناں۔۔ کیونکہ یہ سب اتنا اچانک ہوا مجھے عین نکاح کے وقت پتہ چلا کہ میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے۔ اس وقت تم جانتی ہو میری بڑی عجیب فیلنگز ہو رہی تھیں۔۔ میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ حقیقت ہی ہے ناں۔۔ مجھے اپنی قسمت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔ صبح تک مجھے یہی پتہ تھا کہ تم میری قسمت میں نہیں ہو۔۔ لیکن دیکھو تم مجھے مل گئی۔" ضرار کو سمجھ نہیں آرہا تھا

کہ اپنی بے چینی ضحی کو کیسے بتائے۔۔اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔۔بے ربط سے جملے تھے۔۔لیکن ضحی کو سمجھ آ رہے تھے اتنا کافی تھا اسکے لیے۔۔۔

اور ضحی۔۔اسے بھی تو یقین نہیں آ رہا تھا ضرار نے کبھی ظاہر ہی نہیں ہونے دیا تھا۔۔

"کبھی بتایا کیوں نہیں تم نے؟"ضحی نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کبھی موقع ہی نہیں دیا تم نے۔۔کیسے بتاتا۔۔کبھی بات ہی نہیں ہوئی ہماری اتنی۔"وہ دھیمے مگر گھمبیر لہجے میں بولتا ضحی کو وہ ضرار نہیں لگ رہا تھا۔

"لیکن ایک بار کوشش تو کرتے۔۔۔خیر اب کہہ دیا ہے مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے اپنی محبت کو میرے لیے پاک رکھا۔شاید تبھی قسمت نے تمہارا ساتھ دیا ہے ضرار سہیل۔"وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی مگر پھر بھی اس کی بات پر ضرار کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم اس رشتے سے راضی ہو؟"لہجے میں بے چینی صاف واضح

تھی۔ ضحی مسکرائی۔۔ہولے سے سر ہلا دیا۔

"لیکن تم اس دن مجھے خود کہنے آئی تھی کہ میں انکار کر دوں؟"ضرار نے ابرو اچکائے۔

"لیکن۔۔مجھے فیل ہوا کہ میں غلط ہوں تم ہر لحاظ سے میرے لیے اچھے ہو۔۔اور تم نے بھی تو اس دن کہا تھا کہ میرے سے شادی کر کے تم نے اپنا مستقبل خراب نہیں کرنا؟"وہ آرام سے کہتی آخر میں کچھ یاد آنے پر بولی۔

"ہاہا۔۔مذاق تھا تمہیں تنگ کرنا تھا۔۔ویسے زندگی تو تمہاری بھی تباہ ہو جانی تھی۔۔نہیں؟"وہ بھی اسے یاد کرواتا ہنس دیا تو ضحی نے بھی ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکے سے مکا جڑ دیا۔

"یہ تو وقت بتائے گا ضرار سہیل۔۔"وہ ہنستی ہوئی بولی۔

"بس یوں ہی ہنستی رہا کرو تم ضحی ضرار۔"ضرار نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ ہنستی ہوئی ایک دم رکی۔

"کیا ہوا؟"ضرار کے پوچھنے پر ضحی مسکرائی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔"اسے ضرار کا اپنے ساتھ نام لینا بہت اچھا لگا تھا ایک انوکھی سی خوشی ہوئی تھی۔اپنا نام سن کر۔۔وہ ضحی جنید سے ضحی ضرار بن چکی تھی۔

"ضحی تم ایسی ہی اچھی لگتی ہو پلیز ایسی ہی رہنا اب۔۔سب کے ساتھ۔"وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے بتا رہا تھا۔

ضحی نے بھی کندھے اچکا دیئے۔

"لو فون آ گیا حمزہ کا۔"بیپ کی آواز پر ضرار نے جیب میں سے موبائل نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہیلو۔۔کیا مصیبت ہے؟"ضرار خاصا بدمزہ ہوا تھا۔

"او بھائی باقی کی پریم کہانی کسی اور وقت کے لیے اٹھائے رکھ۔۔یہاں سب انتظار میں ہیں تم دونوں کے۔۔اور ان دونوں چڑیلوں نے میرا سر کھا لیا ہے۔"حمزہ کے چڑیل کہنے پر یشفہ اور عنیشا نے اسے گھورا۔مگر دوسری طرف بھی حمزہ تھا۔

"اچھااوکے ہم بس آرہے ہیں۔"

"آرہے ہیں نہیں جلدی آؤ۔"حمزہ نے ضرار کے کہنے پر جلدی سے کہا کہ کہیں وہ فون ہی نہ کاٹ دے۔

"اوکے یار۔۔"ضرار نے کہہ کر فون بند کر کے جیب میں رکھااور ضحی کی طرف دیکھا۔

"چلو نیچے۔"وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"آپ اس کو ادھر ہی بلالیں۔۔میں آپ کے ساتھ ہر گز بھی پاکستان نہیں جانے والی۔۔اور جائشہ کو بھی وہاں کا کلچر کچھ خاص پسند نہیں۔"اس نے لاڈ سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو۔۔میں رابطہ کرتا ہوں اس سے۔۔دیکھو کیا ہوتا؟"انہوں نے اس کی بیزاری دیکھتے ہوئے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو کہتی ہوں یہاں بلانے کی بھی کیا ضرورت ہے؟ کیا کرے گا یہاں آ کر؟"

ان کا موڈ اس لڑکے کے ذکر پر ہی آف ہو گیا تھا۔

"اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔" وہ معاملہ ختم کرتے بولے۔ وہ یہ بات سنتے ہی اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔ یہی تو وہ چاہتی تھی کہ وہ یہاں نہ آئے کیونکہ اگر وہ یہاں آ جاتا تو ان کے ہاتھ سے سب نکل جاتا۔۔ سب کچھ۔۔

وہ سب ینگ پارٹی رات کے وقت لان میں محفل جمائے بیٹھے تھے۔ یشفہ زرمین کو بلانے گئی تھی مگر وہ سو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہنسی مذاق چل رہا تھا کبھی ضرار حمزہ کی ٹانگ کھینچ رہا ہوتا تو کبھی حمزہ یشفہ کی۔۔

"شاہ زر بھائی آپ بھی کوئی بات کر لیں۔۔ سب بول رہے ہیں آپ بھی کچھ سنا دیں۔" حمزہ نے ہمت کر کے شاہ زر کو بھی مخاطب کر لیا تھا۔ سب نے شاہ زر کی طرف دیکھا جو ان سب کے درمیان ہو کر بھی لاتعلق سا بیٹھا تھا۔ ضرار اسے

زبردستی اپنے ساتھ کھینچ لیا تھا۔

"میں کیا سناؤ۔۔تم لوگ کر تو رہے ہو باتیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"شاہ۔۔یار آج کوئی شعر و شاعری ہو جائے۔۔آج میرا خیال کر کے ہی سنا دیں ان سب کو۔۔" ضرار کے کہنے پر سب نے حیرانی سے اس کو اور ضرار کو دیکھا۔

"سیریسلی زی بھائی۔۔! شاہ زر بھائی اور شاعری؟" شہریار کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا بلکہ کسی کو بھی نہیں۔

"ہاں بالکل۔۔بہت زبردست شعر پڑھتا ہے۔۔چل شاہ زر آج ان سب کو حیران کر دے۔"

www.novelsclubb.com

"حیران تو ہمیں آل ریڈی کر چکے ہیں۔" حمزہ بے یقینی سے بولا۔

"نہیں یار موڈ نہیں ہے۔" وہ منع کرتا رہا مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔یہ ایک پوری نظم ہے مجھے اس کے بس چند اشعار یاد ہیں۔۔وہی سنا دیتا ہوں۔" وہ ہار مانتا ہوا بولا تو سب بلکل خاموش ہو کر اس کی طرف متوجہ

ہو گئے۔

"ہم کوئی جگ سے نرالے تو نہیں ہیں لوگو۔۔۔!

ہم بھی اس وقت میں جیتے ہیں جہاں۔۔۔

تتلیاں خواب ہیں اور پھول بریدہ زر ہیں۔۔

شہر ہم کو بھی مقدر میں ملا ہے جس میں

دھڑکنیں گم ہیں اور شور سے ہو کا عالم۔۔۔

ہم بھی لوگوں کی طرح ہیں کہ ہمیں دکھ چھپانا بھی ہے۔۔

ہنسنا سر بازار بھی ہے۔۔۔!!"

www.novelsclubb.com

اس کی سحر کن آواز نے جیسے اس پاس ہر چیز کو اپنے سحر میں جکڑا تھا۔

وہ چپ ہوا تو ایک طلسم سا ٹوٹا۔۔سب کی آنکھوں میں ستائش تھی۔

"واہ۔۔زبردست کمال کر دیا آپ نے تو۔۔"حمزہ سب سے پہلے ہوش میں آتا اس کی تعریف کرنے لگا۔

"بہت خوب۔۔آپ کی آواز بھی بہت اچھی ہے۔۔اور انداز۔۔زبردست شاہ زر بھائی۔"ضحی نے بھی دل سے تعریف کی تو اس نے سر کو خم دے کر تعریف وصول کی۔

"کیسے یاد کر لیتے ہیں یہ نظمیں اور شاعری۔۔۔مجھ سے تو مرزا غالب کے شعر تک یاد نہیں ہوئے آج تک۔"عنیشا نے بھی حیرانی سے پوچھا مگر ایسا کبھی ہوا تھا جہاں عنیشا اور حمزہ ہو وہاں لڑائی نہ ہو۔

"تم تو اپنی بات ہی نہ کرو۔۔تمہیں اپنے موبائل کے علاوہ کبھی کچھ یاد ہوتا بھی ہے۔۔"حمزہ کے کہنے پر سب ہنس دیئے شاہ زر اور یشفہ کے علاوہ۔۔۔یشفہ تو جیسے ابھی بھی اس کی آواز میں کھوئی ہوئی تھی۔۔جیسے وہ اس سحر سے خود بھی باہر نکلنا نہیں چاہتی تھی۔۔

"تم سے پوچھا ہے کسی نے۔۔اپنا منہ بند رکھو حمزی۔"وہ اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاہا۔۔منہ بند رکھوں گا تو گانا کون سنائے گا۔" وہ کالر کھڑے کرتے گٹار سیٹ کرتا بولا۔

"تو کس نے کہا اپنے یہ بے سرے گانے سنانے کو۔مجھے نہیں سننا۔" عنیشا چڑ کر بولی۔

"چل نہیں سننے ناں؟کان بند کر لے۔۔یا اٹھ جا یہاں سے۔۔خبر دار جو گانا سننے کے لئے بیٹھی بھی تو۔۔" وہ ابرو اچکائے بولا۔

"نہیں جاتی اندر اب تو یہی بیٹھی ہوں گانا بھی لازمی سنوں گی۔۔" وہ بھی ڈھٹائی سے بولتی بیٹھی رہی۔حمزہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کا گانا ضرور سنے۔۔ تبھی اس نے ایسا کہا تھا جانتا تھا ضدی ہے وہ۔۔

"سو آٹینشن پلیز گائیز۔۔!دیس سونگ ڈیڈیکیٹس ٹو زی بھابھی فروم زی بھائی۔

So attention plz guys this song dedicates to)

(Z bhabhi from Z Bhai

حمزہ نے ضرار کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو سب نے ہوٹنگ کی۔

"اوکے۔۔"حمزہ نے پروفیشنل سنگرز کی طرح ہاتھ بلند کر کے سب کو خاموش کروایا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

گٹار پر ماہرانہ طریقے سے اس کے ہاتھ چل رہے تھے۔۔دھن بہت ہی خوبصورت تھی۔۔اس دھن کے بجنے پر حمزہ نے گٹار پر سے نظریں اٹھا کر عنیشا کو دیکھا تھا۔ اور ضحی نے ضرار کو۔۔

یہ گانا اس کا فیورٹ تھا مگر ضرار کو کیسے پتہ چلا وہ حیران ہوئی تھی۔ضرار نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

...Dil Aj Kl Meri Suntaa Nahi"

...Dil Aj Kl Pas Rahta Nahi

...Ye Tujh se Milny ko Chahe

...Ye Teri he Krta hai batein

...Kia tum ho... Kia tum ho wohi

Dil Aj Kl meri Suntaa Nahi

...Dil Aj Kl

وہ مگن سا ہو کر پورے جذب سے گا رہا تھا۔۔

بلاشبہ یہ گانا وہاں بیٹھی یشفہ کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔۔ مگر ضرار اور حمزہ کے دل کا حال بھی اس سے کچھ مختلف نہیں تھا۔۔ ضحی تو سر گھٹنوں پر رکھے سن رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

...Teri Ankhon k rsty ye chly jata hai

...Jo bulaun Mai.. Kbi Lout Ata Nahi

..Be khabar Ye Zamanee se takrata hai

..Bedharak Mujh se kahta hai Ma hon yunhi

یشفہ نے شاہ زر کو دیکھا تھا تبھی شاہ زر کی نظر بھی اس کی طرف اٹھی تھی۔یشفہ نے فوراً سے نظریں جھکا لیں تھیں۔شاہ زر کی بیٹ مس ہوئی۔۔اس نے اپنا سر جھٹکا۔

...Ye Tujh Se he Mil k hua hai

..Jo Teri Nazar se chuwa hai

Kia tum ho ...kia tum ho wohi

...Kia tum ho kia tum wohi

..Dil Aj Kl Sunta Nahi

....Dil aj kl

www.novelsclubb.com

حمزہ نے پھر سے عنیشا کو دیکھا تھا وہ جو اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کیوں گڑ بڑا گئی۔۔شاید حمزہ کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اپنا سر جھکا گئی۔۔

حمزہ مسکرا دیا اور پھر سے گانے لگا۔۔

...Ha Hunaar Ak nya is ko Tujh se Mila

...Muskura k ye milta ha Sab se Abi

..Adhi Raton me Mujh ko ye Deta Uthaa

...Mujh se pochy Ye Ratein Q Kat'ti Nahi

عنیشا نے یشفہ کو کندھا مارا۔۔

"یہ گانا تم پر سیٹ ہے یار۔"عنیشا کے کہنے پر یشفہ نے بے ساختہ شاہ زر کو دیکھا تو وہ اپنے موبائل پر جھکا کچھ ٹائپ کر رہا تھا اور ایک دم سے اٹھ کر اندر چلا گیا۔ضرار نے اسے جاتے دیکھا مگر کوئی کچھ نہیں بولا۔

Ye tujh se he milny ko chaye

Ye teri he krta ha batein

..Kia tum ho kia tum ho wohi

...Kia tum ho Kia tum ho wohi

...Dil ajkl meri sunta nahi

(2×)...Dil ajkl

گانا ختم ہوتے ہی سب نے تالیاں بجائی۔۔ مگر یشفہ کا دھیان شاہ زر میں تھا۔۔ آخر وہ اندر کیوں چلا گیا۔

"خیر کوئی کام ہو گا۔۔" وہ سوچتے ہوئے ان سب کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تھینک یو حمزہ فار دس لو'لی سونگ۔۔"

..Thank you Hamza for this lovely song

ضحی نے دل کھول کر تعریف کی۔

"ارے شکریہ زی بھائی سے کہیں۔۔ ورنہ میں تو آپ کو وہ والا گانا سنانے والا تھا۔۔ میرا محبوب کسی ہوردا ہوئی جاندا آئے۔۔" حمزہ نے شرارت سے سر لگا کر وہ گانا گایا تو ضحی نے اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"بکواس بند رکھو۔" وہ آنکھوں سے تنبیہ کرتی بولی تو حمزہ اپنا سر کھجانے لگا۔۔ اب ضحی بے چاری کیا جانے کہ وہ بات ضرار کو بتا چکا ہے۔

"چلو یار اندر چلتے ہی کافی ٹائم ہو گیا صبح یونی بھی جانا ہے۔۔"ضرار کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو باقی بھی اٹھ گئے۔

"حمزہ!"وہ ابھی اندر جا رہا تھا باقی سب جا چکے تھے جب عنیشا نے اسے پکارا۔وہ جھٹکے سے مڑا تھا۔۔عنیشا نے اسے آج تک حمزہ تو کبھی نہیں کہا تھا۔

"کیا ہوا؟"وہ حیران تھا یا شاید بے یقین۔

"وہ سوری میں نے تمہارا گٹار خراب کر دیا تھا۔۔کافی مہنگا تھا مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا۔"وہ سر جھکائے کہتی اس کے پاس سے جلدی سے اندر بھاگ گئی۔

حمزہ وہاں منہ کھولے کھڑا رہا۔۔

اس کو آخر آج ہوا کیا؟سوری وہ بھی عنیشا جنید۔۔

وہ بھی سوچتا ہوا اندر چلا گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

عنیشا نے کمرے میں آ کر سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ہوا کیا تھا۔۔حمزی کیا سوچے گا۔۔میں پاگل ہو گئی تھی۔" وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگی۔

"یہ ضحی کہاں ہے؟" اچانک خیال آنے پر اس نے کمرے میں نظیں گھمائیں۔ کمرے میں صرف وہی تھی۔

"اب نکاح کیا ہو گیا اس نے زی بھائی کو جینے بھی نہیں دینا لگتا۔" وہ افسوس سے سر ہلاتی بیڈ تک آئی تھی۔

"میں آج کل بالکل فری نہیں ہوں ڈیڈ۔" شاہ زر نے صاف انکار کیا۔

"نہیں اگلے مہینے تو بالکل نہیں۔۔" وہ فون کی دوسری طرف سے بات سن کر تردید کر رہا تھا۔

"آخر آپ خود کیوں نہیں آجاتے؟" وہ الجھ گیا۔

"اس کو چھوڑ کر نہیں آیا جاتا؟" اس کا موڈ بری طرح اف ہوا تھا۔۔لہجہ اپنے آپ سخت ہوا تھا۔

"اوکے جب آپ کے پاس میرے لیے ٹائم نہیں ہے تو مجھ سے بھی امید مت رکھیں۔خدا حافظ۔"فون کی دوسری طرف ان کی سنے بغیر سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے فون کاٹ کر بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر بے جان سا ہو کر گرا تھا۔

"پتہ نہیں زندہ کیوں ہوں میں۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی۔۔

کوئی بھی اپنا نہیں۔۔سب مطلب کے لیے ساتھ ہیں۔"وہ بیڈ پر چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

اس کی زندگی کا کیا مقصد تھا وہ ڈھونڈ کر تھک گیا تھا مگر اسے تنہائی کے سوا کچھ نہیں ملا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ماضی کی یاد میں کھویا تھا۔

"ماموں!آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں؟"وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے ان کی بازو ہلاتا پوچھ رہا تھا۔

"بیٹا۔۔یہ آپ کا گھر ہے آپ اب سے یہی رہو گے۔"وہ پیار سے اس کی طرف

جھک کر کہہ رہے تھے۔

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے اپنے گھر رہنا ہے یہ میرا گھر نہیں ہے۔"

"بیٹا آپ وہاں اکیلے کیسے رہو گے۔۔ابھی آپ چھوٹے ہو۔۔جب بڑے ہو جاؤ گے تب چلے جانا واپس اپنے پاپا کے پاس۔"

انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"نہیں میں خود سب کر لونگا سب مجھے سب آتا ہے میں مما کا بھی بہت خیال رکھتا تھا۔۔ مما وہ اب واپس نہیں آئیں گی کیا؟" بات کرتے ہوئے اسے اسما کی یاد آئی تو پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کی معصومیت پر سہیل نے اسے اپنے آپ میں بھینچ لیا۔

"آپکی مما اس جگہ چلی گئیں ہیں جہاں سے کوئی واپس آتا۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"وہ مجھ سے ناراض ہو گئیں ہے۔وہ کہا کرتی تھیں کہ ایک دن میں تم سے ناراض

ہو جاؤ نگی۔۔پھر میں اتنی دور چلی جاؤ نگی اور کبھی واپس نہیں آؤ نگی۔" وہ دونوں ہاتھوں کو کھول کر بتا رہا تھا کہ وہ کتنا دور جا چکی ہیں۔۔اور آخر میں رو دیا تو سہیل نے اسے چپ کروایا تھا۔

"ماموں پلیز مما سے کہیں ناں آپ۔۔میں نہیں تنگ کرتا انہیں بس ایک چانس اور دے دیں۔" اس کی بات پر انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اس کی باتوں سے انہیں بھی تکلیف ہو رہی تھی۔

شاہ زر کی آنکھ سے آنسو گرا تھا۔اسے آج اسما کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مما اگر آج آپ ہوتی تو مجھے کوئی رونے بھی نہ دیتا۔آپ مجھے رونے ہی نہیں دیتیں۔" وہ آنسو صاف کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

آنکھیں بند کرتے ہی پھر ایک بچپن کا منظر اس کی آنکھوں کے آگے لہرایا تھا۔

"یہ منحوس۔۔اسے ہمارے گھر ہی آنا تھا۔۔اس کا باپ وہاں دوسری شادی کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے رنگ ریلیاں منا رہا ہے۔۔اور اپنا عذاب ہمارے سر ڈال گیا ہے۔" یہ شازیہ چچی تھیں۔۔شاہ زر نے آج انہیں صرف ناشتہ بنانے کو کہا تھا تو وہ اس کو سنانے لگ گئی تھیں۔

ورنہ سائرہ مامی بنا دیتی تھیں۔آج ان کی طبیعت خراب تھی۔۔ تبھی اس نے انہیں کہہ دیا مگر اب وہ مسلسل اسے سنا رہی تھیں۔

وہ نو سالہ بچہ لب بھینچے سب سن رہا تھا۔۔اس سب میں اس کا قصور کہاں تھا۔۔وہ بس یہی سوچتا رہ جاتا۔

شاہ زر نے کرب سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔وہی کمرہ وہی اندھیرہ تھا۔اسے گھٹن محسوس ہوئی وہ اٹھ کر ٹیرس پر آ گیا۔

ٹیرس پر آتے ہی بہار کی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا۔

مگر اسے پہلی بار دلچسپی نہیں ہوئی تھی۔دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا۔

گلے میں آنسوؤں کا پھندا تھا جو باہر نکلنے کو بے تاب تھا۔وہ خالی خالی نظروں سے

ادھر ادھر دیکھتا ٹیرس کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا اور رو دیا۔۔ برداشت جیسے ختم ہوئی تھی۔

اسے نہیں جینا تھا۔۔۔وہ مرد ہو کر آنسوؤں سے رو رہا تھا۔

کس نے کہا کہ مرد نہیں رو سکتے انہیں بھی درد ہوتا ہے اور آج شاہ زر کی برداشت جواب دے گئی تھی۔وہ کسی چیز کی بھی پرواہ کیے بغیر رو دیا۔

یشفہ بھی ٹیرس پر ٹھنڈی ہوا لینے آئی تھی۔جب اس نے اس کے ٹیرس کی طرف نظریں گھمائیں تو وہ کنگ رہ گئی۔یہ منظر دیکھتے ہی تو وہ کسی انجام کو سوچے سمجھے بغیر فور آسے اپنے کمرے سے نکلی تھی اور بھاگتی ہوئی شاہ زر کے کمرے کے باہر آئی تھی۔

ناب گھمائی تو دروازہ لاک تھا۔اس نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی وہ کیا کرنے جا رہی تھی اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ شاہ زر بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔وہ اسے اس حال میں کیسے دیکھ لیتی۔

دروازہ نہ کھولنے پر ایک بار پھر زور سے کھٹکھٹایا۔

شاہ زر حیرانی سے آنسو صاف کرتا اٹھا کہ پتہ نہیں کون ہے دروازہ کھولا تو نا سمجھی سے سامنے کھڑی حواس باختہ یشفہ کو دیکھا۔

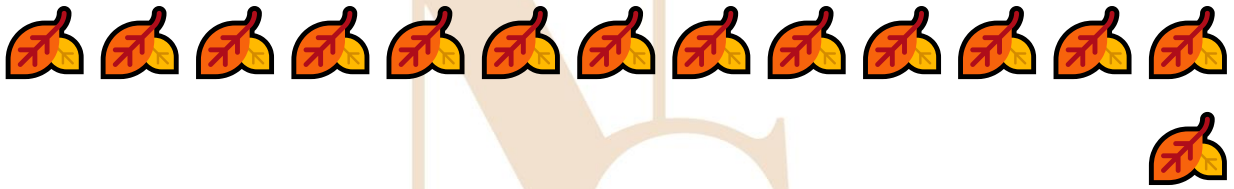

شاہ زر حیرانی سے آنسو صاف کرتا اٹھا کہ پتہ نہیں کون ہے دروازہ کھولا تو نا سمجھی سے سامنے کھڑی حواس باختہ یشفہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ رو رہے تھے؟" یشفہ بے چینی سے آگے بڑھی۔

شاہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"تمہیں کس نے کہا۔۔میں رویا نہیں کرتا۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے۔۔میں نے خود آپ کو روتے ہوئے دیکھا

ہے۔"وہ پریشان حال کھڑی تھی۔شاہ زر نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا۔۔دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ نظریں چرا گیا۔

"تم اپنے آپ سے مطلب رکھو۔۔میری پرواہ کوئی نہیں کرتا۔۔تمہیں بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری لائف ہے۔تمہارے سے ادھار نہیں لی۔"وہ روکھے انداز میں بولا تو یشفہ کی آنکھیں نم ہوئی لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"آپ ایسے کیوں ہیں؟میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو آپ اس طرح سے بات کرتے ہیں مجھ سے؟"وہ بڑی ہمت سے یہ سب بولی تھی۔ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔اس کے غصے سے۔

www.novelsclubb.com

"میں ہمیشہ سے ہی ایسا ہوں مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔مجھ سے دور رہو بولا تھا ناں تمہیں۔۔پلیز گو۔"وہ اسے باہر کی طرف اشارہ کرتا سختی سے بولا۔

"اگر نہ جاؤ پھر؟"وہ یشفہ تھی بس شاہ زر کے سامنے بولنے سے ڈرتی تھی۔مگر آج شاید وہ بھی ہار نہیں ماننے والی تھی۔

"پلیز ضد نہیں کرو۔ جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔" وہ ضبط کرتا بولا۔

"میں نہیں جا رہی یہی کھڑی ہوں۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔ شاہ زر نے اس ضدی لڑکی کو دیکھا۔

"آخر تم ہوتی کون ہو میری لائف میں انٹر فیر کرنے والی؟؟ کس حق سے مجھ پر اتنا رعب جما رہی ہو۔۔ تم میرے لیے عنیشا اور ضحی کی طرح ایک کزن ہو جنہیں میں اپنی بہنیں مانتا ہوں انڈر سٹینڈ۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔" شاہ زر نے خاصا جتا کر اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔

اس کے لفظوں سے یشفہ کا دل چکنا چور ہوا تھا۔۔ وہ جانتا تھا تبھی اس نے اس طرح کہا۔۔ تاکہ میں دل میں کسی بھی طرح کی خوش فہمی نہ لاؤں۔ یشفہ جو دو منٹ پہلے اعتماد سے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ڈھیلی پڑی تھی ہاتھ نیچے کو گرے تھے۔ اسے پتہ نہیں چلا اور آنسو آنکھوں کی باڑ سے ٹوٹ کر گرے تھے۔

وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

اس کے دروازے پر۔۔

شاہ زر کی محبت نے اسے سوالی بنا دیا تھا۔

اپنی محبت کی تذلیل اسے پہلی بار شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹتی وہ ایک عزم سے اٹھی تھی۔۔

محبت کی تھی گناہ تو نہیں۔۔

"اب میں بتاؤں گی تمہیں شاہ زر کمال۔۔جب محبت کرنے والے صبر کرنے پر آئیں تو اگلا بندہ چاہے اپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں انہیں کوئی اثر نہیں ہوتا۔" وہ اس کے کمرے کے دروازے پر اخری نگاہ ڈالتی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

ضحی دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوئی تھی اور آرام سے دروازہ بند کیا۔۔ایک نظر سوئی ہوئی عنیشا پر ڈالی اور اس کے دائیں طرف آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔

آنکھیں بند کیے ہی ضرار کا عکس آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ مسکرائی تھی۔

"میں تمہارے ساتھ تھا ہمیشہ سے۔۔۔ہر جگہ تمہارے ساتھ۔۔ کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔۔پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور ہمیشہ سے تمہاری حفاظت کرتا آیا ہوں۔" وہ اس کے لفظوں میں ابھی بھی کھوئی ہوئی تھی۔

وہ ضرار کے پیچھے اس سے یہ پوچھنے گئی تھی کہ اسے اس کے فیورٹ سونگ کے بارے میں کیسے پتہ چلا لیکن ضرار کی باتوں نے اسے حیران کر دیا۔

وہ اس کے لیے ہمیشہ موجود تھا نا محسوس طریقے سے وہ ہمیشہ سے اس کی مدد کرتا آیا تھا۔ ضحی کو آج یہ سب سمجھ آ رہی تھی۔

"میں نے اپنی دوست کے گھر جانا ہے امی۔" وہ ضد کر رہی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔چپ چاپ گھر بیٹھو۔" شازیہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے جانا ہے۔" وہ آنسو پونچھتے ان کے کمرے سے نکلی تھی جب ضرار سے ٹکرا گئی۔

"سوری ضحی مجھے پتہ نہیں چلا۔" وہ آگے بڑھنے لگا جب ضحی کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر

روکا۔

"تمہیں کیا ہوا لڑاکا بلی؟"ضرار نے شرارت سے کہا تو ضحی نے اسے گھورا۔

"خود ہو گے جنگلی۔۔"وہ پیر پٹختی لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی تھی۔

ضرار ہنستا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

"موڈ کیوں آف ہے؟"وہ پوچھتا اس کے پاس بیٹھا تھا۔

تب ضحی ٹینتھ کلاس میں تھی اور بورڈ کے پیپرز کی تیاری کے لیے اس نے فرینڈز کے ساتھ کمبائن سٹڈی کا پلان بنایا تھا مگر اب شازیہ جانے نہیں دے رہی تھیں۔

"مما مجھے فرینڈ کے گھر نہیں جانے دے رہیں۔"منہ بنا کر جواب دیا گیا۔

"زی بھائی آپ مجھے لے جاؤ پلیز مما آپ کو منع نہیں کریں گی۔"اسے جیسے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا وہ فوراً سے چہک کر بولی۔

"ٹھیک ہے میں لے جاتا ہوں تم ریڈی جاؤ۔۔میں چچی سے بات کر لیتا ہوں۔"وہ کہتا اٹھا گیا اور پتہ نہیں پھر کس طرح اس نے شازیہ چچی کو راضی کر لیا۔اور ضحی

اس کے ساتھ چلی گئی تھی۔

ضحی سوچ کر مسکرا رہی تھی جب عنیشا اس کے کان کے پاس چیخی۔۔

ضحی ہڑبڑا کر اٹھی۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔مرگی کے دورے پڑ گئے ہیں جو یوں چیخ رہی ہوں۔"ضحی کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا عنیشا کی اس حرکت پر۔

"میری آواز جب نہیں سنیں گی تب مجھے یوں چیخنا ہی پڑے گا ناں۔"عنشیا نے کندھے اچکائے۔

"کیا مصیبت ہے اب بولو۔"وہ کان صاف کرتی ہوئی بولی تو عنیشا معنی خیزی سے ہنسی۔

"کیا سوچا جا رہا تھا؟زی بھائی سے ملاقات کیسی رہی؟"عنیشا کے کہنے پر ضحی نے اسے گھورا اور ایک چپت لگائی۔

"چپ کر کے سو جاؤ۔۔دماغ نہ کھاؤ میرا۔"وہ کہہ کر دوبارہ سے لیٹ گئی۔

"ہاں اب بیچارے زی بھائی کا آپ نے جو دماغ کھانا ہے۔"عنیشا کہتی غڑاپ سے بلینکٹ کے اندر گھسی تھی۔

ضحی اپنا سر پیٹ کر رہ گئی مگر پھر ضرار کا خیال اتے ہی مسکرا دی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

تم لوگوں نے زرمین کو کہاں رکھا ہے؟ مجھے زرمین چاہیے۔۔"وہ حلق کے بل چیخا تھا۔

"آہستہ بول ہمارے آگے بھونکنے والوں کو ہم زندہ نہیں چھوڑتے۔"ملک تہور نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اس کے سر کو جھٹکا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو جو مرضی کر لیکن مجھے میری بیوی صحیح سلامت واپس چاہیے۔"وہ بھی اتنی ہی قوت سے دھاڑا تھا۔

اس کی بازوؤں کو رسی سے پیچھے کرسی سے باندھا ہوا تھا۔

اس کی بات پر ملک تہور نے اس کی پیٹ پر لات رسید کی وہ بیچارہ کرسی سمیت ہی

توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے گرا تھا۔ سر پر چوٹ آئی تھی۔

اس نے تکلیف سے آنکھیں میچی تھیں۔

"اپنی اوقات میں رہ۔۔ مجھ سے ایسے زبان آج تک کسی کی چلانے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔" وہ اس کو ایک اور ٹھوکر مارتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"اللہ برباد کرے تم سب کو۔۔" وہ درد کی شدت سے چیخا تھا۔

"اللہ میری مدد کر۔ میری بیوی کو اپنے حفظ وامان میں رکھنا۔" وہ دعا کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر ناکام۔۔

بہت زور لگانے پر بھی کرسی ذرا سا ہلتی مگر اٹھنا مشکل تھا۔

"اللہ غارت کرے انہیں۔۔" اس کے منہ سے یہی بددعا نکل رہی تھی۔ اس نے اپنے باپ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ زرمین کا خیال رکھے گا اور ہمیشہ سائے کی طرح اس کے ساتھ رہے گا۔

مگر اس ملک تہور نے پتہ نہیں کیا کیا۔۔ وہ جب ہوش میں آیا تو وہ ایک اندھیر

کمرے میں بند تھا۔۔ مگر پھر دوبارہ سے اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"بابا مجھے معاف کر دینا میں آپ کا وعدہ پورا نہیں کر پایا مگر میں زرمین کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔" وہ اپنے باپ کو یاد کرتا رو پڑا تھا۔

اس کو ملک تہور کے بندوں سے یہی سننے کو ملا تھا کہ ملک تہور نے اس کے باپ کو مار دیا ہے کیونکہ وہ اسے چھڑوانے آئے تھے۔

اور اس کی ماں اس کا اسے کچھ پتہ نہیں تھا نجانے وہ کس حال میں ہونگی۔

اس نے بے بسی سے اپنی آنکھیں موند لی تھیں۔۔ ہر طرف تکلیف ہی تکلیف تھی۔

www.novelsclubb.com

"سہیل صاحب۔۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔۔ کافی دنوں سے کرنا چاہ رہی تھی مگر موقع نہیں ملا۔" سائرہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں؟" سہیل صاحب نے ان کی طرف دیکھا۔

"آپ نے اس دن اماں جان سے ضرار کے رشتے کا کہہ تو دیا تھا۔۔اب خیر خیریت سے نکاح بھی ہو چکا ہے۔" وہ کہہ کر رکیں۔

"جی بالکل اور ضرار کی پوری رضامندی شامل ہے اس نکاح میں۔۔میرے خیال سے ضحی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔لیکن آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں کھل کر بتائیں۔" وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"وہ آپ کو پتہ ہے ناں بھائی جان نے مجھ سے اپنی فاریہ کے لیے ضرار کو مانگا تھا۔۔اب لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔۔بھائی جان کی بہت خواہش تھی کہ ضرار انہیں کا بیٹا بنے۔"

"اچھا لیکن اب ان سب کا فائدہ۔۔جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اسی میں کوئی بہتری ہو گی۔" سہیل نے ان کی بات بیچ میں کاٹی۔

"جی بالکل۔۔۔بھائی جان نے کوئی اعتراض بھی نہیں کیا لیکن اب وہ چاہ رہے ہیں

کہ اگر ایسا نہیں ہو سکا تو یشفہ کا رشتہ سعد سے کر دیں۔آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں اماں جان سے بات کروں کل۔"

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے دیکھا بھالا بچہ ہے۔۔آپ کل بات کر کے دیکھ لینا۔ اللہ بہتر کرے گا۔۔ایک بار یشفہ سے بھی پوچھ لینا۔باقی پھر آپ اپنے بھائی کو بتا دینا پھر اماں جان کا جو جواب ہوا۔" وہ کہہ کر باہر نکل گئے۔۔انہیں ضروری کام سے جانا تھا۔

"انشاللہ۔۔اماں جان مان جائیں گی۔" وہ یقین سے کہتی وہاں سے اٹھ کر کمرہ سمیٹنے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"مما جی۔۔" یشفہ انہیں آواز دیتی کمرے میں ائی تھی۔

"جی بیٹا۔۔کیا بات ہے۔" وہ اس کی طرف مڑیں۔

"مما کل میری فرینڈ کا برتھ ڈے کا میں آپ کو پوچھنے آئی تھی اگر آپ اجازت دیں تو میں زرمین کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔جب سے آئی ہے کمرے میں ہی بند

رہتی ہے۔ تھوڑا موڈ اچھا ہو جائے گا۔"یشفہ نے ساتھ میں وضاحت دی۔

"وہ سب تو ٹھیک پے لیکن بیٹا دھیان سے۔۔کچھ گڑ بڑ نہ ہو جائے۔"سائرہ فکر مند ہوئیں۔

"مما کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔آپ فکر نہ کریں۔"وہ ان کے گال چومتی بولی۔

"اوہو۔۔ایک تو تم پتہ نہیں کب بڑی ہو گی۔۔اچھا چلو ٹھیک ہے لے جانا دادی جان سے ایک مرتبہ پوچھ لینا بس۔"ان کے کہتے ہی یشفہ ایک بار پھر ان کا ماتھا چومتی خوشی سے باہر بھاگی تھی۔

"تم کہاں اچھلتی پھر رہی ہو۔۔کیا شاہ زر بھائی سے۔۔۔؟"عنیشا نے یشفہ کا خوشی سے دھمکتا چہرہ دیکھا تو اسے روک کے پوچھ لیا۔

"اوہ لڑکی۔۔بریک پر پاؤں رکھو۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔اس انسان کا تو نام بھی مت لو۔۔فلحال میں کل اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی پر جانے کے لیے خوش ہوں اور میرے ساتھ زرمین بھی جا رہی ہے۔"اس نے اسے وجہ بتائی۔

"اواچھا۔۔ویسے تمہیں کیا ہوا؟"عنیشا نے اس سے پوچھا تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یار مطلب تم نے ابھی خود کہا کہ شاہ زر بھائی کا نام نالوں میں کیا ہوا ہے؟"عنیشا کے بتانے پر یشفہ نے سر جھٹکا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا۔۔بس عقل آگئی ہے اب وہ اپنے راستے میں اپنے۔"یشفہ نے کہہ تو دیا مگر یہ وہی جانتی تھی اس نے یہ بات کس طرح کہی تھی۔

"خیر تو ہے۔۔۔کیوں مجھے اٹیک دلانے کے چکروں میں ہو؟"عنیشا دیدے پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔مگر یشفہ تو ایسے کھڑی تھی جیسے بہت عام سی بات ہو۔

"ہاں خیر ہی ہے۔اب یار پیچھے ہٹو۔۔میں مارکیٹ جا رہی ہوں چلنا ہے تو بتاؤ۔" یشفہ نے بات بدلی۔

"نہیں مجھے یونی جانا ہے۔۔آج گئی نہیں۔۔وہاں سے کچھ بکس لینی ہے۔۔اگلے ماہ ہمارے پیپرز ہیں اور میری تیاری بالکل نہیں ہے۔"وہ کہتی آگے بڑھ گئی تو یشفہ

کندھے اچکاتی باہر کی طرف نکل گئی۔

"ڈرائیور کہاں ہے؟" پورچ میں آتے اس نے ایک نظر ادھر ادھر دوڑائی۔

وہ اندر بڑھنے لگی جب اندر سے آتے شاہ زر پر نظر پڑی تو فوراً سے سائیڈ پر ہوئی۔

وہ وائٹ ڈریس شرٹ نیچے بلیک جینز کی پینٹ میں بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے

آنکھوں پر ڈارک گلاسس لگائے چہرے پر سنجیدگی سجائے یشفہ کے ہوش اڑا رہا تھا۔

یشفہ نے اس سے نگاہیں چرائی۔ ورنہ نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔

شاہ زر اسے مکمل نظر انداز کرتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

یشفہ کا دل بھرا تھا مگر وہ خود کو مضبوط کرتی اندر بڑھی تھی۔

"چچی۔۔ ڈرائیور کہاں ہیں۔ مجھے مارکیٹ جانا ہے؟" اسے کچن میں جاتی فائزہ چچی

نظر آئیں تو پوچھ لیا۔

"وہ تو تمہارے چاچو کے ساتھ سائٹ پر گیا ہوا ہے۔۔ تم کسی اور کے ساتھ چلی

جاؤ۔" وہ مصروف انداز میں کہتیں کچن میں چلی گئیں۔

"اب کس کے ساتھ جاؤ۔۔زی بھائی تو ابھی یونی سے نہیں آئے۔"ان لوگوں کے پیپرز قریب تھے توضحی اور ضرار کے علاوہ کوئی بھی یونی نہیں جاتا تھا۔

"حمزہ سے پوچھتی ہوں مارکیٹ تک چھوڑ آئے۔۔واپسی کا میں خود دیکھ لوں گی۔" وہ سوچتی اوپر گئی تھی۔

"حمزی۔۔یار چھوڑ آؤ۔۔دیکھو ڈرائیور نہیں ہے ورنہ میں تم جیسے چھچھوندر کو کبھی منہ نہ لگاؤں۔"وہ اس کی منتیں کر کے تھک چکی تھی۔اس لیے دانت پیستے ہوئے بولی۔

"منہ لگانے کو کہا بھی نہیں میں نے۔۔"وہ توبے نیازی سے بولا۔

"اور یہ چھچھوندر کس کو بولا۔۔سوری بولو۔"وہ پھر سے شروع ہو چکا تھا اور عنیشا کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے۔

"نجانے کون سا منحوس لمحہ تھا جب میں نے تم سے سوری کہا تھا۔"وہ جل کر بولی تو حمزہ مسکرایا۔

"ہائے اس لمحے کے کیا کہنے۔۔۔حمزہ سوری۔" وہ اس کی نقل کرتا معصوم منہ بنا کر بولا تو عنیشا نے اسے گھورا۔

"بھاڑ میں جاؤ مجھے جانا ہی نہیں تم جیسے خبیث انسان کے ساتھ۔" اس کے ہنسنے پر وہ غصے سے پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل رہی تھی جب یشفہ سے ٹکراؤ ہوا۔

"تمہیں کیا ہوا؟" یشفہ نے عنیشا کا منہ دیکھ کر پوچھا۔

"جا کر پوچھو اپنے اس چھچھوندر بھائی سے۔" وہ تنک کر کہتی وہاں سے نکل گئی۔

یشفہ کمرے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا کہا ہے تم نے اسے؟" یشفہ نے آتے ہی حمزہ سے سوال کیا۔

"کسے؟" وہ بیڈ پر نیم دراز تھا۔

"عنیشا کو۔۔۔کیوں تنگ کرتے ہو باز کیوں نہیں آ جاتے؟" یشفہ اس کے پاس بیٹھتی بولی۔

"یار وہ چڑتی ہے تو اچھی لگتی ہے مجھے۔۔بس اسی لیے تھوڑا بہت تنگ کر لیتا ہوں۔" وہ سر کھجاتا بولا تو یشفہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔۔اچھا مجھے مارکیٹ تک چھوڑ آؤ پلیز۔۔واپسی پر میں خود آجاؤنگی۔" وہ اب ذرا منت کرنے پر آئی تھی۔حمزہ ایکدم سیدھا ہوا۔

"میں؟؟میں تو اسے یونی تک ڈراپ نہیں کرنے جا رہا تمہیں مارکیٹ تک۔۔نہ۔۔کسی اور کو بولو۔" وہ صاف انکار کر گیا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔مجھے تم ہی چھوڑ کر آؤ گے۔۔بڑے بھائی ہونے کا فائدہ کیا ہے تمہارے جب بہن کی نہیں سننی۔" یشفہ کو تو اس کے انداز پر غصے ہی آگیا۔

"گھر میں کوئی اور نہیں ہے پلیز یار چھوڑ آؤ۔" حمزہ کے گھورنے پر یشفہ نے اب کہ آرام سے کہا۔

"مصیبت ہے۔۔۔تم جیسی بلیک میل کرنے والی بہنوں سے پناہ مانگتا ہوں میں۔۔" وہ بڑبڑاتا منہ بناتا بیڈ سے کھڑا ہوا اور شیشے کے آگے کھڑے ہو کر بال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

برش کرنے لگا۔

"میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں جلدی نیچے آؤ۔" وہ مسکراتی ہوئی بیڈ سے اٹھ گئی۔

"جو حکم۔۔" وہ سر کو خم دیتا بولا تو یشفہ ہنس دی۔

"ڈرامے باز۔۔" اس کے بنے بال بگاڑ کر کمرے سے بھاگ گئی۔

حمزہ ہنستا چلا گیا۔یشفہ ان دونوں بھائیوں کی جان تھی۔

"اوئے آجاؤں؟" وہ اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"دفعہ ہو جاؤ۔۔ شکل گم کرو اپنی یہاں سے۔" عنیشا بھری بیٹھی تھی۔حمزہ کو ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے۔۔" وہ کہتا اندر آگیا۔

"کیا ہے؟ اب کیوں آئے ہو؟" وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

"اپنی چڑیل کو منانے آیا ہوں۔" وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کا ناک دباتا بولا۔

"دور ہٹو بدتمیز۔۔" وہ اس کے ایسے انداز پر غصے سے بولی۔

"اچھا یار اتنا غصہ بس کرو۔۔یونی جانا ہے چلو اٹھو چھوڑ آؤں۔" وہ بیڈ پر پیچھے کو ہاتھ ٹکاتا اسے دیکھ کر بولا تو عنیشا نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

وہ گرے ٹی شرٹ اور جینز کی پینٹ میں بال پیچھے کو سیٹ کیے فریش سا لگ رہا تھا۔

اسے دیکھ کر عنیشا کی بیٹ مس ہوئی اس نے فوراً نظریں جھکائیں۔

"کیا ہوا؟ کن سوچوں میں گم ہو؟ چلنا ہے کہ نہیں؟" وہ اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتا بولا۔

عنیشا نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو چار بجے کا پتہ دے رہی تھی۔

"چلو۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتی بولی۔تیار تو وہ پہلے سے تھی اس لیے اس کے ساتھ چل پڑی۔

وہ دونوں نیچے اتر رہے تھے جب یشفہ کی ان دونوں پر نظر پڑی۔

"لو برڈز۔۔" انہیں دیکھ کر بے ساختہ یشفہ کے منہ سے نکلا تھا۔بلاشبہ وہ دونوں اکٹھے کمال کے لگتے تھے۔

"چلو شف بہنا۔۔"حمزہ اسے کہتا آگے بڑھ گیا تو وہ بھی ان کے ساتھ پورچ تک آ گئی۔

عنیشا بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر پہلے ہی بیٹھ گئی تو یشفہ نے حیرانی سے حمزہ کو دیکھا۔

"ناراض ہے فلحال مجھ سے۔"وہ مسکرا کر کہتا ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔یشفہ بھی کندھے اچکاتی بیک سیٹ پر عنیشا کے ساتھ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"دادی جان آپ؟"زرمین شیشے کے آگے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی جب کلثوم بیگم اس کے کمرے میں آئیں۔

وہ فوراً سے ان کی طرف بڑھی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا۔

"کیسی ہو بیٹی؟"کلثوم بیگم نے پیار سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں بس۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ لئے بولی۔

"اکیلی کمرے میں بند رہتی ہو۔ گھر میں بچیاں ہیں ان کے ساتھ گھلا ملا کرو۔۔یوں بیمار پڑ جاؤ گی۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

"دادی جان میرا کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔۔امی ابا کی بہت یاد آتی ہے۔" دادی جان کی شفقت کے آگے وہ ان کی گود میں سر رکھ کر رو دی۔

"صبر رکھ میری بچی۔۔اللہ کی کوئی مصلحت ہو گی اس کام میں۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"لیکن دادی جان میرے ساتھ اس طرح کیوں ہوا میرے بھائی اس وڈیرے کے ساتھ مل گئے صرف پیسے کی خاطر۔۔انہوں نے میرے شوہر کو بھی اپنے پاس قید کر رکھا ہے۔" وہ روتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"ایسے نہیں کہتے۔۔اللہ نے تجھے اس آزمائش میں ڈالا ہے تو نکال بھی دے گا۔۔تو صبر رکھ۔۔دعا کیا کر اپنے شوہر کی سلامتی کے لیے۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولیں۔

"وہ تو میں ہر وقت کرتی ہوں اب میرا ان کے علاوہ اس دنیا میں ہے ہی کون۔" وہ سوں سوں کرتے بولی۔

"میں تو تم سے معافی مانگنے آئی تھی تم سے پوچھے بغیر میں اپنے پوتے سے تمہارا نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ کوئی ناانصافی نہیں ہوئی۔۔" وہ اس کو کہہ رہی تھیں۔ زرمین نے ان کے ہاتھ تھام لیے۔

"کوئی بات نہیں۔۔ معافی مانگ کر آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔"

"شرمندہ تو میں ہوں تمہارے سامنے۔۔"

"نہیں آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے انسان ہیں ہم سب۔۔ غلطیاں بڑوں سے بھی ہو جاتی ہیں بس انہیں سدھار لینا چاہیے۔۔ اور آپ نے اس چیز کا اعتراف کیا۔۔ آپ کا درجہ میری نظر میں اور اونچا ہو گیا۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں۔" وہ انہیں رسان سے کہہ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دادی جان نے اس کے ہاتھ چومے۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش اور آباد رکھے۔آمین۔

میں آج ہی رات کو اپنے بیٹوں سے بات کرتی ہوں تمہاری مدد کرتے ہیں ہم۔۔

تمہارے شوہر کو بھی اس وڈیرے کی قید سے نکلواتے ہیں۔" وہ اسے تسلی دیتی

وہاں سے چلی گئیں۔

زرمین نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ صحیح لوگوں میں ہی آئی تھی۔

یہ سب اسے بہت اچھے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بس یہاں روک دو۔" یشفہ نے گاڑی رکوائی اور باہر نکل گئی۔

"واپسی پر میں کوئی ٹیکسی دیکھ لوں گی۔اللہ حافظ۔" وہ عنیشا اور حمزہ سے ملتی مال

میں گھس گئی۔

"مجھے فضول میں لے کر آئی۔۔چلی بھی ٹیکسی پر جانا تھا۔" وہ گئیر لگاتا بولا۔

"عنیش یار اب کب تک ایسے منہ لٹکائے بیٹھی رہو گی؟" اس نے بیک مرر سے عنیشا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہو رہا ہے؟" وہ چڑ کر بولی۔

"ہاں ہو رہا ہے۔۔تمہاری ایسی منحوس شکل برداشت نہیں ہو رہی۔" حمزہ کے کہنے پر عنیشا نے اسے گھورا اور پیچھے سے ہی اس کے کندھے پر تھپڑ مارا۔

"کیا مصیبت ہو گئی اب۔۔" حمزہ تو اس اچانک حملے پر بوکھلا ہی گیا۔

"میری شکل منحوس لگ رہی ہے خود کی کبھی دیکھی ہے شیشے میں۔" وہ تو اس پر چڑھ دوڑی۔

"ہاں دیکھی ہے بہت ہینڈسم ہوں۔۔اللہ تم جیسیوں کی نظر بد سے بچائے۔" وہ ہنستا ہوا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی بہت ہی بڑی قسم کی خوش فہمی ہے اپنے بارے میں مسٹر حمزی آپ کو۔" وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی تو حمزہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

"اچھا موڈ ٹھیک کرو اپنا یار۔" وہ پھر سے اسے منانے کی کوشش میں لگ گیا۔

"ٹھیک ہے میرا موڈ۔" نروٹھے پن سے جواب آیا۔

"لگ نہیں رہا بلکہ ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی تمہارا موبائل چھین کر بھاگ گیا ہو۔" وہ کہتا ہوا ہنس دیا تو عنیشا کا دل کیا اس کے دانت توڑ دے۔

"اپنا منہ بند رکھو۔" وہ اسے گھوری سے نوازتی بولی تو وہ قہقہہ لگاتا ہنس دیا۔ عنیشا منہ بنا کر بیٹھ گئی۔ حمزہ بھی اب کچھ نہیں بولا کیونکہ وہ اسے ایسے ہی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

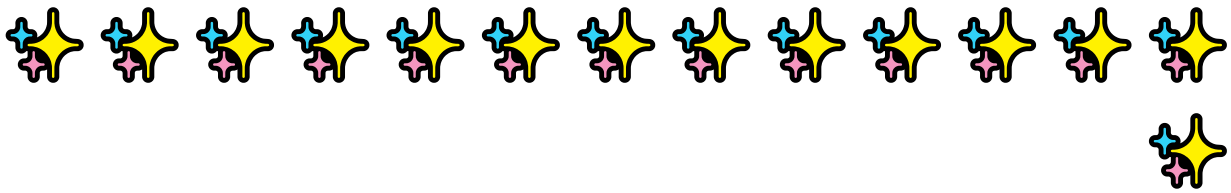

"ڈیڈ میں آپ کو کتنی بار کہہ چکا ہوں مجھے نہیں آنا واپس۔" وہ تنگ آ کر بولا۔

"آپ کو میری یاد آ رہی ہوتی تو آپ خود آتے۔" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ رکھتا بولا۔

"میں کوشش کرونگا۔ مگر ابھی میرے پیپرز قریب ہیں ابھی کچھ نہیں کر سکتا۔"

وہ جیسے بحث ختم کرتا بولا۔

"جی اکیلا ہی آؤنگا ظاہر ہے۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا۔

اس نے موڑ کاٹا تو اس کی نظر فٹ پاتھ پر کھڑی یشفہ پر پڑی۔ اس کی آنکھوں میں الجھن ابھری۔

"اچھا میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ ابھی ڈرائیونگ کر رہا ہوں۔۔ بائے۔" اس نے کہتے ہی فون ڈیش بورڈ پر رکھا اور گاڑی آگے بڑھا کر اس کے پاس جا کر روکی۔

یشفہ نے اپنے پاس گاڑی رکتی دیکھی تو حیران ہوئی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ گاڑی شاہ زر کی ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاہ زر گاڑی سے نکلا اور اپنی مخصوص مغرورانہ چال چلتا یشفہ تک آیا۔

بہت سے لوگوں نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔اس کی پرسنلیٹی ہی کچھ ایسی تھی۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟ چلو میرے ساتھ۔" وہ اسے دیکھتا بولا یشفہ نے اس کی طرف دیکھا۔چہرے پر ہمیشہ کی طرح کوئی تاثر نہیں تھا۔

"کیوں۔۔میں کیوں جاؤ آپ کے ساتھ۔۔" وہ اس کے مقابل آتی بولی۔

"ضد نہیں کرو۔۔چلو میں بھی گھر ہی جا رہا ہوں۔" وہ اسے کہتا مڑنے لگا جیسے اسے یقین تھا وہ اس کی مان جائے گی۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے۔۔میری مرضی میں جو مرضی کروں۔۔آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر حق جمانے والے۔" وہ اس کے الفاظ اسے واپس لوٹاتی بولی تو شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔۔یہ وہ یشفہ نہیں تھی جو وہ دیکھتا آیا تھا۔

وہ اسکے انداز پر ابرو اچکاتا واپس اس کی طرف مڑا۔یشفہ دو قدم پیچھے ہٹی۔

"بالکل میں کون ہوتا ہوں۔۔ایک بات تم ذہن میں بٹھالو کہ میں تمہارا خیال کر کے تمہیں آفر نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے ماموں کا خیال کر کے تمہیں کہہ رہا ہوں۔۔جن کے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں۔۔اب تم آنا چاہو تو ٹھیک ہے۔۔ میرا فرض تھا تمہیں کہنا۔۔۔نہیں تو تمہاری مرضی میں کون ہوتا ہوں تم پر حکم چلانے والا۔۔"وہ آنکھوں پر گلاسس چڑھاتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا پیچھے یشفہ منہ کھولے کھڑی رہ گئی۔

اس کی گاڑی سٹارٹ کرنے پر وہ ہوش میں آتی فوراً سے اگے بڑھی اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی جلدی سے بیٹھ گئی کہ وہ گاڑی آگے ناں بڑھا لے۔شاہ زر نے اسے ایک نظر دیکھا اور گاڑی آگے بڑھا لی۔

یشفہ آہ بھر کر رہ گئی۔جو مرضی ہو جائے وہ شاہ زر کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

"کیسا عجیب انسان ہے بندہ پوچھ ہی لیتا ہے وہاں کھڑی کیوں تھی کوئی لینے والا نہیں تھا؟"وہ شاپنگ بیگز کو اپنے پیروں میں رکھتی سوچ رہی تھی۔مگر وہ یہ بھول رہی

تھی کہ یہ شاہ زر ہے جس کو کسی سے بھی کوئی لینا دینا نہیں۔

ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا ہوا ہو گا کہ یشفہ کو اس خاموشی سے الجھن ہوئی۔

"آپ اتنا کم کیوں بولتے ہیں؟" کل کی بے عزتی کو بھلائے وہ پھر سے اسے مخاطب کر بیٹھی تھی۔

"عادت نہیں فضول بولنے کی۔" مختصر سا جواب دیا گیا۔

"ضروری تو نہیں کہ ہر بات فضول ہو۔۔اگلے بندے کو بھی بور کر دیتے ہیں آپ تو؟" وہ شیشے سے باہر دیکھتی بغیر اس کی طرف دیکھے بول گئی۔شاہ زر نے اسے دیکھا تو وہ باہر دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کسی کو کمپنی دینے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔" وہ روکھے سے انداز میں کہتا ڈرائیونگ میں مگن ہو گیا۔

یشفہ نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

" صحیح کہتی ہے عنیشا بڑا ہی کوئی کھڑوس ہے۔"

یشفہ نے سی ڈی پلئیر آن کر لیا۔

میوزک سٹارٹ ہو چکا تھا پتہ نہیں کون سا گانا تھا۔یشفہ دھیان سے سننے لگی۔شاہ زر بھی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہو۔۔

"Dil mang Raha ha Muhlat..

Tere Sath Dharkny ki...

Tere Nam se Jeeny ki

Tere Nam se Marny ki..

"Dil Mang Raha Hai Muhlat..."

اس سے پہلے گانا آگے بڑھتا یشفہ نے ہڑبڑا کر سی ڈی پلئیر آف کیا تھا اور فوراً سے شیشے کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئی۔

گانے کے بول پر یشفہ کا نجانے کیوں مگر چہرہ سرخ ہوا تھا۔

شاہ زر نے اسے دیکھا تو اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا مگر یہ مسکراہٹ پل میں

غائب ہوئی تھی۔

"آپ اسے کیوں بلا رہے ہیں؟" وہ منہ بنا کر بولی۔

"میرا بیٹا ہے مجھے یاد آ رہی ہے اس کی۔" انہیں یہ سوال بے تکا لگا۔

"آپ چلیں جائیں اس سے ملنے۔۔۔مجھے وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔" وہ بیزار سی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا۔۔" ان کے بار بار ایک ہی بات کہنے پر وہ چڑ گئے۔

"آپ کو اتنے سالوں میں اپنے بیٹے کی یاد آج سے پہلے تو کبھی آئی نہیں۔۔۔اب بیٹھے بٹھائے کیوں یاد آنے لگ گیا۔" وہ اونچا بولتیں بیڈ سے کھڑی ہو گئیں۔

"جو بولنا ہے بولتی رہو۔" وہ کان دھرے بغیر کمرے سے باہر نکل گئے۔

وہ وہاں کلس کر رہ گئیں۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کہ ان کے لیے میں ضروری ہوں یا وہ؟" وہ پتہ نہیں کیا سوچتے ہوئے بیٹھ گئیں۔

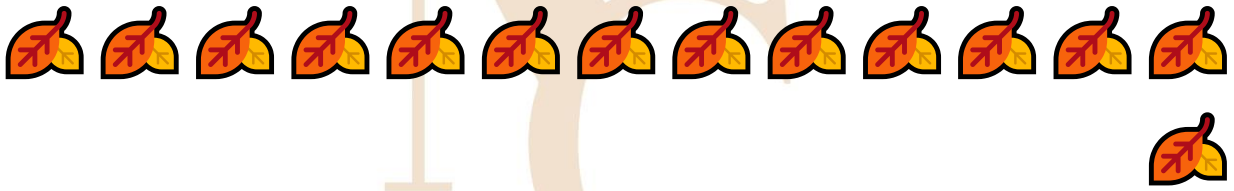

"اماں جان!" سائرہ لان میں کلثوم بیگم کے پاس پڑی کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھیں۔

صبح کے وقت موسم خوشگوار تھا۔ دھوپ بھی نہیں نکلی تھی اور ہلکی ہلکی مگر سکون بخش ہوا تازگی بکھیر رہی تھی۔

"جی کیا بات ہے بہو؟" تسبیح کے دانوں پر ان کے ہاتھ روکے تھے۔

"اماں جان مجھے آپ کو بتانا تھا کہ مجھے پرسوں میرے بھائی کا فون آیا تھا۔۔ وہ اپنے

www.novelsclubb.com

بیٹے کے لیے یشفہ کا ہاتھ مانگ رہے تھے۔۔اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں بھائی جان کو فون کر کے ہاں کہہ دوں۔کیونکہ وہ باقاعدہ رسم کرنے کا کہہ رہے تھے۔"سائرہ نے ساری بات ان کے گوش گزار کی۔

"ایک بار یشفہ سے بھی پوچھ لینا اور میں ایک دو دنوں تک تمہیں جواب دیتی ہوں۔"وہ ان کی بات سن کر بولیں۔

"جیسا آپ کہیں اماں جان آج رات ہی یشفہ سے بات کرتی ہوں۔"وہ بھی بنا کسی اعتراض کے بولیں۔

"اچھا مجھے یہ بتاؤ اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے ایسے گھر میں تو نہیں بٹھائے رکھنا اسے؟"وہ ان کی طرف دیکھتی بولیں۔

"اماں جان سہیل سے بات کی تھی کل میں نے وہ کہہ رہے تھے یہ پولیس کیس ہے۔۔۔اب آج آتے ہیں تو اپ سب سے بات کر کے دیکھ لیں۔"انہوں نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔پتہ نہیں کس طرح کے لوگ ہیں۔۔ماں باپ تو ہیں نہیں۔۔شوہر ہی ہے بس۔"وہ افسوس کرتی بولیں۔

"بالکل۔۔اللہ اس بچی کی آزمائش ختم کرے۔۔آمین۔"سائرہ نے فوراً کہا۔

"اچھا اماں جان آپ سے پوچھنا تھا کہ کل یشفہ مجھ سے زرمین کو اپنے ساتھ لے جانے کا کہہ رہی تھی۔اسکی فرینڈ کا برتھ ڈے ہے اسی سلسلے میں بس۔۔"سائرہ نے ساری بات بتائی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اچھا ہے ساتھ جائے گی ماحول بدلے گا ایک کمرے کی ہو کر رہ گئی ہے۔"انہوں نے خوشی سے اجازت دی تھی۔

پھر وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئیں۔

□□□□□□□□□□□□□□

"خیر ہے تم کل سے حمزہ سے بات کیوں نہیں کر رہی وہ بیچارہ تمہارے آگے پیچھے گھوم رہا ہے؟"یشفہ اور عنیشا دونوں فری لیکچر میں گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی تھیں۔

آج ویسے بھی موسم اچھا ہو رہا تھا ٹھنڈی ہوا نے ماحول میں خنکی پیدا کی ہوئی تھی۔

"ہمم خیر ہے یار۔۔بس کل پڑھائی میں ٹائم نہیں ملا۔" وہ ٹانگیں سیدھی کیے ریلکس انداز میں بیٹھی گود میں کتاب رکھے ہاتھ پیچھے کو ٹکائے بیٹھی تھی۔

"نہیں مجھے کچھ اور بات لگ رہی ہے۔۔تم لوگ جتنا مرضی لڑ لو۔۔مگر ایک دوسرے کے بغیر ایک منٹ نہیں گزرتا پھر اچانک اتنا انقلاب۔۔؟؟" یشفہ تو ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"لو آ گیا تمہارا مجنوں۔۔" یشفہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔عنیشا نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہمیشہ کی طرح چہرے پر مخصوص مسکراہٹ سجائے ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔

یہ مسکراہٹ ہی اسے خاص بناتی تھی۔آنکھوں میں ایک خاص شرارتی سی چمک ہوتی تھی۔

"نظر لگاؤ گی کیا بچے کو؟" یشفہ اس کے مسلسل دیکھنے پر بولی تو عنیشا ہوش میں آئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ اور بچہ پورا ہاتھی ہے یہ تو۔۔۔"عنیشا کہتی گود میں رکھی کتاب پر جھک گئی۔

"ہائے گرلز کیا ہو رہا ہے؟"حمزہ نے ان کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں۔۔بس بور ہو رہے ہیں۔"یشفہ نے بیزاریت سے کہا تو حمزہ نے عنیشا کو دیکھا۔

"ساری کتاب کیا آج ہی رٹنے کا ارادہ ہے مس عنیش؟"وہ اس کی طرف جھک کر بولا تو یشفہ ہنس دی۔عنیشا نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

"تم بیٹھو حمزہ اس کے پاس میں ذرا اپنی دوست سے مل آؤں۔"وہ اسے اشارہ کرتی وہاں سے اٹھ گئی کہ وہ عنیشا سے آرام سے بات کر لے۔

"عنیش۔۔واٹ ہیپنڈ ود یو یار تم کل سے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کر رہی ہو؟"اس کے لہجے میں تشویش تھی جو کہ عنیشا نے بھی محسوس کی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔تم جاؤ یہاں سے۔۔وہ تمہاری زینب تمہارا ویٹ کر رہی ہو گی تم اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ہی رہا کرو۔"وہ اپنے آپ پر بمشکل کنٹرول رکھے بول رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔

اس کی بات سن کر حمزہ دنگ رہ گیا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ وہ زینب موٹی۔۔استغفر اللہ۔۔اور تمہیں تو پتہ ہے یار تمہارے بغیر دل کہاں لگتا ہے میرا بس اس لیے ملنے آجاتا ہوں" وہ توبہ کرتا آخر میں مسکرا کر بولا۔

"تو تم اس زینب سے پیار نہیں کرتے۔۔تم اس سے شادی نہیں کر رہے؟" وہ بچوں کی سی معصومیت سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا کہے جا رہی ہو۔۔شادی وہ بھی اس سے لعنت ہو گی مجھ پر بھی اور اس پر بھی۔۔" وہ تو بھڑک ہی اٹھا۔

"اور تم سے یہ سب کس نے کہہ دیا؟" وہ اب مدعے پر آیا۔

"نہیں کسے نے نہیں۔۔اچھا میں چلتی ہوں میری کلاس شروع ہو گئی ہے۔" عنیشا نارمل سے انداز میں کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حمزہ اسے دیکھتا رہ گیا۔

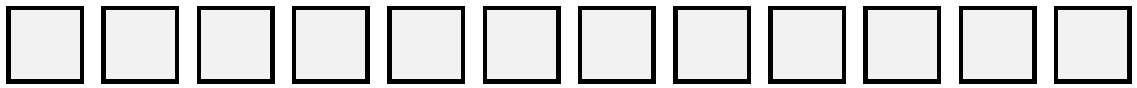

"ں بیٹا یہ ذرا ضرار کے کمرے میں تو دے آؤ اسے۔" شام میں فائزہ بیگم کچن میں کھڑی ضحی کو چائے کا کپ تھماتی بولیں۔

اور ضحی جو پانی پینے کے لیے آئی تھی فائزہ چچی کی بات سن کر کنفیوز ہی ہو گئی۔

"چچی مجھے کام ہے آپ کسی اور سے کہہ دیں۔" وہ بہانہ بناتے بولی۔

"عنیشا پڑھ رہی ہے اور یشفہ اپنی دوست کی طرف جانے کی تیاریوں میں ہے اس لیے تم سے کہا دے آؤ۔۔ دو منٹ کا کام ہے۔" فائزہ نے چٹکی بجاتے کہا۔ وہ ان بچوں کے ساتھ بہت فرنڈلی تھی اسی لیے فائزہ چچی سبھی کی فیورٹ تھیں۔

"اب چچی کو کون بتائے کہ جناب نے دو منٹ کو دس منٹ میں آسانی سے تبدیل کر دینا ہے۔" وہ ضرار کے بارے میں سوچتی مجبوراً خود ہی چائے کا کپ اٹھائے اس کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ خیر۔۔" وہ ہلکا سا دروازہ ناک کرتی گھبرائی ہوئی اندر آ گئی۔

اس نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائی مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔

"یہ کہاں پر ہے؟" وہ سوچتی ہوئی سائیڈ ٹیبل کے قریب آ کر رکی۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل پر نظر پڑی تو چائے کو وہاں رکھتی اس نے موبائل پکڑا۔

"اچھا جی دیکھتے ہیں کتنی لڑکیاں ہیں ان کے موبائل میں؟" وہ سکرین اوپن کرتی بولی تو موبائل پر لگا پاسورڈ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے ایک تو لاک لگا رکھا ہے۔۔ کیا پاسورڈ ہو سکتا ہے؟؟ وہ سوچتے موبائل ٹھوری تلے رکھے بولی اس بات سے یکسر انجان وہ پیچھے کھڑا اپنی ہنسی دبائے کھڑا ہے۔

"ہاں میرا نام رکھا ہو سکتا ہے۔۔" وہ چٹکی بجاتے جوش میں آتی موبائل پر تیزی سے اپنی انگلیاں چلانے لگی۔

"کیا یہ بھی نہیں ہے۔۔ پھر کس چڑیل کے نام سے پاسورڈ رکھا ہو گا؟" اسے تو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

غصہ آگیا جب یہ پاسورڈ نہیں لگا۔

"سہی اندازہ لگایا ہے پاسورڈ چڑیل کے نام کا ہی رکھا ہوا ہے۔" وہ پیچھے سے اس کے کان میں سرگوشی کرتا جھک کر بولا تو ضحی اچھل ہی پڑی۔

"پاگل ہو کیا؟ مجھے ڈرا دیا۔۔" وہ اس کی طرف مڑتی غصے سے بولی۔

"اوہ تم۔۔۔ تم کب آئے؟" وہ ضرار کے تیور دیکھ کر گڑبڑا کے پیچھے ہوئی۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایک دم سے آجائے گا۔

"میرے موبائل کی چیکنگ کی جارہی تھی۔۔۔ خالص بیویوں والی حرکت ہے یہ ویسے۔" وہ ہنسی دبائے جان بوجھ کر سنجیدہ ہوتا ایک قدم مزید اس کی طرف بڑھا۔ ضحی ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"نن۔۔ نہیں تو تمہیں کس نے کہا میں چیکنگ کر رہی تھی وہ تو تمہارا موبائل پڑا نظر آیا تو سوچا اپنی فرینڈ کو یہاں سے کال کر لوں مگر تم نے پاسورڈ۔۔" وہ وضاحت دیتی ایک قدم اور پیچھے کھسکی ضرار اس حرکت سے محضوظ ہوتا اس کی طرف ایک

اور قدم بڑھا۔

"اچھا۔۔کون سی فرینڈ؟اور تمہارا اپنا موبائل کہاں؟"وہ دو قدم کا فاصلہ طے کرتا اس تک پہنچ گیا۔

"وو۔۔وہ میرے موبائل میں بیلنس نہیں تھا نہ بس اسی لیے۔"ایک سچ چھپانے کے لیے کتنے جھوٹ بولنے پڑ رہے تھے۔

"اوہ۔۔یہ لو کرو فون اپنی فرینڈ کو۔"وہ ابرو اٹھاتا اسکی طرف موبائل بڑھاتا بولا۔

"نن۔۔۔نہیں اب مجھے نہیں کرنی۔۔۔"وہ کہتے ہی وہاں سے اس کے پاس سے نکلتی کمرے سے بھاگی تھی پیچھے ضرار کا قہقہہ چھوٹا تھا جو کہ ضحی بخوبی سن بھی چکی تھی۔

"چڑیل۔"وہ ہنستا ہوا زیر لب بڑبڑاتا چائے کا کپ لے کر ٹیرس پر چلا گیا۔

□□□□□□□□□□□□

"شف تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ذرا شاہ زر بھائی کے کمرے کے پاس سے ہو کر

جانااوران کے دل کی تاروں کی آج ساری وائرنگ ہلادینا۔"عنیشایشفہ کودیکھتی شرارت سے بولی تویشفہ نے خفگی سے سر جھٹکا۔

"ہلاہی نہ دوں کہیں میں وائرنگ۔"وہ بالوں میں اوپر سے نیچے برش کرتی ہوئی بولی۔

اس نے پیچ کلر کا گھٹنوں تک آتافراک پہن رکھا تھا۔فراک پراسی کلر کے اپلیک کے پھول بنے ہوئے تھے۔ساتھ میں

ہم رنگ ہی نیٹ کادوپٹہ ہلکے سے میک اپ میں اسے بہت خوبصورت بنارہا تھا۔گہرے بھورے بال اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

اچھاچھوڑویہ سب۔۔۔میں زرمین کودیکھ کرآتی ہوں وہ تیارہوئی کہ نہیں؟"وہ برش ڈریسنگ پررکھتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

اس کے کمرے کے باہر سے گزرتے ہوئے یشفہ نے اس کے کمرے کے بند دروازے کودیکھاوہ اسی طرف دیکھتی چل رہی تھی جب سامنے سے آتے شاہ زر

سے ٹکرا گئی۔

"سوسوری۔۔میں اٹھا دیتی ہوں۔" وہ شرمندگی سے کہتی نیچے اس کی فائلز اٹھانے جھکی تھی جو کی ٹکراؤ ہونے سے شاہ کے ہاتھ سے گر گئی تھیں۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں میں اٹھا لیتا ہوں۔" وہ دونوں بروقت جھکے جس وجہ سے ان کا سر آپس میں ٹکرا گئے۔

یشفہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی اور نظر اٹھا کر خفت سے شاہ زر کو دیکھا تو وہ ہنس رہا تھا۔

یشفہ ہکا بکا کھڑی شاہ زر کو دیکھے گئی۔شاہ زر ہنستا بھی ہے۔۔ہنستے ہوئے کتنا پیارا لگتا ہے۔۔یشفہ نے بے ساختہ سوچا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟اب میں اپنی فائلز اٹھاؤں یا تم اٹھا کر دے رہی ہو؟" وہ مسکراتا ہوا بولا تو یشفہ قریب تھا کہ گر جائے۔

"میں ہی اٹھا لیتا ہوں تم تو ہوش میں ہی نہیں لگ رہی۔" وہ مسکرا کر کہتا جھک کر فائلز اٹھانے لگ گیا۔یشفہ کا منہ کھل گیا۔وہ سیدھا ہوتا اس کی طرف مسکراہٹ

اچھالتا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

یشفہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

"اسے کیا ہوا؟؟ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی؟"اس کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی۔ جیسے ہی یقین ہوا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے اس کی لب اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ایک بھرپور مسکراہٹ۔۔ہاتھ بے ساختہ سر کے اس حصے پر گیا جہاں ابھی شاہ زر کا سر ٹکرایا تھا۔وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"زرمین؟"وہ اس کے کمرے کے باہر کھڑی ناک کرتے ہوئے بولی۔

"آجائیں اندر میں تیار ہوں۔"وہ شیشے کے آگے سے ہٹتی بیڈ تک آئی تھی۔

"چلو پھر تیار ہو تو چلتے ہیں۔"وہ مسکرا کر کہتی اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں آگئی جہاں دادی جان بیٹھی ہوئی تھیں۔

"دادی جان ہم جا رہے ہیں اللہ حافظ۔"وہ دعا لینے کو آگے جھکی تھی۔وہ ہمیشہ کہیں جانے سے پہلے دادی جان سے دعا لے کر جایا کرتی تھی۔

"جاؤ میرا بچہ اللہ کی امان۔" وہ ان دونوں کے سر پر باری باری ہاتھ پھیرتیں ان کے اوپر پھونکتی دعا دینے لگیں۔

"اللہ حافظ۔" وہ بھی لاڈ سے ان کا منہ چومتی مسکراتی ہوئی باہر کو بھاگی تھی۔

"اللہ جانے یہ لڑکی کب بڑی ہو گی۔" وہ اپنا منہ صاف کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بولیں۔

"بس میری بچی ہمیشہ خوش رہے۔" ساتھ میں دعا بھی دے ڈالی۔

"دادی جان۔۔!" ابھی وہ کچھ اور کرتیں حمزہ آتا پیچھے سے ہی ان کے گلے لگا تھا۔

"آئے ہائے۔۔آرام سے تیرے پیچھے کون لگا ہوا ہے؟" وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر وہ اسے اپنے سامنے کرتی بولیں۔

"کوئی بھی نہیں۔۔ابھی اتنی ہمت کسی میں نہیں ہے کہ وہ حمزہ کے پیچھے لگے۔" وہ اکڑ کر کہتا ان کے ساتھ دھپ سے بیٹھا تھا۔

"کیا کام پڑ گیا تجھے دادی سے جو میری یاد آ گئی؟" وہ اس کو دیکھتی ہوئیں بولیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دادی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔میں آپ کے پاس ہمیشہ کام کے سلسلے میں ہی آؤنگا۔" وہ منہ پھلا کر بولا تو دادی جان نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا۔

"تو آپ بالکل ٹھیک ہے۔۔میں نے آپ سے ایک فرمائش کی تھی؟" وہ اچھل کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"کون سے سپرنگ لگے ہوئے ہیں تیرے میں۔۔آرام سے بیٹھ۔"

دادی جان اس کے بار بار اچھلنے پر تنگ آتی بولیں۔

"دادی جان وعدہ کیا تھا آپ نے۔۔۔" وہ اس کی بات سمجھ گئیں۔

"ہاں تو اپنے پیپرز دے۔۔پھر ہی وعدہ پورا کروں گی۔" وہ بھی اسے ٹالتی وہاں سے اٹھ گئیں۔

"اوئے تو یہاں کیا کر رہا ہے اکیلا بیٹھا؟" ضرار کمرے سے باہر نکلا تو اس کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر اسی طرف آگیا۔

"کچھ بھی نہیں پڑھ کر تھک گیا تھا سوچا نیچے چل کر تھوڑی مستی کر لوں لیکن کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے ہی نہیں۔"وہ ہاتھوں پر چہرہ گرائے معصوم بنا بیٹھ گیا۔

"تیری ہٹلر کہاں ہے آج نظر نہیں آ رہی؟"ضرار نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا کہ کہیں وہ آس پاس ہو اور اپنا یہ نام سن کر ضرار کو ہی نہ بخشے۔۔

"وہ پتہ نہیں جب سے یونی سے آئی ہے کمرے میں بند ہے۔۔۔ویسے آپکی والی کہاں ہے؟"اچانک ضحی کا خیال آنے پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"تمیز سے بھابھی ہے تیری۔"ضرار نے اسے گردن سے پکڑا تھا۔

"اوا چھا میری گردن تو چھوڑ دے بھائی۔۔زی بھائی یار۔۔"وہ اپنی گردن چھڑوانے میں لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پہلے بول بھابھی۔"ضرار نے لب دانتوں تلے دبائے۔

"ہاں زی بھابھی۔۔اب تو چھوڑ دے۔"اس کے کہنے پر ضرار نے ہنستے ہوئے اس کی گردن چھوڑی تو وہ جھک کر کھانسنے لگ گیا۔

"چل اب ڈرامے بند کر۔۔ادھر دیکھ وہ دونوں آ رہی ہیں۔"ضرار کے کہنے پر اس

نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو عنیشا اور ضحی سیڑھیاں اتر کر شاید اس طرف ہی آ رہی تھیں۔

"حمزہ تمہیں کیا ہوا؟" ضحی سیدھا ادھر ہی آئی تھی اور حمزہ کا منہ دیکھ کر تشویش سے بولی۔

"ہونا کیا ہے جہاں آپ کے جلاد ہز بینڈ ہونگے وہاں تو یہ ہو گا ضحی۔۔بھابھی۔" یاد آنے پر فوراً سے تصحیح کی گئی۔

"یہ بھابھی تو مت بولو پلیز اور ضرار نے کیا کہا ہے تمہیں؟" وہ ایک نظر ضرار کو دیکھتی حمزہ کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی۔

"ہا۔۔یہ بھابھی نہ کہنے پر ہی تو یہ مجھ معصوم کی جان کو آ گئے تھے۔" وہ آنکھیں گھماتا مظلوم بنتا بولا تو ضحی نے حیرانی سے ضرار کو دیکھا۔ضرار نے اس کے دیکھنے پر کندھے اچکا دیئے۔

"ڈرامے کر رہا ہے تمہارے سامنے۔" ضرار نے اپنی طرف سے ضحی کی حیرانی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دور کرنے کی کمزور سی کوشش کی۔

"حد ہوتی ہے ضرار۔۔" وہ اسے سناتی حمزہ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

ضرار نے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی۔

حمزہ نے ایک نظر عنیشا کو دیکھا تو وہ اسے گم سم سی لگی۔

"پتہ نہیں اسے ہوا کیا ہے؟" حمزہ سوچ میں پڑ گیا۔

"ویسے عنیشا تم اور حمزہ ایک جیسے ہو تمہیں حمزہ کی بہن ہونا چاہیے تھا۔"

"استغفراللہ کس نے کہا یہ۔" حمزہ ضرار کی کہی بات سے پھڑک ہی اٹھا۔ ضحی کا قہقہہ ابلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا کوئی مسئلہ؟" ضرار نے ابرو اٹھا کر حمزہ کو دیکھا۔

"اوا چھا آپ تھے زی بھائی۔۔ لیکن ایسا تو نہ کہو جب ایسا ہے ہی نہیں تو بول کر کیا حاصل ہونا۔" وہ ضرار کے سخت تیور دیکھ کر منمنایا تھا۔

"زی بھائی کے علاوہ کوئی ہوتا تو آج بچتا تو نہیں میرے ہاتھوں۔۔ توبہ توبہ۔۔ بہن

بھائی۔۔"حمزہ نے سوچتے ہی جھرجھری لی۔

ضرار حمزہ کی کیفیت سے لطف اٹھاتا ہنس دیا۔

"ینگ برو۔۔مذاق تھا۔۔دل پر مت لے لینا۔"وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تو حمزہ نے اسے ایسے دیکھا کہ اتنا برا مذاق۔۔

ایک نظر عنیشا پر ڈالی تو وہ ہمیشہ کی طرح ارد گرد سے بے خبر موبائل میں گھسی ہوئی تھی۔

حمزہ نے اس کو دیکھتے ہی اپنا سر پیٹا۔

"یہ موبائل میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔ہماری لوسٹوری میں آنے والی ہڈی ہے یہ۔"حمزہ جل کر کہتا وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ گیا تو ضرار اس کے انداز پر ہنس دیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ ڈرائیور کے ساتھ اپنی دوست کے گھر پہنچ چکی تھیں۔زرمین نے گاڑی سے

اترتے ہوئے اس عالیشان بنگلے پر نگاہ دوڑائی۔

یہ بنگلہ بہت دور تک پھیلا ہوا تھا۔

یشفہ اس کی محویت محسوس کرتی مسکرا کر اس کے برابر میں کھڑی ہو گئی۔

"تمہاری دوست تو کافی اونچے اسٹینڈرڈ کی لگتی ہے۔" وہ کھوئی ہوئی بولی۔

"ہاں بہت زیادہ امیر ہیں یہ لوگ۔۔دیکھنا برتھ ڈے پارٹی سے زیادہ تمہیں ایسا لگے گا تم کسی شادی کے فنکشن پر آگئی ہو۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتی اسے آگے لے گئی۔

"ارے ہاں ڈرائیور کو تو جانے کا کہہ دوں ہمیں پتہ نہیں کتنا ٹائم لگ جائے۔" وہ سر پر ہاتھ مارتی واپس مڑی اور ڈرائیور کو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ فری ہو کر فون کر کے کسی کو بلوا لے گی۔

اور زرمین کا ہاتھ پکڑے وہ اسے بنگلے کے اندر لے گئی۔

دروازہ کھلا ہوا تھا بہت سے گارڈ بھی کھڑے تھے۔

اندر داخل ہوتے ہی انہیں لگا کہ وہ کسی اور جہاں میں آگئی ہوں۔۔۔

ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔یہ ایک بہت وسیع کھلا لان تھا جہاں پارٹی کی سب ارینجمنٹس کی گئی تھیں۔

مہمانوں کے لیے کرسیاں ٹیبل رکھی ہوئی تھیں۔لان کے درمیان میں ایک بہت بڑی ٹیبل ڈیکوریٹ کی گئی تھی جس پر بہت ہی شاندار قسم کا کیک رکھا ہوا تھا۔

زرمین تو منہ کھولے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"یہ سب ایک بچی کی سالگرہ کے لیے کیا گیا ہے؟"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ارے نہیں وہ بچی تھوڑی ہے ہمارے جتنی ہی ہے۔۔"یشفہ نے اس کی حیران شکل دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لو آگئی وہ۔"اس نے دور سے آتی ایک لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔جو کہ مناسب شکل کی تھی مگر تراش خراش سے کافی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ہاف وائٹ کلر کا نیٹ کا ہیوی ایمبریلا فراک پہنے منہ پر ڈھیر سارا میک کیے وہ مسکراتی ہوئی انہیں کی طرف آرہی تھی۔

"ہائے۔۔یشفہ کیسی ہو؟"وہ اس کے گلے لگتی بولی۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسا لگ رہا ہے؟"یشفہ اس کے ہاتھ تھامتی بولی۔

"بہت اچھا۔۔یہ کون؟"وہ زرمین کو دیکھتی اس سے پوچھنے لگی۔

"یہ۔۔بتایا تو تھا میں نے میری دور کی کزن ہے یہ۔۔مما کے کزن کی بیٹی یہاں آئی ہوئی تھی سوچا اس کو بھی ساتھ لے آؤ۔"وہ زرمین کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"اوا چھا سہی۔۔آؤ وہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔"وہ انہیں ساتھ لیتی ایک ٹیبل پر آ گئی۔

"مما یہ میری فرینڈ یشفہ اور یہ اس کی کزن زرمین۔"حرا نے ان لوگوں کا تعارف کروایا تو وہ دونوں سے اچھے سے ملیں۔وہ بلیک ساڑی میں ملبوس تھیں۔

"یشفہ آپ کو یہاں عجیب نہیں لگ رہا؟"زرمین نے ارد گرد دیکھتے ہوئے یشفہ کے کان میں پوچھا تو یشفہ نے اسے دیکھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم تھوڑی دیر تک چلتے ہیں یہاں سے۔"یشفہ کا

موڈ آج بہت اچھا تھا جب سے شاہ زر نے اس سے ایسے بات کی تھی۔

"اچھا لیکن پلیز جلدی چلو مجھے یہاں کچھ صحیح نہیں لگ رہا۔" وہ گھبراتی ہوئی بولی۔ تو یشفہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے تسلی دی۔

"چلتے ہیں یار تھوڑی دیر میں۔۔ابھی آئے ہیں یوں اچھا نہیں لگتا۔" اس کے کہنے پر زرمین بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔

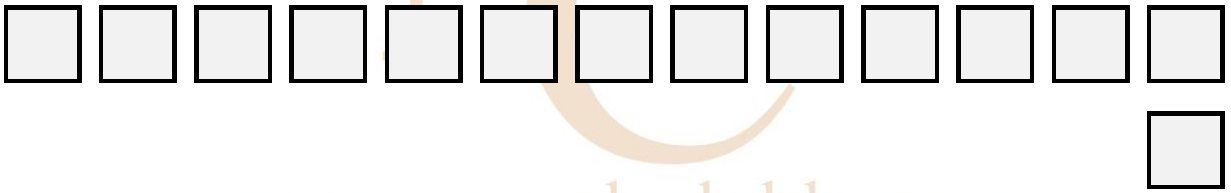

www.novelsclubb.com

"تمہارا اسٹپ برادر آرہا ہے چند مہینوں تک یہاں۔" وہ اسے بریڈ پر جیم لگا کر دیتی بولیں۔۔۔امریکا میں اس وقت دن چڑھا تھا مگر پاکستان میں رات تھی۔

"مام اسے میرا بھائی تو مت کہیے۔۔اور کیوں آرہا ہے وہ یہاں؟" وہ برا سا منہ بنائے بولی۔

"تمہارے ڈیڈ کو یاد آرہی ہے اس کی۔" وہ بھی اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"یہ ڈیڈ کو اچانک بیس سالوں بعد اس کی یاد کیوں ستانے لگی؟"

"پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے اس نے پچھلے سال پاکستان گئے تھے ملے ہونگے اپنے شہزادے سے۔" وہ ناک چڑھا کر بولیں۔

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ ملے ہونگے؟" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

"تو پھر یہ اچانک سے کیوں یاد آنے لگ گئی؟ اچھی بھلی پر سکون زندگی گزار رہی تھی عذاب کھڑا کر دیا۔۔ جائشہ میں تمہیں وارن کر رہی ہوں اپنے ڈیڈ کو کسی بھی طرح قائل کر کے منع کروا گر وہ یہاں آگیا تو تمہارے نام جو ساری جائیداد آرہی ہے وہ حصے میں چلی جائے گی اور ویسے بھی اس کا حصہ لڑکا ہونے کی حیثیت سے تمہارے سے زیادہ بنے گا پھر بیٹھی رہنا۔" وہ اسے کہتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔

"مام وہ ڈیڈ کا بیٹا ہے ہم میں سے کوئی انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔۔ طریقے سے ہینڈل کرنا پڑے گا۔۔ اسے آلینے دیں آپ۔۔ خود یہاں سے بھاگے گا۔" وہ

سوچتے ہوئے شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سنائے بولی۔

"کیا پلین ہے تمہارا؟" وہ چونک کر دیکھتی بولیں۔

"بس آپ دیکھتی جائیں۔۔آکب رہا ہے میرا سٹپ برادر؟" وہ انہیں دیکھتی بولی۔

"تمہارے ڈیڈ کہہ رہے تھے اس منتھ کے اینڈ پر اس کے ایگزیمز ہیں اس کے بعد ہی آئے گا اور اس کے ارادے بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔اپنے پاس تو کچھ ہو گا نہیں یہاں آکر میڈیسنز کی کمپنی کھولنا چاہ رہا ہے۔۔اس کے پیسے بھی تمہارے ڈیڈ سے لے گا۔" وہ نخوت سے بولیں تو جائشہ نے سر جھٹکا۔

"آتو لینے دیں ذرا ڈاکٹر صاحب کو۔۔" وہ کہتی ہوئی قہقہہ لگا گئی۔ پتہ نہیں اس کے شیطانی دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

□□□□□□□□□□□□□

"کیا میں ٹھیک کر رہا ہوں یشفہ کوئی امید نہ لگا لے مجھ سے۔" وہ ٹیرس پر کھڑا سوچ کے تانے بانے بھن رہا تھا۔

اسے اپنے کل کے سخت رویے کا احساس ہوا تھا بلکہ اپنے اب تک کے رویے کا۔۔

جب جب وہ یشفہ سے روکھے انداز میں بولا ہے۔۔وہ لڑکی اس سے ذرا سی بات کرنے پر بھی کھل اٹھتی تھی اور وہ اس کے ساتھ اتنا ہی روڈلی پیش آتا تھا۔

وہ اس احساس کو نام نہیں دینا چاہتا تھا۔۔وہ جانتا تھا اسے یشفہ سے محبت ہو گئی ہے۔۔لیکن وہ یہ ماننا نہیں چاہتا تھا۔۔اس کے مقصد کچھ اور تھے۔۔اسے اپنے باپ کے پاس جانا تھا۔۔وہ بچپن سے یہی سوچ کر پڑھا تھا کہ بڑے ہو کر ایک دن وہ یہاں سے چلا جائے گا۔وہ ان لوگوں پر بوجھ بن کر نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔اور اب جب اس کی ڈگری مکمل ہونے جا رہی تھی اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

ذہن میں یہی سوال تھے کہ وہ ان لوگوں کے بغیر رہ لے گا؟ہاں رہ لے گا اس نے شروع سے ہی سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ باقی زندگی گزارے گا تو پھر اب۔۔۔کیوں مشکل ہو رہی تھی اسے۔۔

"باپ سے بڑھ کر یہ لوگ نہیں ہو سکتے۔"اس نے اپنی ہی سوچ کی نفی کی۔

"مگر یہ لوگ بھی تو اس کے اپنے ہیں اور جتنا ان لوگوں نے ساتھ دیا ہے کیا اس کے باپ نے بھی ہر مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دیا ہے۔۔کیا کیا ہے اس کے باپ نے۔۔ہر مہینے کے پیسے بھیجنے کے علاوہ۔"ایک نئی سوچ نے اس کے اندر سر اٹھایا تھا۔اس نے ان سوچوں سے تنگ آکر اپنا سر جھٹکا اور بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔وہ ہر سوچ سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔

مگر ایک بات حقیقت تھی اور وہ مانتا بھی تھا کہ یشفہ کے بغیر اس کا دل نہیں لگ رہا تھا آج۔۔وہ گھر نہیں تھی تو سب سونا سونا لگ رہا تھا۔۔حالانکہ گھر میں سب تھے مگر ایک تھی تو وہی نہیں تھی جسے شاہ زر اس وقت دیکھنا چاہتا تھا۔

شاہ زر نے سر جھٹکا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"یشفہ وہ گارڈ ہمیں کب سے دیکھ رہا ہے عجیب نظروں سے۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"زرمین نے یشفہ کو ہلایا تو یشفہ نے بھی چونک کر اسی طرف دیکھا۔وہ گارڈ

واقعی انہیں کب سے دیکھ رہا تھا۔

"پتہ نہیں یار۔۔اچھا رکو میں گھر فون کر دیتی ہوں ہمیں لینے آجائیں۔۔کافی ٹائم ہو گیا ہے۔"یشفہ نے بھی کہتے ہی پرس سے فون نکالا اور گھر فون کر کے کہہ دیا کہ انہیں لینے بھیج دیں۔

"اچھا رکو میں ذرا آنٹی اور حرا سے مل لوں۔"وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

"حرا۔۔!یار کافی لیٹ ہو گیا۔۔میں اب چلتی ہوں ڈرائیور بھی آنے والا ہو گا۔"وہ اس سے کہتی گلے ملی۔

"یار ابھی تو مزہ آنا تھا رک جاتی تھوڑی دیر اور۔۔"حرا نے اسے کہا تو یشفہ نے ایک نظر مڑ کر زرمین پر ڈالی۔

"نہیں یار پھر سہی۔۔یونی میں ملتے ہیں۔۔اب چلوں بس آنٹی کو بھی میرا اسلام کہنا۔"وہ اس سے ملتی زرمین کو ساتھ لیے گیٹ تک آگئی۔

"رک جاؤ۔۔ڈرائیور آئے گا تبھی نکلے گے باہر۔"زرمین نے یشفہ کا ہاتھ پکڑ کر

روکا۔

"اوکے۔" وہ بھی کندھے اچکاتی بولی۔وہ دونوں ڈرائیور کا انتظار کرنے لگیں۔

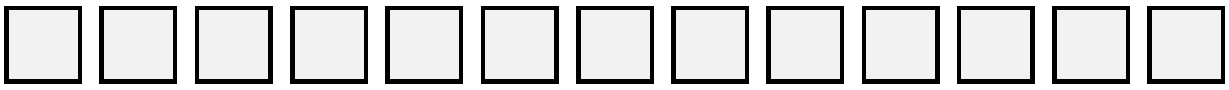

"یہ لوگ کون ہے زرمین؟" وہ روڈ پر کھڑے لوگوں کو دیکھتی گھبرا کر بولی جو اسی طرف آرہے تھے۔

"مجھے نہیں پتہ یہاں سے بھاگتے ہیں۔" یشفہ کا ہاتھ پکڑے زرمین نے دوڑ لگائی تبھی وہ لوگ بھی ان کے پیچھے بھاگے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"رکنا نہیں پلیز بھاگتی رہو۔۔" زرمین نے پیچھے دیکھتے ہوئے رفتار اور بڑھادی۔

"یہ لوگ تو ہمارے پیچھے آرہے ہیں اب کیا کریں۔" یشفہ گھبرائی ہوئی تھی۔

سنسان جگہ تھی کسی کو مدد کے لیے بھی نہیں آواز دے سکتی تھیں۔۔

تبھی ان میں اسے ایک آدمی نے اپنی بندوق لوڈ کی اور پھر اس کے بعد خوموشی کو

چیرتی گولی کی آواز پر وہ دونوں رو کی تھیں۔

"یشفہ۔۔۔!!زرمین چیختی فوراً سے یشفہ کی طرف لپکی۔گولی یشفہ کے پیچھے کمر پر لگی تھی۔

یشفہ زمین پر گری تھی۔

□□□□□□□□□□□□

ان میں سے ایک آدمی نے اپنی بندوق لوڈ کی تھی اور پھر اس کے بعد خاموشی کو

چیرتی گولی کی آواز پر وہ دونوں رو کی تھیں۔

"یشفہ!"زرمین چیختی ہوئی فوراً سے یشفہ کی طرف لپکی۔

www.novelsclubb.com

گولی یشفہ کے پیچھے کمر پر لگی تھی۔

یشفہ زمین پر گری تھی۔

"یشفہ۔۔۔!!"شاہ زر چلاتا ہوا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ارد گرد نظر دوڑائی سب کچھ وہی تھا۔۔وہی کمرہ۔۔وہی اندھیرا۔۔

اس کے ماتھے پر پسینہ تھا۔اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتا وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک بار پھر سے سانس خارج کرتا سلیپرز پہنتا باہر گیا تھا۔

دل کو جیسے ابھی بھی چین نہیں تھا۔

کمرے سے باہر آتا وہ سیدھا یشفہ کے کمرے کی طرف گیا۔مگر کمرہ لاک تھا۔

وہ گھبرا کر نیچے آیا تھا۔کچن میں کام کرتی سائرہ پر نظر پڑی تو فوراً سے ان کے پاس گیا۔

"مامی۔۔!"اس کے پکارنے پر سائرہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"جی بیٹا کوئی کام ہے؟"وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف آئیں۔شاہ زر کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔

"مامی وہ یش۔۔یشفہ کہاں پر ہے؟"سائرہ کے سامنے یشفہ کا نام لیتے جھجھک سی محسوس ہوئی۔۔لیکن دل بے چین تھا۔

"بیٹا وہ تو اپنی دوست کی پارٹی میں گئی ہوئی ہے بلکہ اب تو آنے والی ہے فون آیا تھا اس کا ڈرائیور کو بھیج دیا ہے میں نے۔۔۔لیکن تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ اسے دیکھتی فکر مند ہوئیں۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔اچھا چلیں ٹھیک ہے۔" وہ تھوڑا مطمئن ہوتا کچن سے نکل گیا۔

سائرہ نے بھی کندھے اچکا دیئے انہیں شاہ زر کا پوچھنا تھوڑا عجیب لگا۔۔آج تک وہ بات کرنے کا روادار نہیں تھا اب اس کا پوچھ رہا تھا۔

شاہ زر کمرے میں واپس جانے کی بجائے لان میں آ گیا تھا۔۔اور یشفہ کا انتظار کرنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

کسی پل سکون ہی نہیں مل رہا تھا۔۔اسے بس یشفہ کا چہرہ دیکھنا تھا۔۔اسے اپنی یہ کیفیت خود سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

وہ اضطراب کی حالت میں لان میں ہی چکر کاٹنے لگ گیا۔رات کے گیارہ بج رہے تھے سب اپنے کمروں میں تھے مگر وہ ہر بار کی طرح بے چین تھا مگر آج وہ کسی اور

کے لیے بے چین تھا۔

"یشفہ۔۔! یار مجھے اب ڈر لگ رہا ہے یہ ڈرائیور کب آئے گا؟" زرمین کی گھبرائی ہوئی آواز پر یشفہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"یار آتا ہی ہو گا میں نے فون کر دیا ہے۔۔" یشفہ خود ڈری ہوئی تھی۔۔ دو سے تین گارڈز انہیں کب سے دیکھے جا رہے تھے۔

"میں تو کہتی ہوں آنٹی سے کہہ دو ان گارڈز کا۔۔ عجیب پاگل ہیں ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے سالم نگل جائیں گے۔۔ کبھی لڑکی نہیں دیکھی۔۔" یشفہ الجھن کا شکار ہوتی بولی تو زرمین نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"بی بی جی۔۔ باہر وہ آپ لوگوں کا ڈرائیور لینے آگیا ہے۔" وہ ابھی وہاں سے کہیں

www.novelsclubb.com

جاتیں ایک درمیانی عمر کے ملازم نے انہیں اطلاع دی۔

یشفہ نے چونک کر گیٹ کے پار دیکھا تو ڈرائیور گاڑی لیے کھڑا تھا۔

وہ شکر کا کلمہ ادا کرتی زرمین کو لیے باہر آ گئی۔

دونوں پر سکون سی ہو کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئیں۔

ان کو دیکھتے ہی ایک گارڈ نے جیب سے موبائل نکال کر کان کو لگایا اور کچھ کہتے ہی اپنے باقی ساتھیوں کو کچھ کہتا ان میں سے ایک کو اپنے ساتھ لیے باہر نکلا۔

"زرمین تمہیں نہیں لگتا یہ گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے؟" اس نے بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یشفہ پلیز ڈراؤ نہیں۔۔ کیا پتہ اس گاڑی نے بھی اسی راستے سے جانا ہو۔" زرمین جو تھوڑا ٹھیک ہوئی تھی یشفہ کی بات پر پھر سے گھبرا گئی۔

"ڈرائیور انکل گاڑی تھوڑی تیز چلائیں۔" یشفہ نے زرمین کی ڈری ہوئی شکل دیکھ کر ڈرائیور سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا اپنی سپیڈ بڑھا گیا۔

یشفہ نے دو منٹ بعد پھر سے بیک ویو مرر میں دیکھا وہ گاڑی مسلسل ان کے پیچھے تھی۔اس نے ایک نظر زرمین کو دیکھا اور دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنے لگ گئی۔

اس بار اس نے زرمین کو بتانے کی غلطی نہیں کی تھی۔

آخر کار گھر آ گیا۔۔اب وہ گاڑی ان کے پیچھے نہیں تھی۔

یشفہ اور زرمین گاڑی سے ابھی نکلی بھی نہیں تھیں۔۔جب پیچھے ایک گاڑی آ کر روکی۔۔

دو ہٹے کٹے نقاب پوش آدمی اس میں سے نکلے اور ان تک آ گئے۔دونوں بندوق تھامے ہوئے تھے۔

انہیں دیکھ کر یشفہ اور زرمین کی چیخ نکلی تھی۔

ڈرائیور نے باہر نکل کر ان سے بات کرنے کی کوشش کی کہ وہ ہیں کون کیا چاہیے۔

مگر ایک آدمی ڈرائیور کو دھکا دیتا گاڑی کے دروازے تک آیا۔یشفہ نے اپنی اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زرمین کی طرف کا ڈور لاک کر لیا۔ مگر وہ سارے دروازوں کو لاک نہیں لگا پائی۔۔

زرمین تو کانپ رہی تھی۔

گلی اس وقت سنسنان تھی۔

ڈرائیور اٹھ کر دوبارہ ان دونوں کے بچاؤ کے لیے ان تک آیا مگر وہ تو جیسے کچھ سن نہیں رہے تھے۔ایک آدمی نے اب کہ اس کے سر کے پچھلے حصے میں بندوق دے ماری وہ اپنا سر پکڑتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور بے ہوش ہو گیا۔

وہ کچھ بولے بغیر ساری کاروائی کر رہے تھے کہ شور نہ مچ جائے۔

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے انہوں نے گاڑی کا پچھلا لاک بھی کھولا۔

یشفہ ڈر کے مارے پیچھے ہوئی۔دوسرا آدمی دروازہ کھولتا ان تک آیا اور ان دونوں کو باہر کی طرف گھسیٹنے لگا۔

زرمین تو انقریب بے ہوش ہونے کو تھی۔اس کی سماعیتں تو جیسے سن پڑ گئیں تھیں ۔مگر یشفہ ہوش میں آتی زور زور سے چلانے لگی۔

"بچاؤ۔۔۔کوئی بچاؤ ہمیں۔۔"وہ مسلسل چیختی گاڑی کے ہینڈل کو ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

اس کی چیخ سنتے ہی لان میں چکر کاٹتے شاہ زر کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی تھی۔وہ ذرا سی بھی دیر کیے بغیر گیٹ کی طرف بھاگا۔

یشفہ کی چیخ پر گیٹ کے ساتھ بیٹھا چوکیدار بھی ہڑبڑا کر اٹھا اور جلدی سے دروازہ کھولتا باہر بھاگا۔شاہ زر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

مگر باہر کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

ایک آدمی زرمین کو پکڑے گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا اور دوسرا یشفہ کو تقریباً گھسیٹ رہا تھا کیونکہ یشفہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

ڈرائیور گاڑی کے ساتھ بے ہوش گرا ہوا تھا۔

چوکیدار اور شاہ زر نے اکھٹے ان کی طرف دوڑ لگائی تو انہیں دیکھ کر وہ ڈر کے یشفہ اور زرمین کو چھوڑتے بھاگے تھے۔چوکیدار ان کے پیچھے لپکا مگر وہ گاڑی میں بیٹھ کے

فرار ہو چکے تھے۔

یشفہ کو ایک دم سے چھوڑنے پر وہ پیچھے کو زمین پر جا کر گری تھی کیونکہ وہ زور لگا رہی تھی تبھی ایسا ہوا۔

شاہ زر یشفہ کی طرف دوڑا تھا۔۔

وہ زمین پر اپنا سر تھامے بیٹھی تھی۔

"یشفہ اٹھو۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامنے کو نیچے جھکا۔

یشفہ نے چونک کر اپنا سر اٹھایا وہ فکر مند سا اس کی طرف جھکا ہوا تھا۔

یشفہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ شاہ زر کے دل کو کچھ ہوا۔

اس کا دل کیا وہ ان آنکھوں سے آنسوؤں کو چن لے وہ اسے تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔ مگر وہ ضبط کر گیا کیونکہ دل اس وقت باغی بنا کچھ کر جانے کو اکسا رہا تھا۔

یشفہ اس کے بڑھے ہاتھ کو نظر انداز کرتی خود کھڑی ہوئی تھی ساتھ ہی لڑکھڑائی تو بے اختیار شاہ زر کو کندھے سے تھاما۔

پھر ندامت سے ہاتھ ہٹاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔شاہ زر اس ضدی لڑکی کو اندر جاتا دیکھتا رہ گیا۔

"صاحب جی؟ صاحب جی۔۔!! چوکیدار کے ہلانے پر وہ ہوش میں آیا۔

"صاحب جی وہ بی بی بے ہوش ہو گئی ہیں۔" وہ زرمین کی طرف اشارہ کرتا بولا تو شاہ زر مکمل طور پر ہوش میں آتا زرمین کی طرف بھاگا تھا۔

اسکی نبض چیک کی جو کہ بہت آہستہ چل رہی تھی۔

"گاڑی کا نمبر نوٹ کیا گل خان؟" وہ زرمین کی کلائی پکڑے چوکیدار سے بولا۔

"جی صاحب ہم نے نوٹ کر لیا تھا۔۔خانہ خراب پتہ نہیں کون لوگ تھا۔۔اندر جا کر صاحب جی کو بتاتا ہے اس کو اٹھاؤ یہاں سے۔" چوکیدار غصے سے کہتا شاہ کو بولتا ڈرائیور بیچارے کے پاس بھاگا تھا۔اسے ہوش میں لاتے سہارے سے اندر لے گیا۔شاہ زر بھی زرمین کو لیے اندر بھاگا تھا۔

"کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے گل خان۔میں دیکھ لوں گا سب۔" وہ

چوکیدار کو بول کر گیا تھا۔

لاؤنج میں آکر اسے صوفے پر لیٹا کر خود پانی لینے بھاگا تھا یشفہ بھی صوفے پر بیٹھی زرمین کو دیکھتی اس کی طرف آئی۔

"زرمین اٹھو۔۔زرمین۔۔" وہ اس پریشانی میں زرمین کو تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ بھی اسی کے ساتھ تھی۔

کتنا غلط کیا تھا اس نے۔۔۔وہ احساس ندامت میں گھری اسے اٹھانے کی کوششوں میں تھی تبھی شاہ زر کچن میں سے پانی اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا تھا۔۔سائرہ بھی پریشانی سے اس کے پیچھے آئیں تھیں۔یقیناً وہ انہیں سب بتا چکا تھا۔

"یشفہ میرا بچہ۔۔ٹھیک ہو کیسے ہوا یہ سب؟" وہ یشفہ کو اپنے ساتھ لگاتیں اس کا ماتھا چومتے بولیں۔

"مما میں ٹھیک ہوں۔۔زرمین کو دیکھیں کیا ہوا ہے؟" وہ روہانسی ہوئی بولی تو سائرہ نے اس کے بے سدھ پڑے وجود پر نظر ڈالی۔شاہ زر اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر رہا

تھااور پھر اس نے اس کی کلائی پر آئے زخم پر فرسٹ ایڈ باکس سے بینڈیج نکال کر پٹی بھی کر دی۔

تھوڑی دیر میں ہی ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولتی اٹھ بیٹھی اور رو دی۔

سائرہ اور یشفہ نے اسے چپ کروایا۔

"یہ تمہاری کلائی پر کیا ہوا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا ہوا کیا ہے یہ سب کیسے ہوا؟؟؟"

سائرہ بیگم پریشانی سے آخر بول ہی دیں۔

"یہ ان لوگوں نے مجھے کھینچا تو میرے زور لگانے سے ہوا۔۔اور وہ لوگ پتہ نہیں کون تھے لیکن ہمیں اغوا کرنے والے تھے۔ڈرائیور انکل کو بھی مارا انہوں نے۔۔۔پتہ نہیں کون تھے؟"یشفہ بے ربط سے جملے بول رہی تھی۔وہ مکمل اپنے ہوش میں نہیں تھی۔

سائرہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔"اللہ کا شکر ہے تمہیں کچھ نہیں ہوا۔"

ان کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے تو شاہ زر نے انہیں تسلی دی۔

مگر یشفہ بھی سائرہ بیگم کے رونے پر رو دی۔ سائرہ نے زرمین کو بھی اپنے ساتھ لگالیا۔ وہ بھی رونے میں لگ گئی تو شاہ زر خاموش ہی کھڑا رہا۔ مگر پھر یشفہ کو رو لینے کے بعد احساس ہوا کہ شاہ زر بھی یہاں موجود تھا۔ سائرہ نے بھی زرمین کو چپ کروایا۔

"آئندہ سے کوئی بھی تم لوگوں میں سے گھر سے باہر اکیلا نہیں نکلے گا۔ ضرار اور شاہ زر کے ساتھ جانا۔۔ جہاں بھی جانا ہو۔ حمزہ کے ساتھ بھی نہیں۔۔" سائرہ نے ساتھ ہی حکم صادر کیا۔

یشفہ نے بھی تابعداری سے سر ہلایا اور ایک نظر شاہ زر کی طرف اٹھا کر دیکھی۔ وہ اسی کو ہی دیکھ رہا تھا یشفہ نے گڑبڑا کر نظریں جھکالیں۔ ناچاہتے ہوئے بھی شاہ زر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا اور اپنا سر جھکالیا۔

"اچھا چلو۔۔ کافی رات ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جاؤ سب۔۔ صبح بات ہوتی ہے اس بارے میں۔۔ آخر کون لوگ تھے وہ۔" وہ الجھتی کوئی کہہ کر وہاں سے چلی تو

گئیں مگر انہیں نیند نہیں آنی تھی ساری رات ڈر کے مارے۔۔۔ایسے کوئی بھی آکر ان کے علاقے میں کیسے اغوا کر سکتا ہے۔۔یہ سوچ کر ہی ان کی روح کانپی تھی۔

آجکل لڑکیوں کی حفاظت واقعی ایک مشکل کام تھا۔

انہوں نے یشفہ اور زرمین پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دی تھی۔

"یشفہ آج میں تمہارے ساتھ سو جاؤں؟"زرمین کے ڈرے ہوئے انداز پر یشفہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اکیلے نیند آج اسے بھی نہیں آنی تھی۔

یشفہ زرمین کا ہاتھ پکڑتی شاہ زر کو مکمل طور پر نظر انداز کیے وہاں سے اٹھی جب زرمین رو کی۔یشفہ نے ابرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔مگر زرمین کی اگلی حرکت پر وہ شاک ہو گئی۔

"بہت شکریہ شاہ زر بھائی آپ کا۔"وہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی شاہ زر کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔شاہ زر بھی مسکرایا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"کوئی بات نہیں بہنا۔"وہ یہ کہتا ان سے پہلے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

یشفہ ہکا بکا رہ گئی۔

یشفہ بھی پھر سر جھٹکتی زرمین کو لیے اوپر کمرے میں آ گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کون تھے وہ لوگ؟" صبح ڈرائیور اور چوکیدار دونوں اس وقت ہال کمرے میں دادی جان کی عدالت میں سر جھکائے کھڑے تھے۔ باقی سب بھی سر جھکائے بیٹھے تھے۔

"بی بی جان۔۔ مجھے نہیں پتہ جیسے ہی میں نے گاڑی روکی دو آدمیوں نے ہم پر حملہ کر دیا وہ دو نقاب پوش آدمی تھے۔" ڈرائیور سر جھکائے ہی بولا۔

بی بی جان کے سامنے نظر اٹھانے کی کسی میں ہمت نہیں تھی۔

یشفہ تم بتاؤ۔۔ کون تھے وہ لوگ؟" دادی جان سخت تیور لیے ہوئی تھیں۔

"دادی جان ہم میں سے کسی کو کچھ نہیں پتہ۔۔ پتہ نہیں کون لوگ تھے۔۔ کچھ بولے بھی نہیں۔۔ بس مجھے اور زرمین کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔" یشفہ

www.novelsclubb.com

نے انہیں ساری بات بتائی۔

"کسی پر ہے شک تمہیں؟ آخر ہماری کسی سے کیا دشمنی؟" دادی جان نے یشفہ سے دوبارہ سوال کیا۔

"وہ دادی جان جب ہم واپس کل گھر آ رہے تھے تو وہی گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی تھی۔ اس گاڑی نے ہمارا پیچھا راستے میں پیچھا کرنا شروع کیا تھا۔" یشفہ نے پریشانی سے انہیں بتایا۔

"بیٹا آپ نے یہ بات ڈرائیور انکل کو کیوں نہیں بتائی۔۔ وہ کچھ کر لیتے روٹ چینج کر کے انہیں ڈوج بھی دے سکتے تھے۔" زمان چاچو نے یشفہ سے کہا تھا تو وہ سر جھکا گئی۔

چاچو۔۔ وہ اس وقت میں بہت ڈری ہوئی تھی کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کروں؟" ندامت سے گھری ہوئی آواز نکلی۔

"سمجھ سکتا ہوں کیا حالت ہوتی ہے اس وقت بیٹا۔۔ پھر بھی آپ کی بہادری

ہے۔۔اور شاباش شاہ زر بیٹا آپ اس وقت نہ پہنچتے یا چوکیدار نہ ہوتا تو بہت مسئلہ ہو جانا تھا۔" جنید صاحب نے معاملے کو سلجھانا چاہا۔

"مگر بھائی! کون لوگ تھے وہ ہمیں پولیس میں رپورٹ کروانی چاہیے۔ تم لوگوں نے اس گاڑی کا نمبر نوٹ کیا تھا؟" سہیل نے ان لوگوں کی طرف دیکھا۔

"ماموں گل خان نے دیکھا تھا۔" شاہ زر نے بتایا تو سب نے چوکیدار کی طرف دیکھا۔

چوکیدار نے انہیں نمبر بتایا تو سہیل صاحب نے نوٹ کر لیا۔

"چلیں میں بات کرتا ہوں۔ میرا ایک دوست ہے پولیس میں اس کا بیٹا یہاں اس علاقے کا ایس پی ہے۔۔ کہتا ہوں کہ یہاں ناقہ بندی کروائے۔" سہیل صاحب نے کہتے ہوئے سب کو تسلی دی اور یشفہ اور زرمین کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے وہاں سے اٹھ گئے۔

ان کے لیے زرمین بھی بیٹیوں جیسی ہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اماں جان فکر نہ کریں۔۔بھائی جان نے کہہ دیا ہے ناں معاملہ حل ہو جائے گا۔۔ لگ جائے گا پتہ کون لوگ ہیں۔" جنید نے کلثوم بیگم کو تسلی دی۔تو زمان نے اشارے سے ڈرائیور اور چوکیدار کو واپس ان کو ڈیوٹی سنبھالنے کو کہا تو وہ سر ہلاتے وہاں سے نکل گئے۔

"بیٹا دوائی لگا لینی تھی کوئی۔۔اپنا دھیان رکھنا۔" اماں جان نے ڈرائیور کو جاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

وہ ملازمین کے ساتھ بھی اپنا سلوک اچھا رکھتی تھیں۔۔ان کے ایسے رویے پر سب گھر والے بھی ان لوگوں کی عزت ہی کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگوں سے ایک لڑکی قابو میں نہیں آ سکی۔۔تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔

اتنا سنہری موقع ہاتھ سے گنوا دیا۔"ملک تہوران پر گرج رہا تھا۔

"صاحب۔۔ان کے گھر سے گارڈ اور ایک لڑکا نکل کر آ گئے تھے۔شور مچ جانا تھا۔۔ہم پھنس جاتے۔"ان میں سے ایک نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"تو تم لوگوں کو یہ بندوقیں کس لیے دے رکھیں ہیں یا یہ پانی والی ہیں۔"وہ ان کی بندوق کی طرف اشارہ کرتا پھر سے دھاڑا۔

"معاف کر دیں ہمیں۔۔ہم نے گھر تو دیکھ لیا ہے اب موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔"ان میں سے ایک پھر سے بولا۔

"الو کے پٹھوں۔۔کام تو ٹھیک ہوتا نہیں۔۔عقل بھی گھاس چرنے جا چکی ہے۔۔۔دوبارہ جائے گے اب تو مارے جائیں گے۔۔وہ لوگ اس واقعے کے بعد کیا خاموش بیٹھے رہے گے وہ تو شکر کرو گاڑی دوسری بھیجی تھی اس کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔"وہ ان کی عقل پر ماتم کرتا انہیں غصّے سے گھورتا وہاں سے نکل گیا۔

"ملک صاحب آپ کے بندوں سے نہیں ہوتا کچھ تو ہم خود حاضر ہیں ہماری بہن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے خود اس بدذات کو سیدھا کر لیں گے۔"زرمین کے بھائیوں میں سے بڑے والا ملک تہور کے پاس آیا تھا۔

"اب تم لوگوں کو ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔"وہ سوچتے ہوئے بولے۔

"آپ حکم کریں ملک صاحب۔"وہ سر کو خم دیتا ان کی طرف آیا تھا اور دوسرا بھائی بھی اٹھ کر انہیں کی طرف آ گیا۔

ملک تہور کے منصوبے پر وہ ہنس دیے۔

"کیا دماغ پایا ہے آپ نے ملک صاحب۔"ایک بھائی خباثت سے ہنستا ہوا بولا۔

"ایسے ہی نہیں ملک تہور کا ڈر بیٹھا ہوا لوگوں کے دلوں میں۔"وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا قہقہہ لگا گیا۔جس میں اس کے دونوں بھائیوں نے بھی ملک تہور کا ساتھ دیا۔

□□□□□□□□□□□□□□

"عنیش تم جب تک کچھ بتاؤ گی نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا؟"حمزہ صبح سے اس کے

پیچھے گھوم رہا تھا۔

"حمزی پلیز تنگ نہ کرو جاؤ یہاں سے۔"عنیشا چڑ گئی تھی۔

"نہیں جاتا جب تک تم بتاؤ گی نہیں تمہیں ہوا کیا ہے۔۔تم مجھے یوں بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔"وہ اس کے ایک دم رکنے پر پیچھے ہوتا منہ بنا کر بولا۔

"تمہیں میں اچھی کب لگی ہوں؟"وہ اس کی طرف مڑتی اس سے پوچھنے لگی۔

"تم یہ پوچھو کہ تم مجھے کب کب اچھی نہیں لگتی؟"وہ اسے دیکھتا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

عنیشا گڑبڑائی تھی۔مگر پھر سنبھلی۔

"کب کب نہیں لگی اچھی؟"وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی۔

"یار تمہیں ہو کیا گیا ہے تم مجھے کبھی بھی بری نہیں لگی۔"حمزہ جیسے اب تنگ آ گیا تھا۔

"میں نے یہ نہیں پوچھا کہ میں تمہیں بری کب لگی میں نے پوچھا کب اچھی نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگی مسٹر حمزہ ان دونوں میں بہت فرق ہے۔"عنیشا اس کی طرف انگلی اٹھائے بولی۔

"میرے مطابق ان میں کوئی فرق نہیں۔"وہ ہاتھ جھلاتے بولا۔

"لیکن میری نظر میں ہے۔۔اچھا لگنا کچھ اور ہوتا ہے۔۔جیسے تمہیں وہ زینب لگتی ہے۔۔اور برا نہ لگنا اور بات ہوتی ہے جیسے تمہارے لیے میں ہوں نہ اچھی نہ ہی بری۔۔بس ایک کزن۔"اس کے ایسا کہنے پر حمزہ کو جھٹکا لگا تھا۔

"کیا بکواس ہے؟یہ تم سے کس نے کہا؟"حمزہ تو ہتھے سے اکھڑ گیا۔

اب بھلا عنیشا یہ سب بول رہی تھی۔۔جس کے لیے وہ کسی کو بھی چھوڑنے کو تیار تھا۔۔جس کے لیے وہ بچپن سے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوتا تھا۔۔جس کے لیے وہ سب کچھ برداشت کر لیتا تھا۔۔۔اور وہ یہ سب بول رہی تھی۔

"بتاؤ عنیش آج تم بتا ہی دو یہ سب کس نے تم سے کہا؟"وہ غصے سے چیخا تھا۔عنیشا ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔اسے حمزہ سے ایسے رویے کی بالکل توقع نہیں تھی۔۔

مگر حمزہ بھی کب تک برداشت کرتا وہ پچھلے تین دنوں سے عنیشا کی ناراضگی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

برداشت کرتا آرہا تھا۔

"میں نے ایسا زینب سے سنا۔" عنیشا نے اسے غصے میں دیکھ کر ڈر کر کہا تو عنیشا کی حالت دیکھ کر حمزہ تھوڑا نرم پڑا مگر بات سن کر تو غصہ ابل کر باہر آنے کو تیار تھا۔ مگر وہ کنٹرول کرتا عنیشا کو دیکھتا اس تک پہنچا۔

"تم سے زینب نے خود کہا؟" وہ ابرو اٹھا کر سوال کرتا عنیشا کو کوئی مختلف حمزہ لگا۔۔ یا شاید حمزہ عنیشا کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔

"نہیں۔۔ لیکن میں نے اسے خود اپنی دوست سے کہتے سنا ہے۔۔" وہ رو دی۔

"کیا سنا تم نے بتاؤ مجھے؟" حمزہ نے نارمل ہوتے عنیشا سے پوچھا۔

وہ اس وقت حمزہ کے ہی کمرے میں کھڑے تھے۔

"اس دن جب تم مجھے یونی چھوڑ کر گئے تو میں پہلے کنٹین کی طرف چلی گئی۔ وہاں میرے ساتھ والی ٹیبل پر زینب اور اس کی دوست بیٹھی تھی۔۔ زینب اپنی دوست کو بتا رہی تھی کہ حمزہ مجھ سے۔۔" وہ ایک پل کو رکی مگر حمزہ کے اشارے پر ہمت کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے بولی۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ تم اس سے محبت کرتے ہو اور پیپرز کے بعد ہی تم دونوں شادی کرنے والے ہو اور۔۔۔" وہ سوں سوں کرتی بول رہی تھی جب حمزہ نے اسے بیچ میں روکا۔

"اور تم یہ سب سن کر اسے سچ مان گئیں بغیر میرے سے تصدیق کیے؟" حمزہ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیکن اسے خوشی بھی ہوئی تھی کہ عنیشا بھی اس کے لیے ویسی ہی فیلنگز رکھتی ہے تبھی تو جیلسی ہو رہی تھی۔

"حمزہ۔۔ میں بتا رہی ہوں اگر تو یہ سچ ہے تو میں نہیں رہ پاؤنگی تمہارے بغیر۔۔ تم سے دور جانے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ تم واحد ہو جو مجھے اتنا تنگ کرتے ہو اور مجھے عنیش کہتے ہو۔۔۔ اور میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہتی۔" وہ روتی ہوئی حمزہ کی بازو پر اپنا سر ٹکا گئی۔

حمزہ تو ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔ عنیشا کیا کہہ رہی تھی۔۔ دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ

ابھی باہر آجائے گا۔

"اچھا چپ کرو۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔یہ حمزی بھی صرف تمہارا ہی ہے۔۔ تمہارے علاوہ مجھے بھی کوئی چھچھوندر یا حمزی نہیں کہتا۔۔اور دیکھو میں حقیقتاً تمہیں کچھ نہیں کہتا۔۔میں تمہاری ساری باتوں سے متفق ہوں مگر یہ آخری بات تمہاری غلط ہے تم مجھ سے بہت برے بدلے لیتی ہو لیکن مجھے یہ سب قبول ہے میں بیچارہ تمہیں اس پر بھی کچھ نہیں کہتا۔۔تو پھر تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا کروں گا۔۔"وہ ٹھہر ٹھہر کے بولتا اس پر سب واضح کر رہا تھا۔

عنیشا اس کی باتوں پر ہولے سے مسکرائی۔

جب دل ہلکا ہو گیا تو ہوش آیا کہ وہ حمزہ کے بازو پر سر رکھے رونے کا شغل فرما رہی ہے۔فوراً سے اپنا سر اٹھایا۔خفت سے گال سرخ پڑ گئے۔

"ویسے تو تم لڑاکا بلی بنی پھرتی ہو جا کر اسے ایک تھپڑ لگاتی خود ہی ہوش آتے اسے۔۔اور تم نے اسے کہنا تھا کہ بی بی شکل دیکھی ہے اپنی شیشے میں۔۔۔میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سامنے تو بڑا بولتی ہو؟" وہ اس کا موڈ ٹھیک کرتا مذاق میں وہی بولا جو پرسوں گاڑی میں عنیشا نے اسے کہا تھا تو عنیشا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"سچ کہہ رہے ہو نا؟" اس نے تائید چاہی۔۔۔

"بالکل سچ۔۔ تمہاری جگہ اس دل میں جو ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔" حمزہ مسکرا کر بولا تو عنیشا مسکرا کر سر جھکا گئی۔

"پاگل لڑکی۔۔۔! اتنے دنوں سے مجھے بھی پریشان کیا ہوا تھا اتنی سی بات تھی۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"یہ اتنی سی بات نہیں تھی میری تو جان پر بن گئی تھی۔" روانی میں کہتے ہوئے احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دبائی۔

"ہاں جان پر تو بننی ہی تھی کہ کوئی آپ کی جان ہی ناں لے اڑے۔" حمزہ مسکراہٹ دبائے اس کی طرف جھک کر بولا تو عنیشا نے اسے گھورا۔

"ہائے۔۔۔ انہیں قاتل اداؤں نے تو دیوانہ بنا رکھا ہے۔" حمزہ اسے چھیڑتے ہوئے

بولا۔

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے اب سمجھے۔" وہ اس کو دھکا دیتی اس کے کمرے سے بھاگی تھی حمزہ دلفریبی سے مسکراتا بیڈ پر ڈھ گیا۔ایک نظر اپنی شرٹ کی بازو پر ڈالی جو عنیشا کے رونے کی وجہ سے ہلکی سی گیلی ہو گئی تھی۔۔لب اپنے آپ مسکرا اٹھے۔

"حمزہ بیٹا۔۔ تیری تو پوری کشتی ہی پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔" وہ مسکرا کر سوچتا ایک دم سے کچھ خیال آنے پر سنجیدہ ہوا۔

"اس لڑکی کا بھی کچھ علاج کرنا پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

وہ اپنے خیالوں میں گم کھڑی چائے بنا رہی تھی جب شاہ زر لاؤنج سے گزرا تو اس کی

نظر کچن میں کھڑی یشفہ پر پڑی۔ان کا اوپن کچن تھا۔وہ اسی طرف آ گیا۔

گلا کھنکھارنے کی آواز پر یشفہ نے چونک کر سر اٹھایا تو شاہ زر کو کھڑا دیکھ کر ابرو اچکائے چہرہ سپاٹ رکھا۔

"کیسی ہو؟" وہ رسماً پوچھ بیٹھا۔

"مجھے کیا ہونا بالکل ٹھیک ہوں۔" وہ چائے کی طرف متوجہ ہو گئی۔جیسے اس وقت شاہ زر سے زیادہ اہم اس کے لیے چائے ہو۔

"نہیں وہ کل تمہیں چوٹ آئی تھی۔۔بینڈیج کر لینی تھی؟" وہ اس کا خیال کرتے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر اگر آپ ڈاکٹر بن ہی گئے ہیں تو اپنی ہدایات اپنے مریضوں تک رکھیں۔۔ میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں۔" وہ انتہائی جلے کٹے انداز میں بولتی شاہ زر کو حیرت میں ڈال گئی۔شاہ زر کو نجانے کیوں لیکن اس کے انداز پر تکلیف ہوئی تھی۔

"میں نے تم پر حکم نہیں چلایا بس تمہارا خیال کر کے ہی کہہ رہا ہوں آگے تمہاری

مرضی۔"وہ خلاف معمول تھوڑا نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔

مگر یہاں یشفہ کے دل کو اس وقت صرف اتنا پتہ تھا کہ اسے اب اس بندے کے آگے نہیں جھکنا۔۔

"جی ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کی ایسی مہربانی کا مجھ پر۔"روکھے سے انداز میں کہتی وہ چائے کے پین کو اٹھانے لگی چائے بن چکی تھی۔

اب وہ کیبنٹ سے کپ نکالنے لگی تھی۔

"تم بدل گئی ہو۔۔وہ یشفہ نہیں رہی جو مجھ سے اپنا قصور نہ ہونے پر بھی میری ڈانٹ آرام سے سن لیتی تھی۔۔اور مجھ سے بات کرنے کے بہانے میرے کمرے کے باہر جان بوجھ کر گر بھی جاتی تھی اور میری تھوڑی سی بات کرنے پر بھی سارا دن خوش رہتی تھی اور میرے رونے پر بے چین ہوتی مجھ سے پوچھنے آجاتی تھی۔۔۔"

وہ اس پر بڑے آرام سے بم پھوڑتا بول رہا تھا۔۔مگر یشفہ ساکت کھڑی تھی۔

یعنی وہ سب جانتا تھا مگر بتاتا نہیں تھا کہ وہ شرمندہ مت ہو۔مگر اب وہ بتا رہا تھا۔یشفہ

بمشکل اس کی طرف مڑی اور اس کی طرف دیکھا۔

"مزید کچھ جاننا چاہو گی؟" وہ ابرو اٹھاتا بولا تو یشفہ نے سر جھکا لیا۔

"تم میرے لیے ہمیشہ مختلف یشفہ رہی ہو۔۔ تم جو کسی کو اپنے آگے بولنے نہیں دیتی۔۔ میری ہر بات آرام سے سن لیتی ہو۔۔ میں واحد ہونگا جو تم پر غصہ کر جاتا ہوں اور تم سن لیتی ہو۔۔ تم آگے سے مجھے ایک کی دس نہیں سناتی۔۔ تم واقعی میرے لیے خود کو مختلف رکھتی ہو۔۔" وہ مزید بولا تھا۔اس کا لہجہ جتاتا ہوا نہیں تھا۔ وہ بس اس پر آج بہت کچھ آشکار کرنا چاہتا تھا۔

"مگر اب جب تم میرے لیے اوروں جیسی یشفہ بن رہی ہو تو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔ میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

"لیکن میں ہو رہی ہوں۔۔ کین یو پلیز اسٹاپ دیس؟" یشفہ شاہ زر کی بات کاٹتی شلف پر ہاتھ مارتی ضبط سے بولی تھی۔

"لیکن یشفہ میں تو جسٹ۔۔۔" وہ مزید کچھ کہتا وہ کپ شلف پر رکھتی کچن سے ہی

نکل گئی۔شاہ زر کھڑا رہ گیا۔

اب جب وہ اظہار کرنے ہی والا تھا تو یشفہ کو خوش ہونا چاہیے تھا۔شاہ زر اس کے ایسے رویے سے ہرٹ ہوا تھا۔

"لیکن شاید میں اسی رویے کا مستحق ہوں۔۔میں نے بھی اس کے ساتھ کبھی اچھا نہیں کیا۔" وہ بھی مایوسی سے سر جھٹکتا کچن سے نکل گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

www.novelsclubb.com

"یار میں بور ہو رہی ہوں زی بھائی کو فون کرو کب تک آنا ہے انہوں نے۔۔ان کے ساتھ کہیں چلتے ہیں ویسے تو ہمیں باہر جانا منع ہے۔"عنیشا جمائی روکتی ضحی سے بولی۔

ضرار اپنے دوست کی طرف گیا ہوا تھا۔

"تم بور ہو رہی ہو خود فون کر لو۔۔"ضحی میگزین سے سر اٹھاتی ایک نظر اسے دیکھتی بولی۔

"شف آج یونی گئی ہوئی ہے ورنہ میں اس کے ساتھ باتیں کر لیتی۔۔تم تو انتہا کی بور نگ ہو۔۔بیچارے زی بھائی۔"اس کے منہ بنا کر کہنے پر ضحی نے اس کے منہ پر تکیے کی سلامی پیش کی تھی۔

"کیا ہے؟منہ پر تکیہ لگنے پر وہ تنک کر بولی۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔۔کوئی بیچارے نہیں ہیں تمہارے زی بھائی۔"وہ سر جھٹکتی پھر سے میگزین میں غرق ہو گئی۔

عنیشا نے ضرار کے نمبر پر بیل دی تو فون پک نہیں کیا گیا۔

"زی بھابھی جان۔۔اب آپ ہی ٹرائی کریں اپنے موبائل سے۔۔ہماری کال تو اٹھا نہیں رہے زی بھیا۔۔اپنی بیگم کی لازمی اٹھائیں گے۔"عنیشا نے ایک مرتبہ پھر سے ضحی کو چھیڑا تو ضحی چڑ کر بیڈ پر میگزین پٹختی اپنا فون لیے اٹھی اور ٹیرس پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آ گئی۔

"میرے سامنے کر لیتی۔۔ چلو کوئی نہیں پرائیویسی بھی تو چاہیے ہوتی ہے۔۔"

عنیشا نے ہانک لگائی تو اب کہ ضحی کا جوتا اڑتا ہوا آیا تھا مگر عنیشا نے ہنستے ہوئے شکر سر نیچے کر لیا۔

"مجھے تو زی بھائی پر رحم آتا ہے کبھی غلط بول گئے تو ایسے ہی اڑتی ہوئی چیزیں پڑے گی انہیں۔" عنیشا نے کہتے ہی اپنے آگے تکیہ کر لیا۔ مگر پھر بھی پیچھے کمر پر دھموکا جڑ دیا ضحی نے خود آ کر۔۔

"اپنا منہ بند رکھو۔" وہ گھورتی کمرے سے نکل گئی۔

"یہ ضرار فون کیوں نہیں اٹھا رہے کہیں آ تو نہیں گئے اور واشروم میں ہوں۔" وہ سوچتی ہوئی اس کے کمرے میں آ گئی لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا واشروم کا بھی دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا اس کا مطلب وہ ابھی گھر نہیں آیا تھا۔

اس نے وہی کھڑے ایک بار پھر سے ٹرائی کیا مگر رنگینگ کی آواز پر چونکی فون

کمرے میں ہی تھا۔

اس نے آواز کے تعاقب میں بیڈ کے تکیے اٹھا کر دیکھے تو موبائل تکیے کے نیچے ہی پڑا بج رہا تھا وہ فوراً سے اس کی طرف لپکی مگر موبائل پر لکھا اپنا نام پڑھ کر غصے سے رگیں تن گئیں۔

"ضرار کے بچے۔۔۔!!" وہ چیختی ہوئی اس کا موبائل ہاتھ میں لیے اپنے کمرے میں آئی تھی۔

"کیا ہوا اب؟" ضحی کو غصے میں دیکھ کر عنیشا نے سوال کیا۔

"بہت بے چارے ہیں ناں تمہارے زی بھائی۔۔آ لینے دو آج خیر نہیں۔۔" وہ غصے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹتی ہوئی بولی۔

"لیکن ہوا کیا ہے؟" عنیشا اچنبھے سے بولی۔

"میرا نام چڑیل سے سیو کر رکھا ہے۔" وہ دانت پیستی بولی جیسے ان کے بیچ ضرار کو ہی پیس رہی ہو۔

عنیشا کا قہقہہ ابلا مگر ضحی کے تاثرات دیکھ کر وہ چپ کر گئی۔

"اللہ زی بھائی کو بچا لینا آج۔" عنیشا زی بھائی کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی بولی۔۔

"ہائے پتہ نہیں اب زی بھائی کا کیا ہو گا؟؟؟"

"بھابھی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔ بھیج دیں اسے۔۔ میری بیٹی کی طرح ہے وہ بھی۔" سائرہ کے کہنے پر انہوں نے بات کر کے خدا حافظ کہہ دیا تھا۔

سائرہ بھی اٹھ کر یشفہ کے کمرے کی طرف چل دیں اسے بتانے۔۔

"یشفہ۔۔!" یشفہ نے رجسٹر سے سر اٹھا کر سائرہ کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی مما۔۔ کیا بات ہے؟" وہ کرسی سے اٹھ کر ان تک آئی تھی۔۔

"کیا کر رہی تھی؟" سائرہ نے اس کے بال سنوارے۔

"کچھ نہیں بس پیپرز کی تیاری۔" اس نے گردن موڑ کر پیچھے میز پر پڑی اپنی چیزوں کو دیکھا۔

"بیٹا۔۔فاریہ کادل کررہاہے تم لوگوں سے ملنے کا۔۔تمہاری ممانی کافون تھافاریہ آرہی ہے۔"سائرہ نے اسے بتایاتویشفہ خوش ہوگئی۔

"سچی۔۔۔واؤمیں عنیشااور ضحی کوجاکربتاتی ہوں۔"وہ خوشی سے سائرہ کے گال چومتی کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

سائرہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔وہ بھی باہر نکل گئیں۔

"عنیشا ضحی۔۔۔کہاں ہو یار تم دونوں؟؟وہ ان کوڈھونڈتی ہوئی ان کے کمرے کی طرف آئی مگر کمرے میں خاموشی دیکھ کر وہ حیران ہوتی اندر آئی تو ضحی ماتھے پر بل ڈالے کمرے میں چکر لگارہی تھی اور عنیشا بورسی بیٹھی جمائی روک رہی تھی۔

"یہ ضحی کو کیاہوا؟؟"اس نے ابرواچکا کر اشارے سے عنیشا سے پوچھا۔

عنیشا ٹھنڈا سانس لے کر رہ گئی۔

"مت پوچھو جلاد بنی پھر رہی ہے۔۔آج تمہارے بھائی کی خیر نہیں بس۔۔"وہ ہاتھ جلاتی بولی تویشفہ نے چونک کر ضحی کی طرف دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بہت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی جیسے بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہو۔

"میں تو تمہیں مزے کی بات بتانے آئی تھی۔۔"یشفہ نے کندھے اچکائے۔

"کیا بات جلدی بتاؤ۔"عنیشا سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"تمہیں پتہ ہے میری ماموں کی بیٹی آرہی ہے۔۔فاریہ۔"وہ خوشی کے مارے اس کے ہاتھ تھام کر بولی تو عنیشا نے ضحی کی طرف ایک نظر دیکھا۔

"یہ وہی کزن ہے ناں جس کے ساتھ زی بھائی کی بات چلی تھی؟شادی کی؟"اس نے یشفہ سے ہلکے سے پوچھنا چاہا مگر ضحی کے کان کھڑے ہو گئے۔

"کیا کہا؟؟"وہ ان کی طرف تیزی سے آئی۔یشفہ نے گڑبڑا کر عنیشا کو دیکھا۔

"کچھ نہیں تم اپنی پریڈ جاری رکھو۔۔"یشفہ نے کہا تو ضحی نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

"یہ زی کر کیا رہا ہے دوست کی طرف۔۔تم بھی یونی سے آگئی ہو یہ ابھی تک نہیں واپس آیا۔"اس نے ہاتھ پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"یار ہوا کیا ہے؟"یشفہ نے اس کے تیور دیکھ کر پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے یشفہ تمہارے بھائی نے میرا نمبر کس نیم سے سیو کیا ہوا ہے؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہی تھی۔

یشفہ نے میکانکی انداز میں سر نفی میں ہلایا۔

"چڑیل کے نیم سے۔" وہ بتاتی ہوئی روہانسی ہو گئی۔

یشفہ کا قہقہہ چھوٹا۔

مگر ضحی کو دیکھ کر دبا گئی۔

"بیچارے میرے بھائی۔۔" وہ ہنستی ہوئی عنیشا کو لیے باہر نکل گئی۔

باہر آتے ہی وہ دونوں جو کمرے میں ضبط کیے ہوئی تھیں ہنس پڑیں۔

"یہ تم دونوں کیوں اتنا ہنس رہی ہو؟" ضرار چلتا ہوا ان تک آیا اور نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھا۔

اس کی آواز سنتے ہی دونوں نے سر اٹھایا اور اس کی شکل دیکھ کر دونوں پھر سے ہنس پڑی۔

ضرار کو وہ دونوں پاگل لگیں تو وہ انہیں وہی چھوڑتا سر جھٹکتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

"اب خیر نہیں زی بھائی کی۔" عنیشا نے ہنستے ہوئے ہاتھ آگے کیا تو یشفہ نے بھی ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ پر تالی مار دی۔

"چلو چل کر ضحی کو بتاتے ہیں کہ زی بھائی آ گئے۔" عنیشا اور وہ پھر سے اندر چلے گئے۔

"ضحی وہ آپکے مجازی خدا گھر میں تشریف لا چکے ہیں۔" عنیشا کے ڈرامائی انداز سے کہنے پر ضحی اسے گھورتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

پیچھے وہ دونوں ضرار کی متوقع شامت کا سوچتے ہوئے ایک بار پھر سے ہنس دیں۔

✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨

"زی۔۔!" ضحی نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ضرار جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنی گھڑی اتار رہا تھا حیرت سے پلٹا۔

"زہے نصیب۔۔آپ خود کیوں آ گئیں ہمیں یاد کیا ہوتا؟" وہ شوخ ہوا ضحی کی تیوری چڑھی۔

"کارنامہ کچھ ایسا انجام دیا آپ نے مجھے خود آنا پڑا۔۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھتی اپنے مخصوص طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی تو ضرار کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا۔ہاتھ بے ساختہ پینٹ کی جیب کی طرف گیا۔

"میرا فون۔۔" وہ سوچتا ہوا ضحی کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہو گیا اب مجھ ناچیز سے۔" بھرپور معصوم بننے کی ایکٹنگ کی گئی۔

"یہ فون آپکا یہاں گھر ہی رہ گیا تھا۔" وہ اس کے آگے فون کرتی ہوئی بولی۔

"اوہ تھنکس۔۔ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ گھر رہ گیا تھا مطلب تم نے کہاں سے اٹھایا اسے۔" اب اس بیچارے کو کیا پتہ اب کیا ہونے والا ہے۔

"میرا نمبر ڈائل کریں ذرا۔۔دیکھوں کس نیم سے سیو ہے؟" وہ ٹھوری تلے ہاتھ رکھتی ابرو اٹھا کر بولی۔

ضرار نے اسے دیکھا مطلب گئے کام سے۔۔

"تمہارا نام تو اس دل میں فیڈ ہے پھر موبائل میں دیکھنے کی کیا ضرورت۔" وہ مسکراتا ہوا بولا تو ضحی نے اسے گھورا۔

"ضرار آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ روہانسی ہوتی صوفے پر سے کشن اٹھاتی اس کو مارنے لگی تھی جب ضرار پیچھے ہوا۔

"کیا کر دیا بتاؤ تو۔۔" وہ اپنا بچاؤ کرتا پورے کمرے میں گھوم رہا تھا اور ضحی اس کے کندھے پر کبھی بازو پر کشن مار رہی تھی۔

"میں چڑیل دکھتی ہوں آپکو۔" وہ تیکھے انداز میں بولی تو ضرار نے سمجھتے ہوئے اسے ہنس کر دیکھا۔

"یار میں نے اتنے پیار سے یہ نام سیو کیا ہے تمہارا۔۔۔" اسے بولنے کا موقع دیے بغیر اس کی کشن سے پھر سے دھلائی کرنے لگی مگر وہ ہاتھ آگے کر کے ہر بار اپنے آپ کو بچا لیتا ضحی تھک کر وہیں بیڈ ہر بیٹھ گئی۔

"بات نہیں کرنا اب تم مجھ سے۔۔تم 'آپ' کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو۔" وہ غصے سے بولی تو ضرار ہنستا ہوا اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

"حد ہے یار۔۔میں نے کب کہا تم مجھے آپ کہو اپنی مرضی سے کہتی ہو تم۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا بال ماتھے پر بکھر گئے تھے۔

ضحی نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اچھا ناں یار معاف کر دو اب۔۔میں نے اتنے پیار سے رکھا تھا تمہارا نام دیکھو تو کتنا سویٹ ہے۔" وہ ہنسی دبا کر بولا۔

"مجھے نہیں چاہیے ایسا پیار تمہارا رکھو اسے اپنے پاس۔۔شوخے۔۔" وہ اس کی گود میں کشن پٹختی کمرے سے ہی نکل گئی۔ضرار پیچھے اس کی ناراضگی کے انداز پر ہنس دیا۔

"چڑیل۔" وہ سر جھٹکتا کھڑا ہوتا واشروم میں فریش ہونے گھس گیا۔

"السلامُ علیکم۔۔!" وہ دوڑتی ہوئی فاریہ کے گلے لگی تھی۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو یشفہ؟" وہ بھی خوشی سے اس سے الگ ہوتی پوچھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک۔۔ تم سناؤ؟" وہ اسے ساتھ لیے صوفے پر بیٹھ گئی۔

پیچھے سعد کھڑا یشفہ کے نظر انداز کیے جانے پر کھولتا ان کے پیچھے ہی صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔

"السلامُ علیکم سعد بھائی۔" یشفہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔

سعد کو اس کا ں بھائی کہنا زہر لگا۔ مگر وہ برداشت کر گیا۔

"وعلیکم السلام ڈیئر کزن۔۔" اس کے ایسا کہنے پر یشفہ نے دانت پیسے۔۔ اسے سعد کبھی بھی اچھا نہیں لگا تھا وجہ اس کی پرسنلیٹی اور عادات تھیں جس کے بارے میں اس نے آج تک کسی کو نہیں بتایا تھا۔ سعد نے بھی کسی کو کانوں کان خبر ہونے نہیں دی تھی۔ وہ جیسا دکھتا تھا وہ اس سے کہیں زیادہ مختلف تھا۔

"چلو فاریہ تمہیں میں باقیوں سے ملواؤں۔" وہ ایک مرتبہ پھر سے سعد کو اگنور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتی فاریہ کو لیے وہاں سے اٹھی تھی۔

"سعد تم بھی آجاؤ۔۔"فاریہ نے سعد سے کہا تو سعد کے دانت نکلے تھے۔اور یشفہ نے اپنے آپ کو کام ڈاؤن کیا تھا۔

"عنیشا میٹ فاریہ۔۔"یشفہ نے عنیشا کو کہا تو عنیشا فاریہ سے بہت اچھے سے ملیں وہ ایک دو دفعہ پہلے بھی آپس میں مل چکی تھیں۔۔

اور عنیشا کو یہ بات یشفہ نے ہی بتائی تھی کہ سائرہ نے زی بھائی کا فاریہ کے ساتھ کرنے کا سوچا ہوا ہے۔

سعد کو کھڑا دیکھ کر رسماً عنیشا نے اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالی اور وہ تینوں وہاں سے چل دیں۔

"یہ مجھے کیا کرنے لے کر آئی ہے؟"سعد نے سوچتے ہوئے نیچے کی راہ لی سائرہ پھپھو سے ملنے کے لیے۔۔

"مامی!"آپ میرے لیے ایک کپ چائے بنادیں گی؟"شاہ زر نے کچن میں آتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے سائرہ کو کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

"ضرور بیٹا بیٹھو میں ابھی بنا دیتی ہوں۔" وہ اسے کہتی چائے کا پانی چڑھانے لگیں تبھی کچن میں سعد آ گیا۔

"السلامُ علیکم پھپھو۔۔!" وہ مسکراتا ہوا ان تک آیا تو سائرہ نے بھی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار کیا۔

"وعلیکم السلام یاد آ گئی پھپھو کی؟" وہ پیار سے شکوہ کرتی بولیں تو وہ ہنس دیا۔

"بس پھپھو کام ہی بہت ہوتا ہے۔۔اب بھی فاریہ نے ضد کی تو لے آیا آپکی طرف۔" وہ بولتے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا تو نظر شاہ زر پر پڑی۔

"اوہ ینگ مین کیسے ہو؟" وہ اس سے مصافحہ کرتا ملا تو مجبوراً شاہ زر کو بھی اس سے ملنا پڑا۔

"میں ٹھیک۔۔" سادہ سے انداز میں جواب دیتا وہ خاموش ہو گیا رسماً بھی اس کا آگے سے حال دریافت کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

سعد کا اس کے انداز پر منہ بن گیا۔

"ویسے یہیں ہوا بھی تک۔۔گئے نہیں تم واپس امریکہ ؟" لہجے میں چھلکتا طنز شاہ زر کو غصہ دلا گیا مگر وہ سائرہ کا احساس کیے ضبط کر گیا۔

"مامی میری چائے کسی کے ہاتھ بھجوا دیجیئے گا میں اوپر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔"

وہاں سے اٹھتے ہوئے وہ ایک نظر سعد پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔

"سعد!! بری بات بیٹا ایسے نہیں کہتے مجھے آپ کا یوں بات کرنا بالکل اچھا نہیں لگا میں شاہ زر کے سامنے نہیں بولی مگر یوں اچھا نہیں لگتا وہ بھی اپنی خوشی سے تو نہیں رہ رہا یہاں۔۔کم ہی کوئی بات چیت کرتا ہے کسی سے۔" سائرہ نے اسے تفصیلی بتایا تو سعد نے تمسخرانہ سر جھٹکا۔

سائرہ کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔

"اچھا یہ بتاؤ فاریہ کہاں ہے ؟" وہ اس کا دھیان ہٹانے کو بولیں۔

"اوپر ہے آپکی بیٹی کے ساتھ۔۔" اس کے بتانے پر وہ سر ہلا گئیں۔

"پھپھو میں ضرار کے پاس سے ہو کر آتا ہوں۔" وہ کہتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡

ہائے ضاری کیسے ہو؟" ضرار کو اندر آتا دیکھ کر فاریہ نے مسکرا کر کہا تو ضحی نے آنکھیں سکیڑے فاریہ کو دیکھا۔

"میں ٹھیک تم کیسی ہو فاری۔" ضرار نے بھی بیڈ پر اپنی جگہ بناتے ہوئے اس سے پوچھا تو ضحی کو ان کی یہ بے تکلفی زہر لگی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟ اصل میں مجھے تم سے ایک پوائنٹ سمجھنا تھا تو تم مجھے سمجھا دو گے۔"

www.novelsclubb.com

"میں بھی سمجھا سکتی ہو میرا اور ضرار کا ایک ہی سبجیکٹ ہے۔" فاریہ کے کہتے ہی ضحی نے دانت پیستے ہوئے فاریہ سے کہا تو ضرار سمیت سب نے اپنی ہنسی دبائی۔

"آپ کو کوئی پرابلم تو نہیں ہو گی؟" فاریہ نے اس کا خیال کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے زی بھائی سے سمجھا تو ضحی کو تب ضرور پرابلم ہو گی۔" عنیشا کے

کہنے پر سب ہنس دیئے مگر ضحی نے اسے گھورا۔

"نہیں مجھے کوئی ایشو نہیں ہے میں سمجھا دونگی۔" ضحی نے زبردستی کی مسکراہٹ سجائے کہا تو فاریہ مسکرا دی۔

"تھینک یو سو مچ۔۔زی بھابھی۔" فاریہ نے کہتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی تو ضحی نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"مجھے عنیشا اور ریشفہ بتا چکی ہیں کہ آپ کو زی بھابھی کہلوانا بہت پسند ہے کیونکہ یہاں سب ضاری کو زی کہتے ہیں سو۔۔" وہ ضحی کو وضاحت دیتی بولی تو ضحی نے ایک نظر ان میسنیوں کو دیکھا جو ہنسی دبائی بیٹھی تھیں۔ضرار ہنستا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چلو تم لوگ انجوئے کرو پھر سب اپنی زی بھابھی کے ساتھ۔۔" ضرار کے شرارت سے کہنے پر ضحی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

اسے بھابھی لفظ سے سخت چڑ تھی۔

"زی بھابھی کا کچھ لگتا۔۔شوخا۔۔ہونہہ۔"وہ سوچتی ہوئی پھر سے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"ویسے بہت مبارک ہو آپکو ضحی۔۔سیریسلی آپ دونوں کا کپل بہت سویٹ ہے۔۔مزے کی بات آپ دونوں کے نیم زی سے سٹارٹ ہوتے ہیں۔۔زی بھائی کی زی بھابھی۔۔اب سے میں بھی ضاری کو زی ہی کہا کروں گی۔"وہ پرجوشی سے کہتی ضحی کو حیران کر گئی۔

"اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے۔۔"فاریہ نے آخر میں دعا دی تو سب نے باآواز بلند آمین کہا۔

www.novelsclubb.com

ضحی بھی مسکرا دی۔۔

فاریہ کو تو شروع سے ضرار ایک دوست کی طرح اچھا لگتا تھا اس نے ضرار کے متعلق کبھی ایسی سوچ رکھی ہی نہیں تھی۔اس لیے وہ خوش تھی۔

"یشفہ یہ ذرا شاہ زر کو دے آؤ۔" سائرہ کے کہنے پر یشفہ سر ہلاتی چائے لیے اس کے کمرے کی طرف آگئی وہ تو فاریہ کے لیے کچھ بنانے آئی تھی۔۔فاریہ اب صحی سے کچھ اہم پوائنٹس سمجھ رہی تھی اور عنیشا حمزہ کی تلاش میں نکل گئی تھی وہ اس سے سارا دن میں اگر نہیں ملتی تو چین نہیں آتا تھا۔

یشفہ نیچے آگئی تو سائرہ نے اسے کام کہہ دیا وہ بھی شاہ زر کا۔۔

کمرے کے باہر کھڑے دروازے پر ناک کرتی وہ سر پر ڈوپٹہ جمائے لب کاٹ رہی تھی۔

"آجاؤ۔۔" اس کی اندر سے آتی آواز پر ہی اس کی دھڑکنوں کا شور بڑھا تھا وہ اپنے آپ پر قابو کرتی اندر آگئی۔

وہ فائلز کھولے معائنہ کر رہا تھا یہ وہی فائلز تھیں جو یشفہ سے ٹکرا جانے پر گری تھیں۔

"آپکی چائے۔۔" وہ اس کے پیچھے کھڑی بولی تو شاہ زر نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہاں رکھ دو۔۔" وہ ٹیبل پر اشارہ کرتا بولا۔۔ نگاہ بمشکل فائل پر جمائے رکھی۔ وہ اسے دیکھنے سے گریز ہی کرتا تھا۔

یشفہ نے کانپتے ہاتھوں سے چائے رکھی تھی تبھی اس کو اپنے پاؤں پر کچھ چلتا محسوس ہوا۔ ڈر کے مارے چیخی تو چائے کا کپ ہاتھ میں لڑکھڑایا اور چائے ٹیبل پر گر گئی۔

"آ۔۔۔" وہ چیختی ہوئی پیچھے ہوئی۔ گرم گرم چائے ہاتھ پر بھی گر گئی مگر یہاں ابھی درد سے زیادہ ڈر تھا۔

شاہ زر اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی فائلز کو بروقت سائیڈ پر کرتا وہ اس پاگل لڑکی کی طرف مڑا۔

"یہ سب کیا تھا یشفہ؟" وہ سخت تیور لیے موڑا مگر یشفہ کو دیکھ کر زبان کو بریک لگی۔

"یہ کیا کیا۔۔ ٹیبل پر تو گرائی سو گرائی ہاتھ پر بھی۔۔ ادھر دکھاؤ۔" شاہ زر نے فکر مند ہوتے ہوئے ہاتھ آگے کیا مگر یشفہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"یہاں ابھی کچھ تھا۔۔ میرے پاؤں پر سے گزرا ہے؟" یشفہ نے زمین کی طرف

دیکھ کر کہا۔

"کہاں؟ شاہ نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"آ۔۔۔یہ رہا۔" وہ زمین پر شاہ زر کی پاؤں کی طرف اشارہ کرتی ایک مرتبہ پھر چیختی ہوئی صوفے پر چڑھ گئی۔

"تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔ایک کیڑا ہے بس۔" شاہ زر نے کارپٹ پر چلتے کیڑے کو دیکھا جو زیادہ بڑا بھی نہیں تھا اور اکثر کارپٹ پر آجایا کرتے تھے۔

"ہاں تو۔۔ہے تو کیڑا ناں۔۔پلیز اسے مار دیں۔۔اور آپ تو بڑے صفائی پسند بنتے ہیں اور کمرے میں کیڑے ہیں آپ کے۔۔" وہ ڈرتی ہوئی آخر میں کمر پر ہاتھ جماتی بولی تو شاہ زر کا منہ کھل گیا۔وہ ایک کیڑا تھا صرف۔۔اپنے آپ سے ہی اس نے اتنے سارے کیڑوں کا سوچ لیا تھا۔

"ہاں میرے کمرے میں تو ان کا پورا خاندان رہتا ہے۔" وہ جل بھن کر بولا تھا۔

"کیا سچی؟ کیا آپ نے انہیں خود رکھا ہوا ہے کوئی ایکسپریمنٹ کرنے کے لیے۔۔

ڈی فارمیسی میں کیاان کا بھی معائنہ کرناپڑتاہے؟؟"یشفہ توسیریس ہوتی بولی توشاہ زرنے اپناسرپیٹا۔۔

سب سے پہلے تواس نے بیچارے کیڑے کومارا۔پاؤں اس کے اوپر سے ہٹاتااب وہ یشفہ کی طرف آیا۔

"نیچے اترو یہاں سے۔۔ماردیاہے میں نے۔۔اپناہاتھ دکھاؤ۔"وہ سخت لہجہ لیے بولاتویشفہ نے اسے دیکھا۔

"اورجو باقی کاخاندان ہے اسکا؟؟"وہ ابرواچکا کر بولی توشاہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے پاگل ہو۔۔

www.novelsclubb.com

"شف ہاتھ دکھاؤ۔۔لال ہورہاہے۔۔"غصے میں بولتے ہوئے اسے احساس نہیں ہواوہ اسے شف بول گیا تھا۔مگریشفہ نے اسے حیرانی سے ضرور دیکھالیکن فلحال اس کوغصے میں دیکھ کرنیچے اتری تھی۔

"تم بالکل پاگل لڑکی ہو۔"اس کاہاتھ دیکھتے مسکراتے ہوئے

کہا تو یشفہ کا دل زور سے دھڑکا۔

"ایک منٹ۔" اس کو کہتا وہ ڈرار سے ٹیوب نکال کر اس تک آیا۔

"یہ لگا لینا۔ ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ مسکرا کر کہتا واپس ٹیبل تک آیا۔

"اب یہ مت سمجھنا کہ میں نے آپ کے لیے اپنے ہی ہاتھ پر گرم گرم چائے گرا لی۔" یشفہ کے منہ بنا کر کہنے پر شاہ زر کو اپنی کل کی کہی بات یاد آئی جو اس نے کچن میں یشفہ سے کہی تھی۔

وہ سوچتے ہوئے بے ساختہ مسکرایا تھا۔

"یشفہ۔۔!" وہ اسے پکارتا ہوا مڑا تھا مگر وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔

"چلی بھی گئی۔۔" شاہ زر پھیکی سی مسکراہٹ سجائے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چائے بھی مجھے سمیٹنے پڑے گی۔"

وہ اسے بتانا چاہتا تھا اپنی ساری بے چینی۔۔ مگر آج پھر موقع نہیں مل پایا تھا۔۔ وہ اس کے کمرے سے جا چکی تھی۔

شاہ زر کا دل کیا کہ وہ اسے روک لے مگر وہ تو بتائے بغیر ہی نکل گئی۔۔کمرے سے۔۔یا شاید زندگی سے بھی۔۔۔

لیکن کبھی کبھی کسی کو اگر سچے دل سے چاہو تو وہ ضرور ملتا ہے۔۔پتہ نہیں یشفہ نے اسے سچے دل سے چاہا تھا کہ نہیں۔۔

مگر شاہ زر اب سچے دل سے چاہنے لگا تھا۔۔وہ مزید دوری نہیں چاہتا تھا۔۔مگر موقع نہیں مل رہا تھا اسے کچھ کرنے کا۔۔

"یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا؟"عنیشا نے یشفہ کے ہاتھ کو دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔

"کچھ نہیں بس۔۔ایسے ہی۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا تو عنیشا نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟"عنیشا نے اسے دیکھتے پوچھا۔

"چائے گر گئی تھی یار۔۔غلطی سے۔"یشفہ نے جان چھڑائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا یار۔۔دھیان رکھا کرو۔۔"وہ اسے کہتی چپ ہو کر بیٹھ گئی۔

"تمہیں آج کیا ہوا؟"یشفہ نے اب کہ اس سے پوچھا۔

"میں بور ہو رہی ہوں۔۔حمزہ صبح سے گھر نہیں آیا۔۔کمبائن سٹڈی کا پلان تھا آج اس کا اپنے دوست کے ساتھ۔رات میں آئے گا۔"عنیشا نے اپنے ہاتھوں پر چہرہ گرائے ہوئے کہا تو یشفہ مسکرائی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ وہ اب رات میں آئے گا؟"یشفہ نے اس کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر پوچھا۔

"تائی جان نے بتایا میں نے ان سے پوچھا تھا اس لیے۔۔"

"اچھا چلو یار آنے والا ہو گا آٹھ تو بج گئے ہیں۔"یشفہ نے اسے تسلی دی تو عنیشا سر ہلا گئی۔

"تمہاری وہ کزن اور اس کا بھائی چلے گئے؟"عنیشا نے یاد آنے پر پوچھا۔

"ہمم چلے گئے ہیں۔۔"یشفہ نے سرسری سا بتایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شف تمہیں اپنا وہ کزن عجیب نہیں لگتا؟"عنیشا کو سعد ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"عجیب و غریب لگتا ہے مجھے۔۔بات ہی مت کرو اس کی۔"یشفہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"ہمم۔۔فاریہ سے بلکل الٹ ہے وہ لفنگا۔"عنیشا کے کہنے پر یشفہ کو دو تین سال پہلے کی بات یاد آ گئی۔

"سعد بھائی۔۔آپ کو مامی۔۔"وہ دروازہ کھولتی اندر آئی تھی جب اندر کمرے کی حالت دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

کمرے میں سیگریٹ کا دھواں اتنا تھا کہ وہ کھانسنے لگ گئی۔نیچے کارپٹ پر سعد بیٹھا ٹی وی کا ریموٹ ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر بوکھلایا۔۔ایش ٹرے میں سیگریٹ کا انبار لگا ہوا تھا اور ٹی وی پر کوئی فحاش سین دیکھ کر اس کے رنگ اڑے اور وہ سعد کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتی کمرے سے باہر بھاگنے لگی جب سعد جلدی اٹھ کر اس تک آیا۔

"خبردار کسی کو بتایا تو بہت برا حال کروں گا۔" بجائے ڈرنے کے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔

یشفہ کو غصہ آگیا۔

"میں یہاں تم سے ڈر کر بیٹھی ہوں جو کرنا ہے کر لو۔۔ میں ابھی جا کر مامی کو بتاتی ہوں تم کس کردار کے مالک ہو مسٹر سعد بدر۔" وہ انگلی اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تو سعد کو اس لڑکی کی جرات پر غصہ آگیا۔

"میری بات سن لو۔۔ اپنے کام سے کام رکھو۔۔ سمجھی ورنہ میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔" وہ اسے ایک نظر دیکھتا بے نیازی سے بولا تو یشفہ نے اپنے دانت پیسے۔

"یو ایڈیٹ۔۔ مجھے تم سے کوئی لینا دینا بھی نہیں ہے بھاڑ میں جاؤ۔" وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی تو سعد سیٹی پر دھن بجاتا بالوں میں ہاتھ چلاتا دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

یشفہ خیالوں میں گم تھی جب ضحی کمرے میں آئی۔

"یشفہ تمہیں تائی جان بلا رہی ہیں۔" ضحی اس کے پاس آتے ہوئے بولی تو یشفہ سر ہلاتی وہاں سے چلے گئی۔

"تم سناؤ۔۔ کیسی لگی فاریہ تمہیں؟" عنیشا نے ضحی کو چھیڑا۔

"شروع میں بری بعد میں اچھی۔" ضحی نے صفائی سے جواب دیا تو عنیشا ہنس دی۔

"اچھا جی۔"

"یہ ویسے تم لوگ بعض آجاؤ۔۔ زی بھابھی مت کہا کرو مجھے۔" ضحی نے ناک چڑھائی تو عنیشا کی ہنسی نکل گئی۔

"اوکے زی بھابھی۔" ضحی کو کہتے ہی وہ کمرے سے بھاگی تھی پیچھے سے ضحی پیچ وتاب کھا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ اپنی ماں کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں کیا برائی ہے اس میں۔۔اپنوں میں جاؤ گی اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہے؟" سائرہ کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"لیکن مما مجھے سعد نہیں پسند۔۔اس کا کریکٹر نہیں ٹھیک۔" وہ سر جھکائے بولی۔

"کیا غلط ہے اس میں۔۔اتنا شریف بچہ ہے۔"

"اوہ پلیز مما اپنے بھتیجے کو ڈیفینڈ نہیں کریں۔۔آپ جانتی ہیں کہ وہ سیگریٹ پیتا ہے۔۔مجھے الرجی ہے سگریٹ سے۔" وہ ان کی بات کاٹ گئی۔

"یہ کوئی وجہ نہیں ہوئی۔۔اور بھائی جان نے بتایا ہے کہ وہ اب نہیں پیتا۔۔اس نے اپنے آپ کو کافی حد تک سدھار لیا ہے۔" سائرہ نے اسے بتایا تو یشفہ نے نظر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"مما ایسے لوگ نہیں سدھرا کرتے۔۔مجھے سعد نہیں پسند۔۔آگے آپ کی مرضی۔۔آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتیں۔" وہ روہانسی ہو گئی۔

"سعد نہیں تو پھر اور کون؟" سائرہ اب اصل مدعے پر آئی تھیں۔یشفہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"کوئی بھی بس سعد نہیں۔" وہ مستحکم لہجے میں بولی اسے مضبوط رہنا تھا۔

"اچھا چلو تمہارے پاپا آتے ہیں تو بات کرتی ہوں۔ویسے مان جاتی تم۔شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا اگر نہ سدھرا ہوا تو۔۔" سائرہ نے ایک آخری کوشش کی کمزور سی۔

"مما آپ بھی ایسا سوچتی ہیں کہ شادی کے بعد ایسے لوگ ٹھیک ہو جائے گے اور اس لیے ہم لوگ لڑکی کی زندگی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔۔ایسے لوگ ماں باپ کے دباؤ پر تو ٹھیک رہ لیتے ہیں مگر بیوی سے نہیں سنبھلتے۔۔ایسے لوگوں کے نزدیک بیوی ایک زر خرید غلام سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔۔"

یشفہ کو اپنی ماں کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔

"اچھا میری ماں نہ بنو۔۔چلو جاؤ میں بات کرتی ہوں تمہارے پاپا سے اور ضرار

سے۔"وہ اس کو آنکھیں دکھاتی بولیں تو یشفہ مسکرائی۔

"مما میں بس آپ کو بتا رہی تھی کہ ہم لوگ یہ سوچ رکھ کر شادی کر دیتے ہیں تو انجانے میں لڑکے کو ٹھیک کرنے کے چکروں میں لڑکی کی زندگی برباد کر دیتے ہیں۔۔"وہ ان کے گال چومتی وہاں سے بھاگی تھی۔

"بعض آجاؤ اپنی ان بچکانہ حرکتوں سے۔"وہ اسے ڈانٹ کر رہ گئیں پھر مسکرا دیں۔ان کی بیٹی کتنی ہی بچکانہ حرکتیں کر لے مگر وہ کتنی سمجھ دار تھی۔۔اور ان کا سر کبھی نہیں جھکنے نہیں دیا۔اب بھی اپنی بات کتنے طریقے سے سمجھا کر گئی تھی بجائے اونچی آواز میں بحث کرنے کے۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے بے ساختہ اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

رات ابھی سب ڈائینگ ٹیبل نہیں آئے تھے بس ضراریشفہ اور شہریار تھے۔جب عنیشا موبائل میں سر دیئے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ بے دھیانی میں پاؤں رکھا تو

پاؤں رپٹا اور یہ دھڑام عنیشا بی بی زمین پر۔۔اس دھماکے پر سب ینگ پارٹی نے سر اٹھایا تو سب کا قہقہہ نکل گیا۔

عنیشا خود ہکا بکا سی بیٹھی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے ایک دم سے۔ سمجھ آنے پر وہ شرمندگی سے اٹھنے لگی کہ پاؤں میں درد اٹھنے پر دوبارہ سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گئی۔

پیچھے سے حمزہ کے قہقہے پر اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

"یقین مانو عنیش میں نے تمہیں گرتے ہوئے دیکھا۔ کیا سین تھا۔" وہ اس کے پیچھے سے آتا اس لمحے کو یاد کرتا پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا ہوا دوہرا ہو گیا۔

"حمزی۔۔کتنے برے ہو تم۔۔بچا بھی سکتے تھے تم مجھے۔۔لیکن نہیں۔۔دفعہ ہو جاؤ۔" وہ غصے سے بولتی ریلنگ کا سہارا لیتی مشکل سے اٹھی مگر چلنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

یشفہ جلدی سے اٹھی اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس کمرے میں لے جانے لگی۔

عنیشا بھی یشفہ کے سہارے لنگڑا کر چل رہی تھی۔

"لنگڑی ککڑی۔"اس کے ایسے چلنے پر حمزہ نے پیچھے سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا بیچاری یشفہ نے اپنی امڈ آنے والی ہنسی دبائی۔عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"اپنا موبائل دیکھ لو وہ تو ٹھیک ہے نا۔۔تمہاری خیر ہے۔۔"حمزہ بھی اس کے ساتھ آیا تھا۔

"حمزی اگر تمہیں خود سے ذرا سا بھی پیار ہے تو خاموش ہو جاؤ۔"وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی ں ولی۔

"اوہ دھمکی۔۔چل تو لو پہلے ٹھیک سے۔۔پھر اماں بن جانا۔۔لنگڑی ککڑی۔"وہ اسے زبان چڑاتا نیچے بھاگا تھا۔

"حمزی!!"عنیشا یشفہ سے اپنا بازو چھڑواتی بھاگنے لگی۔۔جب یشفہ نے اسے پکڑا۔

"پاگل ہو یار پاؤں پر چوٹ آئی ہے چلا جا نہیں رہا محترمہ اس کے پیچھے بھاگے گی۔" یشفہ نے اسے سنائی تھی تو وہ مڑی۔

"چھچھوندر۔"غصے سے حمزہ کو کہتی جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"پرانا ہو گیا عنیش کچھ نیا لاؤ۔" وہ اسے سلگاتا ہنس کر بولا تو عنیشا دانت پیس کر رہ گئی۔

"یار کتنا لڑتے ہو تم لوگ حد ہوتی ہے۔۔" یشفہ نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"تم بھی مجھے سناؤ۔۔ دیکھا تھا تم نے وہ تمہارا ڈفر بھائی بول رہا تھا۔ خود لڑتا ہے مجھ سے۔" وہ غصے سے بولی۔

"اچھا کام ڈاؤن۔ ریلیکس ہو کر بیٹھو۔" یشفہ نے اسے ٹھنڈا کیا۔

"تمہارا بھائی مجھے ریلکس رہنے دو تب ناں۔۔" وہ تنک کر بولی تو یشفہ کی ہنسی نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"چین تو تم بھی اسے لینے نہیں دیتی ایک دوسرے کے بغیر تم لوگوں کا گزارہ بھی نہیں ہے۔" یشفہ نے اسے چھیڑا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

لیکن بات تو سچ تھی۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد عنیشا یشفہ کے سہارے ہی نیچے آئی تھی۔ ڈائیٹنگ ٹیبل پر سب

آ چکے تھے۔شاہ زر بھی۔۔۔اور زرمین بھی یشفہ اور عنیشا کے درمیان میں آ کر بیٹھ گئی۔

سب نے عنیشا کی چوٹ کے بارے میں پوچھا تو حمزہ ہنسی دبائے بیٹھا رہا یشفہ نے سب کو بتایا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا تھا۔

"زرمین بیٹا کل پولیس آئے گی انہوں نے انوسٹیگیشن کرنی ہے کچھ۔۔۔آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا آپ انہیں بتاؤ گی تاکہ وہ مدد کر سکیں آپ کے شوہر تک پہنچنے کی۔۔اور یہ جو پرسوں واقعہ ہوا ہے یہ یقیناً اسی ملک کے ہی لوگ ہونگے۔۔ہمارے لیے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔"سہیل صاحب نے زرمین کو کہہ کر اپنی بات جاری رکھی۔وہ سب کو آگاہ کر رہے تھے۔

"بیٹا تم سب بھی ایک ساتھ نکلا کرو یونی کے لیے۔۔سب جایا کرو۔اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ ہمارا گھر سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں اس کے لیے کل پرسوں تک پولیس ہی گھر کے باہر سیکیورٹی کے لیے مزید گارڈز بھیج دے گی۔"انہوں نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنی بات مکمل کی تو سب نے سر ہلا دیا۔

"یہ کیا اب سے نو فٹ بال۔۔نو کرکٹ۔۔"شہریار صدمے سے بولا تو حمزہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"جی ہاں تایا جان کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔باہر نہیں نکلنا موٹو۔"

"آپ مجھے موٹو نہ کہیں۔"وہ غصہ کرتا بولا تو حمزہ سمیت عنیشا اور زرمین بھی ہنس دیں۔وہ چاروں اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔

"اگر اتنا ہی مسئلہ ہے تو کالج سے بھی چھٹی کروائیں۔"شہریار نے منہ پھلایا۔

"نکمے انسان ہو۔۔ویسے روز روز کونسا جاتے ہو؟نیا بہانہ مل گیا ہے اب۔"عنیشا نے بھی اسے گھورا وہ صرف پریکٹیکل کی تیاری کے لیے کبھی کبھی جایا کرتا تھا اور پھر

www.novelsclubb.com

بھی ایسا کہہ رہا تھا۔

"پتہ نہیں میٹرک پاس کیسے کرلی اس نے۔"حمزہ نے اسے چھیڑا۔

"جیسے آپ نے کی تھی۔"دانت نکالتے ہوئے کہا گیا تو جواب میں حمزہ نے بھی دانتوں کی نمائش کی عنیشا کو وہ دونوں پاگل لگے وہ زرمین کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"ویسے زرمین آپی۔۔آپ کو کیا لگتا ہے یہ وہی لوگ ہونگے؟"عنیشا نے اب زرمین نے پوچھا تھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتی انہوں نے نقاب کیا ہوا تھا شکل نظر نہیں آئی۔۔اور ملک کا کوئی ایک بندہ ہے۔۔پورا گاؤں اس کے اشارے پر چلتا ہے۔"زرمین اپنے سندھی لہجے میں بول رہی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں۔۔کل پولیس آئے گی وہ آپ کا بیان لے گی آپ سب کچھ انہیں بتا دینا۔"عنیشا نے زرمین کو حوصلہ دیا۔

"بس میرے شوہر کو کچھ نہ ہو۔اللہ اس کی حفاظت کرے۔آمین۔"اس کے کہنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر ان تینوں نے آمین کہا تھا۔

"آپ کے شوہر کا نام کیا ہے؟" یہ سوال شہریار کی طرف سے آیا تھا۔

"عبدالرحمن۔" زرمین کے بتانے پر عنیشا کو بھی دلچسپی ہوئی۔ وہ آج اس سے تفصیلی بات کر رہے تھے۔

"آپ کا اور عبدالرحمن بھائی کا نکاح کیسے ہوا؟" عنیشا کے پوچھنے پر زرمین مسکرائی۔ وہیں حمزہ نے عنیشا کو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کہ بس اب زرمین کی شامت۔۔ عنیشا ایک بار بولنے پر آئے تو بس پھر اگلا بندہ ہاتھ جوڑ کر ہی چپ کرواتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ لوگ ہمارے بہت اچھے پڑوسی تھے۔۔ ہر مشکل میں ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ ان کے حالات ہم لوگوں سے بہت بہتر تھے۔۔ پھر جب ابا کا انتقال ہوا تو فہیم چچا مطلب عبدالرحمن کے ابا مجھے اپنے ساتھ گھر لے آئے میں ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔

ایک دن میرے دونوں بھائی واپس آ گئے وہ ہمیشہ غلط کاموں میں ملوث رہیں ہیں اس لیے ابا انہیں گھر نہیں آنے دیتے تھے۔

لیکن اس دن یہ لوگ آ گئے اور فہیم چچا سے بہت لڑے میرے لیے نہیں۔۔ جائیداد کے لیے جو ابا نے ساری میرے نام کی تھی دو جگہ چھوٹی زمینیں لی تھیں ابا نے۔۔ پھر مجھے خطرہ نہ ہو۔۔اس لئے فہیم چچا میری رکھوالی ہر وقت نہیں کر سکتے تھے انہوں نے شہر بھی چکر لگانے ہوتے تھے۔یوں لوگ بھی باتیں بنا رہے تھے کافی تو چچا نے عبدالرحمن سے اجازت لے کر میرا نکاح کروا دیا اور ساتھ ہی میری حفاظت کرنے کا وعدہ بھی لیا اس بات سے چاچی بھی خوش ہو گئی۔انہیں میں بہت پسند تھی شروع سے۔۔وہ مجھے اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں لیکن ان حالات میں نہیں۔۔ لیکن قدرت کی مرضی۔" وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

عنیشا جیسے ایک ٹرانس سے نکلی یا شاید حمزہ اور شہریار بھی۔

"تو پھر آپ یہاں تک کیسے آئیں مطلب اپنے بھائیوں کے ہاتھ کیسے لگ گئیں؟"

حمزہ نے سوال کیا۔

"ایک دن چچا فہیم شہر گئے تھے یہ لوگ شاید موقع کی تلاش میں تھے۔ملک تہور کے چند بندوں کے ساتھ یہ لوگ ہمارے گھر آ گئے۔اور چاچی کو بھی مارا۔۔ عبدالرحمن نے بہت کوشش کی لیکن ان لوگوں نے اس کو بھی بندوق مار کر بے ہوش کر دیا اور مجھے اور اسے اٹھا لائے۔۔اس کے بعد مجھے نہیں پتہ ان لوگوں نے عبدالرحمن کو کہاں رکھا۔۔ پیچھے سے چچا اور چاچی کس حال میں ہیں۔" وہ رونے لگی تھی۔عنیشا نے اس کو چپ کروایا۔

"آپ چپ ہو جائیں اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔اس ملک تہور کا بہت برا انجام ہو گا۔۔یہ تڑپے گا۔" عنیشا کو واقعی اس بندے پر بہت غصہ تھا۔باتیں سن کر تو مزید آ رہا تھا کس طرح بھائیوں کو ہی بہن کے خلاف کر دیا تھا کہ وہ اسے بیچنے کے لیے بھی تیار تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ اسے دلاسہ دیتے اس کے ساتھ اندر آ گئے تھے۔کافی رات

ہو گئی تھی۔ صبح سب نے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔

"میری بات سنو تم۔۔!" حمزہ زینب کے سامنے آ کر بیٹھا تھا۔اس وقت وہ کینٹین میں اکیلی بیٹھی تھی۔زینب نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کہو کیا بات ہے۔" وہ سب کچھ چھوڑ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"آئندہ مجھ سے اور میرے معاملات سے دور رہنا۔" وہ کھڑا ہوتا اسے دیکھتے بغیر نکل گیا۔

زینب کا منہ کھول گیا وہ فوراً سے سنبھلتی حمزہ کے پیچھے بھاگی۔

www.novelsclubb.com

"حمزہ رکو! میری بات سنو۔" وہ اس کو بازو سے پکڑتے روکنے لگی۔

"ڈونٹ ٹچ می۔" ابرو اٹھا کر اپنی بازو کی طرف اشارہ کرتا بولا جہاں پر اس کا ہاتھ تھا۔زینب نے خفت سے ہاتھ پیچھے کیا۔

"اوکے۔۔ لیکن ایک بات کلیئر کر لیتے ہیں۔" وہ کانوں کے پیچھے بال اڑستی بولی تو

حمزہ نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی۔

لمبی قمیض نیچے جینز کی پینٹ بالوں کو پونی میں قید کیے متناسب جسامت کی ایک خوش شکل لڑکی تھی۔۔

"کرو۔۔" وہ بے نیازی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے بولا۔

"ایسے نہیں۔۔ پلیز وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ بس تھوڑی دیر۔" حمزہ کے نگاہ اٹھا کر دیکھنے پر اس نے التجا کی۔ حمزہ سر ہلاتا پاس ہی ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ زینب کی سکھ کا سانس لیتی اس کے سامنے جا کر بیٹھی۔

"جلدی بات کرو جو کرنی ہے۔" وہ بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھنا بولا۔

"پتہ نہیں کس چیز کا غرور ہے۔" زینب اسے دیکھتی سوچ کر رہ گئی۔

"تم مجھ سے ایسے کیوں بات کر کے گئے ہو؟ میں تمہارے کسی معاملے میں نہیں کودی۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تم مجھ سے اتنی روڈلی بات کیوں کرتے ہو؟" وہ اپنے لبوں پر زبان پھیرتی بولی۔

"تم نے اپنی دوست سے نہیں کہا کہ میں اور تم جلد شادی کر رہے ہیں اور میں تم سے شادی کروں گا پیپرز کے بعد؟" وہ آگے کو ہوا تھا۔

زینب کا رنگ فق ہوا تھا۔

"بتاؤ جواب دو۔۔خود سے ہی اتنی خوش فہمی کیسے پال لیتی ہو؟" اب وہ اسے شرمندہ کر رہا تھا۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔مم۔۔میں ایسے کیوں کہوں گی؟" اس نے جھوٹی صفائی پیش کی۔

"غلط فہمی نہیں حقیقت ہے۔۔میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے تم اس دن یہیں کنٹین میں بیٹھی بات کر رہی تھی۔مجھے تمہاری بات سن کر غصہ بہت آیا۔مگر میرے کچھ دوست میرے ساتھ تھے تو میں لحاظ کر گیا۔۔مجھے تمہاری عزت کا خیال ہے۔تمہیں بھی چاہیے مزید میرے کسی معاملات میں مت گھسو اور خود بھی اپنی عزت کا خیال رکھو زیادہ بہتر ہو گا۔" وہ تحمل سے بولتا آخر میں چبا چبا کر بولا اور

ایک نگاہ اس پر ڈالتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیپ ڈیٹ ان یور مائنڈ ایز سون ایز پوسبل۔" ٹیبل پر جھک کر کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔اور وہ کنگ بیٹھی رہ گئی۔

ہوش آنے پر اپنے دانت پیسنے لگ گئی۔

"ڈیم اٹ۔۔سارا پلان خراب ہو گیا۔۔مگر اس انسان کو تو میں ہاتھوں سے نکلنے نہیں دونگی۔۔تم میرے ہی ہو مسٹر حمزہ۔۔تم بھی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے خیالوں میں ہی حمزہ کو مخاطب کیے بولی۔

www.novelsclubb.com

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"شاہ زر بھائی دادی جان کا بلاوا آیا ہے۔" شاہ زر یونی سے آکر ابھی اپنے شوز اتار رہا تھا جب شہریار نے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے اطلاع دی۔اس نے

چونک کر سر اٹھایا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں۔" وہ اسے کہتا سوچنے لگا کہ پتہ نہیں کیوں بلایا ہے۔

آستنیوں کے بٹن کھولتا وہ بازو اوپر چڑھاتا منہ دھونے لگ گیا۔ زہن میں اچانک یشفہ کا خیال آیا۔ مسکراتے ہوئے خود کو باتھ روم مرر میں دیکھا۔

"کیا میں رہ پاؤنگا اس کے بغیر؟" خود سے سوال کیا۔

"نہیں۔" جواب کھٹاک سے آیا تھا۔

"لیکن مجھے تو یہاں رہنا ہی نہیں ہے میری منزل محبت کا حصول نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔۔ مجھے امریکا واپس جانا تھا۔۔ بچپن سے جب یہ سوچ کر ثابت قدم رہا ہوں۔۔ تو اب کیوں ڈگمگا رہا ہوں۔ میں تو کسی سے اتنی بات بھی نہیں کرتا تھا پھر یہ لڑکی کیسے میرے دل میں گھر کر گئی۔"

وہ واشروم سے باہر نکلتا تاول سے منہ تھپتھپاتا تاول کو وہی صوفے پر پھیلاتا کمرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے باہر نکلا تھا جب نظریں کمرے سے نکلتی یشفہ پر پڑیں۔۔

چاہنے کے باوجود وہ اسے پکار نہیں پایا۔

دل کی خواہش کو دباتا وہ اس کے پاس سے گزرتے سر جھکائے سیڑھیاں اترا تھا۔

یشفہ اسے دیکھ کر پل کو رکی تھی مگر پھر سر جھٹکتی وہ بھی سائرہ کے کمرے کی طرف گئی تھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"جی نانو جان اپ نے بلایا تھا؟" وہ ان کے کمرے کے دروازے پر ناک کرتا اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بچہ۔۔ادھر آؤ میرے پاس۔" وہ اسے اپنے پاس بلواتیں پیار سے بولیں۔

وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"کیا کر رہا ہے آجکل میرا بچہ ؟" وہ اس کے ہاتھ تھامتی بولیں تو وہ ان کو دیکھنے لگا۔

کافی عرصے بعد کسی نے اس سے یوں شفقت سے بات کی تھی۔

"کچھ نہیں بس پڑھائی پیپرز ہونے والے ہیں۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"اس کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" انہوں نے اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں سے امریکا جانا ہے ڈیڈ کے پاس۔" وہ لب کاٹتے بولا۔

"اچھا ملنا ہے اسے۔" نانو جان نے اندازہ لگایا اس نے ایک نظر انہیں دیکھا۔

"نہیں نانو جان۔۔ مستقل طور پر وہی سیٹل ہو جاؤں گا پھر۔۔ لیکن آپ لوگوں سے بھی ملنے آیا کرونگا۔" وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے بول رہا تھا جب نظر اٹھا کر نانو جان کو دیکھا تو ساتھ میں دلاسہ بھی دیا۔

"بیٹا تمہاری مرضی۔۔ میں نے تو کچھ اور ہی سوچا ہوا تھا۔ لیکن تمہاری زندگی ہے میں زبردستی تو نہیں کر سکتی۔" وہ جیسے خاموش ہو گئیں تھیں۔

"نانو جان آپ تو ایسا مت کہیں۔۔ آپ کا بہت احترام والا رشتہ ہے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔ پلیز مجھے ایسے بھیجیں گی تو میں خوشی خوشی کیسے جاؤں

www.novelsclubb.com

گا۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"نہیں بیٹا۔۔بس تو میری بیٹی کی آخری نشانی ہے میں چاہتی تھی کہ تو ہمارے ساتھ رہے۔۔"ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔شاہ زر نے ان کا ضعیف چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"نانو جان پلیز میرا آپ لوگوں سے کانٹکٹ رہے گا بس مجھے یہاں سے جا لینے دیں۔۔میں اب ساری زندگی آپ لوگوں کے احسان پر نہیں گزار سکتا جب میں خود اس قابل ہو گیا ہوں کہ اپنے لیے کچھ کر سکوں۔"وہ انہیں سمجھا رہا تھا۔وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا اسے جانا تھا یہاں سے۔۔

وہ شازیہ مامی کی باتیں مزید نہیں سننا چاہتا تھا کہ وہ ان لوگوں کے ٹکروں پر پلا ہے۔۔

"بیٹا لیکن ادھر بھی تو اپنا کام سیٹل کر سکتے ہو؟نانو جان نے آخری کوشش کی۔

"نانو۔۔مجھے ڈیڈ ادھر بلا رہے ہیں میں چاہتا ہوں ڈیڈ کی خواہش پوری کروں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ نظریں چرا گیا۔ کتنی کمزور دلیل تھی۔

"اور اپنی ماں کی؟؟" نانو نے اس بار جذباتی وار کیا تھا۔

"میری ماں بھی یہی چاہتی تھی کہ میں بغیر کسی سہارے کے اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں۔۔ آج اگر مما ہوتیں تو میں یوں در در بھٹک نہ رہا ہوتا۔۔ میں ان کے ساتھ رہتا مجھے پھر کسی کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔" وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔ نانو نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"اچھا حوصلہ رکھ اتنا بڑا ہو گیا ہے۔۔" وہ اسے پچکارتے بولیں۔

"مضبوط بھی۔" وہ کہہ کر مسکرایا تھا تو نانو بھی پھیکا سا مسکرا دیں۔

"شادی نہیں کرنے میرے نواسے نے؟" انہوں نے موضوع بدلا۔

شاہ زر کی آنکھوں کے سامنے یشفہ کا سراپا لہرایا تھا۔

"نانو ابھی سیٹل ہو جانے دیں پھر سوچوں گا اس بارے میں بھی۔" وہ نارمل سے انداز میں کہتا وہاں سے کھڑا ہو گیا۔

"اپنے ماموں سے بھی ایک بار بات کر لینا اپنے جانے کی۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی نرمی سے بولیں تو وہ بی سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

"تو شاہ زر کمال آپ اپنی زندگی سے خود یشفہ سہیل کو باہر نکالنا چاہتے ہیں۔۔ مگر مجبوراً۔۔ یہاں رہا اور یشفہ سے شادی کرنے کا اگر سب کو کہا تو نجانے سب کا کیا ریکشن ہو گا۔۔ میرے بارے میں غلط ہی سوچیں گے۔۔ اور ایسا میں ہونے نہیں دونگا۔

وہ مضبوط ارادہ کرتا اپنے کمرے میں آ گیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"بھائی جی خیر ہے آج پھر سے چکر لگ رہا ہے پھپھو کے گھر کا؟" سعد کو تیار ہوتا دیکھ کر فاریہ اس کی طرف آئی جب اس کے پوچھنے پر سعد نے بتایا کہ وہ پھپھو کے گھر جا رہا ہے۔

"بس ایسے ہی۔۔ ضرار سے کچھ کام تھا۔" وہ بر وقت بہانہ بنا کر بولا۔

"اچھا۔۔۔؟لگ نہیں رہا؟"وہ معنی خیزی سے 'اچھا'کو لمبا کرتی ہوئی بولی۔

"تم جو سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔شادی کے بعد بھی تو اس نے میرے پاس ہی آنا ہے۔۔ابھی سے دیکھنے کے لیے جاؤں گا تو بعد میں دل بھر جائے گا۔"آنکھ دبا کر یشفہ کے بارے میں کہا گیا تو فاریہ کو اس کا لہجہ عجیب لگا۔۔

"عجیب انسان ہو۔۔بیوی سے کس کا دل بھرتا ہے؟"فاریہ کو کبھی کبھی اپنا یہ بھائی عجیب ہی لگتا تھا۔

"میرا بھر جاتا ہے کسی چیز کو اپنے پاس زیادہ عرصہ برداشت نہیں کرتا میں۔۔"وہ بے نیازی سے کہتا باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

فاریہ وہی ہکا بکا کھڑی رہ گئی۔

"بیوی کوئی چیز نہیں ہوتی۔"وہ برا مانتی وہاں سے اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔

"امی!آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟"وہ ان کے پاس شلف سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"جی بیٹا کرو۔۔" سلمی بیگم نے پیار سے کہا وہ اس وقت دوپہر کے لیے ہانڈی بنا رہی تھیں۔

"مما آپکو کیا لگتا ہے سعد یشفہ کو خوش رکھ سکے گا؟" وہ ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی بولی۔

"ہمم انشاءاللہ۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بول رہی تھیں۔

"مما مجھے سعد کا برتاؤ عجیب لگتا ہے اس کے لیے میرا خیال ہے لڑکی صرف ٹائم پاس ہے۔۔ جب سے یہ یونیورسٹی میں گیا ہے تب سے اس کے انداز بدلے بدلے لگتے ہیں۔ گھر کم ہی ٹکتا ہے۔۔ پتہ نہیں اس کا فرینڈ سرکل کیسا ہے آپ لوگوں نے تو بالکل فری ہینڈ چھوڑ دیا ہے اسے۔۔" وہ تفصیل سے بتا کر انہیں دیکھنے لگی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ میں تمہارے پاپا سے کہتی ہوں کہ اس پر دھیان کرے۔۔ بات تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو کل کو اس کی شادی بھی ہونی ہے ذمہ داری بڑھ جائے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گی۔" وہ اس کی بات سے متفق ہوتی بولی تو فاریہ نے ان کو گلے لگا لیا۔

"اچھا بس ہٹو۔۔۔کل تمہارے پاپا تمہاری شادی کی بات کر رہے تھے ان کی نظر میں تمہارے لیے ایک لڑکا ہے۔" انہوں نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"امی آپ یہ مجھے اب بتا رہی ہیں پلیز پاپا سے کہہ دیں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔" وہ احتجاجاً منمنائی۔شادی کے نام پر ہمیشہ سے چڑ جاتی تھی۔

"پھر کب کرنی ہے بڈھی ہو جاؤ گی پڑھائی ختم ہونے والی ہے بس اب شادی کریں جلدی سے تمہاری۔" وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولیں تو وہ منہ بنا کر بولی۔

"امی!!۔۔۔اب اتنی بھی عمر نہیں ہوئی۔۔"

"ضرار کو دیکھا ہے لڑکا ہو کر تم سے پہلے نکاح ہو گیا اس کا۔۔۔تم بھی تو اس کی جتنی ہو۔۔" سلمی بیگم کے مثال دینے پر اسے ضحی یاد آئی۔

"امی۔۔۔آپ کبھی ضحی سے ملیں ہیں شی از سو سویٹ۔۔۔اس کا ضرار کے لیے پوزیسو ہونا بہت اچھا لگا مجھے۔۔ضرار اور وہ ایک پرفیکٹ کپل ہیں۔۔اللہ جو کرتا ہے

بہترین کرتا ہے اگر اس کا مجھ سے ہو جاتا تو کبھی بھی اتنے اچھے نہ لگتے ہم دونوں۔ اور ہمارے بیچ کبھی ایسی بات ہوئی ہی نہیں۔۔"وہ پر جوش ہو کر بتا رہی تھی آخر میں رسان سے بولی تو سلمی نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

"سو باتیں نکال لو تم بے شک میرا دھیان بٹانے میں۔۔۔شادی تمہاری اسی سال ہو گی۔"وہ اسے کڑی نظروں سے گھورتی ہوئیں باہر نکل گئیں تو وہ خاموش ہو گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"زی!"وہ چلتی ہوئی کنٹین کی طرف آ گئی جہاں ضرار اور حمزہ اکھٹے بیٹھے تھے۔

"ضحی تم۔۔؟ضرار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"زی پلیز مجھے یہ ٹاپک بالکل سمجھ نہیں آ رہا تم سمجھا دو۔۔"ضحی نے کتاب اس کے آگے کرتے ہوئے کہا تو ضرار نے وہ کتاب پکڑ لی۔

"لو جی۔۔آ گئی ہے اب زی بھائی کا دماغ چاٹنے۔۔"حمزہ نے برا سا منہ بنا کر کہنے پر ضحی کو غصہ آ گیا۔

"تم یہاں کیوں آجاتے ہو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سکون نہیں ہے تمہیں۔۔ بندر۔۔ نکلو یہاں سے۔" ضحی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"جارہا ہوں ویسے بھی جب تک آپ میرے سامنے بیٹھی رہیں گی نا میری زبان پر کھجلی ہوتی رہے گی مگر جو یہ ہمارے بگ برادر ہیں ان سے اپنی بیگم کے بارے میں کچھ برداشت نہیں ہونا اس لیے میرا اٹھ جانا ہی بہتر ہے۔۔" وہ دانت نکالتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوئے کدھر؟؟ پیسے کون دے گا؟" ضرار نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"او بھائی میں نے کھایا ہی کیا ہے دو سموسوں دو چار رول اور ایک پلیٹ بریانی کے۔۔ باقی کی کولڈ ڈرنکس جو ہیں اس کے پیسے میں دے کر بیٹھا تھا۔۔ اب بھائی کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔" وہ کہتے ہی وہاں سے بھاگا جبکہ اس کے چیزیں گنوانے پر ضحی کی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔

"یہ اتنا کچھ اکیلے کھا گیا؟" وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔

"ہاں صبح ناشتہ نہیں کر کے آیا تھا۔۔اچھا رجسٹر دو تمہیں یہ ٹاپک سمجھادوں۔" وہ کتاب پر نظریں جمائے انتہائی سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن زی پھر بھی اتنا سب اکیلے کیسے ؟؟"اس کے سوال پر ضرار نے اپنا سر اٹھایا۔

"کیوں تم نے بھی کھانا تھا ساتھ میں۔۔" وہ چڑ کر بولا تو ضحی نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"اچھا دو رجسٹر۔۔ سمجھادوں پھر کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔" وہ ہاتھ بڑھا کر بولا تو اس نے خاموشی سے رجسٹر آگے کر دیا۔

ضحی جانتی تھی وہ پڑھائی کے معاملے میں ایسے ہی اسٹرکٹ ہے۔۔

وہ اب سمجھانا شروع ہو گیا تھا اور ضحی وہ تو بس اسے ہی دیکھے گئی۔

صاف رنگت اور پھر اس پر مستزاد اس کی بھوری آنکھیں۔۔۔۔چہرے پر اسوقت حد درجہ سنجیدگی۔۔

سفید ڈریس شرٹ میں وہ ہلکی ہلکی شیو میں کمال کا لگ رہا تھا۔۔

وہ اپنی پوری توجہ سے اسے ٹاپک سمجھا رہا تھا۔۔۔ مگر ضحی کا دھیان اس ٹاپک کی بجائے اس پر تھا۔

اسے اچانک بچپن کی بات یاد آ گئی۔

"تم نے مجھے فتنی کیوں کہا؟" ضحی ضرار پر چلا اٹھی۔

"کیونکہ تم فتنی ہو۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتا ہوا بولا۔

"تم کیا ہو خود کو دیکھا ہے ڈراؤنے لگتے ہوں آنکھیں دیکھی ہیں کبھی اپنی۔۔۔ جنگلی بلے۔۔" ضحی کے ہاتھ نچا کر کہنے پر ضرار نے اسے گھورا۔

"تم سے پیاری آنکھیں ہیں جیلس عورت۔۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔

"اب یہ عورت کس کو کہا۔۔۔ صرف تیرا سال کی ہوں میں۔۔ جاہل۔" وہ کہتی کمرے سے روتی ہوئی بھاگی تھی تو ضرار اس کے پیچھے ہی آ گیا۔۔

"اچھا چپ کر واب۔۔ اور آ کر سمجھو جو سمجھنا تھا۔ سوری" وہ ہمیشہ کی طرح اس کے آگے جھکا تھا۔ ضحی اس سے میتھس سمجھنے آئی تھی مگر ضرار نے اسکو سمجھ نہ

آنے پر ڈانٹ دیا تو ضحی نے بھی کہہ دیا کہ وہ امی کو بتا کر آتی ہے کہ تم نے مجھے مارا۔۔اور پھر ضرار کے منہ سے اس کے لیے جو نکلا اس سے لڑائی مزید بڑھ گئی۔

ضحی آنسو صاف کرتی اس کے ساتھ چل دی۔

"ضحی؟؟"ضحی۔۔۔!!"ضرار نے اس کی غائب دماغی پر اس کے آگے ہاتھ لہرایا تو ضحی ہوش میں آئی۔

"کک۔۔کیا ہوا؟"وہ فوراً سے سنبھلی اور اپنی نظریں پھیر لیں۔

"مجھے کیا بت بنی دیکھ رہی ہو۔۔کچھ سمجھ آئی جو سمجھایا؟"وہ اس کی طرف دیکھتا پوچھنے لگا تو ضحی نے لب کچلتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ہاں سمجھ آگئی ہے۔۔"وہ جلدی سے کتاب اور رجسٹر اس کے ہاتھوں سے جھپٹتی اٹھ کر وہاں سے چل دی۔ضرار کا منہ کھل گیا۔

"یہ پین تو لیتی جاؤ۔۔"کچھ لمحے بعد اسے احساس ہوا تو وہ فوراً سے اٹھ کر اس تک آیا۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے جلدی سے دو۔۔" وہ اس کے ہاتھ سے پین لیتی آگے بڑھ گئی تو ضرار تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچ ہی گیا۔

"میرا خیال ہے ہماری سیم کلاس ہے۔۔ تو تمہیں اتنی جلدی کس چیز کی ہے؟" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کندھے اچکاتے بولا تو ضحی نے سپیڈ کم کی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ضرار کو پتہ چل جائے کہ وہ سارا ٹائم سمجھنے کی بجائے اسے دیکھتی رہی ہے۔۔ اور ضرار کو یہ کہنا کہ میں نے سمجھا نہیں دوبارہ سمجھاؤ تو آ بیل مجھے مار والا حساب تھا۔

"ویسے تمہاری عادت نہیں گئی ابھی تک مجھ سے سمجھنے کی۔" وہ مسکرا کر کچھ یاد کرتا ہوا بولا۔

"عادتیں کب بدلا کرتی ہیں۔۔" ضحی نے بھی جواب میں کہا تو ضرار ہنس دیا۔

"مانتی ہو مجھے پھر۔۔ شروع سے ہی تم جیسی نکمی کو سمجھاتا آ رہا ہوں۔۔" اس کے کہنے پر ضحی نے اسے غصے سے گھورا۔۔

"تم خود یہاں سے جاتے ہو یا تمہاری خاطر تواضع کر کے میں بھیجوں۔۔" ہاتھ میں پکڑی موٹی کتاب اور رجسٹر کو ملا کر اس کے کندھے پر مارتی ہوئی بولی تو وہ ہنس دیا۔

"بالکل بھی اچھے نہیں ہو تم ضرار۔۔" وہ خفگی سے بولی تو وہ ایک مرتبہ پھر سے ہنس دیا۔

"برا بھی نہیں ہوں۔۔" وہ آنکھ دبا کر بولا تو ضحی نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

وہ اب کلاس میں اینٹر ہو چکے تھے اس لیے وہ خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"آپ کو کس نے کہا یہ سب؟" سہیل صاحب چونکنا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

سائرہ بیگم بھی انہیں تشویش میں دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

وہ ساری بات کر کے فون بند کرتے جانے لگے جب سائرہ نے انہیں آواز دے کر روکا۔

"سہیل صاحب کیا بات ہوئی ہے؟ آپ پریشان لگ رہے؟" وہ مڑ کر ان کے پاس

آئے۔

"پولیس اسٹیشن سے فون تھا میرے دوست کا۔۔وہ کہہ رہا ہے کہ اسکے پاس دو آدمی اپنی بہن کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آئے تھے۔۔بہن کا نام زرمین بتا رہے ہیں ساتھ میں اس کے شوہر کی بھی۔۔لیکن اگر وہ سچ میں انہیں تلاش کر رہے ہیں تو زرمین کا بیان لینا ضروری ہے اب میں پولیس اسٹیشن جا رہا ہوں واپسی پر کیا پتہ پولیس ساتھ آئے۔" وہ جلدی سے انہیں بتاتے باہر نکل گئے اور وہ وہاں بیٹھی الجھن کا شکار ہو گئیں۔

"شوہر بھی لاپتہ ہے مگر زرمین تو کہہ رہی تھی کہ ان لوگوں نے ہی قید کر رکھا ہے۔۔اللہ خیر کہیں یہ لڑکی تو خود اس پلان میں شامل نہیں۔۔کچھ غلط نہ ہو۔۔" ان کے دل میں عجیب سے وسوسے آ رہے تھے۔

"لیکن وہ لڑکی دیکھنے میں تو ایسی نہیں لگتی؟" وہ سوچنے لگ گئیں۔

"یا اللہ ہمارے گھر کو محفوظ رکھنا۔۔یہ لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔۔" وہ دل

سے دعا کرنے لگیں۔

"شاہ زر! یار کہاں گم رہتے ہو؟؟ باہر ہی نہیں نکلتے؟" ضرار آج خود سے اس کے کمرے میں آ گیا تھا۔

"بس یار بزی ہوں۔۔" وہ مختصر سا بولا۔

"یہ کیا کپڑے پھیلا رکھے ہیں؟" وہ اس کی دو شرٹس کو سائیڈ پر کرتا بیڈ پر بیٹھنے کی جگہ بنانے لگا۔ جبکہ شاہ زر خود الماری میں گھسا پتہ نہیں کیا ڈھونڈنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔

"شاہ زر یار۔۔۔ تجھ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ تو اتنا صفائی پسند ہے یہ کمرے کی کیا حالت بنا رکھی ہے؟" وہ اب چلتا ہوا اس تک آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو تم بہن بھائی مجھے صفائی پسند ہونے پر طعنے دیا کرو۔"اس کے ایسے کہنے پر ضرار کی ہنسی نکل آئی۔

"بہن بھائی مطلب؟یشفہ نے بھی کہا۔۔؟ایسا کب ہوا یہ پاک امریکا تعلقات کب ٹھیک ہوئے پتہ نہیں چلا؟"وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔اب شاہ زر اسے کیا بتاتا یہ بات تو اب پاک چین تعلقات جیسی بن گئی ہے مگر یہ یشفہ کا دماغ آجکل کہاں ہے۔۔

"نہیں بس ایسے ہی سرسری سی بات تو ہو جاتی ہے۔"شاہ زر سنبھل کر بولا۔

"چلو کوئی بات نہیں۔۔ویسے بھی اب اس کی شادی ہو جائے گی تو اس نے تو چلی جانا ہے یہاں سے۔۔"ضرار نارمل سے لہجے میں بولا۔کن اکھیوں سے شاہ زر کو دیکھا جس کا رنگ پل میں اڑا تھا۔

"مطلب یشف۔۔یشفہ کی شادی؟؟مگر کس سے اور کب؟"وہ اپنے لہجے کو حد درجہ سرسری بنانے کی کوشش میں کافی حد تک ناکام رہا۔کیونکہ بات معمولی نہیں تھی۔۔۔اب وہ اس کے لیے وہ یشفہ تو نہیں رہی تھی کہ وہ بات کو توجہ نہ دیتا۔۔وہ

چاہنے کے باوجود بھی اپنے لہجے میں اجنبیت نہیں لا پایا تھا۔

"یہی اس کے پیپرز کے بعد۔۔ سعد سے۔" وہ شاہ زر پر ایک کے بعد ایک بم پھوڑتا خود اطمینان سے کھڑا تھا۔

"اچھا سہی۔۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے واپس الماری کی طرف مڑ گیا۔

"کیوں کیا ہوا؟" ضرار نے اسے جانچا۔۔

"نہیں کچھ نہیں یار۔۔" وہ بے تاثر چہرہ لیے بولا۔

"اچھا تم نے بتایا نہیں یہ تیاریاں کہاں کی ہیں؟" ضرار نے بیڈ پر پھیلے مختلف پینٹ شرٹس کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ اصل میں۔۔ ضرار میں امریکا جا رہا ہوں پیپرز کے بعد۔۔" شاہ زر نے نظریں چرائیں۔

"اچھا کب تک آؤ گے واپس؟" وہ عام سے انداز میں بولا۔

"میں مستقل طور پر جا رہا ہوں۔" وہ بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھاتا بولا تو ضرار نے جھٹکے

سے اپنا سر اٹھایا۔

"کیا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے تو؟ شاہ زر تو کیسے جا سکتا ہے یار۔۔" ضرار بے یقینی سے کہتا اس کا کندھا تھام کر بولا۔

"یار ڈیڈ سے نہیں ملا میں کبھی۔۔ بچپن میں ملا تھا آخری بار جب وہ یہاں پاکستان آئے تھے تو دس سال کا تھا۔۔ ان سے اختلاف اپنی جگہ مگر ہیں تو میرے ڈیڈ ہی۔۔ وہ بہت دل سے بلا رہے ہیں مجھے جانا ہے وہاں۔۔" وہ اسے ساری بات بتاتا الماری کی طرف مڑا۔

"تیری ساری بات ٹھیک ہے لیکن تو اپنی دوسری ماں کے پاس کیسے رہ لے گا۔۔ وہ پتہ نہیں تجھے برداشت کرے یا نہیں پھر تو نے بتایا تھا کہ ان کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔ پتہ نہیں وہ کیسے لوگ ہونگے؟" ضرار کو شاہ زر کی فکر تھی۔

شاہ زر نے ایک نظر۔ اسے دیکھا اور اسے لے کر بیڈ تک آ گیا۔

"یار میں کچھ کہہ نہیں سکتا اس بارے میں۔۔ لیکن میں نے وہیں اپنا بزنس سیٹل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرنا ہے اور میری مما کی بھی تو یہی خواہش تھی۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بول رہا تھا۔

"لیکن شاہ زر ہمارا کیا؟ میں تیرے بغیر کیسے رہوں گا؟ تو ہم سب سے دور خوش رہ لے گا؟" وہ یہ خبر سن کر بہت رنجیدہ ہو گیا تھا۔اس کی بات سن کر شاہ زر کی آنکھوں کے سامنے یشفہ کا کھلکھلاتا چہرہ آیا تھا۔

"یار تو افسردہ مت ہو۔۔میں ملنے آتا رہوں گا تم لوگوں سے۔۔اور تم لوگوں کو کیسے بھول سکتا ہوں۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"اتنا آسان ہوتا تو پھپھا جی تجھ سے ملنے آیا کرتے یا تو ملنے چلا جایا کرتا۔۔وہ ایک الگ دنیا ہے وہاں جا کر انسان کھو جاتا ہے شاہ زر وہاں کی رنگینیوں میں یا اپنی ذات میں۔۔وہاں سے واپس آنا آسان نہیں ہے۔۔" ضرار واقعی ہی افسردہ تھا۔

"یار پلیز تم مجھے میرے ارادے میں کمزور نہ کرو۔۔۔میں ادھر خوشی خوشی جانا چاہتا ہوں مجھے ایسے منہ سے تم رخصت کرو گے تو میں وہاں بھی خوش نہیں رہوں گا۔" شاہ زر نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تو ضرار ہولے سے مسکرا دیا۔

پھیکا سا۔

"خوش رہ۔۔۔اللہ تجھے تیرے مقصد میں کامیاب کرے یار۔" وہ اس کے گلے لگتا بولا تو شاہ زر نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

"اوہ۔۔ ملکہ جذبات نہ بن ابھی نہیں جا رہا۔۔دو ہفتوں بعد جانا ہے۔" وہ اس سے الگ ہوتا بولا تو ضرار نے اسے گھورا۔

"حد ہوتی ہے میں تجھے یہاں لڑکی نظر آتا ہوں۔" وہ اس کے ملکہ جذبات کہنے پر برا مان گیا۔

"اچھا معاف کر دے بھائی غلطی ہو گئی۔" شاہ زر مسکرایا۔

"ویسے شاہ زر تو اچھا نہیں کر رہا میں تیرے بغیر اداس ہو جاؤ نگا۔" ضرار اسے اداس شکل بنا کر دیکھ رہا تھا۔

"اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔۔ تیرا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔" شاہ زر نے اس کی بات کے جواب میں کہا تو ضرار مسکراتا ہوا اس کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"عنیش یار چائے بنادو پلیز۔" وہ لاؤنج میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب حمزہ دھپ سے آکر اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"دیکھ نہیں رہے پڑھ رہی ہوں۔" وہ اس کے آرڈر دینے پر چڑ گئی۔

"اوہ تو آج پڑھا جا رہا ہے۔۔۔ میڈم عنیش کے ہاتھ میں کتاب ہے۔۔ ویری انٹرسٹنگ۔" وہ ٹھوری پر انگلی رکھ کر اس کی طرف منہ کیے بولا تو عنیشا نے اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔

"زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ پیپرز سر پر ہیں سیریس ہو جاؤ۔" وہ اس کی کوئی بات خاطر میں لائے بغیر بولی۔

"اچھا یار ایک کپ چائے بنادو۔۔ بہت طلب ہو رہی ہے۔" حمزہ آج واقعی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"حمزی تنگ نہیں کرو۔۔ خود بنالو۔" عنیشا اسے دیکھے بغیر بولی۔

www.novelsclubb.com

حمزہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور اس کے ہاتھ سے کتاب کھینچ لی۔

"حمزی۔۔!" وہ چیخ کر رہ گئی۔

"پہلے چائے۔" وہ کچن کی طرف اشارہ کرتا بولا تو عنیشا نے اسے غصے سے دیکھا۔

"میری کتاب دو۔۔" وہ پھر چیخی۔۔ حمزہ نے کان میں انگلی گھسائی تھی۔

"چائے بنا دو پھر لے لینا۔" وہ اٹھ کر باہر بھاگا تھا عنیشا اس کے پیچھے لپکی۔

"حمزی۔۔۔! مجھے میری کتاب دو۔۔ چھچھوندر۔" وہ لان میں کرسیوں کے ارد گرد بھاگ رہے تھے۔

"بندر ہو پورے۔۔" حمزہ کے اچھلنے پر عنیشا ناکام ہوتی کرسی پر ڈھ گئی۔ حمزہ ہنستا ہوا اس کے ساتھ ہی پاس پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"اور تم اس بندر کی بندریا۔" وہ شوخ ہوا مگر عنیشا کو تو جیسے صرف بندریا سنائی دیا تھا۔

"یہ بندریا کسے کہا؟" وہ غصے سے بولی تو حمزہ ہنس دیا۔

"اپنی بندریا کو ہی کہا ہے۔۔" وہ دانت نکالتا بولا تو عنیشا گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"آخر ہو تم خبیث ہی۔۔" عنیشا کو عجیب سے احساس نے گھیرا تھا۔

"چائے۔۔" وہ اپنی ٹون میں واپس آتا بولا تو عنیشا اسے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چھچھوندر۔" دانت پیستے ہوئے بول کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ۔۔ عنیشا تم کچن میں کیا کر رہی ہو؟" یشفہ وہاں سے گزر کر زرمین کے کمرے میں جا رہی تھی جب عنیشا پر نظر پڑی تو حیران سی اسی طرف آ گئی۔

"برتنوں کے ساتھ شغل لگا رہی ہوں۔" عنیشا جل کر بولی۔

"یار مطلب مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اور کچن میں۔" وہ آنکھیں کھولے بولی تو عنیشا کے منہ کے زوایے بگڑے۔

"تمہارے بھائی کے لیے چائے بنا رہی ہوں۔" وہ چبا چبا کر بولی۔

"اوہ۔۔ ابھی سے خدمتیں۔۔" یشفہ ہنس دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرا دماغ نہیں خراب۔۔وہ تو اس چھچھوندر نے مجھ سے میری کتاب کھینچ لی۔۔ جب تک چائے نہیں بنے گی تب تک نہیں دینے والا۔" وہ بیزار سی بولی تو یشفہ ہنسی دبا گئی۔

"تم لوگ بہت انٹرسٹنگ ہو۔" یشفہ نے مسکرا کر کہا تو عنیشا نے کندھے اچکائے۔

"تمہارا بھائی کارٹون جو ہے۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ نے ہلکی سی چپت اس کے سر پر لگائی۔

"تم بھی کم نہیں ہو۔ٹام اینڈ جیری ہو دونوں۔۔" وہ ہنستی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

"دیکھنا مسٹر حمزی۔۔اب تمہیں مزہ آئے گا۔" اس نے چائے کو ایک کپ میں نکال کر اس میں ایک چمچ نمک بھر کر ڈال دیا اور مکس کرتی ہنس دی۔پھر اس سے بھی جی نہیں بھرا تو پیسی کوئی کالی مرچ بھی ایک چمچ مکس کر دی۔

"عنشیا کو سمجھ کیا رکھا ہے۔" وہ کپ اٹھا کر باہر لان میں لے آئی تو حمزہ وہی پتہ نہیں خلا میں تلاش کر رہا تھا۔

"لو حمزہ تمہاری چائے۔۔ لیکن پہلے میری کتاب مجھے دو۔" حمزہ مسکرایا مطلب وہ سچ میں اس کے لیے چائے لے آئی تھی۔

ایک ہاتھ سے کپ پکڑتے دوسرے سے کتاب اس کے ہاتھ میں دیتا مسکرایا۔

عنیشا فوراً سے وہاں سے کھسکی تھی۔

مگر تماشا بھی تو دیکھنا تھا تو لان اور لاؤنج کے درمیانی راستے میں آ کر کھڑی ہو گئی۔

حمزہ نے چائے کو دیکھا تو اسے عجیب لگی۔۔

"یہ کالے کالے ذرے کس چیز کے ہیں۔۔ خیر پتی ہو گی۔" اپنے آپ سے کہتے ہی اس نے ایک سپ لیا مگر اگلے ہی لمحے وہ چائے کو ٹیبل پر رکھے کھانسنا شروع ہو گیا۔

عنیشا دور کھڑی ہنس دی۔

"یہ کیا ڈالا ہے۔۔ اس میں۔" وہ کرسی سے اٹھتا اندر جانے لگا مگر عنیشا کو کھڑا دیکھ کر اسے گھورا جو ہنستی ہوئی دوہری ہو گئی تھی۔

"ہنس لو۔۔" وہ اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا تو عنیشا بھی ہنسی ضبط کرتی اندر اس کے

پیچھے گئی تھی۔

عنیشا نے فوراً سے کچن کا رخ کیا اور باقی کی چائے دوسرے کپ میں ڈال کر اوپر سڑھیاں چڑھ گئی۔

اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر ہنستی ہوئی ناک کر کے اندر آ گئی۔

وہ بیڈ پر تکیہ منہ پر لیے لیٹا تھا۔

"حمزی۔۔" وہ اسے آواز دیتی بال کانوں کے پیچھے اڑستی اس تک آئی۔

"بات نہیں کرو۔۔ایک کپ چائے بنانے کو کہا تھا وہ بھی تم نے نہیں بنا کر دیا۔" وہ خفا خفا سا بغیر تکیہ ہٹائے بول رہا تھا۔

"اچھا ایک دفعہ دیکھو تو۔۔" وہ لب دانتوں تلے دبائی بولی تو حمزہ نے تکیہ ہٹا کر اسے دیکھا تو وہ چائے کا کپ لیے کھڑی تھی۔

"یہ کیا؟" وہ خوشگوار حیرت سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"چائے۔" وہ مسکرا کر اس کو کپ دیتی بولی۔

"لیکن تم نے تو۔۔اور مجھے کیا پتہ یہ بھی ٹھیک نہ ہوئی؟" وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

"نیت ہی نہیں ہے تمہاری پینے کی۔۔میں لے کر جا رہی ہون واپس۔" وہ مڑنے لگی جب اس نے اسے روکا۔

"اچھا دو۔۔" وہ اس سے کپ لیتا مسکرایا۔

فوراً سے سپ لے کر تسلی کی گئی۔

"کیا تھا جو پہلی بار میں ہی سہی چائے دے دیتی۔" وہ اسے نظر اٹھا کر دیکھتا بولا۔

"تمہیں سبق بھی تو سکھانا تھا۔" وہ ناک چڑھا کر بولی۔

"اچھا جی چوہیا استانی۔۔" وہ اس کے ایسا کہنے پر تلملا گئی۔

"حمزی۔۔" ہاتھ میں پکڑی چھوٹی ٹرے سے ہی اس کے کندھے پر زور سے مارا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔

"دفعہ ہو جاؤ چھچھوندر۔۔" غصے سے پیر پٹختی وہ اس کے کمرے سے واک آؤٹ

ہو گئی تو وہ مسکراتے ہوئے چائے پینے لگ گیا۔

"چائے تو مزے کے بناتی ہے تھانے دارنی۔"

"میں ہی پاگل تھی جو چائے بنادی اس چھچھوندر کو۔۔"وہ غصے سے بولتی نیچے جا رہی تھی جب سعد سے ٹکرا گئی۔

"اندھے ہو۔۔دیکھ کر نہیں چلا جاتا۔ایڈیٹ۔"وہ اسے غصے سے گھورتی سائیڈ سے نکل کر سیڑھیاں اتر گئی۔سعد منہ کھولے کھڑا رہ گیا۔

"عجیب لڑکی تھی۔۔خیر لیکن وہ چڑیا کہاں ہے جس کے لیے اپنا ٹائم نکالا ہے۔"وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر نگاہ دوڑاتا آگے بڑھ گیا۔

"یشفہ آخر ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔شادی اور وہ بھی سعد سے۔۔کیا سب اسکے ساتھ زبردستی کر رہے ہیں یا وہ خود ہی مان گئی سعد کے لیے۔۔اس لفنگے کے لیے۔۔"وہ

www.novelsclubb.com

ابھی تک بے یقین تھا۔

"اور ضرار کہہ رہا تھا کہ پیپرز کے بعد ہی۔۔۔ مطلب اس کا آخری سال رہ گیا تھا وہ تو پورا ہونے دیتے۔۔ اتنی بھی کیا جلدی۔" وہ چھت کو تکتا سوچ رہا تھا۔

امریکا جانے کا فیصلہ اس نے بہت مشکل سے اپنے دل پر قابو پا کر کیا تھا۔

یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔ لیکن پتہ نہیں کمال صاحب کی آواز میں ایسا کیا تھا کہ وہ انکار نہیں کر سکا۔۔

ابھی اسے سب سے یہ بات کرنی تھی۔

"مگر یہ بات جب یشفہ کو پتہ چلے گی تو اس کا ریکشن کیسا ہو گا؟ مگر ایک منٹ وہ تو سعد سے شادی کر رہی ہے۔۔

میں اسکی شادی سے پہلے کی ٹکٹ کروا لوں گا۔۔ نہیں دیکھ سکتا اسے کسی اور کا ہوتا ہوا۔۔۔

بے بس ہوں میں۔۔ اگر بات بھی کی۔۔ یا اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی کیا تو یہ لوگ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر سے نکال دیں گے۔۔اس سے بہتر یہ نہیں کہ میں خود ہی اس گھر سے چلا جاؤں۔اوریشفہ۔۔وہ خوش نہیں رہ پائے گی مجھ سے شادی کر کے۔۔مجھ جیسا انسان اکیلا ہی رہ سکتا ہے۔۔جس کے حصے میں صرف تنہائی ہے۔۔جس کی ماں نہیں ہے۔باپ اسے پوچھتا تک نہیں ہے۔۔جو رشتے داروں کے ٹکروں پر پلتا ہو اور دن رات طعنے بھی سنتا ہو۔۔چاہے یہ لوگ زیادہ کچھ نہیں کہتے مگر کوئی اتنا کسی کو برداشت نہیں کرتا۔۔۔میں ان کے احسان کے بوجھ تلے نہیں رہنا چاہتا۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

مختلف سوچیں تھیں جن سے وہ آزاد ہونا چاہتا تھا مگر نہیں ہو پا رہا تھا۔

ضرار کو شاہ زر پر شک تھا کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے۔۔مگر جب شاہ زر نے یشفہ کا

ذکر کیا تو ضرار کو کچھ عجیب لگا۔ مطلب شاہ زر کبھی اپنی بات میں ضرار کے علاوہ کسی تیسرے کو کم ہی لاتا تھا۔

ضرار نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا کہ یشفہ کی پیپرز کے بعد شادی ہو رہی ہے مگر اس کا نشانہ بالکل پرفیکٹ لگا تھا۔

ضرار کو خوشی محسوس ہوئی کہ یشفہ کے لیے شاہ زر سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔۔

وہ شاہ زر کو بچپن سے اچھے سے جانتا تھا۔

مگر اگلی بات سن کر ضرار افسردہ ہو گیا۔

وہ الجھ کر رہ گیا تھا کہ اگر وہ یشفہ کے لیے اپنے دل میں پسندیدگی رکھتا ہے تو سب چھوڑ کر کیوں جا رہا ہے۔۔

اصولاً تو اسے یہ شادی رکوانے کا سوچنا چاہیے تھا۔۔ جو کہ ہونی ہی نہیں تھی۔۔ یہ تو بس ضرار نے شاہ زر کے منہ سے اگلوانے لے لیے کیا تھا۔

پتہ نہیں اب قسمت کیا چال چلنے والی تھی۔۔ ان سب کے ساتھ۔۔۔

"سعد بیٹا تم کب آئے؟" سائرہ نے اس سے علیک سلیک کے بعد پوچھا۔

"بس پھپھو کچھ دیر پہلے ہی۔۔آپ بتائیں باقی سب کدھر ہیں۔" وہ اس کے بارے میں بھی جاننا چاہ رہا تھا۔

"بس کچھ دنوں میں سب کے پیپرز سٹارٹ ہو جانے ہیں سب اسی تیاری میں مصروف ہیں۔" وہ اسے بتاتی ہوئی ساتھ ساتھ گھڑی پر بھی نگاہ ڈال دیتیں۔ سہیل صاحب صبح سے گئے ہوئے تھے اور اب تک نہیں آئے تھے۔فون بھی نہیں پک کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لے آتے فاریہ کو بھی اپنے ساتھ۔" وہ اسے دیکھ کر بولیں۔

"میں اصل میں دوست کی طرف سے آرہا ہوں۔گھر سے تو کافی ٹائم سے نکلا ہوا ہوں۔" وہ انہیں وضاحت دیتا ارد گرد نگاہ گھماتا بولا۔

"اچھا تم یہاں بیٹھو۔۔میں تمہارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں۔" وہ اسے کہتیں

وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

سعد بھی موقع دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

آس پاس کوئی نہیں تھا۔

وہ گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔

زرمین ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کمرے میں آئی تھی۔۔وہ یشفہ کے ساتھ شام کی چائے پی لیا کرتی تھی۔اس کی گھر میں سب سے زیادہ دوستی یشفہ سے ہی ہو گئی تھی۔

ابھی اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر بال بنانے کے لیے ایک سائیڈ پر رکھا ہی تھا جب کسی نے کمرے کا لاک گھمایا اور اندر آ گیا۔

زرمین اسے دیکھ کر بدک گئی۔

اور جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر اچھے سے پھیلایا۔

"کون ہو تم۔۔" وہ اونچی آواز میں بولی جب سعد نے اس کے پاس جا کر منہ پر ہاتھ

رکھا۔

زرمین تو ڈر کے مارے کانپنے لگی۔ سعد کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ پر ناخن گاڑھ دیے۔ وہ بلبلا کر پیچھے ہٹا۔

زرمین موقع دیکھتے ہی فوراً سے دروازے کی طرف دوڑی مگر اتنے میں سعد نے

اس کا پیچھے سے بازو کھینچ لیا۔

"چھوڑو مجھے کون ہو تم۔۔" وہ چلائی۔ اسے اس وقت ڈرنا نہیں تھا مضبوط بننا تھا۔

سعد نے اپنے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا۔

"شور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی نہیں آئے گا یہاں۔" وہ اس کے کان میں

سرگوشی کرتا بولا۔ زرمین کے پسینے چھوٹ گئے۔۔

وہ پورا زور لگا کر اپنے آپ کو چھڑوانے لگی۔

"تم جیسی نازک لڑکی زور لگاتی اچھی نہیں لگتی۔" وہ کمینگی کی انتہا پر تھا۔

زرمین کے زور لگانے پر اس کے ہاتھ زخمی ہو رہے تھے کیونکہ سعد کی گرفت

مضبوط تھی۔اس کے آنسو نکل ائے۔

لیکن اسے مضبوط رہنا تھا ورنہ اسے کمزور پڑتا دیکھ کر سعد اس پر حاوی ہو جاتا۔

اس نے سعد کو دیکھا تو وہ اب اس کا دوپٹہ اتارنے لگا تھا جب زرمین نے اپنی ٹانگ دے کر اس کے گھٹنے پر زور سے ماری۔۔وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔توازن برقرار نہ رکھ سکا۔اور پیچھے کو ہوا۔۔

اسی پل اس کے ہاتھوں سے وہ آزاد ہوئی اور چلانا شروع کر دیا۔

"بچاؤ۔۔۔مجھے بچاؤ۔۔"اور جلدی سے چلاتی ہوئی بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

سعد اس کے پیچھے لپکا مگر وہ نکل گئی تھی۔

سب اس کے چیخنے کی آواز سن کر لاؤنج میں جمع ہو گئے۔

ضرار اور شاہ زر کمرے سے باہر نکلے تھے۔

سعد بھی کمرے سے نکل کر بھاگنے والا تھا جب شاہ زر نے اسے گردن سے پکڑ کر

کھینچا تھا۔

"کدھر؟" وہ سخت تیور لیے کھڑا تھا۔

زرمین رونے لگ گئی تھی۔ سائرہ اور فائزہ بیگم اس کے پاس آئی تھیں۔

سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے آخر ہوا کیا ہے؟

"کیا ہوا زرمین؟" سائرہ نے اس اپنے ساتھ لگایا۔

اس نے روتے ہوئے سعد کی طرف دیکھا جس کا گریبان اب شاہ زر کے ہاتھ میں تھا۔

"اس انسان نے میرے۔۔ ساتھ زبر۔۔ زبردستی کرنے کی کوشش۔۔" وہ بمشکل بولتی پھر سے رو دی۔

سب نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنے آپ کو مسلسل چھڑوانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

ضرار غصے سے آگے بڑھا اور ایک تھپڑ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ذلیل انسان۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں وہ لڑکی پناہ لے رہی ہے اور تو نے اس پر نظر رکھی۔"

شاہ زر نے ایک نظر یشفہ کو دیکھا تھا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔اسی پل شاہ زر کی گرفت ڈھیلی پڑی اور سعد موقع دیکھتے ہی باہر کو بھاگا۔ضرار ایک دم سے حیران ہوا مگر اس کے پیچھے بھاگا۔۔ لیکن تب تک وہ بائیک بھاگا کے نکل چکا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔" وہ غصے سے بھرا اندر آیا تو اس نے ایک نظر شاہ زر کو دیکھا جو اس وقت یشفہ کو دیکھ رہا تھا۔اس نے سر جھٹکا یشفہ سر جھکائے ہی کھڑی تھی۔

"امی کیا کرنا ہے اس انسان کا بھاگ گیا ڈرپوک۔۔" ضرار نے سائرہ بیگم سے پوچھا۔

"زرمین تم ٹھیک تو ہو ناں؟" فائزہ نے اس کی حالت دیکھ کر اس سے پوچھا۔وہ بکھری ہوئی حالت میں ان کے سامنے تھی۔

زرمین نے اثبات میں سر ہلایا تو سب نے شکر کا سانس لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امی میری طرف سے بھی انکار ہے آپ مامی کو فون کر کے ان کے بیٹے کی حرکت کے بارے میں بتائیں۔۔اور انہیں صاف انکار کر دیں۔۔میں اپنی بہن کو ایسے انسان کے حوالے نہیں کر سکتا۔"وہ ضبط کیے کھڑا تھا۔

"میں نے فون کرنا ہی تھا وہ تو اچھا ہوا اصلیت سامنے آگئی اب بتا سکوں گی بھابھی کو۔۔یشفہ پہلے ہی رضامند نہیں تھی۔۔"سائرہ بیگم گویا ہوئیں تو شاہ زر نے ایک مرتبہ پھر سے یشفہ کو دیکھا تھا ہولے سے مسکرایا۔۔

"اب یہ لڑکا ہمارے گھر نہیں آئے گا۔"اماں جان نے بھی زرمین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے حکم دیا تو سائرہ نے سر ہلا دیا۔

انہیں بہت شرمندگی ہوئی تھی سب کے سامنے اپنے بھتیجے کی اس حرکت پر۔۔ اور سب نے زرمین کی بات پر یقین کر لیا تھا کیونکہ زرمین کی حالت بتا رہی تھی۔۔ جس کا خوف سے برا حال تھا۔۔آواز مشکل سے نکل رہی تھی اور اس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سہیل صاحب بھی اتنے میں آ گئے انہوں نے سب کو ایسے کھڑے دیکھا تو اماں جان نے ساری بات ان کے گوش گزار کر دی۔۔

جس پر وہ بھی خاصا شرمندہ ہوئے زرمین سے۔۔وہ ان کے گھر بھی کیا اب محفوظ نہیں رہی تھی۔

یشفہ، ضحی، عنیشا اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئیں۔

اور شاہ زر نے ضرار کو جاتے ہوئے ایک نظر دیکھا کہ اس لڑکے سے اپنی بہن کا کرنا چاہتے تھے۔۔

ضرار بھی سر جھکائے کمرے میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر میں باہر دو پولیس موبائل آ کر رکیں۔

کچھ گاڑی سے نکلتے ہی باہر کھڑے ہو گئے اور کچھ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

چوکیدار کو سہیل صاحب پہلے ہی بتا چکے تھے اس لیے بنا کسی سوال جواب کے وہ

اندر چلے گئے۔

ان کے آنے کا سہیل صاحب کو پتہ تھا تبھی وہ لاؤنج میں ہی سب لڑکوں کو جمع کیے بیٹھے تھے۔

پولیس کے دیکھتے ہی سب کی سٹی گم ہوئی تھی۔

سہیل، جنید اور زمان صاحب آگے بڑھ کر ملے۔۔

تھوڑی بہت گفتگو کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کی۔

ساتھ میں ایک لیڈی کانسٹیبل بھی تھی تبھی زرمین نے پرسکون ہو کر ان کے ہر سوال کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ان دونوں لڑکوں سے بھی کچھ سوالات کرنے ہیں جو اس لڑکی کو یہاں تک لائے ہیں۔" پولیس اہلکار میں سے ایک نے سہیل صاحب کو کہا وہ اب لاؤنج میں موجود تھے۔

مرد حضرات کی نظریں شاہ زر اور ضرار کی طرف اٹھیں۔

پھر ضرار اور شاہ زر سے چند سوالات کیے گئے۔

ان سب کے بیان نوٹ کر لیے گئے۔

"میں نے ان سب کے بیانات درج کر لیے ہیں۔۔انشاءاللہ وہ لوگ جلد ہی میرے قبضے میں ہونگے۔" سہیل صاحب کے دوست کا بیٹا گویا ہوا جو کہ ایس پی تھا۔

"مگر یہ لڑکی ٹھیک ہے ناں مطلب اگر ان کے آپس کا کوئی پلان ہوا اور کیا پتہ یہ لڑکی ان کے ساتھ ہی ملی ہو؟" سہیل صاحب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"نہیں انکل بظاہر تو وہ لڑکی مظلوم لگی اس پر جتنا ظلم کیا گیا۔۔یہ کیس تھوڑا الجھا ہوا ضرور ہے مگر میں حل کر ہی لونگا۔" وہ اپنی کیپ ٹھیک کرتا وہاں سے نکل گیا باقی بھی اس کے پیچھے نکل گئے۔

"خدا حافظ۔۔اور ہاں یاد آیا یہ باہر ہمارا عملہ کھڑا کر دیا گیا ہے آپ لوگوں کی سکیورٹی کے لیے۔۔اور جب بھی کوئی کام ہو میرے لائق میں حاضر ہوں۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیتا مسکرا کر بولا۔۔

بلاشبہ اس کی مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔

"دیکھو ذرا اس پولیس والے کو۔۔ایسے کہہ رہا ہے جیسے یہاں اپنی سیٹنگ کروانے آیا ہو۔یا جیسے لڑکی کے باپ کے سامنے اچھا امپریشن ڈالنا ہو تو ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔"عنیشا اور یشفہ جو لان میں ہی کچھ فاصلے پر چکر کاٹ رہیں تھیں اس ایس پی کی بات سن کر عنیشا منہ بنا کر بولی۔

"حد ہو گئی عنیشا۔۔وہ پاپا کے خاص دوست کا بیٹا ہے۔۔تبھی ایسے بات کر رہا ہے۔۔"یشفہ نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا جو پتہ نہیں کیا کیا سوچے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دھیان سے ذرا۔۔تایا ابو اس سے واقعی میں امپریس ہو کر تمہارے پلے نہ باندھ دیں اسے۔"عنیشا نے اب کے اسے ڈرایا۔

"کتنی منحوس ہو تم۔۔عنیشا۔"وہ ڈرائنگ روم والے راستے سے اندر کی طرف عنیشا کے پیچھے بھاگی تھی۔اس کی بات نے یشفہ کا پارہ چڑھا دیا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"ضحی۔۔! یہ زی بھائی کی شرٹ پریس کر دو۔۔میں دادی جان کی بات سن آؤں۔ مجھے بلا رہی ہیں وہ۔۔"یشفہ کی نظر جب ضحی پر پڑی تو وہ اسے شرٹ پکڑاتی فوراً سے نکل گئی۔

"کیسی پاگل لڑکی ہے۔۔پتہ نہیں ٹرین چھوٹنے والی تھی جو اتنی جلدی تھی۔"

وہ یشفہ کے ایک دم سے نازل ہونے ہر منہ بناتی کھڑی ہو گئی۔

یشفہ کو ضرار نے شرٹ دی تھی کہ وہ پریس کر دے کل یونی یہی پہن کر جانی تھی مگر شہریار نے آکر یشفہ کو دادی جان کا پیغام دیا تو وہ ضحی پر نظر پڑتے ہی اسے شرٹ تھما کر جلدی سے بھاگی تھی۔

"یشفہ شرٹ استری ہوئی نہیں ابھی تک۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ کھڑی اس کی شرٹ استری کر رہی تھی جب پیچھے سے ضرار کی آواز پر اچھل ہی پڑی۔

ضرار کی زبان کو بھی اسے دیکھ کر بریک لگی۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور ریشفہ کہاں ہے؟" ضرار نے اچنبھے سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ریشفہ کو دادی جان نے آواز دی تو ان کی بات سننے چلی گئی۔" وہ استری کرتے ساتھ ہی بتا رہی تھی۔

"ہاں اور تم نے سوچا کیوں نہ اپنے ہز بینڈ کی شرٹ استری کرنے کا شرف میں حاصل کروں۔" وہ ہنسی دبائے بولا تو ضحی نے اسے گھورا۔

"کیوں ایسی کیا آفت ٹوٹ پڑی تھی مجھ پر جو شرف حاصل کرنا تھا۔۔ وہ تو ریشفہ خود دے کر گئی مجھے۔" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"اچھا تو اب دھیان رکھنا۔۔ ایسا نہ ہو جس طرح خود جلتی ہو میری شرٹ کے ساتھ

بھی یہی سلوک کرو۔" وہ اسے چھیڑتا ہوا بولا۔

"یہ پکڑو اپنی شرٹ۔۔ خود پریس کر لو۔۔ اگر اتنی ٹینشن ہے۔۔ یہ نہیں کہ ضحی دھیان سے۔۔۔ کبھی کبھی تو کرتی ہو ہاتھ نہ جل جائے لیکن نہیں جی ان کو تو اپنی شرٹ کی فکر ہے میری نہیں۔۔" وہ اس کو شرٹ تھماتی استری کا سوئچ نکالتی بڑبڑاتی ہوئی بولی مگر بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی کہ ضرار کو صاف سنائی دے رہا تھا۔

"یار کم از کم سوئچ تو مت نکالو۔۔ تمہارا یہ مظلوم شوہر خود کر لے گا۔" وہ معصومیت سے بولا۔

ضحی نے اسے گھورا اور سوئچ لگاتی جانے لگی۔

"اتنا نہیں کہ مجھ سے کہے کہ ضرار آپ رہنے دیں آپ نے تو کبھی کیا ہی نہیں۔۔ اپنی شرٹ کے ساتھ ساتھ پورا ہاتھ ہی جلا لیں گے۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تو ضحی رکی اور ضرار کو دیکھا جو اب اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔

"شوخا۔۔" اسے دل ہی دل میں کہتی وہاں سے نکل گئی۔

"چڑیل۔" وہ بھی سر جھٹکتا اپنی شرٹ پریس کرنے لگ گیا جو ذرا سی ہی رہ گئی تھی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"جی دادی جان؟" وہ ان کے کمرے میں آئی تھی۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔" وہ اسے اپنے پاس بلاتی ہوئی بولیں۔

"جی۔۔" وہ ان کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے بہت اہم بات کہنی تھی۔۔۔ سن کر برا مت ماننا۔۔ تحمل سے سننا۔۔"

دادی جان نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو یشفہ نے ان کی گود میں ہی سر رکھ لیا۔

"جی دادی جان آپ بات کریں۔۔ میں آرام سے ہی سنوں گی۔" یشفہ نے ان کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا۔۔ہم بزرگ ایسے ہی بڑھے نہیں ہوتے۔۔زندگی کے تجربے ہوتے ہیں ہمیں۔۔ہم نے بھی اپنی اولاد پالی ہے اور اچھی تربیت کی ہے ماشاءاللہ سے۔۔آگے سے ان کے بچے بھی مجھے اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر عزیز ہیں۔۔تم نے وہ محاورہ تو سنا ہو گا۔۔اصل سے بڑھ کر سود پیارا۔۔اس کا مطلب ہوا کہ اولاد کی جو آگے سے اولاد ہوتی ہے اس سے زیادہ پیار ہوتا ہے وہ زیادہ عزیز ہوتا ہے۔۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ بھی پھیر رہی تھیں یشفہ کو سکون مل رہا تھا۔

"بیٹا میں نے تمہاری آنکھوں میں شاہ زر کے لیے محبت دیکھی ہے۔۔یہ بات حقیقت ہے۔۔سچ بتانا اپنی دادی سے جھوٹ نہیں بولنا؟"ان کے کہنے ہر یشفہ کو دھچکا لگا تھا وہ کب سے جانتی تھیں۔۔؟

"بتاؤ یہ بات سچ ہے ناں؟"وہ اس سے تائید چاہ رہی تھیں۔۔محبت کرنا شرمندگی کی بات نہیں ہوتی۔۔مگر آج اس کی محبت نے اسے دادی جان کی نظروں میں

شرمندہ کر دیا تھا۔

اس نے ناچاہتے ہوئے بھی ہاں میں سر ہلا دیا۔

"مجھے یقین تھا۔۔ لیکن بیٹا اس کی کوئی منزل نہیں ہے۔۔ میں نے اس دن شاہ زر کو جانچنے کے لیے اسے بلایا تھا اور سوچا تھا کہ اسے تمہارے رشتے کے بارے میں بتاؤں گی تو وہ کیا کہے گا یہی جاننا چاہتی تھی۔۔" دادی جان بیچ میں رکیں تو یشفہ کو لگا ابھی اس کی سانس رکی۔۔ وہ دم سادھے ان کی بات سن رہی تھی۔

"مگر بیٹا۔۔ اس کے تو ارادے ہی اور ہیں۔ شادی کا تو کوئی ذکر ہی نہیں کیا اس نے۔۔۔ وہ امریکا جانا چاہتا ہے۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔" دادی جان کے الفاظ نے اس کا سانس لینا واقعی دشوار کیا تھا۔۔ اسے لگا تھا کہ اب وہ مزید سانس نہیں لے پائے گی۔

وہ یک ٹک دادی جان کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی۔ چہرہ بے تاثر تھا۔ اسے پتہ بھی نہیں چلا کب ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرا تھا۔

"بیٹا۔۔اس لیے کہہ رہی ہوں ابھی وقت ہے سنبھال لو اپنے آپ کو۔۔اور اب جہاں ماں باپ کہیں وہاں ہاں کر دینا۔۔

کس آس پر بیٹھی ہو۔"دادی جان نے اسے خاموش دیکھ کر کہا۔

"مگر دادی جان محبت میں امید لگائی جاتی ہے۔۔وہاں بھی جہاں کچھ باقی نہ رہے۔ وہاں بھی محبت میں کسی نہ کسی معجزے کا انتظار رہتا ہے۔"وہ اپنی آنکھ سے انسو صاف کرتی بولی۔

"یہ کتابی باتیں میرے سامنے نہ کرو۔۔ان میں تو محبت مل بھی جایا کرتی ہے۔۔تم خوابوں میں جینا چھوڑ دو میری بچی۔۔۔"وہ اسے سمجھاتی بولیں۔

"دادی جان میں کوشش کرونگی۔"وہ انہیں کہتی وہاں سے نکل آئی۔

"یشفہ۔۔!"

کمرے میں جانے لگی تو شاہ زر نے پکارا۔وہ اس کی آواز پر رک گئی۔

"بات سنو۔۔!"وہ اس کے رکنے پر اس تک چلتا ہوا آیا۔

"جی کہیں۔۔" وہ ضبط کرتی بولی۔آنکھیں البتہ سرخ پڑ رہی تھیں۔

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب؟" کچھ نہ سمجھ آنے پر بے تکا سا سوال کیا گیا۔یشفہ نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ اس دن تمہارے ہاتھ پر چائے گر گئی تھی۔۔" وہ اسے یاد دلاتا بولا۔

"تم نے مزید اتنے زخم دے دیے ہیں کہ یہ تو بالکل معمولی سا ہے۔۔" وہ صرف سوچ سکی کہا تو بس اتنا۔۔

"بالکل ٹھیک۔۔" وہ کہتی کمرے کا دروازہ کھولتی اندر آتے ہی دروازہ بند کر گئی۔

شاہ زر کو یشفہ کا یہ رویہ تکلیف دے رہا تھا۔۔وہ آہ بھرتا نیچے چلا گیا۔۔وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ خوش ہے۔۔ہاں کوئی حق نہیں بنتا تھا اس کا یہ پوچھنے کا۔۔مگر وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔

یہ کمبخت محبت کچھ بھی کروا لیتی ہے انسان سے۔۔کچھ بھی۔۔

"زینب تم پاگل ہو گئی ہو بالکل۔"اس کا پلان سنتے ہی اس کی دوست نے اسے ڈپٹا تھا۔

"بتاؤ ہیلپ کرنی ہے کہ نہیں؟ مجھے تمہاری نصیحتیں نہیں سننی۔۔"زینب نے دو ٹوک لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔۔ مگر میں بتا رہی ہوں تم غلط کر رہی ہو۔۔اتنی آسانی سے تم اتنی بڑی بات کیسے کر سکتی ہو اور جانتی ہو حمزہ کا غصہ کتنا تیز ہے وہ غصے میں نہیں دیکھتا کہ سامنے کون ہے۔۔یہ بات پورا ڈیپارٹمنٹ جانتا ہے۔۔اور پھر اپنی کزن کے معاملے میں۔۔"وہ اسے سمجھانے کی آخری کوشش کرتے ہوئے بولی مگر زینب کے سر پر تو جیسے ضد سوار تھی۔

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔"وہ سختی سے بولی تو وہ بھی چپ ہو گئی۔

"ہائے عنیشا؟"حبہ ہاتھ ہلاتی اس تک آئی۔

"ہائے؟ تم تو وہی ہو ناں زینب کی فرینڈ۔حبہ۔"عنیشا نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔

"ہاں میں وہی ہوں۔۔" حبہ مسکرائی۔

"اچھا تو یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔؟" عنیشا نے اسے حیرت سے دیکھا وہ تو اس ڈیپارٹمنٹ کی تھی ہی نہیں۔۔

"کچھ نہیں بس اپنی ایک فرینڈ سے ملنے آئی تھی وہ یہی ہوتی ہے۔۔" وہ بہانہ بنا کر بولی۔۔

"اچھا میں چلتی ہوں۔۔" وہ عنیشا کے پیچھے دیکھتی گھبرا کر بولی تو عنیشا حیران رہ گئی کہ یہ کرنے کیا آئی تھی۔

اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حمزہ چلتا ہوا آ رہا تھا۔ عنیشا نا سمجھی سے سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"یہ ابھی کیا کر رہی تھی یہاں؟" حمزہ عنیشا کو دیکھتا ہوا بولا یقیناً وہ حبہ کو دیکھ چکا تھا۔

"کچھ نہیں ابھی آئی تھی اور اچانک چلی بھی گئی۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

"اور تمہیں چین نہیں ہے۔۔جب دیکھو یہاں آئے ہوئے ہوتے ہو۔۔ تمہیں تمہارے ڈپارٹمنٹ والے برداشت نہیں کرتے لگتا تبھی تمہیں نکال باہر کرتے ہیں۔" وہ منہ بنائے بولے جا رہی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہے مجھے ڈر ہوتا ہے یہ لوگ تم جیسی بلا کو یونی سے ہی نہ نکال دیں۔" وہ اطمینان سے کندھے اچکاتا ایسے بولا جیسے سچ کہہ رہا ہو۔

"حمزی دفعہ ہو جاؤ۔۔!" وہ چیخ اٹھی۔ حمزہ ہنس دیا۔

"غصہ کم کیا کرو چوہیا صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔۔" وہ اسے مزید جلاتا ہوا بولا۔

"تم ہو گے چھچھوندر۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"ویسے تم آجکل لگتا وٹامن کی ڈوز نہیں لے رہی۔" حمزہ ایک دم سیریس ہوا۔

"مطلب؟" وہ الجھی۔

"تمہارے اندر وٹامن موبائل کی کمی ہو جائے گی ناں پھر۔۔" وہ کہہ کر بھاگا تھا عنیشا بھی اس کے پیچھے تیزی سے چلنے لگی مگر وہ گم ہو گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاتھ تو لگے پھر بتاؤ گی۔۔ چھچھوندر کہیں کا۔۔خود کو بھی ایک ڈوز چاہیے لگتا۔۔"

وہ غصے سے سوچتی ہوئی کلاس میں چلی گئی۔

"یہ تمہیں کس نے بتایا؟"ملک تہور غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ پولیس ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔

"صاحب جی ہمیں خود پتہ چلا ہے اور ضرور جہاں وہ پناہ لے رہی ہے انہوں نے اس کی بھرپور مدد کی ہے کوئی معمولی بندے نہیں لگتے وہ۔لڑکی نے خود ہمارے خلاف بیان دیا ہے۔۔"وہ اسے ساری خبر سنا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک دفعہ ہاتھ لگ جانے دو اس چڑیا کو۔۔اس کے پر تو ہم خود کاٹیں گے۔"

زرمین کے بھائی نے غصے سے کہا۔

"تحمل سے کام لو۔۔تم لوگوں کو اب جو میں کہوں ویسا کرنا ہے۔"ملک تہور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈ۔۔میں ایک دو ہفتوں میں آپ کے پاس ہو نگا۔۔آپ فکر نہ کریں۔"شاہ زر نے فون پر کمال صاحب کو تسلی دی۔

"بیٹا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔"وہ نادم تھے۔

"اس بارے میں آکر میں خود آپ سے بات کرو نگا۔آپ کو شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"وہ ان کی آواز میں شرمندگی محسوس کر سکتا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھیے گا۔میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔"وہ کال بند کرتا ہوا الان میں کھڑی یشفہ تک آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ واک کر رہی تھی شاید۔۔

"یشفہ؟"اس کی آواز پر یشفہ چونک کر پیچھے مڑی۔

اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

وہ بولتی تو شاید رو پڑتی۔۔وہ اپنا رونا ہی تو ضبط کر رہی تھی۔۔جب سے اس نے یہ سنا

تھا کہ وہ ہمیشہ کے لیے امریکا جا رہا ہے۔۔اسے لگا تھا سب کچھ ختم ہو گیا۔اپنا موڈ فریش کرنے وہ باہر لان میں نکل آئی مگر یہاں بھی وہ آ گیا جس سے اب وہ بچنا چاہ رہی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ اس کے ساتھ ہی واک کرنے لگ گیا۔

"کچھ نہیں۔۔" مختصر جواب دیا گیا۔

"تمہیں پتہ ہے تم اس طرح اچھی نہیں لگتی؟" وہ رک کر اسے دیکھتا ہوا بولا۔

یشفہ نے بھی جھٹکے سے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تمہیں تو میں کبھی اچھی لگی ہی نہیں۔۔" اسے دیکھتے ہوئے آنسوؤں کا گولا حلق میں اتارا۔۔ایسا صرف وہ سوچ سکی۔

"اپنے کام سے کام رکھیں آپ۔" وہ اسے کہتی وہاں سے نکل گئی۔آواز لڑکھڑائی تھی مگر اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔

شاہ زر اسکی بات پر حیرت سے اسے اندر تک جاتے دیکھتا رہا۔۔یہاں تک کہ وہ اندر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جا چکی تھی مگر وہ کھڑا رہا۔۔ایک مرتبہ پھر سے تنہا۔۔

وہ کمرے میں آ کر دروازہ بند کرتی وہی زمین پر بیٹھی رو دی۔۔وہ اگر ایک سیکنڈ مزید وہاں رکتی تو وہ رو دیتی۔

شاہ زر کا چہرہ آج بھی ہر جذبات سے عاری تھا۔

وہ شخص ایسا کیوں تھا۔کیا اسے دوسروں کو تکلیف دے کر خوشی ملتی تھی۔۔

وہ روتے ہوئے خود سے سوال کر رہی تھی۔۔دل میں ہول اٹھ رہے تھے اس کے جانے کا سوچ کر ہی۔۔کیسے جی پائے گی وہ۔۔مگر اس نے شاہ زر پر یہ واضح نہیں ہونے دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ انا پرست اور خوددار بنا پھرتا ہے تو وہ کیوں نہیں۔۔

اپنی اپنی آنا میں گم۔۔۔

میں محبت اور تم۔۔۔

صبح وہ معمول کے مطابق تیار ہو کر ڈائینگ ٹیبل پر آئی تھی۔۔ساری رات اسے صحیح سے نیند نہیں آئی تھی یہ سوچ سوچ کر ہی اس کو کچھ ہو رہا تھا کہ وہ مستقل طور پر اسے چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔

"آہ۔۔وہ میرا تھا ہی کب۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

ناشتے کی ٹیبل پر ابھی وہ نہیں آیا تھا نہ ہی آج زرمین تھی۔۔

"ممازرمین کہاں ہے؟"اس نے سامنے کھڑی سائرہ سے پوچھا جو ناشتہ سرو کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا وہ سو رہی ہے۔۔میں گئی تھی اس کے کمرے میں۔اس کو سوتا دیکھ کر واپس آ گئی۔"

"زرمین سے یاد آیا سہیل صاحب کیس کا کیا بنا؟"سائرہ یشفہ کو بتانے کے بعد کچھ

یاد آنے پر بولیں۔

"دیکھو ابھی تو پولیس انہیں ڈھونڈ رہی ہے۔۔میرے خیال میں ان لوگوں نے اپنا اڈا بھی بدل لیا ہے۔۔انہیں خبر ہو گئی ہے۔۔" سہیل صاحب نے نوالہ بناتے ہوئے جواب دیا۔سائرہ نے بھی سر ہلا دیا۔

"بس جلدی سے حل ہو جائے۔۔بچی اپنے گھر جائے۔۔آجکل اپنی بچیوں کی حفاظت مشکل کام ہے۔۔وہ تو پھر پرائی ہے ڈر ہی لگا رہتا ہے۔" سائرہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تو سب نے ہی ان کی تائید کی۔وہ بھی اب ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا مصیبت ہے؟" عنشیا نے حمزہ کو گھورا جو اسے ٹیبل کے نیچے سے پاؤں مار رہا تھا۔

"سلائس اٹھاؤ۔" وہ مسکین سی شکل بنا کر بولا۔

"کیوں؟ خود کے ہاتھ نہیں ہیں۔خود اٹھاؤ اور یہ توپڑے ہیں۔" وہ بھی دبی دبی آواز

میں بے نیازی سے بولی۔

"تمہارے زیادہ قریب پڑے ہیں اٹھادو۔" وہ پھر سے بولا تو عنیشا چڑ گئی۔

"تاریخ گواہ ہے کبھی جو تم نے مجھے سکون سے ناشتہ کرنے دیا ہو۔" وہ غصے سے دبی آواز میں دو سلائس اٹھاتی بولی اور اس کی پلیٹ میں پٹخنے کے انداز میں رکھے۔

"اوئے تمیز سے زرق ہے۔۔اللہ ناراض ہوتا ہے۔۔" وہ اسے سمجھاتا بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"جلدی ناشتہ کرلو۔۔یونی سے لیٹ کرواؤ گے۔" ضرار نے خاص حمزہ اور عنیشا کے لیے کہا۔

www.novelsclubb.com

عنیشا جلدی جلدی کھانے لگی اور ابھی چائے کا کپ اٹھانے لگی وہ حمزہ نے دوسری طرف سے تھام لیا اور منہ لگا تا سپ لینے لگا۔

عنیشا منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"یہ میری چائے تھی۔" اب اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ چیخ اٹھی۔ لیکن آواز

پھر بھی زیادہ اونچی نہیں تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا میرے لیے اپنی چائے نہیں قربان کر سکتی۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ اسے اچھالتا کھڑا ہو گیا۔

"چلو اٹھ جاؤ سب۔۔" ضرار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"دفعہ ہو جاؤ حمزی۔۔" وہ روہانسی ہوتی کرسی گھسیٹتی پیر پٹختی کھڑی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔یشفہ بھی عنیشا کے پیچھے گئی۔

"ناشتہ تو کر لیتی پورا۔" شازیہ بیگم نے اسے جاتے دیکھا۔

"کر لیا تھا چچی اس نے۔" حمزہ بھی کہتا وہاں سے نکل گیا۔

"آپ کو الگ سے انویٹیشن بھیجوں کہ ناشتہ ختم ہو گیا تو اٹھ جائیں۔" ضرار نے ایک نظر ضحی کو دیکھا جو سکون سے چائے کے سپ لے رہی تھی۔

"مجھے سکون سے ناشتہ کرنے دو۔" وہ بے نیازی سے بولی تو ضرار لب بھینچ کر رہ گیا۔

"افف۔۔کہاں پھنس گیا۔"وہ بیچارہ سوچ کر رہ گیا۔

"اچھا پلیز لیکن جلدی کرو سب تیار ہیں۔"وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔

ضحی اسے چڑانے کے لیے آہستہ آہستہ لگی ہوئی تھی یہ ضرار سے برداشت نہیں ہو نا تھا اس لیے وہ وہاں سے چلا ہی گیا کہ کہیں کچھ بول دیا تو شاز یہ چچی نے نہیں بخشنا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"شف۔۔کیا ہوا ہے یار آج تمہیں؟"عنیشا نے اس کا اترا اترا چہرہ دیکھا تو فکر مند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔"وہ آنسو پیچھے دھکیلنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔کل سے وہ پتہ نہیں کتنی بار رو چکی تھی۔

"تم رو رہی ہو؟"عنیشا نے اس کے جھکے سر کو دیکھا تو اس کی طرف جھک کر بولی۔

وہ واقعی پریشان ہو گئی تھی۔

"ہمم۔۔"یشفہ نے اپنا سر ہلا دیا اور اب اس نے آنسو صاف بہنے دیے۔

"کیا ہوا تمہیں؟؟"یشفہ؟اچھا چلو یہاں سے اٹھو۔۔"وہ پریشانی سے سوال کرتی اسے اٹھاتی بولی۔یشفہ اپنے آنسو صاف کرتی اس کے ساتھ چل دی۔

عنیشا اسے یونی کی بیک سائیڈ پر لے آئی جہاں کوئی نہیں تھا فلحال۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے صبح سے دیکھ رہی ہوں تمہارا اجھا اجھا چہرہ۔"عنیشا نے اس کو کندھے سے تھامے تشویش سے پوچھا۔

"یار وہ جا رہا ہے۔"وہ کہتی اس کے کندھے پر سر رکھے رو دی۔

"کون؟"اسے اندازہ تھا وہ کس کی بات کر رہی ہے لیکن وہ تصدیق کرنا چاہ رہی تھی۔

"شاہ زر۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔"وہ روتے روتے ہچکیاں لینے لگی تھی۔

"لیکن کیوں اور کہاں؟"عنیشا کو صحیح معنوں میں جھٹکا لگا تھا۔

"اچھا رونا تو بند کرو۔۔"وہ اسے چپ کرواتی بولی لیکن وہ خود پریشان ہو گئی تھی۔

"کیسے رونا بند کروں۔۔۔ نہیں ہو رہا برداشت۔۔ کیسے رہ لوں گی اس کے بغیر۔۔ جسے بچپن سے ہی اپنا سمجھتی آئی ہوں۔ غلط تھی میں۔۔ مجھے لگا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگا ہے لیکن نہیں۔۔ میں بھول گئی تھی وہ پتھر دل انسان کسی سے محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔ وہ تو کسی بھی قسم کے جذبات نہیں رکھتا کسی کے لیے۔۔ جذبات سے عاری شخص ہے وہ۔۔ اس کے لیے کوئی اہم نہیں ہے۔۔ وہ اپنے آپ سے مطلب رکھتا ہے۔ اسے تو میرا کیا باقیوں کا خیال بھی نہیں آیا۔۔ دادی جان کا، پاپا کا۔۔ چاچو کا چاچی کا۔۔ زی بھائی کا۔۔ کبھی اسے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ اکیلا ہے۔۔ ہمیشہ سے زی بھائی نے اس کا ساتھ دیا۔۔ پھر کیوں؟ کیوں ہے وہ ایسا۔۔" وہ اپنے اندر کا سارا غبار نکالتی بکھری بکھری سی بیک سائیڈ کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

عنیشا کو اس کی یہ حالت تکلیف دے رہی تھی۔ وہ بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ تھیں۔ ایک دوسرے کی ہر بات سے واقف۔۔ ایک دوسرے کے اشارے

تک سمجھتی تھیں۔۔

اس کی تکلیف عنیشا کو کیسے محسوس نہ ہوتی۔

"پلیز شف ہمت کرو۔۔کیوں اس شخص کے پیچھے بھاگتی ہو جسے تمہارا احساس ہی نہیں۔۔جسے کوئی پرواہ نہیں تمہاری کیا کسی کی بھی۔" وہ اسے چپ کروانے لگی۔

"اتنا آسان نہیں ہے۔" وہ جیسے ہار چکی تھی۔۔کتنے دنوں سے ہی وہ شاہ زر کو اگنور کرتی آرہی تھی۔۔اپنے آپ سے جنگ کرتی وہ اب تھک چکی تھی۔

"اچھا پلیز رونا نہیں ہے اب اٹھو۔۔اپنا حلیہ ٹھیک کرو۔کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے۔" وہ اسے حوصلہ دیتی اٹھاتی بولی تو یشفہ بھی ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اب وہ رو کر تھوڑا ہلکا پھلکا فیل کر رہی تھی۔

عنیشا اسے لیے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"پولیس کو ہمارے اڈے کا اسی منحوس نے بتایا ہوگا۔" زرمین کے بھائی نے غصے سے زرمین کے بارے میں کہا۔

"ابھی اس سے زیادہ اس بات پر دھیان دو کہ کہیں ہم پھنس نہ جائیں۔" دوسرا بھائی پریشانی سے بولا۔

ان کا دو بندے پرانے اڈے پر کچھ کام سے گئے تھے جب پولیس ریڈ میں ایک پکڑا گیا دوسرا بچ کر بھاگ آیا تھا۔اور انہیں سب بتا دیا۔

www.novelsclubb.com

اب انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ اگل نہ دے۔

"وہ بندہ تو تھا بھی زیادہ پرانا نہیں۔۔" ملک تہور غصے اور پریشانی میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

"ملک صاحب آپ اجازت دیں۔۔ہم اپنی بہن کو لے آئیں۔۔طریقے سے لے کر آئیں گے۔۔معافی مانگے گے اس سے اور بعد میں تو وہ ہمارے پاس آجائے گی۔"ان میں سے ایک بھائی بولا۔

"ٹھیک ہے لیکن احتیاط سے۔۔یہ جو آج کل میں ایک ایس پی آیا ہے یہ بہت بڑی چیز ہے۔۔مجھے اسی سے ڈر ہے۔"ملک تہور نیم رضامندی سے بولے تو دونوں بھائی خباثت سے ہنس دیئے۔

"ہائے عنیشا!"زینب بڑے مغرور انداز میں بولتی اس کے پاس آئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے؟"عنیشا کے چہرے پر ڈھیروں بیزاری چھائی تھی۔

"ارے آرام سے۔"وہ ڈرنے کے انداز میں بولتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔عنیشا نے اسے ناگواری سے دیکھا اور دوبارہ نظریں سامنے کر لیں۔

"ویسے تمہیں بہت غرور ہے نہ اپنے حمزہ پر۔۔اور تمہارا حمزہ اب تمہارے پاس آنا

بھی نہیں چاہے گا۔" وہ عجیب سے انداز میں بولی۔ عنیشا نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔

"کیا مطلب کہنا کیا چاہتی ہو؟"

"یہی کہ وہ میرا ہے۔۔اور تم اس سے دور رہو وہ ڈرتا ہے اس لیے مجھ سے کہہ نہیں پارہا۔" وہ بالوں کو جھٹک کر ایک ادا سے بولی۔

"ہاں صحیح ہے ناں تم جیسی ڈائن سے ڈرنا بھی چاہیے۔" عنیشا نے اب اس کا مقابلہ کرنا تھا۔

اسے حمزہ کی بات یاد آئی تھی جب اس نے اسے کہا تھا کہ تمہیں لڑنا چاہیے تھا اس موٹی سے۔

"ہونہہ۔۔ کہہ لو جو کہنا ہے۔ وہ میرا ہے تم سے اس کا جی بھر گیا ہے ویسے بھی اسے تم میں کوئی خاص انٹرسٹ نہیں ہے۔" اس کے بولنے پر عنیشا نے ابرو اٹھائے۔

"اوا چھا۔۔ تھینکس مجھے بتانے کے لیے اب تم جاسکتی ہو۔۔اور پلیز اگر ہو سکے تو

حمزہ کو بھی بتا دینا کہ وہ تمہارا ہے ورنہ میں خود بتا دونگی اسے۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے تھوڑی تلے رکھے ایسے بولی جیسے زینب نے اس پر بہت احسان کیا ہو۔

"یو۔۔۔ڈیم اٹ۔۔" وہ اس کی ذرا بھی پرواہ نہ لینے پر غصے میں بولتی تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

"پچھل پیری۔۔ پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے پیچھے ہی پڑ گئی ہے حمزی کے۔" غصے میں بولتی وہ بھی وہاں سے اٹھ گئی اس کا رخ اب حمزہ کے ڈپارٹمنٹ کی طرف تھا۔۔اس کی کلاس لینی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اوئے چھچھوندر۔" وہ بڑے رعب سے بولتی حمزہ کے پاس بیٹھ گئی۔آجکل پیپرز کی تیاری میں سب بزی تھے تو لیکچرز کم ہی لیتے تھے۔۔کوئی لائبریری میں بیٹھا کتاب میں منہ دیئے نظر آتا۔کوئی گراؤنڈ میں ٹولیوں کی صورت میں بیٹھا ہوا ہوتا۔۔

"کیا ہے باندری؟" وہ ہنستا ہوا بولا۔

"یہ باندری کسے بولا بندر؟" وہ ابرو اٹھائے منہ بنائے بولی۔

"ہاہا۔۔اپنی چوہیا کو۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا بولا تو عنیشا نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"اچھا بتاؤ۔۔کیا بات ہے آج عنیش میڈم نے ہمارے ڈپارٹمنٹ کو شرف بخشا ہے؟" وہ کتاب بند کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔وہ ٹانگیں سیدھی کیے گھاس پر بیٹھا تھا۔

عنشیا خود چوکڑی مارے بیٹھی تھی۔

"یار یہ اپنی زینب موٹی کا تو دماغ سیٹ کرو۔۔موٹے دماغ کی۔۔آج تو مجھ سے لڑنے آگئی کہ حمزہ میرا ہے۔" وہ آخر میں اس کی نقل کرتی بولی۔

"کیا مصیبت ہے اس لڑکی کو۔۔اس کا اب انتظام کرنا پڑے گا۔یہ ایسے نہیں باز آنے والی۔" وہ ٹانگیں موڑ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا انتظام کا تو پتہ نہیں تمہارا تو میں کرتی ہوں۔۔ تم نے ہی اسے پہلے فری کیا ہو گا تبھی وہ اس حد تک پہنچ گئی ہے۔" ہاتھ میں پکڑی کتاب سے اس کے کندھے پر مارنا شروع کر دیا۔

"عنیش سٹوپ اٹ یار۔۔" وہ اپنے بچاؤ کی ناکام سی کوشش کرتا بولا۔

"کیوں چھوڑوں۔۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ اتنا ڈریس اپ ہو کر آؤ۔۔ کل سے نقاب کر کے یونی آؤ گے تم۔۔" حمزہ اٹھ کر بھاگا تو عنیشا اس کے پیچھے بھاگتی بول رہی تھی۔

"اچھا سوری یار۔" وہ رک کر اپنی پھولی سانس بحال کرتا سوری کرتا بولا۔

"اب سے میں آیا کروں گی تمہارے ڈپارٹمنٹ۔۔ اور اگر تم مجھے زینب تو کیا کسی بھی لڑکی کے ساتھ نظر آئے پھر دیکھنا۔" وہ کتاب اسے ایک بار پھر مارتی بولی تو حمزہ نے اسے دیکھا۔

"چوہیا۔۔ یہ حکم نہ چلاؤ مجھ پر۔۔ زی بھائی نہیں ہوں جو ضحی کے ڈر سے چپ کر

جائیں گے۔" وہ آنکھ مارتا بول کر بھاگ گیا تو عنیشا بھی اس کے پیچھے لپکی۔یونی کے سٹوڈنٹس نے انہیں موڑ کر دیکھا تھا۔

حمزہ نے اسے تھوڑا دور کھڑے زبان چڑھائی کیونکہ عنیشا تھک کر رک گئی تھی اسے دیکھتے ہی عنیشا نے اسے بک وہیں سے دے کر ماری اور وہ سیدھا حمزہ کے ماتھے پر لگی تھی۔

عنیشا ہنس دی مگر حمزہ بیچارہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہو تم تھانیداری۔۔پکا نشانہ ہے تمہارا۔" وہ اپنا ماتھا مسلتا بولا تو عنیشا ہنس دی۔

"اور تم چور۔۔میں بتا رہی ہوں اس ڈائن سے دور رہو۔" وہ اسے وارن کرتی اپنی بک لیتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہونہہ۔۔ہٹلر۔" حمزہ نے بھی لائبریری کا رخ کیا۔زینب کو وہ بعد میں دیکھ لے گا۔

"چھچھوندر۔" عنیشا اس کے بارے میں سوچتی مسکرا کر سر جھٹکتی اپنے ڈپارٹمنٹ

میں واپس جانے لگی۔

"ضرار؟" شاہ زر خوشی سے سیدھا اس کے کمرے میں آیا تھا۔

ضرار نے مڑ کر اسے دیکھا جو خوش دکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے یار آج خوش دکھ رہا ہے؟" ضرار نے بھی اس سے مسکرا کر پوچھا۔

"بات ہی کچھ ایسی ہے۔" وہ خوشی سے کھل رہا تھا آج ضرار نے اسے بہت دنوں بعد اس طرح دیکھا تھا۔

"کیوں کیا ہوا تو امریکہ نہیں جا رہا؟ ہے ناں؟" ضرار بھی خوش ہوا۔ شاہ زر کا چہرہ ایک دم بجھ گیا۔

"ارے نہیں یار یہ بات نہیں ہے۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو ضرار نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا بات ہے؟" ضرار بھی تھوڑا افسردہ ہوا مگر فوراً سے سنبھلتا بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے مجھے یونی کی طرف سے امریکا جانے کا موقع ملا ہے۔۔ پیپرز کے بعد وہ مجھے خود اپنی پے پر امریکا بھیج رہے ہیں۔۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا ایسا ہو جائے گا۔۔ انہوں نے میرا پریویس ریکارڈ دیکھا تو مجھے امریکا کہ آفر کر ڈالی۔ یار میرا کام آسان ہو گیا۔۔" وہ خوش سا بتا رہا تھا ضرار اپنی دوست کی خوشی میں خوش تھا جب وہ اسی میں خوش تھا تو ضرار کو بھی خوش ہونا چاہیے۔

"گانگریٹس یار۔" ضرار سچ میں خوش ہوتا اس سے گلے ملا۔

"تھینکس یار۔ میں آج ہی ماموں سے بات کرتا ہوں بلکہ سب کو بتاتا ہوں کہ میں اگلے ہفتے کی آخری ڈیٹس میں جا رہا ہوں۔" وہ خوش تھا کیونکہ اسے اپنے باپ سے پیسے نہیں لینے پڑیں گے۔ اس نے اس لیے اپلائے کیا تھا۔

اور اب واقعی اس کا سلیکشن ہو گیا تھا۔

اب اسے اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ اس کی سٹیپ مدر اسے باتیں سنائے گی۔

وہ خود مختار تھا۔۔ مگر ابھی اتنا بھی نہیں۔۔

"اچھا چل آج ٹریٹ تو بنتی ہے وہ تجھے دینی پڑے گی۔"ضرار نے اسے دیکھ کر کہا جو پتہ نہیں کہاں کھو گیا تھا۔

"ہاں اوکے ڈن۔ تیار ہو جا چلتے ہیں۔"وہ اسے کہتا کمرے سے نکل گیا۔

ضرار لمبا سانس خارج کرتا اسے دیکھتا رہ گیا۔

"مجھے لگا تم یشفہ کو چاہتے ہو لیکن شاید وہ صرف میری غلط فہمی تھی۔"وہ سر جھٹکتا فریش ہونے چلا گیا وہ خود ابھی یونی سے آیا تھا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

یہ آج یشفہ اور عنیشا نظر نہیں آرہیں؟"ضحی سوچتی ہوئی کمرے سے نکل کر باہر لاؤنج میں آئی تو ضرار کو تیار کھڑے دیکھ کر حیران ہوتی اس تک آگئی۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو؟"وہ سوال کرتی اس کے مقابل آئی تو ضرار نے اس کے کہنے پر ایک نظر اسے دیکھا۔

"شاہ زر کے ساتھ ضروری کام سے۔۔"وہ اصل بات چھپا گیا۔

www.novelsclubb.com

"اواچھا سہی۔۔ایک بات پوچھوں؟"اسے کچھ یاد آیا تو فوراً سے بولی۔

"پوچھو؟"اس نے ابرو اٹھائے۔

"ہمارا نکاح ہوا تھا کچھ یاد ہے مہینے پہلے؟تو میرا خیال ہے میں تمہاری چڑیل بیوی ہوں۔۔تو تمہارا کبھی دل نہیں کرتا کہ میرے لیے کچھ لے آؤ۔"وہ اسے یاد دلاتی بولی مگر ضرار کی آنکھیں کھل گئیں۔

"تمہارے لیے کیا لاؤں؟"وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"مطلب حد ہے آجکل لوگ منگنی کر لیں تو اپنی منگیتر کو اتنا کچھ گفٹ کرتے ہیں ہمارا تو پھر نکاح ہوا ہے۔۔اس میں تو گفٹ دینے سے بھی تمہیں ثواب ملے گا۔"وہ ہاتھ نچا کر بولی تو ضرار مسکرایا۔

"تمہیں میں مل تو گیا ہوں اور اس سے بڑا گفٹ کیا چاہیے تمہیں؟"وہ بھی ضرار تھا۔

وہ اس کے انداز پر تھوڑا سا گڑبڑائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حد ہوتی ہے ضرار۔۔ مطلب سیریسلی۔۔مجھے سچ مچ کا گفٹ چاہیے۔اور تم زیادہ خوش فہم مت ہو" وہ منہ پھلائے بولی۔

"میں ابھی بھی خوش فہم نہ ہوں۔۔ کوئی میرے بدلنے پر نکاح سے پہلے یہ گانا سن رہا تھا۔

"میرا محبوب کسی ہوردا ہوئی جاندا اے۔۔" وہ اسے جتا کر 'محبوب' لفظ پر زور دیتا بولا تو ضحی نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔اس کے گال ایک دم خفت سے شرخ پڑ گئے۔

"زی!!!! مجھے نہیں بات کرنی تم سے اب۔۔نہ لا کر دو گفٹ بیوی کو ایک گفٹ نہیں لا کر دے سکتے۔۔میں تو بھول گئی تھی تم نے تو آج تک مجھے دو روپے والی ٹافی بھی نہیں دی۔۔" وہ پیر پٹختی غصے سے بولتی واپس سڑھیاں چڑھ گئی۔

ضرار ہنس دیا۔۔اس نے ضحی کے لیے پہلے سے ہی گفٹ لے کر رکھا ہوا تھا۔بس دینے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

"پتہ نہیں یہ شاہ زر کہاں رہ گیا لگتا پیسے خرچ کرنے کے ارادے ہی نہیں ہیں۔" وہ کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتا اس کے کمرے کی طرف گیا تھا۔

"اب تم نے اپنا موڈ کب تک ٹھیک کرنا ہے؟" عنیشا نے اسے دیکھا جو اداس روح بنی بیٹھی تھی۔

اتفاق سے آج سفید کرتی شلوار پہن رکھی تھی کرتی پر سادہ سا گلابی دھاگوں سے گلے اور دامن پر کام کیا ہوا تھا۔

اور گلابی ہی ڈوپٹے میں وہ سوگوار سی بیٹھی تھی۔

"یار اگر نہیں جائے گا تو کیا ہو جائے گا۔۔اسے ہم بھول گئے۔۔اور وہ باپ یاد رہا جس سے وہ اپنی پوری زندگی میں کوئی دس بارہ بار ملا ہو گا۔۔ پھپھو کی ڈیتھ کے بعد

www.novelsclubb.com

تو مشکل سے پھپھانے تین سے چار چکر لگائے پاکستان کے۔"وہ اب تھوڑا غصے میں بول رہی تھی۔رونے کا پہلا مرحلہ پار کرتی اب وہ اس کے مقابلے پر بول رہی تھی۔

"اچھا بس غصہ کم۔۔چاہے جو مرضی ہو۔۔باپ تو پھر باپ ہے۔۔خون کے رشتوں میں بہت کشش ہوتی ہے۔"عنیشا نے اسے ٹھنڈا کیا۔

"ارے میں ہی پاگل تھی جو اس جیسے انسان کے پیچھے پھرتی رہی۔"یشفہ سر جھٹکتی بولی۔

"یہ اس طرح تم جا کر شاہ زر بھائی سے دو ٹوک بات کرو۔"عنشیا نے کہا تو یشفہ گڑبڑائی۔

"مجھے بات ہی نہیں کرنی اس انسان سے۔"وہ مصنوعی اکڑ دکھاتی بولی تو عنیشا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"بس کرو تم سے نہیں ہو پائے گا یہ لڑکی۔"

"ویسے آپس کی بات ہے موڈ اچھا نہ ہو ناں محبوب بھی برا لگتا ہے۔"یشفہ نے برا سا منہ بنائے کہا تو عنشیا ہنس دی۔

"خود ہی ایسی حرکتیں کرتے ہیں یہ لوگ کہ ہمارا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔"عنیشا حمزہ کی صبح والی بات یاد کرتی بول رہی تھی جب ضحی تیز تیز چلتی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی اندر آئی تھی اور منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

وہ دونوں اپنی چھوڑا سے حیرت سے دیکھنے لگیں۔

"تمہیں کیا ہوا؟"یشفہ نے اسے دیکھا تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی بولی۔

"کچھ نہیں بس ضرار پر غصہ ہے شوخا انسان۔"وہ اپنا غصے سے بولی تو عنیشا اور یشفہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیں۔

"تم دونوں کا دماغ تو ٹھیک ہے؟"ضحی کو وہ دونوں پاگل لگیں۔

"نہیں۔۔۔بس معصوم سے زی بھائی کے لیے دعائیں جن کا پلا تم سے پڑ گیا ہے۔۔"عنیشا کے کہنے پر ضحی نے اسے تکیہ کھینچ کر مارا تو یشفہ ہنس دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا بس لڑو نہیں تم دونوں۔۔"اس نے تکیہ اٹھا کر سائیڈ پر کیا تو وہ چپ کر کے بیٹھ گئیں۔

"ویسے زی بھائی سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟"عنیشا کو چین کب آنا تھا۔۔پھر سے پوچھ بیٹھی۔

"تمہیں پتہ ہے نکاح کے بعد کوئی گفٹ نہیں لے کر دیا اس انسان نے مجھے۔ویسے باتیں جتنی مرضی کروالو۔"ضحی کے انداز پر وہ ہنسی دبا گئیں کیونکہ پٹنے کا ارادہ نہیں تھا۔

"ضحی بھائی زیادہ ایکسپریسو نہیں ہیں ضحی۔۔ویسے وہ تمہیں بہت چاہتے ہیں۔" یشفہ نے اسے سمجھایا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"صرف ایک گفٹ سے کیا جاتا ہے؟"وہ روہانسی ہو گئی۔

"اچھا دے دیں گے یار۔۔تمہیں تو پتہ ہے پیپرز میں دو تین دن رہ گئے ہیں اور وہ اس معاملے میں سیریس ہیں فری ہونگے تب تم ڈٹ کر مانگنا ان سے گفٹ۔"عنیشا

کے کہنے پر وہ بھی تہیہ کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"کہاں چلی؟" اسے اٹھتا دیکھ یشفہ نے پوچھا۔

"امی کے پاس کچن میں ورنہ باتیں سننے کو ملے گی کہ شادی کے بعد میں نے کچھ نہیں کرنا خود کرنا۔" وہ ناک سکیڑے بولتی ہوئی باہر نکل گئی۔

پیچھے سے وہ دونوں ہنس دیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"کون سے ہوٹل چلے گے آپ مسٹر ضرار؟" شاہ زر آج شاید واقعی خوش تھا تبھی مسکرا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"جہاں بھی لے چل بس یار کوئی اچھا سا ہوٹل ہو۔۔" ضرار کو اب بھوک لگنے لگی تھی۔

"اوکے۔" شاہ زر نے کہتے ہی سامنے ونڈ سکرین پر نظریں جمالیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہوٹل کے آگے گاڑی روک کر باہر نکل گئے۔

اندر آئے تو ہوٹل کی مخصوص مختلف کھانوں کی خوشبو نے ان کا استقبال کیا تھا۔ شاندار سا ہوٹل تھا۔۔نرم گرم سے ماحول میں وہ ایک کارنر والی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔

"سر۔"اتنے میں ایک ویٹر ان تک ہاتھ میں مینو لیے آیا۔

"چلو ضرار بتاؤ کیا کھانا ہے۔۔۔یہ ٹریٹ تمہارے لیے ہے تو تمہاری مرضی کا کھانا ہو گا۔۔"شاہ زر نے مینو اس کی طرف کیا تو ضرار نے مینو لے کر دو سے تین ڈشز آرڈر کر ڈالیں۔

ضرار کے بلکل بیک پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

اگرچہ وہ بہت اونچی نہیں لیکن جو بات کر رہے تھے اگر ضرار غور کرتا تو آواز با آسانی سن سکتا تھا۔

"شاہ زر یار تو کوشش کر کہ اپنے ڈیڈ سے مل کر واپس آجا۔۔

آخر تو بچپن سے ادھر رہتا آیا ہے۔۔اس طرح کیسے کر سکتا ہے تو۔۔"ضرار نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے ایک مرتبہ پھر سے سمجھانے کی کوشش کی۔

"یار بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے شروع سے یہی سوچا تھا کہ میں امریکا سیٹل ہو جاؤنگا۔۔میں تم سب کو بہت مس کرونگا۔۔لیکن ڈیڈ سے ملنا بھی ضروری ہے۔۔جیسے بھی ہیں اب میں اپنی زندگی ان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔دوسری شادی کر تو لی ہے انہوں نے۔۔لیکن وہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔۔یار وہ بہت شرمندہ ہیں۔۔ٹھیک ہے انہوں نے ممی کا کبھی ساتھ نہیں دیا۔۔لیکن اب فائدہ ان باتوں کو دل میں رکھنے کا۔۔ممی کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔"وہ آخر میں افسردگی سے بولا تو ضرار نے فوراً سے موضوع بدلا۔

"اچھا چھوڑ مجھے تو اس بات کا افسوس ہے کہ میں تیری شادی انجوئے کر بھی پاؤں گا یا نہیں؟"

شاہ زر نے اسے دیکھا اب وہ اسے کیا بتاتا۔۔

"میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔تم اپنی کرواؤ پہلے۔۔تمہاری تو بکنگ بھی ہو گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔"شاہ زر نے بات کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

"میری شادی پیپرز کے بعد کرنے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ ضحی کا بھی لاسٹ سمسٹر ہے۔تو آئے گا ناں میری شادی پر؟"ضرار تو جیسے سوچ سوچ کر اداس ہو رہا تھا کہ شاہ زر یہاں سے جا رہا ہے۔

"ہاں انشاءاللہ میں آیا کرونگا یار۔۔اور اپنے یار کی شادی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔" شاہ زر نے ہولے سے ہنس کر کہا تو ضرار بھی پھیکی سی ہنسی ہنس دیا۔

ضرار پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔کھانے کا انتظار تھا بس۔۔

"وہ لڑکی تو ہاتھ آئے پہلے۔۔ورنہ ہم نہیں بچتے۔"پیچھے بیٹھے دو آدمیوں میں سے ایک اپنے سندھی لہجے میں بولا تو ضرار کے کانوں میں آواز پڑی۔۔غیر ارادی طور پر اسکی توجہ ان کی باتوں کی طرح ہو گئی۔

"اس کے بھائی لینے جا رہے ہیں کل۔۔معافی وغیرہ مانگیں گے سب کے سامنے دکھانے کے لیے بعد میں وہ لوگ بھائیوں کے بھروسے دیں دے گے تو کام آسان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو جائے گا۔"ضرار کو جھٹکا لگا ان کی باتیں سن کر۔۔وہ پکا تو نہیں کہہ سکتا تھا لیکن ان کی باتوں سے اسے زرمین کا ہی خیال آیا تھا۔

اس کا چہرہ دیکھ کر شاہ زر نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"شاہ زر نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔

"یار وہ پیچھے۔۔"ابھی وہ بول رہا تھا جب ویٹر کھانا لے کر آ گیا۔ضرار خاموش ہو گیا۔شاہ زر بھی چپ ہی رہا جب وہ چلا گیا تو ضرار نے موبائل پر اسے ساری بات ٹیکسٹ کر دی۔اسے ڈر تھا کہ اگر وہ ان کی بات سن سکتا ہے کہیں وہ لوگ نا سن لیں۔

www.novelsclubb.com

"میں انہیں ابھی دیکھتا ہوں۔"ضرار غصے سے اٹھنے لگا۔

شاہ زر نے اسے فوراً سے روکا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔۔یوں پھنس جائیں گے ہم۔چپ بیٹھے رہو۔"شاہ زر کے دھیمے لہجے میں کہنے پر اس نے اچنبھے سے شاہ زر کو دیکھا۔

"لیکن یار ہمیں پولیس کو توانفارم کر دینا چاہیے کہ دو لوگ یہاں بیٹھیں ہیں۔"

ضرار نے غصہ دباتا ٹیکسٹ پر لکھا۔

"تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں بات کر رہے ہیں یا یہ وہی لوگ ہیں۔۔"شاہ زر نے اس کا میسج پڑھ کر جواب میں اسے میسج لکھ کر بھیجا۔

"لیکن یار بتانے میں کیا حرج؟"ضرار الجھا۔

"ایسے لوگ بہت تیز ہوتے ہیں۔۔اگر یہ وہی لوگ ہیں تو انہیں خبر مل بھی گئی کہ ان کے آدمی پکڑے گئے ہیں تو وہ چھپ جائیں گے مشکل ہو جائے گی۔۔ہم پولیس کو بتا دیتے ہیں کہ آپ ہمارے گھر آجانا جب زرمین کے بھائی آئیں گے ان کو اریسٹ کر لیں گے۔۔ہم اتنا تو جان گئے ہیں کہ وہ لوگ ڈرامہ کرے گے۔۔اور اگر یہ وہ لوگ نہ ہوئے تو اس کے بھائی بھی نہیں آئیں گے۔۔اور دوسری صورت میں اگر آ بھی جاتے ہیں تو پولیس اپنے ساتھ لے جائے گی وہی اگلوا لے گی کہ یہ کتنے سچے ہیں۔۔"شاہ زر نے میسج پر اسے ساری بات سمجھائی تو ضرار اسے دیکھ کر رہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا۔

"اتنا دماغ ہے تیرے پاس لیکن کبھی بتایا نہیں تو نے۔۔"ضرار کے شرارت سے کہنے پر اس نے اس کا دھیان کھانے میں دلوایا۔اور موبائل ٹیبل پر سائیڈ پر رکھ دیا۔

"چپ کر کے کھانا کھاؤ۔۔۔لیٹ نہیں پہنچنا گھر ورنہ سب۔مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں۔"شاہ زر نے اسے ڈرایا تو ضرار نے ہنس کر سر جھٹکا صاف ظاہر تھا وہ شازیہ چچی کی بات کر رہا تھا۔

"ویسے آج کل خاموش ہیں اللہ خیر کرے۔۔"ضرار نے کھانا پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹیوں والی ہیں۔۔احساس ہو گیا ہو گا کہ غلط کر آئی ہیں اکثر۔۔ویسے بھی مجھے لگتا ہے آگے حمزہ اور عنیشا کی بھی ہو جائے گی۔"شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے ہلکا سا ہنس کر دیکھا۔

"احساس ہونا بھی چاہیے۔۔اور حمزہ اور عنیشا کا کنفرم ہے یار۔۔مجھے لگتا ہے حمزہ

نے پیپرز کے بعد بات کر لینی ہے ویسے بھی سب ہی جانتے ہیں یہ بات کوئی چھپی ہوئی تو نہیں ہے۔"ضرار نے کندھے اچکائے۔

"اچھا ہو گیا پھر تو اللہ ان دونوں کو خوش رکھے۔"شاہ زر کے کہنے پر ضرار کا منہ میں جاتا نوالے والا ہاتھ رکا۔

"اور میں؟"اس نے ابرو اٹھائے۔

"او بھائی تو بھی خوش رہے اپنی بیوی کے ساتھ۔۔"شاہ زر مسکرایا۔

"تو بھی خوش رہ اپنے مقصد میں کامیابی ملے تجھے۔۔"ضرار کہتا کھانے لگا مگر شاہ زر کا دھیان یشفہ کی طرف چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اسے کیا بتاتا اس نے آج تک کسی لڑکی پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔یشفہ نے مگر اسے بدل کر رکھ دیا۔۔وہ خود بخود اس کی طرف کھینچتا چلا گیا کب کیسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

مگر وہ ڈرتا تھا کہ اگر یہ لوگ نہ مانے پھر؟اسی لیے وہ یہ ملک چھوڑ کر چلا جانا چاہتا تھا

یشفہ سے بہت دور۔۔وہ اسے اپنے سامنے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔یشفہ کا کیا تھا آگے بڑھ جائے گی اس کے چلے جانے سے زندگی تو نہیں رک جائے گی اسکی۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ کھانا کھا کر گھر واپس آ گئے تھے۔ضرار نے شاہ زر کو ٹریٹ دینے کا شکریہ بھی بولا مگر شاہ زر نے مسکرا کر اسے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

(اگلا دن)

"کیا ملا یہ سب کر کے؟اب سزا بھگت رہے ہو ناں؟" سلمی بیگم سعد کے آگے افسردگی سے بیٹھی بول رہی تھیں جو کہ بیڈ پر نیم دراز بیٹھا تھا۔

"مما آپ مجھے معاف کر دیں میں اب کبھی بھی کوئی غلط کام نہیں کرونگا۔۔" وہ رو دینے کو تھا آگے ہو کر سلمی بیگم کے ہاتھ پکڑنے چاہے مگر درد کی شدت سے پھر پیچھے ٹیک لگا گیا۔

www.novelsclubb.com

سعد پرسوں رات میں گھر واپس آرہا تھا جب اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔

سر اور کمر پر کافی چوٹیں آئی تھیں۔۔اور ایک ٹانگ بھی فریکچر ہو گئی تھی۔۔اس کے علاوہ بھی چھوٹی موٹی خراشیں آئی تھیں۔

کل ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر آیا تھا۔سر میں چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور خدشہ تھا کہ وہ کومے میں بھی جا سکتا تھا۔

لیکن شاید قسمت نے اسے موقع دیا تھا۔۔ سلمی بیگم بہت روئی تھیں۔انہوں نے جب سعد کے ایکسڈنٹ کا بتانے کے لیے سائرہ کو فون ملایا تو سائرہ بیگم نے اس سے پہلے جو انہیں زرمین کے حوالے سے بات بتائی وہ تو ٹوٹ ہی گئیں۔۔اور انہیں بتائے بغیر فون بند کر دیا۔

"معافی مجھ سے کیوں مانگتے ہو۔۔۔اللہ سے مانگو اس لڑکی سے مانگو جس کے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔۔" سلمی بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"پتہ نہیں کس گناہ کی اتنی سزا ملی مجھے ک میرا تم جیسا بیٹا ہے۔۔"ان کے ایسے کہنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پر سعد نے تڑپ کر ان کی طرف دیکھا۔

"مما معاف کر دیں پلیز میں بھٹک گیا تھا پلیز میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔میں سب سے معافی مانگوں گا ٹھیک ہو جاؤ بس۔" وہ جلدی سے بولا۔

"مجھے جانا پڑے گا تمہاری پھپھو کی طرف۔انہوں نے صاف کہا کہ تم ان کے گھر اب نہیں آؤ گے یہ بات یشفہ کی دادی جان نے خود کہی ہے۔۔میرے لیے کتنی شرم کی بات ہے تمہارے پاپا بہت غصے میں ہیں اب خود ہی جواب دینا۔۔ تمہیں اس طرح کی حرکت کرنے سے پہلے ایک بار بھی اپنی بہن کا خیال نہیں آیا؟" وہ آخر میں شکوہ کرتی بولیں۔

www.novelsclubb.com

سعد کے پاس الفاظ نہیں تھے۔۔۔اور ڈر بھی لگ رہا تھا اب بدر صاحب کیا کہیں گے۔۔ لیکن یہ بات پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔وہ اس قدر بھٹک گیا تھا۔

"مما دوستوں کے کہنے میں آ گیا۔۔" وہ نادم سا بولا تو سلمی بیگم نے اسے ایک نظر اٹھا کر دیکھا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"مجھے یہ بات نہیں سننی۔۔تمہارا ضمیر کہاں تھا اس وقت۔۔تمہیں نہیں پتہ کہ کیا غلط ہے کیا صحیح۔۔دوسروں پر ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں۔۔تمہاری یہ تربیت تو نہیں کی تھی میں نے سعد۔۔"وہ اسکی بات پر برا مان گئیں۔

"اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ۔۔دوسروں کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا تم نے۔"وہ اسے ڈپٹی وہاں سے اٹھ گئیں۔

"تمہارے پاپا تم سے اتنے خفا ہیں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے لیکن میں نے بات کی ہے ان سے۔۔اگر آئیں تمہارے پاس تو چپ کر کے ان کی سن لینا۔۔"وہ یہ کہتی وہاں سے اٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

سعد نے شرمندگی سے دوبارہ سر جھکا لیا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"حمزی۔۔"وہ اسکے کمرے میں آئی تھی مگر وہ وہاں نہیں تھا۔

"یہ کہاں گیا؟"عنیشا نے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔

"کیا یار یہ گھر نہیں ٹکتا میں بور ہو رہی تھی۔۔" وہ باہر جانے لگی تھی جب موبائل رنگ کیا وہ واپس مڑی۔۔

"چیک تو کروں کس کا فون ہے۔" وہ لب دانتوں میں دبائے بیڈ تک آئی۔

"زین کالنگ" لکھا آ رہا تھا۔۔

"اوہ زین۔۔ کہیں بیچ میں سے زینب نہ نکلے۔۔ پک کر لیتی ہوں۔" وہ عنیشا ہی کیا جو کبھی ڈرے یا گھبرائے۔۔۔ فوراً سے کال پک کر کے موبائل کان کو لگایا۔

"ہاں ہیلو حمزہ۔۔ مجھے پتہ چل گیا ہے زینب کل آئے گی تو کل ہی اس سے مل لیں۔۔ اور ساری بات بھی کر لیں بس دھیان رکھنا تیری اس کزن کو پتہ نہ چلے ورنہ مسئلہ ہو جائے گا۔" وہ ابھی مزید بھی بولتا مگر یہاں عنیشا کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔ پہلے تو جھٹکا لگا مگر پھر غصہ ہی آ گیا۔

"اوہ ہیلو میں اس کی وہ کزن ہی ہوں اور اب تم فون بند کرو دیکھو ذرا اب تمہارا دوست زینب سے ملنے کیسے آتا ہے۔۔ بند کرو فون۔" وہ غصے سے بولتی فون کاٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئی۔

دوسری طرف زین بری طرح گڑبڑا گیا وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔۔مگر یہاں عنیشا تھی جسے اس وقت دکھ کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے میرے ساتھ حمزی؟اگر تم واقعی صرف میرے ہو تو یہ فون کال کیا تھی۔۔"وہ فون کو وہی بیڈ پر پھینکتی کمرے سے بھاگی تھی۔

وہ جتنا مرضی غصہ کر لے مگر اب اسے رونا آرہا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے لان کی بیک سائیڈ جھولے پر آکر بیٹھ گئی تھی اور آنسو خود بخود اسکی آنکھوں سے نکلنے لگے۔

"میں نے تم پر یقین کیا اور تم نے کیا کیا۔۔اب میں تم سے بات نہیں کرونگی۔۔"

وہ روتے ہوئے اپنے آپ سے بولی۔

اور آنسو صاف کرتی خود کو مضبوط کیا۔وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔

وہ عنیشا کو ڈھونڈنے نکلی تھی جب باہر سے آتے شاہ زر پر نگاہ پڑی۔۔

فوراً سے نظریں جھکائے جانے لگی جب شاہ زر نے اسے آواز دی۔

"یشفہ۔۔"اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔لیکن پلیز تم انکار مت کرنا۔"

شاہ زر کی بات سن کر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا یعنی وہ اس سے التجا کر رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یشفہ کو وہ پل یاد آیا جب وہ اس کے پاس آئی تھی اور اس نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔۔اور کہا تھا کہ میری زندگی ہے تم سے ادھار نہیں لی اور تم کون ہوتی ہو۔۔۔

اس نے سر جھٹکا۔

"جی کہیے۔۔"دماغ کی نفی کرتے ہوئے اس نے دل کی سنی تھی۔

"تمہارے کچھ منٹ لے سکتا ہوں۔۔زیادہ ٹائم نہیں لونگا۔۔"وہ اس کی طرف دیکھ کر پھر سے التجا کرنے لگا۔

یشفہ نے سر ہلا دیا۔۔البتہ چہرے سے کوئی تاثر واضح نہیں ہونے دیا۔

"لان میں چل کر بات کریں یہاں کھڑے ہو کر تو بات نہیں ہو سکتی۔"وہ اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے ایک بار پھر بولا۔

"اوکے چلیں۔"یشفہ سپاٹ چہرہ لیے آگے بڑھ گئی۔

شاہ زر سانس خارج کرتا اس کے پیچھے ہو لیا۔

"جی بتائیں کیا بات کرنی ہے؟"وہ ابھی بھی بنا کسی تاثر کے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

شاہ زر الجھا کھڑا تھا شاید بات کرنے کے لیے تمہید باندھ رہا تھا۔

"وہ میں نے کہنا تھا میں امریکا جا رہا ہوں۔"اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات کرے۔

اس کے کہنے پر یشفہ نے اسے دیکھا۔

دل کیا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔وہ بے رحم اسے اس کی زندگی چھیننے کی خبر کتنے آرام سے سنا رہا تھا۔

"آپ نے یہی بتانا تھا؟" وہ آنسو پیتی مشکل سے بات مکمل کر سکی۔

"نہیں اصل میں یشفہ میں۔۔میں وہاں یونی کی طرف سے جا رہا ہوں مجھے وہ لوگ بھیج رہے ہیں۔" وہ بتاتے بتاتے ایک مرتبہ پھر سے بات کا رخ موڑ گیا۔

"اوکے۔۔" وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"یشفہ میں تم سے۔۔" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا ایک لمبی سانس خارج کرتا ہمت کر کے بولنا شروع ہوا تھا جب پیچھے سے اسکو کسی نے پکارا۔۔شاہ زر کی بات بیچ میں رہ گئی۔

"شاہ زر بھائی۔۔آپ کو دادی جان اور دونوں تایا جان اندر بلا رہے ہیں۔" شہریار

اس کے پاس آکر بولا۔

شاہ زر نے ایک پل کو آنکھیں میچی اور پھر اس کی طرف دیکھا۔

"اچھا چلو۔۔" وہ یشفہ کو ایک نظر دیکھتا اسے بولا۔

"آپ بات سن آئیں دادی جان کی۔۔ میں چلتی ہوں۔" یشفہ بھی جیسے موقع کی تلاش میں تھی فوراً سے اندر بڑھ گئی۔

ڈیم اٹ۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو مکے کی صورت میں بناتا غصہ دبا گیا۔

یہ کوئی تیسری یا چوتھی بار ایسا ہوا تھا وہ بتانا چاہ رہا تھا مگر ہر بار کچھ نہ کچھ مسئلہ ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

لب بھینچتے اس نے اندر کی طرف قدم بڑھا لیے۔

"جی نانو جان آپ نے بلایا۔" وہ ناک کرتا ان کے کمرے میں آیا تھا جہاں سب بڑے موجود تھے۔

وہ سب کو مشترکہ سلام کرتا اب سر جھکائے نانو جان کے آگے کھڑا تھا۔

"یہاں آؤ۔۔"نانو نے اسے اپنے پاس بلایا وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"تم نے بتایا نہیں اپنے ماموں جان کو کہ تم امریکا جانے والے ہو؟"انہوں نے پوچھا تو شاہ زر نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا۔

"اصل میں، میں آپ سب کو بتانا چاہتا تھا اور ایک اور بات بھی بتانی تھی۔۔میں نے امریکا کے لیے اپلائی کیا تھا اور یونی کی طرف سے میرے پرانے ریکارڈ دیکھتے ہوئے ان لوگوں نے مجھے سلیکٹ کر بھی لیا ہے۔"وہ خوشی سے سب کو بتا رہا تھا۔۔

سب مسکرائے۔۔

"بہت مبارک ہو بیٹا۔۔اللہ تمہیں کامیاب کرے۔"نانو جان نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تو شاہ زر کو سکون سا ملا۔وہ اس کی ماں کی ماں تھیں۔۔سکون کیسے نہ ملتا۔

شازیہ نے اسے استہزائیہ نظروں سے دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا مبارک ہو۔۔ لیکن آپ ہمیں پہلے بتاتے۔۔اماں جان نے بتایا آپ اپنی خوشی سے جانا چاہتے ہو تو ہم لوگ آپ کو روک تو نہیں سکتے۔۔ویسے بھی آپ کے ڈیڈ ہیں آپ کا حق ہے۔" سہیل صاحب کے کہنے پر باقی دونوں بھائیوں نے بھی ان کی تائید کی۔شاہ زر مسکرا دیا۔

دل نے ابھی بھی ملامت کیا کہ کیوں چھوڑ کر جا رہے ہو ایسے لوگوں کو۔۔ مگر وہ دل کی سنتا کب تھا جواب سن لیتا۔

"ہونہہ۔۔ہمارے ٹکڑوں پر پل کر اب باپ کے پاس جا رہا ہے۔۔اچھا صلہ دیا ہے بیٹا تم نے ہمیں۔۔" شازیہ منہ بنا کر بولیں۔

"یہ کس طریقے سے بات کر رہی ہو تم؟" جنید صاحب نے شازیہ کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔ان کی بات پر سب نے ہی ان کو دیکھا تھا۔

"کس طریقے سے کر رہی ہوں؟ آپ اس کو بھی دیکھیں۔۔ بچپن سے ادھر پل بڑھ کر اب یہ بھی اپنے باپ کی طرح امریکا منہ کالا کرنے جا رہا ہے۔۔پتہ نہیں

باپ کے پاس بھی جائے گا یا وہی کسی اور کے ساتھ۔۔"ابھی وہ مزید بولتیں دادی جان غصے میں بول اٹھیں۔

"بہو۔۔چپ ہو جائیں آپ۔۔وہ اپنے باپ کے ساتھ ساتھ میری بیٹی کا بھی خون ہے۔۔مجھے یقین ہے اس پر یہ ایسا نہیں ہے۔۔۔اور اس کی تربیت میرے ہاتھوں میں ہوئی ہے۔شک کی گنجائش ہونی ہی نہیں چاہیے کسی کو۔۔چھ سال کا تھا جب میرے پاس آگیا تھا۔۔اس سے پہلے باپ سے زیادہ ماں کے ساتھ رہا ہے یہ۔۔۔ آئندہ میں آپ کو اس طرح بات کرتی نہ دیکھوں۔"دادی جان کی بات نے شاہ زر کو پر سکون کر دیا ورنہ وہ شازیہ مامی کی بات سن کر افسردہ ہوا تھا حیران بھی وہ اسکے بارے میں کیسی باتیں کر رہی تھیں۔اور پھر اس کے باپ کے بارے میں۔۔ دوسری شادی کر لینا کوئی جرم تو نہیں تھا۔

"کریں آپ لوگ جو کرنا ہے آپ لوگ مزید شے دیں۔۔۔سر پر چڑھا رکھا ہے۔"وہ منہ بنا کر بولتیں کمرے سے نکل گئیں۔

جنید صاحب شرمندہ سے ہو گئے۔ سہیل صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی۔

"سمجھ جائیں گی بھابھی۔ ابھی غصے میں ہیں۔" جنید نے ہولے سے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ وہاں سے اٹھ گئے۔۔

سب نے ہی اس کی خوشی جان کر اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

شاہ زر نے کھولے دل سے ان سب کا شکریہ ادا کیا تھا۔

سب نے مسکرا کر اسے کامیابی کی دعا دی تھی۔

"کب جا رہے ہو؟" زمان صاحب نے آخر میں پوچھا تھا۔

"ماموں جان۔۔ بس یہی اگلے ہفتے۔" شاہ زر کے کہنے پر زمان صاحب نے سر ہلا دیا۔۔

"چلو اللہ بہتر کرے۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کمرے سے نکلے تھے۔

"ہمارے سے بھی بڑے ہو گئے برخوردار قدمیں۔۔" جنید صاحب نے شرارت

سے کہا تو شاہ زر نے مسکرا کر اپنا سر جھکایا تو جیند صاحب نے بھی اس کے سر پر پیار دیا۔

"اپنی مامی کی باتوں پر غور نہیں کیا کرو۔۔میرا حوصلہ دیکھو۔۔پچیس سالوں سے تمہاری مامی کو جھیل رہا ہوں۔"جیند صاحب نے مذاق سے کہا تو شاہ زر ہلکے سے مسکرا دیا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔اللہ آپکو ایسے ہی مزید حوصلہ دے۔"پیچھے سے ضرار نے سر نکال کر کہا تو وہ تینوں ہنس دیئے۔

جیند صاحب چلے گئے تو شاہ زر نے ضرار کو دیکھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے کل رات کی بات یاد کروائی۔

"ماموں جان سے خود بات کرو تم۔۔وہ اس ایس پی کو اطلاع کر دیں۔"شاہ زر نے ضرار کو کہا تو ضرار اسے بھی اپنے ساتھ کھینچتا سہیل صاحب کے پاس لے گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا۔۔آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟"ضرار کمرے میں ناک کرتا اندر آیا۔شاہ زر بھی ساتھ میں تھا۔

"جی بیٹا آؤ۔۔"وہ انہیں دیکھتے بولے۔

ضرار نے پھر ان کو کل کی ساری بات بتادی۔

شاہ زر نے بھی ضرار کی تائید کی۔

"ٹھیک ہے۔۔میں ایس پی فرخ کو فون کرتا ہوں کہ ادھر پہنچے مجھے بات کرنی ہے۔۔۔کل بھی بتا رہا تھا ان کا ایک بندہ ہاتھ لگا ہے مگر وہ کچھ بتا نہیں رہا ابھی تک۔"

www.novelsclubb.com

"ایس پی فرخ۔۔"ضرار متاثر ہوتا زیر لب بڑبڑایا۔

شاہ زر نے اسے دیکھا۔۔ایک ڈر سا دل میں تھا کہ کہیں یشفہ کا۔۔

"نہیں ایسا تو نہیں کر سکتے یہ لوگ۔"وہ اپنی ہی سوچ کو جھٹکتا باہر آگیا۔

ضرار بھی باہر نکل گیا۔

"ضحی۔۔؟"اس کی نظر ضحی پر پڑی تو فوراً اس کی طرف چلا آیا۔

ضحی نے مڑ کر اسے دیکھا اور ابرو اٹھائے۔

"کیا ہو گیا؟"وہ بے نیازی سے بولی۔

"کل سے ناراض ہو مجھ سے۔۔کوئی بات ہی نہیں کر رہی؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"نہیں میں تم سے کیوں ناراض ہونے لگی۔۔اور تم جاؤ کام کرو۔۔میرے سے بات کرنے سے بھی تمہارا ٹائم ویسٹ ہوتا ہے۔"وہ کہہ کر آگے جانے لگی جب ضرار نے اس کا بازو پکڑ کر روکا۔ضحی نے چونک کر اسے دیکھا۔

ضرار نے پہلی بار اسے ہاتھ لگایا تھا۔۔اسے تھوڑا عجیب سا محسوس ہوا۔

"کیا ہے؟"وہ رک گئی۔

"آئی ہیو سم تھنگ سپیشل فار یو۔۔"

(I have something special for you)

ضرار نے جلدی سے کہا۔

"کیا ہے جلدی سے دکھاؤ۔۔"وہ اشتیاق سے بولتی ضرار کو کوئی بچی لگی۔وہ اس کے انداز پر مسکرایا۔

"ہنسو نہیں وہ دکھاؤ جو ہے تمہارے پاس۔"اسے بس دیکھنے کی جلدی تھی۔

"آؤ دکھاؤں۔۔"ضرار اسے ساتھ لیے کمرے میں آگیا۔اب وہ ڈریسنگ کے دراز میں سے کچھ نکال رہا تھا۔

"پیچھے ہٹو۔۔میں دکھادونگا۔۔"اس کی بے تابی دیکھ کر ضرار نے اسے پیچھے ہونے کو کہا تو وہ منہ بناتی پیچھے ہو گئی۔

ضرار مسکراتا ہوا اس کی طرف مڑا۔

"دکھا بھی دو زی۔۔"وہ آکسائیڈ تھی۔۔ضرار کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

"ہاتھ دکھاؤ اپنے پہلے۔"اس کے کہنے پر ضحی نے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھا۔وہ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صرف مذاق میں کہہ رہا تھا۔

"ایسا کیا لائے ہو؟؟ دکھاؤ بھئی۔۔" وہ اب آگے آنے لگی۔

"اچھا اوکے۔۔ یہ دیکھو۔" وہ اس کے آگے ایک مخملی ڈبی کرتا ہوا بولا۔

اس میں کیا ہے؟"

"ضحی یہ گفٹ میں نے پہلے کا تمہارے لیے کے کرر کھا ہوا ہے۔۔ بس موقع نہیں ملا۔۔ تمہیں دینے کا۔۔" وہ بتاتے ہوئے ڈبی کھولنے لگا۔

"یہ تمہارے لیے۔" وہ اس کے آگے ڈبی کرتے ہوئے بولا۔ ضحی کی آنکھیں چمکی۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت ہی نفیس سا نک لیس تھا جس کے وسط پر پیارے سے ڈیزائن میں 'Z' لکھا ہوا تھا۔

ضحی نے وہ ڈبی پکڑ لی۔

"کیسا ہے؟" ضرار نے اسے خوش دیکھ کر پوچھا۔

"بہت اچھا۔۔" وہ اس پر ہاتھ پھیرتی بولی مگر کچھ یاد آنے پر ٹھٹکی۔

"ایک منٹ؟ تم نے کہا کہ یہ بہت پہلے کا ہے یعنی نکاح سے بھی پہلے کا اوہ مائی گوڈ اٹس مین یہ میرے لیے تھا ہی نہیں۔۔" وہ منہ بناتے بولی آخر میں روہانسی ہو گئی۔۔

ضرار تو دنگ رہ گیا۔

"کیا مطلب تمہارے لیے نہیں تھا؟ یہ تمہارے لیے ہی ہے۔۔" وہ صفائی دیتا بولا۔

"لیکن تمہیں تو پتہ نہیں تھا کہ تمہارا نکاح مجھ سے ہو گا۔۔؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بولی۔

ضرار الجھا۔

"ہاں لیکن کیا ہوا؟"

"زیڈ فار ضحی اور زیڈ فار زرمین۔۔ یہ زرمین کے لیے ہی تھا ناں کیونکہ تمہارا اس

کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔کتنے برے ہو تم ضرار۔۔۔"اس کی بات سن کر تو ضرار کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا؟ یہ کیا کہے جا رہی ہو۔۔اپنے دماغ کی دوڑیں کم بھگاؤ یہ تمہارے لیے ہی تھا اور پوری بات تو کبھی تم نے سننی ہی نہیں میری میں نے اتنا بھی پہلے کا نہیں لیا تھا۔ ایمرجنسی نکاح ہوا ہمارا میں تمہارے لیے کچھ خرید نہیں سکا تو میں نے سوچا کہ تمہارے لیے کچھ لے لوں یہ نکاح کے بعد لیا ہے میں نے خاص تمہارے لیے۔۔ یہ زرمین بیچ میں کہاں سے آ گئی۔"وہ تو چڑ ہی گیا۔

"اچھا مجھے لگا کہ یہ نکاح سے پہلے کا خریدا اور پھر ذیڈ سے زرمین بھی تو بنتا ہے۔"وہ اس کی بات سن کر ہلکے سے منمنائی۔

ضرار تو اپنی اتنی عقلمند بیوی کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا۔

"نہیں یار یہ تمہارے لیے ہے سپیشل Z والا کہہ کر بنوایا۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا بولا تو ضحی نے اسے دیکھا۔

"پکا میرے لیے۔۔" وہ اسے اب تنگ کر رہی تھی۔

"ہاں بالکل کوئی شک ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔ ضحی ویسے حد ہو گئی کیا کیا سوچ لیتی ہو تم میرے دماغ میں اگر یہ بات ہوتی تو پہلے ہی کلئیر کرتا کہ یہ نکاح کے بعد لیا تھا۔"

وہ تو جیسے ابھی بھی حیران تھا۔

"اچھا بس ناں۔۔ کتنی بار کہنا ہے اب۔۔ ویسے تھینک یو بہت پیارا ہے۔۔ بہت زیادہ۔" وہ سچے دل سے تعریف کرتی بولی تو ضرار نے سانس خارج کر کے اپنے آپ کو ریلیکس کیا۔

www.novelsclubb.com

" It Will be pleasure for me if you wear this۔۔"

وہ نیکلس کی طرف اشارہ کرتا بولا۔

"Why not۔۔"

وہ مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی۔

"افف یہ لڑکی۔۔پتہ نہیں کیسے سوچ لیتی ہے۔"وہ تو آج واقعی میں حیران ہوا تھا۔

پھر اسکی باتیں سوچ کر مسکرا دیا۔

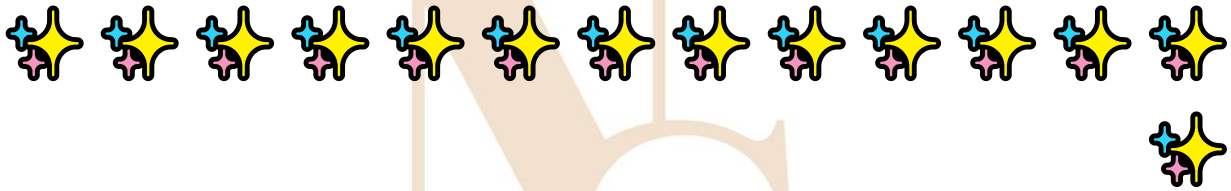

حمزہ سیٹی پر دھن بجاتا گھر میں داخل ہوا۔۔نگاہیں اس کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر دوڑائیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچن میں آ گیا جہاں فائزہ بیگم کھڑی تھیں۔

"السلامُ علیکم چچی۔۔"وہ آداب نبھاتا فائزہ کو سلام کرنے لگا۔

"وعلیکم السلام۔کہاں سے آ رہے ہو کہاں تھے سارا دن آج؟"فائزہ نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"چچی دوست کی طرف تھا۔۔آپ بتائیں باقی سب نظر نہیں آرہے؟"اس نے پھر سے نگاہیں گھمائیں۔

"سب نظر نہیں آرہے یا صرف وہ؟"فائزہ چچی نے اسے چھیڑا۔حمزہ نے سر کھجایا۔

"اب جب پتہ ہے اپ کو تو بتادیں کہاں ہیں وہ ہٹلر؟"وہ ڈھٹائی سے بولا تو فائزہ ہنس دیں۔

"اپنے کمرے میں بند ہے۔۔تم گھر نہیں تھے ناں آج وہ بھی اداس تھی۔۔جاؤ مل لو جا کر۔"عنیشا کے موڈ کو فائزہ چچی نے یہی سمجھا کہ حمزہ گھر نہیں ہے اس لیے ایسا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اوکے میں دیکھو ناراض ہی نا ہو گئی ہو۔۔"وہ ٹھوری کھجاتا کچن سے نکل کر اوپر سڑھیاں چڑھ گیا۔

فائزہ بیگم نفی میں سر ہلاتیں پھر سے رات کا کھانا بنانے میں مصروف ہو گئیں۔

حمزہ نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاک تھا۔

اسے حیرت ہوئی۔

پھر دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔

"عنیش۔۔یار دروازک کھولو۔۔" وہ دروازہ بجاتا بولا۔

جواب ندارد۔۔

"عنیش یار۔۔کیا ہوا ہے لاک کیوں کیا ہوا ہے دروازہ کھولو۔۔" اب کی بار ذرا زور کی دروازہ بجایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"حمزہ چلے جاؤ یہاں سے۔۔مجھے تم سے کسی بھی قسم کی کوئی بات نہیں کرنی۔"

اندر سے عنیشا کی آواز آئی تھی۔

مگر اسکی آواز تھوڑی اونچی اور غصے سے بھری تھی۔۔آواز سے زیادہ اس کا لہجہ

عجیب تھا۔

آج تک وہ اس پر جب بھی غصہ ہوئی لیکن اس طرح کا غصہ بالکل بھی نہیں۔۔۔

اور حمزہ!

وہ تو اسے حمزی کہا کرتی ہے۔۔

حمزہ کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا خدشہ دے رہی تھی۔۔کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی۔۔

وہ فوراً سے اپنے کمرے کی طرف گیا۔

وہاں اپنا بیڈ پر پڑا موبائل اٹھایا۔۔

کال لاگ میں زین کی کال تھی۔۔اس نے ڈیٹیل دیکھی پچیس سیکنڈ کی کال ہوئی تھی۔

"شٹ۔۔پتہ نہیں اب زین نے کیا بات کی ہو گی۔۔" وہ اپنے دوسرے دوست کی طرف تھا جب اسے خیال آیا کہ وہ اپنا موبائل گھر چھوڑ آیا ہے کیونکہ اس نے زین کو کال کرنی تھی۔۔دوسرے دوست کے فون سے ٹرائی کیا مگر وہ پک نہیں کر رہا

تھا۔

اس نے جلدی سے زین کو فون ملایا۔

ٹینشن میں مسلسل وہ اپنی پیشانی مسلتا ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔

"ہاں زین کیا بات ہوئی؟"اس نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"کیا؟؟اس نے سن لیا تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟"اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گیا۔

"تو مجھے کیا پتہ تو نے گھر کب آنا تھا دوبارہ خود سے فون کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔"وہ بھی گھبرایا ہوا تھا۔

حمزہ کے غصے سے اچھے سے واقف تھا۔

یار تو جواد کے نمبر پر کر لیتا۔۔"وہ بے بس ہو کر بولا۔

یہاں اسے غصہ نہیں کرنا تھا معاملہ ہینڈل کرنا تھا کیونکہ یہاں بات عنیشا کی

تھی۔۔۔جس کے لیے حمزہ کچھ بھی کر جانے کو تیار رہتا ہے۔۔

"اچھا اب میں بات کر کے دیکھتا ہوں ابھی تو غصے میں ہے فل۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"افف۔۔مصیبت ہے۔۔ایک طرف معاملہ سیدھا نہیں ہوتا دوسری طرف مسئلہ پڑ جاتا ہے۔" وہ موبائل بیڈ پر پھینکتا باہر نکل گیا۔

"یشفہ میں تم سے۔۔" یشفہ شاہ زر کی کہی بات سوچ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہنے والا ہو گا وہ؟ ایسی کیا بات ہو گی جو وہ کرنا چاہتا تھا مگر کر نہیں پایا۔۔۔"

"لیکن اب دوبارہ سے میں خود بھی نہیں پوچھوں گی۔" وہ سر جھٹکتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

"عنیش یار ایک بار بات تو سن لو میری۔۔" وہ دروازے کے باہر کھڑا کئی بار بول چکا تھا مگر عنیشا تو جیسے کان بند کیے بیٹھی تھی۔

"عنیش تم اپنے حمزی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو؟" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

اسی وقت دروازہ کھلا تھا۔

"یہی بات میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں تم اپنی عنیش کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

حمزہ نے اس کی طرف دیکھا۔۔ بکھرے بال اور سلوٹ زدہ کرتی سرخ آنکھیں اور گلابی ناک جو کہ رونے کی وجہ سے ہو گیا تھا۔۔ اس حلیے میں وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

حمزہ کچھ لمحے تو اسے دیکھتا رہ گیا۔

وہ ہر ٹائم اپ ٹو ڈیٹ رہنے والی عنیشا تو بالکل نہیں لگ رہی تھی جو اپنی ایک ایک چیز کا دھیان رکھتی تھی۔

"عنیشا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔تم جو سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔" وہ اسے صفائی دیتا ہوا بولا۔

"پھر کیا ہے وہ جو میں نے اپنے کانوں سے سنا وہ جھوٹ تھا؟؟" بتاؤ ناں۔۔؟" وہ اب غصے سے چیخی تھی۔

"آہستہ بولو۔۔کیوں گھر میں تماشہ لگانا چاہتی ہو۔۔میری بات تحمل سے سنو۔۔" وہ اب ذرا سیریس ہوا تھا۔

"کیا بات سنو۔۔ہاں تم جھوٹے ہو۔۔میں پاگل تھی جو تمہیں بتا دیا۔۔اپنی کمزوری کے بارے میں اب تمہارا فرض بنتا تھا کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو۔" وہ پھر سے چیخی۔۔

حمزہ کا صبر جواب دے گیا وہ اس کی سن ہی نہیں رہی تھی۔اس نے عنیشا کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے آیا۔

"اب چیخنا ہے جتنا مرضی چیخو۔۔پاگل ہو تم۔۔بنا بات کی تصدیق کیے مجھ پر شروع

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو گئی ہو۔۔ پچھلی بار بھی کہا تھا کہ پہلے بات کی تصدیق کر لیا کرو۔۔ پھر کسی پر الزام لگانا بھی جچتا ہے تمہارا۔۔" وہ بھی ذرا غصے میں بولا تو عنیشا کو جیسے ہوش آیا تھا۔ وہ سر جھکا گئی۔

حمزہ کے غصے سے سب ہی واقف تھے۔

"ادھر بیٹھو۔۔ اور میری ساری بات سنو گی خبردار جو بیچ میں بولی۔" وہ اسے صوفے پر بیٹھاتا خود زمین پر ہی چوکڑی مار کر بیٹھا تھا۔

"کیوں پوری بات نہیں سنتی تم کبھی۔۔ جانتی ہو کتنا پریشان تھا میں ابھی تمہارے ایسے بی ہیویر (behaviour) سے۔۔ جب زین نے فون پر بتایا کہ میری سر پھری کزن نے ادھوری بات سن کر غصے سے فون ہی بند کر دیا۔" وہ مسکرایا تھا۔ عنیشا نے اسے اپنے آپ کو سر پھری کہے جانے پر گھورا۔

"اچھا اوکے۔۔ بات کچھ یوں ہے کہ مجھے اس موٹی کا دماغ سیٹ کرنا تھا۔۔ زین نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے تمہیں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا ہوا تھا۔۔ خیر فلحال میں جو

بات بتانے لگا تھا وہ یہ ہے کہ مجھے زین کی بات سن کر زینب پر شدید غصہ آیا اور سوچا کہ اس کو تو میں سیدھا کروں اس لیے وہ بتانے کے لیے اس نے مجھے فون کیا کہ کل اس کی دوست نہیں ہو گی وہ اکیلی آئے گی اس لیے میں آسانی سے اس کی عزت افزائی کر سکوں۔۔"وہ ساری بات بتا کر اسے دیکھنے لگا جو اپنے لب کاٹ رہی تھی۔

اسے شرمندگی ہو رہی تھی کہ اس نے کتنا غلط سوچ لیا۔

لیکن پھر بھی اپنی بات کا بھرم تو رکھنا تھا اس لیے جھٹ بولی۔

"لیکن پھر وہ کیا جو تمہارا دوست کہہ رہا تھا کہ تمہاری کزن کو نہ پتہ چلے گڑبڑ ہو جائے گی وہ کیا تھا؟"وہ آنسو صاف کرتی اس سے معصومیت سے سوال کر رہی تھی۔

"اوہ وہ۔۔وہ تو اس لیے بولا تھا کہ تم کچھ اور نہ سمجھ لو جیسے اب سمجھ لیا ہے۔۔"وہ ابرو اٹھا کر اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگا۔

"سچ کہہ رہے ہو یہی بات ہے ناں؟"وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتی

بولی۔

"ہاں یار یہی بات ہے تمہیں اپنے حمزی پر اتنا سا بھی بھروسہ نہیں ہے؟" وہ بھی الٹا اس سے سوال کر گیا۔

عنیشا نے سر جھکا دیا۔۔

"اگر بھروسہ ہے تو پھر یقین کیوں نہیں مجھ پر؟ یہ دوسری اور آخری دفعہ ہے اوکے؟" وہ اس سے تائید چاہ رہا تھا۔

عنیشا نے سر ہلا دیا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے بس۔۔۔ کیا پتہ وہ تم پر جادو کر دے پھر وہاں میں کیا کرو نگی؟"

عنیشا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

حمزہ بے ساختہ ہنس دیا۔۔ عنیشا نے اس کے ہنسنے پر برا سا منہ بنایا۔

"اچھا اچھا اوکے اب نہیں ہنسوں گا۔۔ لیکن ایک بات بتاؤں میری اس جادو گرنی نے مجھ پر اتنا زیادہ اور طاقتور جادو کر دیا ہے کہ اب کسی اور کا جادو چل ہی نہیں سکتا

مجھ پر۔" وہ اس کا ناک دباتا مسکرا کر گویا ہوا تو عنیشا نے پاس پڑا کشن اس کو دے مارا۔

"تمہارے پاس اس طرح کے نام آتے کہاں سے ہیں؟" وہ اس کے جادو گرنی کہے جانے پر چڑ گئی۔

"بس اب کیا بتاؤں ہر کسی کے پاس حمزہ جیسا دماغ کہاں ہوتا ہے۔۔" وہ شوخی سے بولا تو عنیشا نے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"چلو نکلو میرے کمرے سے۔۔زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے اب۔" وہ صوفے سے کھڑی ہوتی اسے باہر کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

"ابھی تو جا رہا ہوں لیکن زی بھائی کی شادی پر اپنا بھی پکا انتظام کرواتا ہوں۔۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتا اسے دیکھ کر بولا تو عنیشا گڑبڑائی۔۔

"ابھی تو نکلو۔۔جاؤ حمزی۔" اسے پیچھے سے زور لگاتی زبردستی باہر بھیجنے لگی جو مڑ مڑ کر اسے ہی دیکھی جا رہا تھا۔۔

"اپنی ماں پر گئی ہے مجال ہے جو پوری بات سن لے۔" اپنا سر کھجھاتا وہ بڑبڑایا تو عنیشا نے ابرو اچکائے۔

"کچھ کہا؟" اسے صحیح سے سنائی نہیں دیا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔" وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسے باہر بھیج کر دروازہ بند کر کے وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

"افف یہ لڑکا۔۔ چھچھوندر۔" وہ سر جھٹکتی بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔ صبح جلدی اٹھ کر اگلے پیپر کی تیاری بھی کرنی تھی۔

"ایک یہ ضحی پتہ نہیں کہاں ہوتی ہے۔" وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

حمزہ بھی مسکراتا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اب صبح زینب کا دماغ بھی ٹھکانے لگانا تھا۔

"باؤلی۔۔" عنیشا کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے ایک اور نام سے نوازتا نفی

www.novelsclubb.com

میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔

"السلامُ علیکم پھپھو۔۔" فاریہ نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سائرہ کو دیکھا تو فوراً اس طرف چلی آئی۔

"وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو؟" سائرہ نے اسے پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

"پھپھو میں ٹھیک۔۔ آپ سنائیں؟ اور یہ باقی سب کہاں ہیں؟" وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی پوچھنے لگی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ اور باقی یونی ہیں لیکن یشفہ اور عنیشا گھر پر ہی ہیں ان کی آج چھٹی تھی۔۔ جاؤ اوپر کمرے میں ہی ہونگی۔" وہ اسے پیار سے کہتی وہاں سے اٹھنے لگیں جب فاریہ نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"پھپھو میں اصل میں سعد کی طرف سے معافی مانگنے آئی ہوں۔۔ جو بھی اس دن اس نے زرمین کے ساتھ کیا۔۔" وہ شرمندگی سے اتنا ہی بول سکی۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں بیٹا کوئی بات نہیں۔۔تم کیوں شرمندہ ہوتی ہو۔۔اس نے جو کیا اسے شرمندہ ہونا چاہیے تھا۔"

"پھپھو وہ بھی بہت شرمندہ ہے۔۔کیونکہ جب وہ آپ کے گھر سے اس رات واپس آرہا تھا تو اس کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا تب ہم لوگ بہت پریشان تھے۔"

فاریہ نے انہیں بتایا تو سائرہ ایک دم سے بیٹھ گئیں۔

"کیا؟ بتایا کیوں نہیں۔۔بھائی صاحب سے تو میری بات ہی نہیں ہوئی اتنے دنوں سے۔" وہ تھوڑا پریشان ہوئیں۔

"جی بس آپ کو بتانا تھا مگر آپ نے جو اس وقت فون پر بتایا مما چپ کر گئیں۔۔۔ اسے اپنے کیے کی سزا مل چکی ہے پھپھو وہ بہت گلٹ فیل کر رہا ہے مما نے خود اس کو نہیں آنے دیا اور وہ آ بھی نہیں سکتا تھا۔۔" وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔

"اوہ۔۔زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟" جیسا بھی تھا آخر بھائی کا بیٹا تھا۔وہ سچ میں پریشان ہوئی تھیں۔

"ایک ٹانگ فریکچر ہو گئی ہے سر اور بیک پر بھی چوٹیں آئیں ہیں لیکن اب کافی بہتر ہے۔" فاریہ نے انہیں پریشان دیکھ کر آخر میں تسلی دی۔

"میں آج آؤنگی سہیل صاحب کے ساتھ۔۔بس آجکل زرمین کے کیس میں پھنسے ہوئے ہیں وہ بھی۔۔" وہ مصروفیات بتا رہیں تھیں۔

"ارے نہیں پھپھو مما بابا آج خود رات میں آئیں گے آپ سے بات بھی کرنی ہے انہوں نے۔۔ مما، بابا بھی بہت شرمندہ ہیں۔" وہ ان کو بتاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں اوپر یشفہ اور عنیشا کو مل آؤں۔" وہ مسکرا کر انہیں کہتی اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔ سائرہ بیگم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور مسکرا کر وہ بھی اٹھتیں کچن کی طرف چل دیں۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"لسن؟" آج حمزہ کو وہ گراؤنڈ میں ہی نظر آگئی تو سوچا یہی بات ہو جائے۔

زینب نے حمزہ کی آواز پر پلٹ کر دیکھا تو وہ آنکھوں پر دھوپ کی وجہ سے گلاسس

لگائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر سنجیدگی لیے کھڑا تھا۔

"میں؟" زینب نے اپنی طرف اشارہ کیا۔ پتہ نہیں کیوں اسے آج وہ کچھ عجیب لگا۔

"یس یو۔۔" وہ چلتا ہوا اس کے مقابل آ گیا۔ زینب نے اسے غور سے دیکھا کیونکہ وہ کم ہی سیریس ہوتا تھا۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟" وہ آنکھوں سے گلاسس اتارتا ابرو اچکائے بولا۔

زینب نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ وہ گراؤنڈ کے بیچ و بیچ کھڑے تھے۔

"ہم کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں۔" وہ جانے لگی جب حمزہ نے اسے آواز دے کر روکا۔

www.novelsclubb.com

"زینب۔۔ آج سیدھے طریقے سے بتا دو تم کیا چاہتی ہو اور آج یہیں بات ہو گی تاکہ سب کو تمہاری اصلیت کا پتہ چل سکے۔" وہ لہجے میں حد درجہ سنجیدگی لیے بولا۔ اسے آج حقیقتاً زینب پر بہت غصہ تھا۔ اس کی وجہ سے عنیشا انسکیور فیل کرتی تھی۔

"جاننا چاہتے ہو ناں میں کیا چاہتی ہوں تو سنو میں تمہیں چاہتی ہوں۔۔تم میری ضد بن چکے ہو۔۔آخر اس میں۔۔تمہاری اس کزن میں ایسا کیا ہے جو تم اسکے دیوانے ہوئے پھرتے ہو؟"اس کے غصے سے چیخنے پر کچھ آس پاس کے سٹوڈنٹس نے انہیں مڑ کر دیکھا تھا حمزہ نے دانت پیسے۔۔وہ اپنا ضبط نہیں کھونا چاہتا تھا۔مگر عنیشا کے معاملے میں وہ کچھ برداشت نہیں کرتا تھا۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔۔تم ہوتی کون ہو۔۔مجھے تم پہلے اتنی بری نہیں لگتی تھی میں تمہاری عزت کرتا تھا۔۔مگر تم نے اپنا مقام خود ہی میری نظروں سے گرایا ہے۔اور جہاں تک بات میری کزن کی ہے تو میں اسکے بارے میں تمہیں کیا کسی کو بھی بتانا پسند نہیں کرتا۔اور تم میرے پرسنل میٹرز میں گھسنا چھوڑ دو۔ورنہ بہت برا پیش آؤنگا۔۔

آج آخری بار تم نے عنیشا کے بارے میں جو کہا میں نے سن لیا۔۔۔برداشت کر لیا۔اگلی بار نہیں کروں گا۔۔اور میرے خیال سے اگلی دفعہ اس کی نوبت بھی نہیں

آئے گی۔" وہ اسے انگلی اٹھا کر باور کرواتا مڑا ہی تھا جب زینب کی بات نے اس کے قدم جکڑے تھے۔

"اور اگر تمہاری وہ کزن نہ رہی پھر کیا کرلو گے؟" وہ آنکھوں میں جنون لیے بول رہی تھی۔

حمزہ جھٹکے سے مڑا۔

"تو یاد رکھنا اپنے ہاتھوں سے اسی دن تمہاری اوپر کی ٹکٹ کٹواؤں گا۔" وہ لال آنکھیں لیے اس کی آنکھوں میں گاڑے بولا۔

زینب ساکت رہ گئی۔ وہ حمزہ کی عنیشا کے لیے محبت دیکھ چکی تھی۔

"آئندہ آس پاس بھی نظر نہ آنا۔۔ ابھی ایک سال ادھر ہی ہوں میں۔۔ سکون سے خود بھی پڑھو اور مجھے بھی پڑھنے دو۔" وہ سختی سے کہتا اس پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتا نکل گیا۔ زینب نے ادھر ادھر دیکھا اسے لگا جیسے اب اس کی تضحیک کر رہے ہیں کچھ تماشہ دیکھ کر آگے چل دیے تھے اور کچھ نے دیکھنا ضروری بھی نہیں سمجھا تھا۔

مگر زینب کو اس بار شدت سے اپنی تذلیل محسوس ہوئی تھی۔

وہ عنیشا کے لیے حمزہ کا پیار اچھے سے دیکھ چکی تھی۔

مطلب وہ عنیشا کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔

وہ سب سے نظریں چراتی گراؤنڈ سے بھاگی تھی۔

اسے حمزہ پسند تھا مگر پھر اسے پتہ چلا کہ وہ اپنی کزن میں انٹرسٹڈ ہے۔۔اس نے اسے پانے کے لیے غلط راستے کا چناؤ کیا اور کسی بھی کام کو غلط طریقے سے کرو تو نتیجہ ٹھیک کبھی نہیں نکلتا۔

اس کے سر پر حمزہ کو پانے کا جنون سوار ہو گیا تھا اور کسی بھی چیز کا جنون ٹھیک نہیں ہوتا۔۔آخر میں مات ہی ہوتی ہے۔زینب کو بھی مات ہوئی تھی۔اور وہ اس سے برداشت نہیں ہوئی تھی۔

"عنیشا یہ دیکھو اسے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی تو عنیشا نے بھی ٹی وی پر دیکھا تو ہنس دی۔ وہ کوئی مزاحیہ پروگرام دیکھ رہی تھیں جب فاریہ نے ہنستے ہوئے عنیشا کا موبائل پر سے دھیان ہٹایا۔

مگر اس کو ہنستا دیکھ کر کسی نے اسے دلچسپی سے دیکھا تھا۔

"السلامُ علیکم پاپا!" اب سے پہلے یشفہ کا دھیان لاؤنج کی آینٹرنس پر پڑا جہاں سہیل صاحب ایس پی فرخ کے ساتھ اندر آئے تھے۔ یشفہ کے بولنے پر ان دونوں نے بھی نگاہیں اٹھائیں۔

www.novelsclubb.com

"السلامُ علیکم۔" ان دونوں نے بھی بیک وقت سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔ فاریہ بیٹا آپ کب آئیں؟" وہ سلام کا جواب دیتے اندر آئے اور فاریہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"انکل میں تو صبح کی آئی ہوں ابھی بس جانے والی تھی۔۔ حمزہ یا ضاری میں سے کوئی

چھوڑ آئے گا مجھے۔۔"وہ مسکرا کر بولی اور ساتھ ہی نگاہ ساتھ کھڑے لڑکے پر پڑی جو بلیک کرتا شلوار میں اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔بلاشبہ وہ کرتا اس پر جچ رہا تھا۔

فاریہ کو اس کی مسکراہٹ سے خوامخواہ ہی الجھن ہوئی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔آپ لوگ انجوئے کرو۔"وہ اس کے سر پر پیار دیتے ایس پی کو لیے آگے بڑھ گئے۔

"یہ کون تھا؟"فاریہ نے عنیشا سے ناک چڑھا کر پوچھا۔

"وہ۔۔وہ تایا جان کے دوست کا بیٹا ایس پی فرخ میر۔"عنیشا نے سرسری سا بتایا۔

مگر فاریہ نے اس کے تعارف پر برا سا منہ بنایا اسے نجانے کیوں وہ بیچارہ برا لگا۔

حالانکہ وہ تو کچھ بولا ہی نہیں۔۔۔

"لیکن یہاں کیا کرنے آیا ہے؟"فاریہ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"زرمین کا کیس یہی تو دیکھ رہا ہے۔۔کافی محنتی ہے تایا جان ہمیشہ اسکی تعریف

کرتے ہیں۔۔مجھے تو لگتا ہے ہماری یشفہ کے لیے نمونہ ڈھونڈ لیا ہے تایا جان نے۔"

عنیشا نے ایک نظر اسے اور ایک نظر یشفہ کو دیکھ کر شرارت سے کہا تو یشفہ نے سنتے ہی ریموٹ اس کی طرف پھینکا۔

"بندے کی شکل نہ اچھی ہو تو کم از کم بات اچھی کر لے۔" وہ اسے گھورتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

عنیشا ہنس دی۔

"میں دعا کروں گی یشفہ کے ساتھ ایسا کچھ نہ ہو۔۔مجھے اپنے ایسے بہنوئی نہیں چاہیے۔۔" فاریہ کے کہنے پر عنیشا نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"کیوں تمہیں کیا کہہ دیا اب اس بیچارے نے؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔لیکن بڑا عجیب قسم کا ہے۔۔" وہ منہ بناتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"حد ہے۔اب بھلا اس بیچارے نے ایسا بھی کیا کہہ دیا دونوں ہی غصہ کر گئیں۔۔ چلو یشفہ کا تو بنتا ہے یہ فاریہ کی سمجھ نہیں لگی کچھ۔۔" وہ بھی سوچتی ٹی وی آف کرتی

وہاں سے اٹھ گئی۔پروگرام ختم ہو چکا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے بس اب جلدی سے آجاؤ۔۔مجھے انتظار ہے تمہارا۔"وہ خوشی سے بولے تھے۔

"جی ڈیڈ میں نے اپنا سب کچھ ریڈی کر لیا ہے بس یہی کوئی چار پانچ دن رہ گئے ہیں۔"وہ ہر جذبے سے عاری لہجے میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر سے آؤ۔۔بس اپنے آنے کی ٹائمنگز بتا دینا۔۔میں ائیر پورٹ پر لینے آجاؤں گا۔"وہ پر جوش لہجے میں بولے۔

"ارے ڈیڈ اسکی ضرورت نہیں ہے۔بس اگر پوسیبل ہو تو کسی کو بھیج دیجیے گا مجھے آپ کے گھر کا ایڈریس نہیں پتہ۔۔"وہ انہیں سہولت سے منع کر گیا۔

"چلو ٹھیک ہے جیسے تم چاہو۔۔" وہ مطمئن تھے کم از کم وہ آتو رہا تھا۔

"اوکے ڈیڈ پھر بات ہوتی ہے۔" فون بند کرتے ہی آہ بھری۔

اس وقت وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا کسی قسم کی بھی سوچ بھی نہیں۔

لیکن بار بار ایک سوچ دماغ میں گھوم رہی تھی۔

"کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ ٹھیک کر رہا ہے۔۔ یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔۔ پھر کیوں چھوڑ کر جا رہا ہے انہیں۔۔

اور یشفہ ؟اس نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔

وہ اسے کس امید پر اپنی محبت کا اظہار کرتا اس کے واپس آنے کے چانس بہت کم تھے۔۔ وہ جب مستقل ہی ادھر سیٹ ہونا چاہتا تھا پھر وہ یشفہ کو کیسے امید دلا سکتا تھا۔۔

ہاں وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھے۔۔ اس کو کوئی مجھ سے بھی اچھا مل جائے گا کوئی ایسا جو اسے خوش رکھے گا۔۔ میں اسے ڈیزرو ہی نہیں کرتا۔۔" وہ سوچتا فون پر نمبر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ملانے لگا۔ پھر رک گیا اور میسجز اوپن کر لیے۔ اور میسج ٹائپ کر کے فون جیب میں رکھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

میسج کچھ یوں تھا۔

"یشفہ اس دن میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا وہ مجھ سے نہیں ہو سکی میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا۔۔ تمہیں مجھ سے بہتر مل جائے گا۔۔ اپنی زندگی میرے لیے خراب مت کرو۔۔ مجھے تمہارے لیے ہمدردی ہے۔

میں نہیں چاہتا تم میری خاطر خود کو تکلیف دو۔"

یشفہ کمرے سے جانے لگی جب میسج ٹون پر واپس پلٹی۔۔

میسج دیکھ کر آنکھیں سکیڑے پڑھنے لگی اور جیسے جیسے پڑھتی گئی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔

دل تو کیا اگر وہ سامنے ہوتا تو کوئی چیز دے کر اس کے سر پر مار دیتی۔

"تھینکس۔ اگر آپ کو میرے سے اتنی ہی ہمدردی جاگ رہی ہے تو خود ہی میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیے کوئی اچھا سا لڑکا کیوں نہیں ڈھونڈ دیتے۔۔جو آپ سے بہت بہتر اور میری محبت کا احترام کرنے والا ہو۔"ٹائپ کر کے ایک لمحے کے لیے رکی اور پھر سینڈ کر دیا۔

وہ کیوں گھبرائے۔۔اب اسے شاہ زر پر صرف غصہ آ رہا تھا۔

وہ غصے میں جھنجھلاتی باہر نکل گئی۔

"حمزہ۔۔۔!کدھر جا رہے ہو؟"حمزہ تیزی سے ٹی وی لاؤنج سے گزر کر سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب ضرار نے اسے آواز دے کر روکا۔

حمزہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"حمزہ کہتا باقی کی سیڑھیاں چڑھ گیا۔ضرار نے کندھے اچکائے اسے حمزہ آج تھوڑا عجیب لگا۔

"یشفہ بہنا۔۔!"ضرار نے اسے اپنے پاس بلایا۔

"جی بھائی!"یشفہ نے پاس آ کر اس سے کہا۔۔

"تمہیں کیا ہوا؟" وہ اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ چکا تھا۔

"کچھ نہیں بھائی۔" وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجاتی بولی ورنہ دل تو کسی سے بھی بات کرنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔

"پیپرز ٹھیک ہو رہے ہیں؟" ضرار کو لگا شاید وہ اس لیے پریشان ہے۔

"جی وہ تو ایک دم فٹ۔" وہ جلدی سے جانے لگی۔

"ایک تو تم لوگ مجھے کچھ بتاتے نہیں۔۔ کچھ لحاظ ہی کر لو میرے بڑے ہونے کا۔" وہ مصنوعی ناراضگی دکھاتا بولا۔

"مطلب؟" یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"حمزہ کو دیکھا تو وہ بھی چپ چپ تھا اور اب تم۔ کوئی بات ہوئی ہے؟" وہ ابھی پوچھ رہا تھا کہ اسی وقت ٹی وی لاؤنج میں شاہ زر آیا تھا۔ یشفہ نے شاہ زر کی طرف دیکھا مگر اس کا دھیان موبائل میں تھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں بس ایک ہی طرح کی روٹین سے

www.novelsclubb.com

اب تھک گئے ہیں۔آپ اپنی شادی کیوں نہیں کروالیتے۔۔ہم بھی بور نہیں ہونگے۔"یشفہ شوخ ہوئی۔

وہ شاہ زر کے سامنے دکھی نہیں رہنا چاہتی تھی وہ اسے باور کروانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے بغیر بھی بہت خوش ہے۔۔

ضرار ہنس دیا۔

"یہ تو تم اپنی زی بھابھی سے کہو میں تو تیار ہوں۔"

"ضحی کو تو ہم لوگ خود ہی منالیں گے۔۔"یشفہ ضرار کے ساتھ آکر مزے سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بالکل۔۔اور کیا پتہ زی بھابھی کے دل میں کتنے لڈو پھوٹ رہے ہوں۔۔آپ ایسے ہی بیچاری کو کہہ رہے ہیں۔"پیچھے سے آتے حمزہ کی آواز پر ضرار اور یشفہ نے اسے دیکھا۔۔

وہ فریش سا لگ رہا تھا۔

اس کی بات پر ضرار ہنسا تھا۔

شاہ زر کال سننے دوبارہ باہر نکل گیا۔

"اور سناؤ ینگ برو کیا چل رہا ہے؟" ضرار نے اس کے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"آجکل تو کچھ بھی نہیں۔" وہ ادھر ادھر نگاہ دوڑاتا بولا۔

"اوپر فاریہ کے ساتھ ہے وہ۔" اسے دیکھ کر ضرار نے فوراً سے کہا تو یشفہ کی ہنسی نکل گئی۔

"فاریہ آئی ہوئی ہے؟" حمزہ نے یشفہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں صبح سے آئی ہوئی ہے رات میں ماموں اور ممانی بھی آئے گے۔۔ فاریہ ان کے ساتھ جائے گی۔" یشفہ نے کہا تو حمزہ نے سر ہلا دیا۔

"ارے شاہ زر وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو آجاؤ۔۔ ویسے بھی تھوڑے دنوں میں تم جانے والے ہو پھر پتہ نہیں کب موقع ملے؟" ضرار کی نظر شاہ زر پر پڑی تو اسے بلا لیا۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔

"ایس پی کا پتہ چلا؟" شاہ زر نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"پاں بابا کی بات ہوئی ہے آیا ہوا ہے بابا کے ساتھ کب سے سٹڈی میں ہے۔" ضرار نے بتایا تو شاہ زر کی نظریں بے اختیار یشفہ پر اٹھیں۔ مگر یشفہ حمزہ سے کوئی بات کر رہی تھی۔ شاہ زر پھیکا سا مسکرا دیا۔

وہ اس کا میسج پڑھ چکا تھا۔ اور اسے واقعی یشفہ کے میسج سے تکلیف ہوئی تھی۔

"میں اوپر ان لوگوں کے پاس جا رہی ہوں۔" وہ ضرار سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

وہ اب زیادہ شاہ زر کے آس پاس رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پاتی تھی اب بھی وہ رونے والی ہو رہی تھی اسے دیکھ دیکھ کر دل کرتا کہ اللہ سے شکایت کرے کہ کیوں آخر کیوں یہ اس کا نصیب نہیں۔۔ مگر وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شاہ زر نے اسے دور تک جاتے دیکھا تھا۔ وہ اس سے دور جاتی جا رہی تھی۔۔ اور یہ

دوری اس نے خود ہی قائم کی تھی اسکے اور اپنے بیچ۔

اس نے سر جھٹکا اور ضرار کے ساتھ باتوں میں لگ گیا۔

حمزہ موبائل میں کچھ کر رہا تھا۔

ضرار نے شاہ زر کو نوٹ کیا تھا مگر کچھ بولا نہیں۔۔

وہ تو خود حیران تھا اگر یشفہ کو پسند کرتا ہے تو چھوڑ کر کیوں جا رہا ہے؟

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

www.novelsclubb.com

"کچھ گڑ بڑ نہیں کر دینا۔" ملک تہور نے ان دونوں سے کہا جو اپنا حلیہ کافی حد تک سنوار چکے تھے اور اب جانے کو تیار کھڑے تھے۔

"اس بندے سے ڈیل ہو گئی ہے ملک صاحب آپ کی؟" ان میں سے ایک بھائی نے پوچھا۔

"ہاں میرے دو بندے اس دن گئے تھے ڈیل کرنے اس نے ہوٹل میں بلوایا تھا۔"

ملک تہور نے بتایا تو ان میں سے بڑے والے بھائی نے ملک تہور کو دیکھا۔

"ملک صاحب آپ نے ہمیں کیوں نہیں بھیجا؟"

"میں یا تم دونوں میں سے کوئی جاتا تو پھنس جاتے پولیس آجکل ہماری تلاش میں ہے اس لیے ان دونوں کو بھیج دیا۔" اس کے بتانے پر وہ سر ہلا گئے۔

"اب جاؤ اور شک بھی نہ پڑنے دینا کہ تم دونوں صرف اسے لے جانا چاہتے ہو اس لیے ناٹک کر رہے ہو۔" ملک تہور نے انہیں پھر تنبیہ کی۔

"آپ فکر نہ کریں ملک صاحب۔۔ ہم شک ہی نہیں ہونے دیں گے ایسی پرفارمنس دیں گے۔" وہ اپنے سندھی لہجے میں بولتا مکروہ ہنسا۔

"جاؤ۔۔ مجھے تم دونوں پر پورا بھروسہ ہے۔" ملک تہور نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس بندے کا کیا کرنا ہے؟" وہ زرمین کے شوہر کا یاد آنے پر رکا۔

"اس کا کیا ہے جیسے ہی تیری بہن ہاتھ آئے گی اسے مار دے گے۔" ملک تہور نے لاپرواہی سے کہا۔

"سگی بہن نہیں ہے ہماری۔۔" اس کے ایک بھائی نے برا سا منہ بنایا۔

"اچھا جو بھی ہے۔۔بس اس کے شوہر کو پتہ چلا تو چیخے گا۔۔اس لیے کام ہی تمام کر دیں گے بعد میں لاش گھر پہنچا دیں گے۔" وہ سفاکی سے بولا۔

کس قدر سفاک تھے وہ لوگ۔۔ ضمیر تو مر گئے تھے۔۔۔ان کے لیے انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں تھی۔

اللہ ایسے لوگوں کی رسی جب دراز کرتا ہے تو موقع دیتا ہے جو نہیں سمجھتے تو پھر کھینچ لیتا ہے اور جب کھینچتا ہے تو کچھ نہیں بچتا۔

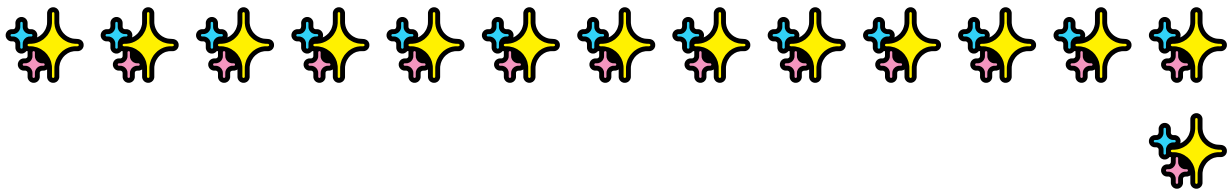

"انکل؟آپ کو پورا یقین ہے کہ وہ لوگ آئیں گے؟"ایس پی فرخ سب کچھ چھوڑے ان کے گھر پر صبح سے انتظار میں تھا۔

اس لیے تو وہ پولیس وردی میں نہیں آیا تھا کہ کہیں شک نہ ہو جائے۔اور باقی کی نفری وہ اسی ٹائم بلا لے گا تاکہ بھاگنے کا موقع نہ ملے۔

"مجھے شاہ زر اور ضرار نے یہی بتایا تھا۔۔اور مجھے جہاں تک لگتا ہے یہ وہی لوگ تھے اور آج ہی آئیں گے۔"

سہیل صاحب نے یقین سے کہا۔

" صحیح کہہ رہے ہیں ان کی ڈیکنگ ڈیٹ آس پاس ہے۔۔یہ مجھے اس بندے سے پتہ چلا اور وہ اس کام میں دیر نہیں کرے گے۔"ایس پی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"انکل آپکو پھپھو بلا رہی ہیں۔"فاریہ بے نیازی سے کہتی سٹڈی میں آتی بولی مگر ساتھ میں ایس پی کو بیٹھا دیکھ کر گڑبڑا گئی۔

"یہ ابھی تک یہی ہے صبح سے۔۔"وہ سوچتی ہوئی فوراً سے مڑی۔

اس کے اچانک سے وارد ہونے پر ان دونوں نے اسے چونک کر دیکھا۔

اسے دیکھ کر ایس پی نے اپنی مسکراہٹ پر پہرے بٹھائے تھے۔ جانے انجانے میں اس لڑکی میں اسے دلچسپی ہوئی تھی۔

"اچھا بیٹا میں آتا ہوں۔" ان کے کہنے پر فاریہ نے زبردستی مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھا اور فوراً سے وہاں سے بھاگی تھی۔

ان کے جاتے ہی فرخ فاریہ کے انداز پر بھرپور طریقے سے مسکرایا تھا۔۔

اسے لگا تھا وہ جا چکی ہو گی اتنا تو وہ جان گیا تھا وہ یہاں نہیں رہتی اور اس کی بات پر اس وقت اس کا دل کیا وہ تھوڑی دیر اور یہاں رکے۔۔ اور اب اسے یہاں دیکھ کر اس کا دل خوش ہو گیا تھا۔

"کن راستوں پر جا رہے ہو ایس پی صاحب؟" فرخ نے خود کو سرزنش کیا۔

"کچھ کرنا پڑے گا۔" وہ سر پر ہاتھ پھیرتا مسکرایا۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"پانی ملے گا؟"ضرار کچن میں آتا بولا جہاں ضحی کھڑی روٹیاں بنا رہی تھی۔موڈ فل خراب تھا۔

"خود پی لو۔۔یہ لو گلاس اور فریج سے پانی کی بوتل نکال لو۔"وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتی چڑ کر بولی۔

"اچھا۔۔تمہیں کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے؟"ضرار نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نہیں خیال یہاں چولہے کے آگے کھڑے ہو کر میرا موڈ فریش ہو گا۔"وہ روٹی توے پر ڈالنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی بولی تو ضرار ہنس دیا۔

"تمہیں کہا کس نے ہے بنانے کو کیوں بیمار کرنا چاہتی ہو اپنے معصوم سے شوہر کو؟"وہ شرارت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"امی نے کہا ہے۔۔یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور اب تم ہی مجھے سنا رہے ہو؟"وہ رو دینے کو تھی۔کام سے تو ضحی کی جان جاتی تھی۔

"میری وجہ سے؟"ضرار نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں تمہاری وجہ سے۔۔نہ تم پیپرز کے بعد شادی کا شوشہ چھوڑتے نہ مجھے کام سیکھنے پڑتے۔۔میں صبح سے کام کر کے تھک گئی ہوں۔"وہ ضرار کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھتی بولی۔

"ہاہا۔۔لیکن یہ تو کرنا پڑے گا۔۔مانا کہ تم امی کی بھتیجی ہو مگر امی کو اپنی بہو سگھڑ ہی چاہیے۔"وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔مجھے کام کرنے دو۔"اس کے کہنے پر وہ منہ بناتی دانت پیستی ٹاٹ پاٹ میں روٹی رکھتی اس کا ڈھکن زور سے بند کرتی بولی تو ضرار کو یہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت لگی۔

اس کے جاتے ہی ضحی نے پیر پٹخا اور ایک اور روٹی بیلنے لگ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی جان! آپ مجھے بہت عزیز ہیں لیکن اماں جان اب یشفہ کے لیے کبھی بھی سعد کے رشتے کا نہیں مانے گی۔" بدر صاحب نے آخری کوشش کی تھی مگر شاید قسمت میں ایسا نہیں لکھا تھا۔

"اماں جان کے علاوہ۔۔۔ضرار بھی کبھی راضی نہیں ہو گا اب۔۔آپ جانتے ہیں وہ یشفہ کے معاملے میں بہت ٹچی ہے۔" سہیل صاحب نے بھی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو بدر صاحب ایک نظر سلمی بیگم کو دیکھ کر رہ گئے۔ سلمی بیگم بیچاری شرمندگی سے سر جھکا گئیں۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی آپ لوگ معاف کر دیں۔۔سعد کی اس حرکت سے ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔" وہ ندامت سے بولیں۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں۔اور آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں غلطی تو سعد کی تھی اور اگر وہ شرمندہ ہے تو اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے؟" سہیل صاحب نے ان کی

شرمندگی دور کرنی چاہی وہ جب سے آئے تھے کوئی دس بار معافی مانگ چکے تھے۔

"لیکن پھر بھی بھائی صاحب۔۔اولاد تو ہماری ہے۔۔ماں باپ کے لیے شرمندگی کا سبب ہے ایسی اولاد۔" بدر صاحب نے بھی سر جھکائے لب بھینچے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن بار بار معافی مانگ کر آپ ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں۔اور ہر دفعہ قصور ماں باپ کا نہیں ہوتا وہ تو اپنی طرف سے اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔۔بس کبھی کبھی اولاد ہی غلط کاموں میں لگ جاتی ہے۔" سہیل صاحب نے ان کو شرمندہ دیکھ کر کہا۔۔سب ہی ان کی بات سے متفق تھے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا فاریہ سے کہہ دیں آجائیں دیر ہو رہی ہے۔" سلمیٰ بیگم نے سائرہ سے کہا۔

"بھابھی تھوڑی دیر رک جائیں۔۔ابھی تو آپ لوگ آئے ہیں۔" سائرہ نے جلدی سے کہا۔

"نہیں بس چلتے ہیں پھر کبھی آئے گے۔۔رات ہو رہی ہے ویسے بھی۔۔آپ

لوگ آئیں ناں کبھی سب بچوں کو لے کر۔" سلمیٰ نے گھڑی پر نگاہ ڈالی جو رات کے دس بجا رہی تھی۔

"جی انشاءاللہ آئیں گے فری ہو جائیں سب پڑھائی سے۔" سائرہ کہتی اٹھ گئیں تو سلمی بیگم بھی انہیں کے ساتھ چل دیں۔

"آپ آجکل کہاں مصروف ہیں؟" بدر صاحب نے سہیل صاحب سے پوچھا۔

"بس اسی بچی کا کیس چل رہا ہے۔۔میں فرخ کو کہتا ہوں وہ بھی یہی آجائے۔۔" وہ انہیں بتاتے آخر میں اپنے آپ سے کہتے فرخ کو کال ملانے لگے جس کو سٹڈی میں ہی چھوڑ آئے تھے جب فاریہ بلانے آئی تھی۔

فرخ بور سا بیٹھا پاؤں جھلا رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ کیا۔چونک کر موبائل دیکھا تو فوراً سے کال پک کی۔

"اوکے انکل میں۔۔میں آتا ہوں۔" جلدی سے کہتا وہ وہاں سے نکل گیا۔

"یار مس یو۔۔بس اب جلدی سے اگلی بار چکر لگانا۔۔" یشفہ اس سے گلے ملتے کہہ

رہی تھی۔

"واقعی فاری آج بہت مزہ آیا تمہارے ساتھ۔"اب وہ عنیشا سے مل رہی تھی۔

جب اس کی نظر سامنے سے آتے ایس پی پر پڑی۔

فاریہ کی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔

وہ سر جھکائے اپنی موج میں چلتا آرہا تھا۔۔۔ان لوگوں کو کھڑا دیکھ کر پل کو رکا۔

نگاہیں بے خود سی فاریہ کے چہرے پر پھسلی تھیں۔

چونکہ وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی تو اس کے دیکھنے پر گڑبڑا گئی۔

فرخ نے سرعت سے نگاہیں گھمائیں اور مسکرا کر اسے ایک نظر دوبارہ دیکھتا وہاں سے گزر گیا۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ یشفہ اور عنیشا محسوس ہی نہیں کر پائیں۔لیکن فاریہ کو اس کی مسکراہٹ عجیب سی لگی۔۔پراسرار سی۔

"چلو اندر چلیں اب کیا یہی کھڑے رہنا ہے؟"ضحی نے انہیں دیکھ کر کہا تو وہ ضحی

کی تقلید میں اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

"السلامُ علیکم۔"فرخ نے اندر آتے ہی دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔آجاؤ۔"سہیل صاحب اپنائیت سے بولے تو بدر صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بدر! یہ میرے دوست کا بیٹا ہے ایس پی فرخ میر۔۔یہی اس لڑکی کا کیس دیکھ رہا ہے۔صبح سے میری خاطر سب کام چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے۔"سہیل صاحب فخریہ انداز میں اس کا تعارف کروا رہے تھے۔۔اور یہ تعارف اندر آتی فاریہ بھی بخوبی سن چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

باقی تینوں اندر نہیں آئی تھیں۔

فرخ سر جھکائے شرافت سے کھڑا تھا آہٹ پر سر جھکائے ہی نگاہ اٹھا کر جب دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔وہ اسے ہر جگہ مل جاتی تھی۔

"کیا قسمت ہے تیری۔۔ایس پی صاحب۔"وہ اپنے آپ میں ہی مسکرایا۔

"آجاؤ بیٹا۔۔" بدر صاحب نے فاریہ کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر کہا تو وہ بھی سر جھکائے اندر آئی تھی۔

سہیل کے کہنے پر فرخ وہی بیٹھ گیا۔ لیکن فاریہ کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ کسی اجنبی کے سامنے۔۔۔

"اچھا سہیل ہم چلتے ہیں۔۔ بدر صاحب کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔۔ فرخ سے بھی دو چار باتیں کی جس کا اس نے سمجھداری سے جواب دیا تھا۔

"تھوڑی دیر رک جاتے۔۔؟" سہیل صاحب ان کے کھڑے ہوتے ہی بولے اور فرخ اور سہیل صاحب بھی کھڑے ہو گئے۔

"نہیں بس چلیں صبح فاریہ نے بھی یونی جانا ہے۔" وہ ایک نظر فاریہ کو دیکھتے بولے۔

فرخ کی نظر پھر سے اس پر پڑی۔۔ وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

"بیٹا آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔" بدر صاحب کے کہنے پر فرخ نے ان سے آگے

www.novelsclubb.com

ہو کر مصافحہ کیا۔

وہ سب مل کر باہر آ گئے۔

سلمیٰ بیگم دادی جان سے مل کر کمرے سے باہر آئیں تو بدر صاحب ٹی وی لاؤنج میں ہی کھڑے فرخ سے بات کر رہے تھے۔

سلمی بھی ان کے پاس آ گئیں۔۔وہ بھی فرخ سے خوش دلی سے ملیں۔بلکہ انہیں دھیمے مزاج کا فرخ کافی پسند بھی آیا۔

وہ سب سے مل کر چلے گئے۔

ان کی گاڑی کو فرخ نے دور تک جاتے دیکھا تھا۔مسکرا کر سر پر ہاتھ پھیرتا ابھی مڑا تھا کہ ضرار سے ٹکرا گیا۔

"دھیان سے یار۔"ضرار نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں تو معاملہ کچھ اور لگتا ہے۔"ضرار نے ایک نظر فرخ کی پشت پر ڈالتے سوچتے ہوئے کہا۔

"انکل مجھے نہیں لگتا وہ لوگ آج آئیں گے رات ہو گئی ہے۔میں چلتا ہوں کل فون کر دیجیے گا مجھے۔" وہ سہیل سے کہہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا آپ۔۔اور بہت شکریہ سارا دن لگا دیا تم نے اپنا۔۔" وہ سچ میں ہی اس کے مشکور تھے۔

"انکل اسکی ضرورت نہیں یہ میری ڈیوٹی کا ہی حصہ ہے۔" وہ مسکرایا تھا۔ اس کی ایسی باتیں ہی سب کا دل جیت لیتی تھیں۔

"اوکے انکل اللہ حافظ۔" وہ مسکرا کر ملتا باہر کو نکلا تھا۔

"وہ گاڑی جا چکی ہے۔۔خاموشی بھی ہو چکی ہے۔چلتے ہیں اب اندر۔" زرمین کے ایک بھائی نے کہا۔

"ہاں چلو چلتے ہیں۔۔احتیاط سے۔۔یاد ہے ناں کیا کیا کہنا ہے؟" دوسرا بھائی بھی بولتا گھر کے دروازے پر آیا۔

دروازہ اسی وقت کھلا تھا اور ایک بائیک باہر نکلی تھی۔۔سر پر ہیلمٹ ہونے کی وجہ

سے ان دونوں نے دھیان نہیں دیا۔

مگر فرخ کھٹکا تھا۔اسے یاد آیا تھا کہ دو بھائی؟ یہ وہی ہونگے۔۔۔وہ سوچتا ہوا بائیک بظاہر گیٹ سے باہر لے آیا۔

"کون ہو تم دونوں؟" چوکیدار نے ان دونوں سے سوال کیا تھا۔"

"ہمیں اندر جانا ہے ہماری بہن ہے تم لوگوں کے پاس۔۔"ان کے الفاظ فرخ کے کان سے ٹکرائے تو وہ چوکنا ہو گیا۔

چوکیدار نے انہیں اندر جانے نہیں دیا۔

"رکو میں صاب کو کہتا ہوں۔۔"وہ جلدی سے وائرلیس سے کال کرنے لگا۔ان کے کہنے پر سہیل صاحب نے اجازت دے دی۔

"چلے جاؤ تم لوگ۔"چوکیدار ان پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتا وہاں سے ہٹ گیا۔

فرخ نے بھی ان کے اندر جاتے ہی اپنی سٹارٹ کی ہوئی بائیک بند کی اور بائیک سے اترتا کال ملانے لگا۔

"ساجد۔۔پولیس موبائل لے کر پہنچو تم لوگ۔۔یہاں سہیل انکل کی طرف۔"

وہ جلدی جلدی انفارم کرنے لگا۔

"بس شور نہیں ہونا چاہیے۔"اس نے ہدایت دیتے ہی کال بند کرتے فون کو کرتے کی جیب میں رکھا اور اندر بڑھ گیا۔

"ہم معافی مانگتے ہیں اپنی بہن سے۔۔معاف کر دے ہمیں زرمین تو۔۔"وہ زمین پر بیٹھے ہاتھ جوڑے فل ڈرامہ شروع کر چکے تھے۔ان کے شور پر گھر کے باقی لوگ بھی لاؤنج میں جمع ہو گئے۔

زرمین بری طرح سے ڈرتی ہوئی کانپ رہی تھی۔۔ضرار نے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔

"ہمیں کیا پتہ تم ڈرامہ کر رہے ہو یا سچ میں عقل ٹھکانے آگئی ہے؟"ضرار کے کہنے پر انہوں نے اپنا سر اٹھایا۔

"سچ بول رہے ہیں ہم۔۔اور وہ ہماری بہن ہے ہمیں معاف کر دے گی۔"ان میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے ایک نے کہا۔

"کیسے معاف کر دے گی۔۔ چھپ رہی ہے تم جیسے درندوں سے جو اپنی ہی بہن کو نیلام کر دیتے ہو۔۔" شاہ زر نے سختی سے کہا۔

"تم سائیڈ پر ہو گے تو میں بات کرو نگا اپنی بہن سے۔۔ وہ میری بات سمجھ جائے گی۔" وہ ضرار کو ناگواری سے سائیڈ پر کرتا ہوا بولا۔

"خبردار جو اس کی طرف آئے بھی تو۔۔ پہلے کوئی ثبوت دو کہ تم لوگ سچ بول رہے ہو۔" شاہ زر نے لپک کر اس کے بھائی کو بازو سے کھینچا۔۔ دوسرے بھائی نے اپنے دانت پیسے۔

www.novelsclubb.com

"اور ہمیں یقین دلاؤ کہ اس بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے تم لوگ؟" دادی جان نے بھی انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بی بی۔۔ ہم اس لڑکی کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کرے گے۔۔ اب ہمیں ہماری بہن دے دو۔" وہ بڑے ضبط سے بولے تھے۔ ذرا سا بھی کچھ منہ سے نکل

جاتا تو سب کام خراب ہو جانا تھا۔

ضرار نے ابرو اچکا کر شاہ زر کو دیکھا تو شاہ زر نے بھی آنکھوں کے اشارے سے ہی حامی بھر دی۔ وہ لوگ اب ان کا ضبط آزمانے لگے تھے۔

"اچھا تو پہلے زرمین سے پتہ کر لیتے ہیں وہ جانا چاہتی ہے کہ نہیں؟" ضرار انہیں دیکھتا زرمین کی طرف مڑا تھا۔

"مم۔۔مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ کہیں نہیں جانا۔۔۔یہ۔۔یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں۔ان لوگوں نے میرے شوہر کو بھی قید کیا ہوا ہے۔۔یہ ملے ہوئے ہیں۔۔یہ لوگ کبھی سدھر نہیں سکتے۔۔" وہ ہذیانی انداز میں چیختی ہوئی پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔

"تو ایک بار ہماری بات تو سن۔۔" دوسرا بھائی بھی فوراً سے اس کی طرف جانے لگا جب ضرار نے اسے دھکا دیا۔

"ایک بات سمجھ نہیں آتی وہ نہیں جانا چاہتی تیرے۔۔" ضرار کے الفاظ منہ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہی رہ گئے کیونکہ دھکا لگنے سے وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے پیچھے کو لڑھک کر گرا تھا اور جیب میں سے گن نکل کر باہر گری تھی۔

"پسٹل۔۔"خواتین کو سانپ سونگ گیا تھا۔

شاہ زر نے ایک بھائی کا بازو پکڑا ہوا تھا جلدی سے دوسرے ہاتھ سے جھک کر وہ گن اٹھانی چاہی جب زمان صاحب نے اسے ٹوکا۔

"شاہ زر بیٹا۔۔مت اٹھاؤ۔باقی کا کام پولیس کرے گی اب۔"وہ اسے باز رکھتے ہوئے بولے وہ بھی سیدھا کھڑا ہو گیا کہ فنگر پرنٹ اس کے لگ جائے گے۔

پولیس کے نام پر دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"کون سی پولیس کیسی پولیس؟"بہت ہو گیا اب اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو۔۔"وہ پسٹل اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ہم ڈر گئے؟"ضرار نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور چلتا ہوا اس تک آ گیا۔

"ضرار پلیز۔۔"ضحی کی آواز ابھری تھی۔

"اوہ۔۔تو اس چڑیا کی جان اٹکی ہوئی ہے تجھ میں۔۔"وہ ہاتھ میں پسٹل لیے چلتا ہوا ضحی تک جانے لگا۔

ضرار نے جلدی سے اس کا بازو پکڑا۔۔

"خبردار جو اس کو نظر اٹھا کر دیکھا بھی تو۔۔"وہ خون رنگ آنکھیں اس پر گاڑھے کھڑا تھا۔

"بھائی۔۔"حمزہ آگے جانے لگا جب سہیل صاحب نے اسے روک لیا۔

"پولیس آ رہی ہے۔اور یہ کچھ نہیں کہنے والا ضرار کو۔۔"وہ یقین سے بولے حمزہ چپ ہو گیا۔

"آپ سب اندر جائیں ہم دیکھ لیتے ہیں ان دو کو بھی۔۔"شاہ زر نے فوراً سے سب کو کہا تو سہیل صاحب نے جلدی سے ان کا دھیان اس طرف دیکھ کر فون پر مس بیل دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جنید صاحب نے سب کو اندر لے جانے کو کہا۔۔

"خبر دار جو کوئی یہاں سے ہلا۔۔اس کو تو سب سے پہلے اڑاؤں گا ورنہ۔۔"ایک نگاہ ضحی پر جمائے اس نے ضرار سے کہا تو ضرار نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔لڑکیاں فوراً سے ان سب کے پیچھے چھپی تھیں۔

"چھوڑ مجھے ورنہ۔۔اڑا دوں گا تیری کھوپڑی۔۔پتہ بھی نہیں چلے گا سیکنڈز کا کام ہے۔۔"وہ ڈھٹائی سے بولا تھا۔

سائرہ بیگم نے ضرار کو پیچھے ہٹنے کا کہا۔۔یشفہ اور ضحی کی تو جان پر بن گئی۔

"شاہ زر خدا کا واسطہ اسے روکو۔۔"ضرار کو دھمکی کے بعد بھی اسی طرح کھڑے دیکھ کر سائرہ نے تڑپ کر کہا تھا۔

"تو پیچھے رہ ورنہ یہی سے گولی مار دونگا تجھے۔۔اور چھوڑ میرے بھائی کو۔"شاہ زر کو آگے بڑھتا دیکھ کر زرمین کا بھائی جلدی سے بولا اور گن شاہ زر کی طرف کر لی۔

"جنید صاحب اور سہیل صاحب فوراً سے آگے بڑھے اور ضرار کے ہاتھ سے اس کا

گریبان چھڑوایا تھا۔

"اب تم لوگ مان گئے ہو اور اصلیت بھی دکھا چکے ہو اپنی تو تم سے اب پولیس ہی نپٹے گی۔" سہیل کے کہنے پر اس کا قہقہہ نکلا تھا۔

"اوہ پولیس۔۔چہ چہ۔۔ہم نہیں ڈرتے بلا پولیس کو۔۔اور بتا دے اپنی بہن کو لے کر جا رہے ہیں اور سن لو سب سگی نہیں ہے ہماری۔۔ہمارا اپنا خون ہوتا تو اتنا غلیظ نہ ہوتا۔" وہ قہر برساتی نظر زرمین پر ڈالتا اس طرف بڑھا سب شاک تھے۔۔زرمین سب سے زیادہ۔۔۔جب ہی ایس پی فرخ کی دھاڑ نے اس کے قدم روکے تھے۔

"روک اوئے۔۔ذرا مجھ سے مل لے پہلے پھر اپنی بہن کو بھی لے جانا۔" فرخ کہتا ہوا ان تک آیا۔

پیچھے اپنی نفری کو بھی لایا تھا۔

اشارے سے ایک بھائی کو پکڑنے کا کہا جو کب سے شاہ زر کے قابو میں تھا اور مسلسل چھڑوانے کی کوشش میں تھا۔

شاہ زر نے ان کے حوالے کرتے اس کی چیکنگ کی تھی تو ایک پسٹل، موبائل فون اور کچھ پیسے اس کی جیب سے برآمد ہوئے۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔۔ورنہ مار ڈالوں گا ان سب کو۔۔"ایس پی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس نے پسٹل لوڈ کی۔

مگر فرخ نڈر انداز میں اس کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا۔

"پکڑ لو اس تیس مار خان کو بھی۔"ایک گھوری سے نوازتے ہوئے اس نے آرڈر دیئے۔۔اور اسی پل زرمین کے بھائی کا دھیان ان کی طرف گیا اور یہی لمحہ تھا فرخ نے پھرتی سے اس کے ہاتھ سے گن لی تھی۔

"چل اب تھانے۔۔تیرے ملک کو خبر دینی ہے کہ اس کے لاڈلے بچے ایس پی فرخ کے پاس ہیں۔۔"وہ اشارے سے انہیں پکڑنے کا کہتا خود اب سہیل صاحب کی طرف مڑا تھا۔

"بہت شکریہ بیٹا تمہارا لیکن اب کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے؟"سہیل

صاحب نے خدشہ ظاہر کیا۔

"انکل بے فکر رہیں یہ اصل بندے ہمارے حوالے ہیں بس ان کا ملک رہ گیا ہے۔۔اس کو پکڑنا اب زیادہ مشکل نہیں رہا۔۔وہ خود چلتا ہوا ہمارے پاس آئے گا۔ باقی میں نے سکیورٹی بڑھادی ہے۔" وہ کہتا سب سے ملتا وہاں سے چلا گیا۔ باقی نفری تو پہلے ہی نکل چکی تھی۔

زرمین اس کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی۔

سب نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں ان کی بہن نہیں تھی تو پھر میرے ماں باپ اصل میں کون ہیں؟ یا یہ کسی اور کی اولاد تھے؟" وہ ابھی تک اسی شاک میں کھڑی تھی اور جب اس کا سکتہ ٹوٹا تو رو دی۔

دادی جان نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔

"چپ کر جا بچی۔۔اللہ نے تیری اتنی مدد کی ہے آگے بھی کر دے گا۔"

"ان شاءاللہ۔"سب نے مل کر کہا تھا۔

"دادی جان میں تھک گئی ہوں مجھ سے نہیں ہوتا مزید۔۔"وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

"بیٹا ہمت نہ ہارو۔۔ابھی تک مضبوط رہی ہو۔۔بس تھوڑا اور انتظار کرو۔۔اللہ سب ٹھیک کردے گا۔"سائرہ نے بھی اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے اسے حوصلہ دیا تو وہ کچھ سنبھلی تھی۔

یشفہ کا دل کیا وہ بھی رو دے۔۔اگر ضرار یا شاہ زر کو کچھ ہو جاتا۔۔اور ضرار وہ بالکل بھی نہیں ڈر رہا تھا۔۔اسے اس وقت اپنے بھائی پر بے حد پیار آرہا تھا۔

"چلو سب سونے۔۔بہت رات ہو گئی ہے۔"دادی جان نے حالات کے پیشِ نظر سب کو کہا تو سب خاموشی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"آج تم میرے ساتھ سو جانا۔"دادی جان زرمین کو اپنے ساتھ لئیے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔

"بھائی!" ضرار بھی اپنے کمرے کی طرف جانے لگا جب یشفہ نے اسے آواز دی۔

"کیا ہوا شف بہنا؟" وہ حیرت سے مڑا ہی تھا جب وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی اور اپنے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس کے ساتھ لگ کر رونے لگ گئی۔

ضرار حیران رہ گیا۔

"کیا ہوا یشفہ ایسے کیوں رو رہی ہو؟" وہ پیار سے پوچھتا اس کے بال سہلانے لگا۔

"بھائی میں ڈر گئی تھی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا۔۔" وہ پھر سے رو دی۔

"لیکن میں تمہارے سامنے بالکل ٹھیک کھڑا ہوں بیٹا۔ چپ ہو جاؤ۔۔ جب تک میرے پاس تمہاری جیسی بہن ہے اور میری ماں ہے مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔" وہ پیار سے مسکراتا ہوا بولا۔

"آپ ایک انسان کو بھول رہے ہیں۔۔؟" وہ ناک رگڑتی اس سے الگ ہوئی۔

"اوہاں میرے پیارے بابا جان۔۔!" ضرار اسکی شرارت سمجھتا مصنوعی سنجیدگی

سے بولا۔

"جی جی۔۔یہی بات جا کر میں نے بتائی نہ بھابھی کو۔اچھے سے بتائے گی اور پھر کبھی نہیں بھولے گے انہیں آپ۔۔"وہ ہنستی ہوئی بولی تو ضرار مسکرایا۔

"خوش رہو۔۔اور چلو جاؤ کمرے میں۔۔صبح یونی جانا ہے۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا تو یشفہ پھیکا سا مسکرائی۔

شاہ زر کے بغیر خوش کیسے رہ لے گی وہ۔۔دماغ خود بخود اس کی طرف گیا تھا۔

"کیا ہوا شف؟"ضرار نے ابرو اچکائے۔

"ہوں۔۔کچھ نہیں۔۔زی بھائی یو آر دا'بیسٹ'برادر۔۔"وہ مسکراتی ہوئی بیسٹ پر زور دیتی بولی۔

"پتہ ہے مجھے اب جاؤ۔تم بھی اور مجھے بھی صبح اٹھنا ہے جلدی۔"وہ پیار سے اس کے بال بگاڑتا کمرے میں چلا گیا تو یشفہ بھی مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھتی دل میں اس کی خوشیوں کی ڈھیر ساری دعا کرتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔مجھے بھی فضول میں ٹینشن میں رکھا۔" وہ اس سے شکوہ کر رہی تھیں۔

"مجھے تم لوگوں کا خیال ہے۔۔تم لوگوں کو کیسے بھول جاتا؟" وہ کہتے ہوئے پھر سے کھانسنے لگے۔

"اچھا لیکن آپ اپنی اس کھانسی کا علاج کروایں۔۔ڈاکٹر کو دکھائیں کیوں اتنی زیادہ آرہی ہے؟" وہ پریشان ہوئی۔

"یہ معمولی سی ہے۔۔موسم کی وجہ سے۔ٹھیک ہو جائے گی۔" وہ اسے ٹالتے ہوئے بولے۔

"اچھا یہ بتاؤ جائشہ کہاں پر ہے؟" وہ موضوع بدلتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"وہ جینی کے ساتھ باہر گھومنے گئی ہے۔گھر میں بیٹھی بور ہو گئی تھی میری بچی۔" وہ انہیں بتاتی ہوئیں وہاں سے اٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"کچھ دنوں میں شاہ زر آرہا ہے۔۔تم دونوں کی بوریت ختم ہو جائے گی۔"

"رہنے دیں اس کو تو۔۔جائشہ کو وہ بالکل نہیں پسند۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔

"اپنی بات کرو تم؟"کمال صاحب نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

"مجھ سے تو برداشت نہیں ہوتا۔۔بس آپ اپنے وعدے کے مطابق اسے ایک الگ فلیٹ لے کر دے دینا۔۔جائے یہاں سے۔"وہ لٹھ مار انداز میں کہتی کمرے سے ہی نکل گئیں۔پیچھے کمال صاحب سوچ میں پڑ گئے۔

✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨✨

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟؟"عنیشا شاک کی حالت میں حبہ کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔"وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔

"کہاں ہے وہ اس وقت؟"عنیشا کو اس کے لیے پریشان دیکھ کر حبہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"پوچھو گی نہیں یہ حالت اس کی ہوئی کیسے؟"حبہ کے سوال پر عنیشا نے اسے

www.novelsclubb.com

چونک کر دیکھا تھا۔

"کیسے ہوئی؟"

"وہ یہ سب تمہارے لیے پلان کیے بیٹھی تھی کہ تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے تمہیں یقین دلائے گی کہ وہ تمہاری دوست بننا چاہتی ہے۔۔اور پھر تمہیں سنسان جگہ لے جا کر تم پر تیزاب پھینک دے گی تاکہ حمزہ کو اپنا بنا سکے۔۔

لیکن یونی کے راستے میں اس کا پرانا بوائے فرینڈ ملا اور لڑائی اس قدر بڑھ گئی کہ زینب کے ہاتھ سے وہی تیزاب کی بوتل کھینچ کر اس نے اس پر پھینک دی۔۔اور یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ میں چیختی رہ گئی مگر وہ فرار ہو چکا تھا۔۔

دو تین لوگوں کی مدد سے ہم نے اسے ایمرجنسی میں پہنچایا۔۔اس کے ماں باپ کی حالت خراب ہے۔۔زینب اکلوتی بیٹی ہے ان کی۔۔پلیز وہ بے ہوش پڑی ہے۔۔ اسے معاف کر دو۔"

وہ اس کے آگے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہی تھی مگر عنیشا تو جیسے

سکتہ میں تھی۔۔۔زینب سے اس کی اس حد تک دشمنی کبھی بھی نہیں ہوئی آخر اس نے یہ اتنا خطرناک قدم کیسے اٹھالیا۔۔

عنیشا اس کے ہاتھوں کو پرے کرتی وہاں سے جانے لگی اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔آس پاس سے بے نیاز وہ وہاں سے بھاگی تھی جبہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔بھاگتے ہوئے اس کی حمزہ سے ٹکر ہو گئی جو اسی کے ڈپارٹمنٹ میں آرہا تھا۔۔

تصادم اتنا زبردست تھا کہ حمزہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرتا گرتا بچا۔۔

"کیا ہو گیا تمہیں عنیش؟"وہ اسے بازوؤں سے پکڑتا پوچھ رہا تھا عنیشا نے خالی خالی نگاہیں اس کے چہرے پر دوڑائیں۔

ہوا اس جیسے مختل ہو گئے تھے۔۔

"عنیش!!کیا ہوا ہے ہوش میں تو ہو؟"اس دفعہ حمزہ نے اسے جھنجھوڑا تو عنیشا نے اپنا سر اٹھایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سنا تم نے ابھی کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔ مم۔۔ مجھے اتنا سا بھی اندازہ نہیں تھا وہ اس حد تک جا سکتی ہے۔۔" وہ حواس باختہ سی کہہ رہی تھی۔۔

"مجھے تمہاری کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہنا کیا چاہ رہی ہو۔۔ چلو گھر چل کر بات کرتے ہیں ابھی کار میں سب ویٹ کر رہے ہیں تم لوگوں کا۔۔ یشفہ کدھر ہے؟" وہ اس کی سچویشن دیکھتا ہوا بات بدل گیا۔ عنیشا بھی چپ ہو گئی۔ اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

اور حمزہ اسے ساتھ لیے یشفہ کی کلاس کی طرف چل دیا۔۔

پیپرز کی وجہ سے وہ لوگ گھر جلدی چلے جایا کرتے تھے۔۔ اب بھی حمزہ اسے بلانے آیا تھا۔

حبہ نے حمزہ کو آتے دیکھ لیا تھا۔۔ اس لیے اس نے جانے سے گریز ہی کیا اگر حمزہ کو یہ بات وہ بتا دیتی تو وہ زینب کی حالت کا لحاظ کیے بغیر خود اس کا گلا دبا دیتا۔

وہ لوگ گھر آ گئے تھے اور عنیشا اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔۔

"حمزہ میں سچ کہہ رہی ہوں۔"عنیشا نے اسے آدھی بات بتائی تھی کہ اس پر کسی نے تیزاب پھینک دیا ہے۔۔ مگر حمزہ یقین نہیں کر رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے وہ یہ سچ کہہ رہی ہے ڈرامے ہیں سب۔۔تاکہ ہمدردی بٹور سکے۔"حمزہ نے اسے ٹالا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے وہ اتنا گندا مذاق کرے گی؟"عنیشا نے حمزہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ کسی حد تک بھی جا سکتی ہے۔۔میں اس کے لیے صرف ضد ہوں اور ضد میں جنون ہوتا ہے۔۔اور جنون میں انسان کچھ بھی کر جاتا ہے۔۔"وہ سوفٹ ڈرنک کا ڈھکن کھول کر منہ سے لگاتا بولا۔

"حمزی وہ اصل میں۔۔پہلے تم بتاؤ غصہ تو نہیں کرو گے؟؟"وہ بتاتی ہوئی رک گئی۔

"کیا بات ہے؟ بتاؤ۔۔ نہیں کرتا غصہ۔" وہ اس کو ایک نظر دیکھتا ہوا بولا۔

"تم غصہ کرو گے جاؤ میں نہیں بتاتی۔۔" وہ اٹھنے لگی جب حمزہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر واپس بٹھایا۔

"بتاؤ۔۔ تم جانتی ہو مجھے غصہ بہت کم آتا ہے۔" وہ کین ایک طرف رکھتا ابرو اچکائے بولا۔

"ہاں اور جب آتا ہے تو سامنے کھڑا بندہ بھی نہیں دکھتا کہ کون ہے۔" عنیشا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"اونچا بولو۔۔ مجھے بھی اپنی تعریف سننی ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو عنیشا نے منہ بنایا اور ڈرتے ڈرتے ساری حقیقت بتا دی۔

"سیریسلی؟؟" وہ بھی بے یقین تھا۔

عنیشا نے سر ہلا دیا۔ غصے کا ایک لاوا اس کے اندر ابھرا تھا مگر وہ دبا گیا۔

"کسی کا برا چاہو گے تو یہی ہو گا۔۔ اچھا ہوا سبق مل گیا۔ اب اس ٹاپک پر کوئی بات

نہیں ہو گی۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن حمزی۔۔"

"کہاناں نو مورڈسکشن۔"وہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔

عنیشا افسوس کرتی رہ گئی۔۔چاہے وہ یہ کام وہ اس پر آزمانے والی تھی مگر پھر بھی عنیشا کو زینب کے لیے برا محسوس ہو رہا تھا۔۔غلط راستے پر نکلنے سے انجام اتنا برا ہی ہوتا ہے۔

"کیا ہو رہا ہے؟"ضرار شاہ زر کے کمرے میں آیا تھا۔

"کچھ نہیں یار بس پیکنگ کر رہا ہوں۔"وہ پورے کمرے میں ادھر سے ادھر دوڑتا کبھی کوئی چیز اٹھا کر بیگ میں رکھ رہا تھا تو کبھی کوئی۔

"کوئی چیز تو چھوڑ جا یار۔۔جسے دیکھ مجھ لگے کہ تو ہمارے ساتھ ہے۔"ضرار سچ میں اداس ہو رہا تھا۔

"ایسی باتیں نہ کر۔۔میرا جانا مشکل ہو جائے گا۔"شاہ زر نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"تو فکر نہ کر میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔تیری خوشی میں خوش ہے تیرا یہ دوست۔۔تو یہاں رہتا ہے یہاں۔"ضرار نے مسکراتے ہوئے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔

"خیر اب تو یہاں کوئی اور رہتا ہے۔۔"شاہ زر نے شرارت سے کہا تو ضرار کا قہقہہ چھوٹا۔

"تیرا مقام اس دل میں وہی رہے گا جو ہمیشہ سے تھا۔"ضرار کے کہنے پر شاہ زر مسکرا دیا۔

"اچھا چل اب تھوڑا کام ہی کروا دے میرے ساتھ۔۔اتنا سامان پڑا ہے۔"شاہ زر نے ضرار کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا۔

آج صبح سے ہی گھر میں سب شاہ زر کو مختلف ہدایات دے رہے تھے۔

دادی جان نے خاص شاہ زر کو پاس بلا کر اس کو ڈھیروں پیار دیا تھا۔

"میرا دل نہیں مانتا تمہیں بھیجنے کا۔۔ لیکن کیا کروں تم جانا چاہتے ہو ہم زبردستی تو نہیں کر سکتے۔۔ میری بیٹی کی آخری نشانی ہو تم۔" آج دادی جان کو بھی اسما کی شدت سے یاد آ رہی تھی۔

"نانو جان آپ تو مت روئے۔۔ آپ لوگ تو میری ہمت ہیں اگر آپ لوگ ہی یوں کریں گے تو میں کمزور پڑ جاؤں گا۔ میرا ڈیڈ سے ملنا ضروری ہے۔" شاہ زر نے دادی جان کے ہاتھ تھامے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم میری بیٹی کی اولاد ہو۔۔ میں تمہیں کیسے اپنے سے اتنا دور بھیج دوں۔۔ بچپن سے تم ہمارے ساتھ رہتے آئے ہو۔۔ میرے لیے مشکل ہو گا بچے۔" دادی جان کے آنسو کسی سے نہیں دیکھے جا رہے تھے۔

"اماں جان! جہاں اتنا بڑا دل کر لیا ہے اس کو بھیجنے کا۔۔ اب جب وہ جا رہا ہے تو

آپ رو رہی ہیں۔۔پلیز اپنے آپ کو سنبھالیں۔"جنید صاحب نے انہیں چپ کروایا۔شاہ زر کو اپنا آپ ایک گناہ گار سا لگ رہا تھا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا چند گھنٹوں بعد ہی اس کی فلائیٹ تھی۔

وہ سب اس وقت لاؤنج میں اسے سی آف کرنے کے لیے جمع تھے۔ساری خواتین گھر پر تھیں۔۔جب کہ اسے ائیر پورٹ چھوڑنے تمام مرد اور ینگ پارٹی جا رہی تھی۔۔سوائے یشفہ کے۔وہ تو لاؤنج میں بھی نہیں آئی تھی۔

سب سے ملنے کے بعد شاہ زر نے ادھر ادھر نگاہ گھمائی۔

وہ اسے ایک دفعہ دیکھنا چاہتا تھا۔مگر وہ کہیں نہیں تھی۔

اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا تھا جیسے وہ دھکیل گیا۔

وہ ابھی تک اسی امید پر کھڑا تھا کہ وہ اس سے ملنے ضرور آئے گی مگر شاید وہ ظلم کی انتہا پر تھی۔۔یا شاید اذیت کی۔۔مگر وہ نہیں آئی۔

سب سے مل کر وہ پورچ کی طرف بڑھنے لگا جب اس کی نظر بے اختیار اوپر کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرف اٹھی جہاں وہ ریلنگ پر ہاتھ جمائے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اس کے دیکھتے ہی فوراً سے پلر کے پیچھے چھپ گئی۔

شاہ زر پھیکی سی مسکراہٹ لاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

ضرار کے ساتھ آگے ہی فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا۔

وہ بالکل خاموش تھا۔

ضرار کا دل بھی بہت اداس تھا۔ پیچھے حمزہ اور شہریار بیٹھے تھے۔

یشفہ کے نہ جانے کی وجہ سے عنیشا اور ضحی بھی گھر رک گئی تھیں۔

دوسری گاڑی میں وہ تینوں مرد حضرات ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے تھے۔

"شاہ زر بھائی ہماری کبھی آپ سے اتنی بنی نہیں لیکن ہمیں آپ کی کمی بہت محسوس ہو گی۔" تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا ہو گا جب شہریار اداسی سے منہ پھلائے بولا۔

"شیری بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ ہم سب آپ کو بہت یاد کریں گے۔۔ آپ نے ہمیں کبھی کچھ نہیں کہا۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" حمزہ بھی ہولے سے مسکرایا تھا۔

ان کی باتوں سے شاہ زر کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔وہ سب ہی بہت اچھے تھے۔

ائیر پورٹ پہنچ کر وہ ان لوگوں سے ملا۔آخر میں ضرار چپ کھڑا تھا شاہ زر سب سے مل کر اس کی طرف آیا۔

"ملے گا نہیں اپنے دوست سے۔"شاہ زر نے بانہیں پھیلائیں۔

تو ضرار نے بھی شاہ زر کو جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے اندر بھینچ لیا۔

"اچھا بس کر۔۔مجھے سانس نہیں آرہا۔"وہ ہولے سے مسکرا کر بولا تو ضرار بھی مسکراتا ہوا اس سے الگ ہوا۔آنکھیں نم تھیں۔

"جلدی چکر لگا لیا کرنا دوست۔"ضرار کے کہتے ہی وہ سب پر ایک الوداعی نظر دوڑاتا آگے بورڈنگ کے لیے چلا گیا۔

وہ سب بھی واپس آ گئے۔

جانے والے کو نہ روکو کہ بھرم رہ جائے

تم روکو گے بھی تو کب اس کو ٹھہر جانا ہے

"یشفہ پلیز چپ ہو جاؤ۔"عنیشا اس کو کب سے چپ کروا رہی تھی مگر یہاں تو جیسے اس کی ضبط کے بندھن ٹوٹے تھے۔وہ بکھر گئی تھی۔

"وہ چلا گیا ناں۔۔اگر اسے میرا احساس ہوتا تو وہ کبھی نہ جاتا۔۔اسے میرا کیا کسی کا بھی احساس نہیں تھا۔"وہ تشو سے اپنی ناک رگڑتی سوں سوں کرتی ہوئی بولی۔

"یشفہ خود کہتی ہو کہ اسے احساس نہیں ہے تو پھر تم کیوں اس کی خاطر خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔گھر میں کسی کو بھی پتہ چل گیا تو کیا جواب دو گی؟"عنیشا کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دادی جان جانتی ہیں انہوں نے مجھے شاہ زر سے دور رہنے کو بھی کہا تھا مگر دیکھو میرا دل نہیں مانا۔۔مجھے لگتا تھا کہ وہ رک جائے گا۔۔مگر نہیں۔۔اسے جانا تھا۔وہ چلا گیا۔"وہ روتی ہوئی اپنا سر عینشا کے کندھے پر ٹکا گئی۔

"یشفہ بہت ہو گیا۔۔اب تم نے اس انسان کے لیے ایک بھی آنسو بہایا۔۔دیکھنا میں

تمہارا لحاظ نہیں کروں گی اور ایک لگاؤ گی تمہیں۔"عنیشا سنجیدہ تھی یشفہ نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اس پر ایک شکوہ کناں نظر ڈالی۔

"اتنا آسان نہیں ہے۔۔لیکن میں کوشش کروں گی۔"وہ بمشکل اپنی آنکھوں میں آئے آنسو پیتی دوپٹے سے اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی تو عینشا کو اس پر ترس آگیا۔

"یشفہ میں بس اتنا کہنا چاہ رہی ہوں کہ کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو تمہارے رونے سے وہ واپس تو نہیں آجائے گا۔"وہ اسے آرام سے سمجھا رہی تھی۔یشفہ نے بظاہر سر ہلا دیا۔مگر اپنے دل کا حال اس وقت وہی جانتی تھی اور اس کا اللہ۔۔۔

"اچھا چلو اب اپنا حلیہ درست کرو۔۔"عنیشا کے کہنے پر وہ بالکل خاموشی سے بیڈ پر سے اٹھتی واش روم گھس گئی۔

عنیشا نے اسے جاتے ہوئے افسوس سے دیکھا۔

"اللہ میری دوست کے لیے بہتری کر دیں۔"عنیشا اس کے بارے میں سوچتی ہوئی دعا دیتی وہی بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگ گئی۔

ناجانے کون سی مجبوریوں کا قیدی ہو

جو ساتھ چھوڑ گیا اسے بے وفا نہ کہو

وہ بالکل خاموش بیٹھا تھا۔ مگر ذہن میں بہت سی سوچیں تھیں۔۔

وہ یشفہ کو چھوڑ آیا تھا اپنی ایک فضول سی انا کے پیچھے۔۔ہاں یہ انا اسے اب فضول ہی تو لگ رہی تھی جو محبت میں اس وقت آڑے آگئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا سب کچھ ہی تو چھوڑ آیا تھا۔۔سب کتنے اچھے تھے۔اور ضرار وہ کتنا اداس تھا۔

شاہ زر کو سوچ کر ہی کچھ ہو رہا تھا کہ اب وہ ان سب کے بغیر زندگی جیئے گا۔

کیا وہ جی لے گا؟ یہ سوچ آتے ہی اس نے ایک آہ بھری۔

جواب مل گیا تھا وہ یہ زندگی گزار تو لے گا مگر جی نہیں پائے گا۔

اناونسمنٹ ہونے پر وہ خیالوں سے باہر نکلا تھا۔

پلین ٹیک آف کرنے والا تھا۔۔

شاہ زر نے جلدی سے اپنے سیٹ بیلٹ باندھ لی۔

"مما ہمیں ائیر پورٹ پر پاپا لینے آئے ہونگے نا؟" ابھی وہ سیدھا ہو کر بیٹھا ہی تھا جب ایک بچے کی پر جوش آواز نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔وہ اشتیاق سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے بچے اور خاتون کو دیکھنے لگا جو درمیانی عمر کی تھی۔

"جی بیٹا۔۔آپکے پاپا آئے ہونگے آخر دو ہفتے بعد مل رہے ہیں ہم ان سے۔" وہ عورت بچے کے بال سنوارتی بولی۔

"مما میں تو اداس ہو گیا تھا پاپا کے بغیر۔" وہ اداس سی شکل بنا کر بولا۔

"ہاہا۔۔آپکے پاپا بھی اداس ہو گئے ہونگے۔" اس عورت کے لفظوں پر شاہ زر کو اپنی آنکھیں نم محسوس ہوئیں۔

"کیا ڈیڈ اداس نہیں ہوئے ہونگے؟؟ دو ہفتوں کی بات نہیں ہے یہ۔۔یہ تو اٹھارہ

www.novelsclubb.com

سالوں کی بات ہے۔۔سات سال کا تھا جب آخری دفعہ ڈیڈ کو دیکھا تھا۔۔اس کے بعد تو ویڈیو کالز پر ہی بات ہوئی۔۔وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھی کم ہوتی گئی اور بات سال میں ایک دو بار فون کالز تک رہ گئی۔" وہ اپنی سوچ جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا۔جہاز لینڈ کر چکا تھا اور سب مسافر نکل رہے تھے۔

ائیر پورٹ پر اس نے اپنا سامان لیا اور ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو ایک لڑکا اسے دیکھ کر کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔شاہ زر اسے نہیں جانتا تھا۔مگر پھر بھی وہ اسی طرف چل دیا۔

ائیر پورٹ پر مسافروں کا تھوڑا رش تھا۔لیکن اسے اپنا آپ اکیلا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ چلتا ہوا اس لڑکے تک آ گیا۔وہ کوئی چھبیس ستائیس سالہ خوش شکل سا لڑکا تھا۔

"ہیلو! مائی نیم از جیمز۔۔مجھے آپکے فادر نے آپکو رسیو کرنے کے لیے بھیجا ہے۔"

اس نے رک رک کر اپنی بات بمشکل پوری کی۔

"آپ انگلش میں بات کر سکتے ہیں۔" شاہ زر نے بھی انگلش میں کہتے اس کی مشکل آسان کی۔جیمز نے سکھ کا سانس لیا۔

"آپ چلیں میرے ساتھ۔۔گھر چلتے ہیں آپ سفر کر کے تھک گئے ہونگے۔۔

ویسے سفر کیسا رہا آپکا؟" وہ انگلش میں بات کرتا شائستگی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہمم۔۔سفر صحیح رہا۔" شاہ زر نے مختصر جواب دیا۔

"یہ تو اچھا ہو گیا۔۔چلیں آجائیں۔" وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتا خود شاہ زر کا

سامان بیک سیٹ پر رکھتا ڈرائیونگ سیٹ تک آیا تھا۔

"آپ یہاں فرسٹ ٹائم آئے ہیں؟" وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا تو شاہ زر نے

اس کی طرف دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ وہ زیادہ بولنے والوں میں سے ہے۔

"جی۔۔" پھر سے مختصر جواب۔

"آپ کے فادر بتا رہے تھے۔۔خیر آپ کو کیسا لگ رہا ہے نیویورک میں آکر؟" وہ

شاید اب شاہ زر کو یزی کرنے کے لیے اس سے ایسے سوالات پوچھ رہا تھا مگر شاہ زر

تو جیسے اپنا آپ پاکستان ہی چھوڑ آیا تھا۔

"ابھی تو کچھ نہیں کہہ سکتا دو تین دنوں تک پتہ چلے گا۔" شاہ زر نے اپنے تئیں اسے

www.novelsclubb.com

بڑا سولڈ جواب دیا تھا۔

"امید ہے اچھا فیل کریں گے آپ۔۔"

اور پھر وہ ڈرائیور نگ کے دوران ایک اچھے گائیڈ کے طور پر اسے نیو یارک کی مختلف جگہوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔

شاہ زراب بور ہونے لگا تھا وہ اسوقت کو کوس رہا تھا جب اس نے اسے انگلش میں بات کرنے کی اجازت دے دی تھی۔۔ابھی تک اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو بند تو کر چکا ہوتا۔

آدھے گھنٹے بعد جیمز نے گاڑی ایک جگہ روکی تھی۔

نیو یارک کی صاف سڑکیں۔۔وہ گاڑی سے اتر گیا۔جیمز بھی اس کا سامان نکال رہا تھا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ امریکا میں کھڑا ہے۔

اداس تو وہ تھا مگر اب اپنے ڈیڈ سے ملنے کی بیچینی بھی تھی۔۔وہ کیسے ہونگے؟ان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فیملی کیسی ہو گی اسے سب کچھ بھولا تھا یاد تھا تو بس یہ کہ آخر انیس گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک الگ ہی دنیا میں کھڑا تھا۔ یہاں شام کا وقت ہو رہا تھا۔۔یعنی پاکستان میں آدھی رات ہو رہی ہو گی۔

اس نے خود سے ہی اندازہ لگایا۔

جیمز اتنے میں اس کے سوٹ کیس لئے دروازے کی طرف آیا۔لاک کھولا اور شاہ زر کو بھی اپنے ساتھ اندر کے آیا۔

شاہ زر ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کے ساتھ چلتا گیا۔

وہ ایک بہت شاندار بلڈنگ تھی۔۔جمیز لفٹ کے آگے رکا تھا۔اور پھر اس میں آتے ہی اس نے 23 کا بٹن پریس کیا تھا۔

شاہ زر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اوہ یعنی کے 23 فلور پر پورشن ہے ڈیڈ کا۔۔

"آپ نے ابھی تک مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ میں آپکے فادر کا کیا لگتا ہوں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیمز کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔

"سب کچھ تو آپ خود بتا رہے ہیں یہ بھی بتا دیں۔" شاہ زر نے ہولے سے مسکرا کر اسے انگلش میں ہی جواب دیا۔

"اوکے۔۔میں کمال انکل کے آفس میں ان کے ساتھ کام کرتا یوں۔ان کے بزنس میں میرے بھی شئیرز ہیں۔۔ایکچوئیلی میرے ڈیڈ اور آپکے ڈیڈ نے اکٹھے بزنس شروع کیا تھا۔۔اور اب انہیں بہت ترقی بھی مل گئی ہے۔۔میں دو سال پہلے ہی بزنس میں آیا ہوں۔" وہ پھر سے نان سٹاپ شروع ہو چکا تھا۔

شاہ زر خاموشی سے اسے سنتا رہا۔کیونکہ وہ جانتا تھا اس نے چپ اب اپنی مرضی سے ہونا ہے۔

لفٹ سے نکل کر وہ لابی میں آیا اور پھر ایک دروازے پر آ کر رک گیا۔شاہ زر اس کے پیچھے ہی تھا۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

وہ تھوڑا نروس بھی ہو رہا تھا۔

بیل بجانے پر ایک لیڈی نے دروازہ کھولا تھا۔

"ارے جیمز بیٹا آپ؟ اور یہ آپ کے ساتھ میں کون ہے؟" وہ لیڈی شاید شاہ زر کے آنے کے بارے میں نہیں جانتی تھیں تبھی جیمز سے سوال کر رہی تھی۔

"یہ انکل کا بیٹا ہے گرینی۔۔ شاہ زر۔" وہ ہولے سے مسکراتا تعارف کرواتا اسے اندر لے آیا۔

اندر آتے ہی راہداری سے گزرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج آتا تھا۔۔ ٹی وی لاؤنج میں آتے ہی سائیڈ پر دو کمرے تھے۔ اس نے ایک نگاہ پورے لاؤنج میں گھمائی۔ سب کچھ ہی اتنا ویل فرنشڈ تھا۔

جیمز کی آواز پر کمال صاحب باہر آئے تھے۔

اور شاہ زر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے آئے۔۔۔ شاہ زر شاک کی کیفیت میں ان سے گلے ملا۔

"کیسے ہو شاہ زر میرا بچہ ؟" کمال صاحب مسکرائے۔

"میں ٹھیک ہوں ڈیڈ۔۔ لیکن آپ ؟" وہ دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

"کیا میں ؟ آؤ بیٹھو اتنے لمبے سفر سے آئے ہو ؟" وہ شاہ زر کو لیئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"میرا بیٹا کیا لے گا ؟ یا آرام کرنا چاہتے ہو پہلے ؟" کمال صاحب اس کا ہاتھ پکڑے اپنائیت سے پوچھ رہے تھے۔

"نہیں مجھے بس آرام کرنا ہے ابھی ڈیڈ۔" شاہ زر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں صوفیا سے کہہ کر تمہارا سامان کمرے میں رکھوا دیتا ہوں۔" وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے کھڑے ہوتے جیمز کے پاس آئے جو نجانے کیوں کھڑا تھا۔

شاہ زر تو انہیں دیکھ کر حیران تھا۔

مانا اٹھارہ سال بہت ہوتے ہیں۔۔ مگر وہ بوڑھے ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ کمزور ہو گئے تھے اور کافی بیمار لگ رہے تھے۔ پہلے تو شاہ زر انہیں دیکھ کر شاکڈ رہ گیا

تھا۔وہ کافی بدل گئے تھے۔طبیعت کی شوخی بھی ختم ہو چکی تھی۔

اب یہ وقت کا تقاضا تھا یا شاید پریشانیاں۔۔

وہ جیمز سے بات کر کے اسکی طرف آئے جو کسی سوچ میں الجھا ہوا تھا۔

"تم سے بہت سی باتیں کرنی ہے مجھے۔۔لیکن فلحال تم تھکے ہوئے ہو گے آرام کر لو۔پھر رات کے کھانے پر بات ہوتی ہے۔" وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر چلے گئے اور شاہ زر وہیں بیٹھا رہ گیا۔

وہ سمجھ ہی نہیں سکا یہ ہوا کیا ہے؟؟اتنا زور دے کر اسے امریکہ بلایا گیا اور کسی قسم کا کوئی جوش جذبہ ہی نہیں۔۔اپنی اولاد کو اتنے سالوں بعد دیکھ کر بھی اتنی خوشی نہیں ہوئی۔

شاہ زر کو اپنا آپ یہاں بے مول لگا۔اس کا جی چاہا یہاں سے بھاگ جائے واپس پاکستان۔

جہاں وہ لوگ اس کے اپنے تھے۔۔ہاں وہی لوگ تو اس کے اپنے تھے۔

ایسی باپ کے لیے وہ اپنوں کو چھوڑ کر اتنی دور آیا تھا۔۔انہیں رلا کر۔۔افسردہ کر کے۔۔

"بیٹا آپ کا کمرہ اوپر والے پورشن میں ہے۔"لیڈی صوفیا کی آواز پر وہ اپنی خود ساختہ سوچوں سے نکلا اور چونک کر سر اٹھایا۔

"یس؟"شاہ زر نے نا سمجھی کی کیفیت میں ان سے پوچھا۔

"بیٹا آپ کا سامان اوپر والے گیسٹ روم میں رکھ آئی ہوں۔۔آپ کا وہی کمرہ ہے۔"انہوں نے انگلش میں اپنی بات مکمل کی تو شاہ زر کو حیرت ہوئی۔

"گیسٹ روم؟؟"وہ زیر لب بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

لیڈی صوفیا کو دیکھ کر سر ہلاتا وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ سامنے کے طرف جاتی سیڑھیاں چڑھ گیا۔

جمیز تب ہی نکل گیا تھا جب کمال صاحب دوبارہ اس کی طرف آئے تھے۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے۔ مگر آج وہ نہیں تھا۔یشفہ آج خاموش تھی۔

"اماں جان شاہ زر کا فون آیا تھا صبح فجر کے وقت۔۔الحمدللہ خیریت سے پہنچ گیا تھا۔۔بتا رہا تھا پہنچے ہوئے دو سے تین گھنٹے ہو گئے۔۔یہاں رات کا وقت تھا تو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔" سہیل صاحب کے بتانے پر دادی جان نے شکر ادا کیا۔وہیں شازیہ چچی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھیں۔

"چلو اچھا ہو گیا۔۔مجھے کل سے فکر تھی میرا بچہ خیر سے پہنچ جائے۔" دادی جان کے کہنے پر شازیہ کا منہ بن گیا۔

"اچھا بس بھی کریں آپ لوگ۔۔چلا گیا وہ۔۔۔کوئی بہت بڑا کام تو نہیں کیا۔۔روز کتنے ہی لوگ جہاز کا سفر کرتے ہیں اس نے کوئی نیا کارنامہ تو انجام نہیں دیا۔۔" ان کے ایسے کہنے پر ینگ پارٹی کو اتنے سیریس ماحول میں بھی ہنسی آ گئی۔

"بیگم!" جنید صاحب نے تنبیہ کرتی نظروں سے انہیں گھورا تو شازیہ چچی نے منہ بنا لیا۔

کسی نے یاد دی جان نے کوئی بات نہیں کی جانتی تھی کہنا فضول ہے۔

"میں سوچ رہا تھا اب بچوں کو یونی سے چھٹیاں ملیں ہیں اور ضرار اور ضحی نے تو ماشاءاللہ سے کملیٹ کر لی ہے تو کیوں ناں اب ان لوگوں کی شادی کی تیاریاں کی جائے۔" زمان چاچو نے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لیے بات کی تو سب کو ہی بہت پسند آئی۔

ضرار نے تو باقاعدہ ضحی کو چیڑانے کے لیے اسے ہنس کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"میں تو اسی انتظار میں تھا کہ کب گھر میں کوئی فنکشن آئے۔ گھر بیٹھا بیٹھا بور ہو جاتا ہوں۔" شہریار کے جوش سے کھڑے ہو کر کہنے پر حمزہ نے اسے کھینچ کر نیچے بٹھایا۔

"آرام سے بیٹھ موٹو۔۔ ویسے بھی تیرا ایڈمیشن اب ہو جائے گا یونی جانے کے لیے تیار ہو جا۔" اس کے کہنے پر شہریار نے منہ بنایا۔

"شروع کر دینی چاہیے اب ہمیں بھی تیاریاں کیونکہ زی بھابھی تو اپنی تیاری کب کی شروع بھی کر چکی ہیں۔" حمزہ کے کہنے پر سب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"ارے آپ لوگ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔میرا مطلب تھا بیچاری نے آج کل سارا کچن تو سنبھال رکھا ہے روز کی چچی کے ہاتھوں ٹریننگ ہوتی ہے۔"اس کے لٹھ مار والے انداز پر سب ہی ہنس دیے۔

ضحی نے جب خفگی سے ایک نظر ضرار کو دیکھا تو وہ بھی ہنستا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ضحی نے وہیں سے بیٹھے حمزہ کو نمک دانی کھینچ کر ماری تھی۔۔صد شکر حمزہ نے کیچ کر لی ورنہ منہ پر لگتی۔

"ضحی! تمہاری یہ چیزیں اٹھا کر دوسروں پر پھینکنے والی عادت کب جائے گی؟"

شازیہ نے سب کے سامنے اسے گھرکا تھا۔

ضحی حمزہ کی بتیسی پر جھنجھلا کر رہ گئی۔

"بھائی آپ اپنی خیر منالو۔"حمزہ نے ضرار کی طرف جھک کر کہا تو ضرار نے ضحی کی طرف دیکھ کر ہنسی دبائی جو خونخوار نظروں سے حمزہ اور اسے گھور رہی تھی۔

آنکھوں میں تنبیہہ بھی تھی کہ بعد میں بچ کر دکھاؤ تم دونوں۔

حمزہ آج عنیشا کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا تبھی وہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔ مگر حمزہ کے لیے کب کچھ مشکل ہوا تھا۔

"مما آپ نے میری چائے نہیں بنائی؟" سائرہ بیگم نے اسکے کہنے پر حیرانی سے اسے دیکھا۔

"بیٹا آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کی نہ بناؤں؟"

"لیکن اب میرا موڈ ہو رہا ہے۔۔ جاؤ بکری میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔" لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے عنیشا کو اشارہ کیا۔

"میں ملازمہ نہیں لگی ہوئی۔" تیکھی نظروں سے گھورتے جواب دیا گیا۔

"ملازمہ نہیں تو کیا ہوا۔۔ اب اپنے اتنے اچھے کزن کے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔"

دوسری طرف تو کوئی اثر ہی نہیں تھا۔

جانتا تھا ناں سب کے سامنے تو اب بولنے سے رہی۔

"بیٹا بنا لاؤ اگر کہہ رہا ہے تو۔۔" دادی جان نے ان کی بحث دیکھ کر کہا۔

"میں بنالاتی ہوں۔"یشفہ فوراً اٹھی تھی۔

"ارے نہیں شف۔۔مجھے اسی کے ہاتھ کی پینی ہے۔۔کالی مرچ والی۔"حمزہ کے کہنے پر عنیشا پلیٹ پٹختی ہوئی کھڑی ہوئی۔ورنہ کچھ بھی بول دے اس کا کیا بھروسہ۔

"کالی مرچ والی؟" سبھی حیران ہوئے تھے۔

"آپ لوگ تو حیران ہو گئے میں مذاق کر رہا تھا۔"اطمینان سے کہتا کن اکھیوں سے عنیشا کو دیکھتا بولا۔جو غصے میں بھری کھڑی تھی۔

"میں جا رہی ہوں۔۔یشفہ تم بیٹھو۔"حمزہ کو گھورتے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

"اس دفعہ لال مرچ والی بناؤ گی۔تاکہ اگلی بار تم بولتے ہوئے بھی سو بار سوچو۔"

اس کے پاس سے ہوتے ہوئے وہ دانت پیس کر بولی۔

حمزہ کا قہقہہ نکل آیا جو وہ بروقت دبا گیا۔

"تم لوگوں کے مذاق میں بات وہیں رہ گئی۔۔اماں جان آپ بتائیں ضرار کی شادی

کب تک کرنی ہے؟"زمان صاحب کے کہنے سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ابھی اس بچی کا معاملہ حل ہو جائے تب کچھ کرتے ہیں۔۔اس دوران شازیہ اور جنید نے کوئی تیاری کرنی ہے تو کر لیں۔۔"دادی جان نے زرمین کے بارے میں کہا۔ان کے کہنے پر ضرار کی باچھیں کھل گئیں۔

"ٹھیک ہے بھئی تم لوگ تیاریاں شروع کر دو۔۔تاکہ ہم اپنی بیٹی کو جلدی سے لینے آئیں۔"سہیل صاحب نے ان لوگوں سے کہتے آخر میں ضحی کی طرف شفقت سے دیکھ کر کہا تو یشفہ کے کھی کھی کرنے پر ضرار کو ضحی کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی روکنا مشکل لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ کہاں ہے تم لوگوں کا ملک؟"فرخ نے ان دونوں سے سختی سے پوچھا۔وہ مار کھا کھا کر آدھ موئے ہو گئے تھے۔مگر وہ ڈھیٹ کچھ بولتے ہی نہیں تھے۔آج دوسرا دن ہو گیا تھا ان سے اگلوانے کی کوشش میں۔۔۔

فرخ کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔ان کی ڈیلینگ کی ڈیٹ قریب تھی۔ملک تہور کو پکڑنا ضروری تھا۔اوپر سے فرخ کو آرڈرز آ گئے تھے۔۔وہ پریشان ہو رہا تھا۔

"اتنا مار وان کو کہ اگر مر بھی جائیں تو کوئی بات نہیں۔۔ایس پی فرخ، ملک کو خود ڈھونڈ نکالے گا۔"فرخ نے دھمکی کے طور پر آخری حربا استعمال کیا جو کام آ گیا۔وہ ابھی جانے کو مڑا ہی تھا جب ان میں سے ایک بھائی کراہا تھا۔

"مم۔۔میں بتاتا ہوں۔"اس کی آواز پر فرخ پلٹا تھا۔

"بتا کہاں ہے ملک؟"اس کی ٹھوری کے نیچے پسٹل رکھ کر منہ اوپر کیا۔

"وہ۔۔۔۔وہاں گاؤں کے پاس ایک چھوٹا سا علاقہ ہے۔وہاں چھپا ہوا ہے۔"اس نے سانس بحال کرتے ہوئے بمشکل کہا۔

فرخ نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو کنسٹیبل آگے آیا۔

"یس سر۔۔"سلوٹ کرتے ہوئے وہ فرخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"اس سے پوچھو صحیح سے کون سی جگہ ہے۔پھر انہیں لے کر باہر آ جانا۔"وہ ایک

نگاہ ان پر ڈالتا پسٹل پینٹ کی جیب میں اڑستا کیپ ٹھیک کرتا باہر نکل گیا۔

"شاہ زر بیٹا! تم آگے کیا کرنا چاہتے ہو؟" کمال صاحب شام میں بیٹھے اس سے سوال کیا۔

اس وقت جائشہ اور شینا (شاہ زر کی دوسری ماں) بھی بیٹھی تھیں۔

"ڈیڈ یونیورسٹی کی طرف سے سکولرشپ ملی ہے۔۔میں فرسٹ ڈویژن میں اچھے نمبروں میں پاس ہوا ہوں۔" وہ سرسری سا بتا رہا تھا۔۔اس کا یہاں آکر بالکل بھی دل نہیں لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے یہ تو۔۔" کمال صاحب کہتے ہی پھر سے سوچ میں پڑ گئے جیسے کسی بات کی تمہید باندھ رہے تھے۔

البتہ شاہ زر کی بات پر شینا نے ایک اچٹتی نگاہ ضرور ڈالی تھی اس پر۔۔

اور جائشہ وہ تو موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔ایسے جیسے یہاں ہے ہی نہیں۔۔

دونوں ہی مارے باندھے بیٹھی تھیں۔

"بیٹا تم جیمز سے تو ملے ہو گے میں نے اسی سال اس کی اور جائشہ کی۔۔"

"ڈیڈ پلیز کال می جیمی۔ جیمز کی جیمی۔۔" ابھی کمال صاحب بات پوری کرتے جب جائشہ نے بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔ شاہ زر کو اپنی یہ نام نہاد بہن زہر لگی تھی۔

ضحی یا شازیہ مامی تو کچھ بھی نہیں تھی۔۔ وہ بہت اچھی تھیں۔

"بیٹا میں اسی سال میں جیمز اور اس کی انگیجمنٹ کرنا چاہ رہا ہوں تو میں چاہتا ہوں گفٹ میں یہ گھر جیمی کی نام کر دوں۔" ان کے کہنے پر شاہ زر نے ایک نظر اس مغرور سی لڑکی کو دیکھا جو جینز پر پنک ٹاپ پہنے لاتعلق سی بیٹھی تھی۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔ مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔" وہ بھی بھرپور اطمینان سے بولا تو شینا نے اسے ابرو اچکا کر دیکھا۔

"کمال صاحب میری ایک شرط ہے کہ یہ جب تک یہاں ہے تب تک کسی فلیٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں رہے۔"شینا کے اتنے اچانک کہنے پر شاہ زر نے حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ کیا واقعی اس کے یہاں مستقل رہنے کا ان کو نہیں پتہ؟؟

"شینا اب یہ یہی رہے گا۔" وہ اسے باور کرواتے بولے تو ان کا منہ بن گیا۔

"میں کچھ نہیں جانتی یا پھر جب تک جیمی کی شادی نہیں ہو جاتی تب تک یہ یہاں نہیں رہے گا۔" ان کے کہنے پر شاہ زر کو غصہ آنے لگا۔اپنے آپ پر بھی۔۔جو ان جیسوں میں آ گیا تھا ان لوگوں کو چھوڑ کر۔۔جو اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔

کمال صاحب کو کھانسی آنے لگ گئی تو شاہ زر کا دھیان ان میں گیا۔

"ڈیڈ۔۔آپ چیک اپ کروالیں۔۔" وہ انہیں کہتا وہاں سے نکل گیا۔جب ان سب کو اس کی پرواہ نہیں تو پھر وہ کیوں رکے۔۔اب بس وہ یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا کسی بھی طرح۔۔

چاہے شازیہ مامی یا سب اس پر ہنسے لیکن اب وہ مزید یہاں رکنا نہیں چاہتا تھا۔

"بیٹا اپنے ڈیڈ کو دیکھو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ باہر شینا میم آپکو بلا رہی ہیں۔" لیڈی صوفیا نے گھبراہٹ میں جلدی سے آکر اسے بتایا جو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا الٹے قدم واپس مڑا۔

"کیا ہوا ڈیڈ کو؟" انگلش میں اس سے استفسار کرتا وہ باہر لان کی طرف بھاگا ابھی تو وہ صحیح سلامت چھوڑ کر آیا تھا پھر اچانک۔۔؟

"ڈیڈ؟ کیا ہوا آپکو؟" وہ انہیں سہارا دیتا سیدھا کرتا بولا جو مشکل سے کھینچ کر سانس لے رہے تھے۔

"ان کو ہوا کیا ہے؟ یہ بیمار ہوتے ہیں آپ لوگ دھیان کیوں نہیں رکھتے؟" وہ پریشانی میں شینا کو بول رہا تھا۔ پہلے دن سے ہی وہ ان لوگوں کا رویہ دیکھ رہا تھا۔

"تم آگئے ہو۔۔۔ رکھ لیا کرو خود۔۔۔ ہماری تو یہ سنتے ہی نہیں۔" جواب شینا کی بجائے جائشہ نے دیا تھا۔ شاہ زر نے اپنا غصہ دبایا۔

"اٹھیں ڈیڈ۔۔ ہاسپٹل چلیں میرے ساتھ۔ آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" وہ

انہیں کہتا سہارا دیتا دروازے تک لے آیا۔

پیچھے سے شینا بھی آ گئیں۔

"مجھے بھی جانا ہے۔" وہ کہتیں فوراً سے ان کو دوسری طرف سے سہارا دینے لگیں۔

شاہ زر سر جھٹکتا فوراً سے آگے بڑھ گیا۔اس وقت کسی بھی قسم کی بحث کا وقت نہیں تھا۔

"اف چھوٹی سی بات کو سر پر سوار کر لیتے ہیں۔" جائشہ نے نخوت سے انہیں اپارٹمنٹ سے باہر نکلتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پکڑو اسے۔۔۔" اپنے ساتھی کو آرڈر دیتا وہ خود بھی دوسری طرف سے بھاگا تھا۔

ملک تہور تک وہ لوگ پہنچ گئے تھے۔

اس کے بندے زیادہ نہیں تھے۔وہ پہلے ہی پکڑے گئے تھے بس ملک تہور بچ گیا تھا مگر انہیں دیکھتے ہی وہ بھاگا تھا۔

فرخ نے پیچھے سے آتے ہی ملک کو گردن سے پکڑا تھا۔ملک نے پسٹل نکالی تھی۔

"ان چیزوں سے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔۔بندہ بتا کہاں ہے وہ جس سے ڈیکنگ کی ہے تو نے؟"فرخ غصے سے اس کی گردن پر گرفت اور مضبوط کرتا بولا۔

"چھوڑو نہیں تو چلادوں گا۔"ملک پسٹل لوڈ کرتا بولا تو فرخ نے اس کی طرف تمسخرانہ مسکراہٹ اچھالی۔

"چلادے تو شوق پورا کرلے۔"کہتے ساتھ ہی پیچھے کھڑے اپنے بندے کو آنکھوں میں اشارہ کیا۔

ملک نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اور پولیس والا کھڑا تھا۔فرخ نے اس کا دھیان ہٹتا دیکھ کر اس کے ہاتھ پر زور سے مارا اور اس جھٹکے پر ملک کے ہاتھ سے پسٹل گر گئی جو

www.novelsclubb.com

جلدی سے پیچھے کھڑے پولیس والے نے اٹھالی۔

"چل بتا اب۔۔۔کہاں رکھا ہوا اس لڑکی کے شوہر کو؟"فرخ اب دھاڑا تھا۔

ملک چاروں طرف سے گھر چکا تھا مگر ڈھٹائی سے کھڑا رہا۔

"واجد پوچھ اس کمینے سے کہاں رکھا ہے اس کے باپ اور اسے؟"وہ پیچھے کھڑے پولیس والے کو کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا خود موبائل لیئے دوسری طرف گیا۔

وہ ایک بہت پرانی عمارت تھی جو اب اپنی اصلی حالت میں بھی نہیں تھی۔ملک اسی عمارت میں چھپا بیٹھا تھا۔انہوں نے باہر سے بھی اس عمارت کو گھیر لیا تھا تاکہ کوئی بھی یہاں سے بچ کر نکل نہ پائے۔

www.novelsclubb.com

ان لوگوں کے ساتھ ایک بھائی بھی آیا تھا اس نے ہی اس جگہ کے بارے میں بتایا تھا۔

"یہ زور ہے تیرے ملک کا۔۔پولیس کو دیکھتے ہی سب دہشت ہوا ہو گئی اور پورے گاؤں کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔"فرخ نے زمین پر گرے ملک کو ٹھوکر مارتے ہوئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زرمین کے بھائی کو کہا۔

وہ ایس ایس پی کو فون کرنے گیا تھا انہیں ملک کی گرفتاری کا بتانے۔۔

"سر گاؤں جانا ہو گا۔۔عبدالرحمن اور اس کا باپ وہی ہیں۔"واجد نے فرخ کو اطلاع دی۔فرخ نے ایک نظر ملک کو دیکھا اور چلنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا۔

انہیں اب گاؤں کی طرف نکلنا تھا۔گھنٹے کی ڈرائیو تھی۔

وہ پریشان کھڑا تھا۔شینا بینچ پر بیٹھی زمین پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی۔

ڈاکٹرز نے کمال صاحب کے ٹیسٹ کروانے کا کہا تھا اور رپورٹ آج مل گئیں تھیں۔انہیں کینسر تھا۔۔اور اس کی بھی آخری سٹیج۔

انہیں ہاسپٹل ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔بہت کم چانس تھے بچنے کے۔۔اور وہ شاید انہی چانسس پر امید لگائے ہوئے تھا۔

سوگوار سی شام تھی۔۔سب کچھ کتنا ویران سا تھا۔آج اسے آئے پندرہ دن سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی زیادہ کا وقت ہو گیا تھا۔

کمال صاحب کی پریشانی میں اسے پاکستان رابطہ کیے کافی دن ہو گئے تھے۔اوریشفہ سے تو یہاں آنے کے بعد کوئی رابطہ ہی نہیں تھا۔وہ اسے بھول ہی نہیں پایا تھا۔

"پیشنٹ اپنے بیٹے سے ملنا چاہتے ہیں۔" خاموشی کو توڑتی نرس کی آواز نے شاہ زر کو خیالوں سے باہر کھینچا تھا۔

"میں ہوں ان کا بیٹا۔" وہ فوراً سے سیدھا ہوا۔

"آپ آجائیں اندر لیکن پلیز تھوڑی دیر کے لیے۔" وہ اسے انگلش میں ہدایات دیتی آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر ایک نظر شینا کی طرف ڈالتا اپنے آپ کو کمپوز کرتا اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ دبے قدموں اندر آیا تھا۔سامنے کمال صاحب لیٹے باقی دنوں کے مقابلے میں مزید کمزور لگے تھے۔

"ڈیڈ آپ نے بتایا کیوں نہیں کبھی؟" وہ ان کے پاس بیٹھتا ان کی بیماری کے بارے میں پوچھتا شکوہ کر رہا تھا۔

"بیٹا بتا کر کیا کرتا۔۔ان لوگوں کو میرا احساس کب تھا۔۔جو کر لیتے۔" وہ کمزور سی آواز میں بولے۔

"پھر بھی ڈیڈ۔۔آپ کے پاس اتنے پیسے تو تھے کہ آپ علاج کروا سکتے۔" وہ آنسو روکنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

"بیٹا کچھ فائدہ نہیں تھا اس کا بھی۔۔میں نے پیسے ہمیشہ سے شینا اور جائشہ کے لیے کمائے ہیں۔۔اپنے لیے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ؟ ایک بات بتائیں۔۔یہ جیمز تو نان مسلم ہے پھر وہ اور جائشہ کیسے؟ مطلب ان کی شادی؟؟" وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔ مگر کمال صاحب سمجھ گئے تھے۔اسے یہ بات کتنے دنوں سے بے چین کر رہی تھی۔

"بیٹا یہ سب جائشہ کی ضد پر ہو رہا ہے۔۔جیمز آفس کے کام کے لیے کبھی کبھی

ہمارے اپارٹمنٹ آجایا کرتا تھا۔بس وہی سے جائشہ کو پسند آگیا۔اب تو اکثر وہ اپنا بھی کوئی انگریزی نام لیتی پھرتی ہے۔"وہ افسوس کرتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ لیکن یہ جائز نہیں ہے!آپ اسے روکتے کیوں نہیں؟"اور پھر جیمز کیسا ہے؟"شاہ زر حیران ہوا تھا ایک مسلم لڑکی کا کیسے رشتہ جائز ہے نان مسلم سے۔۔

"بیٹا ہم نے روکنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ ضد پر اڑی ہے کئی دفعہ اس نے اپنی جان لینے کی دھمکی بھی دی ہے۔ہم مجبور ہو گئے ہیں۔یہاں تک کہ جیمز نے بھی سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے۔"وہ مایوس دکھ رہے تھے۔

"ڈیڈ۔۔آپکی وہ شینا تو روک ہی سکتی ہے یا نہیں۔۔آپ پیرنٹس ہے اولاد کو سمجھانا آپکا کام ہے؟"وہ انہیں قائل کرنا چاہ رہا تھا۔

"بیٹا شینا اسے میرے خلاف کر دے گی وہ بھی نہیں سمجھتی کہتی ہے جہاں پیار ہو وہاں مذہب یا دین نہیں دیکھا جاتا۔"وہ واقعی تھکے ہوئے لگے تھے۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔اینی وے آپ نے کہا تھا کہ میں الگ فلیٹ لے لوں تو وہ

میں لے لوں گا میں یہاں یونی کی طرف سے آیا ہوں مجھے یہاں جاب کی آفر ملی ہے آپ فکر نہ کریں۔" وہ ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا یقین سے بولا۔

"مگر بیٹا یہ بات شینا نے کہی ہے۔۔اور جائشہ کے ساتھ ساتھ تم بھی میری اولاد ہو اور میں نے تمہیں یہاں اس لیے بلایا تھا کہ میرے بعد تم ان لوگوں کا سہارا بن جاؤ گے۔" ان کی بات پر شاہ زر نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔وہ جو سمجھتا آیا تھا کہ شاید اتنے سالوں بعد انہیں اس کی یاد آئی ہو گی لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ابھی بھی انہیں اس سے غرض تھی۔۔اسے صرف اس لیے بلایا گیا تھا کہ وہ انہیں سنبھال لے گا۔ انہیں شاہ زر کی نہیں بلکہ ان لوگوں کی پرواہ تھی۔۔اس کی آنکھوں میں مرچیں سی لگنے لگی۔۔اسے لگا اب وہ مزید ضبط نہیں کر پائے گا۔۔

"ڈیڈ میں یہاں مستقل نہیں رہ سکتا۔" دو سیکنڈ لگے تھے اسے فیصلہ کرنے میں۔

"لیکن بیٹا تم یہی کہہ کر یہاں آئے تھے کہ اب مستقل یہیں رہو گے؟" کمال صاحب تھوڑے مضطرب ہوئے۔

"جی لیکن مجھے یاد آیا کہ میری جاب زیادہ عرصے کی نہیں ہے۔۔اور میں پاکستان میں ہی سیٹ رہوں گا۔۔میں اپنا بزنس وہی سیٹ اپ کرنا چاہتا ہوں۔"جو بات اتنے دنوں سے دل میں تھی وہ آج زبان پر آ ہی گئی تھی۔

"اچھا پھر میرے بعد ثینا اور جائشہ کا کیا ہو گا؟"شاہ زر نے کمال صاحب کی آواز پر ان کی طرف دیکھا تھا۔

مطلب سیریسلی؟ابھی بھی وہ دونوں۔۔لیکن اسکا کیا؟؟

"ڈیڈ آپ نے سوچا کہ آپ کے بعد میرا کیا؟"وہ آج بول ہی دیا آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم تو اپنے ماموں کے گھر رہ لو گے۔۔بچپن سے وہی رہتے آ رہے ہو۔"ان کے اتنے مطمئن انداز پر شاہ زر کو ایک پل کے لئے وہ سب یاد آئے۔

دادی جان کی آنکھوں میں آس۔۔ضرار کا افسردہ چہرہ۔۔یشفہ کی نم آنکھیں۔۔ماموں جان کی شفقت۔۔

اس نے اپنی آنکھیں میچیں۔

"ڈیڈ آپ آرام کریں۔۔آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔" اتنے سے لفظ کہتا وہ فوراً سے وہاں سے نکلا تھا۔

کوریڈور سے گزرتا وہ ہاسپٹل کی بلڈ نگ سے تیزی سے نکلا تھا۔

گاڑی کو لیئے وہ بے مقصد سڑکوں پر پھرتا رہا۔

اس نے گاڑی ایک جگہ روک دی۔آنکھوں میں آنسوؤں کی وجہ سے سب دھندلا ہو گیا تھا۔

اس نے آنسو صاف کیے۔۔

اسے نہیں رہنا یہاں۔۔۔وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"اماں جان! فرخ کی کال آئی تھی ملک تہور پکڑا گیا ہے اور اس بچی کے شوہر اور اس کے باپ کا بھی پتہ چل گیا ہے۔" سہیل صاحب نے کلثوم بیگم کے ساتھ ساتھ زرمین کو بھی یہ خبر سنائی تھی۔۔امان جان نے خوشی سے زرمین کی طرف دیکھا جس کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی تھیں اور پھر یقین ہوتے ہی وہ اماں جان کے ساتھ لگ کر رونے لگی تھی۔

"بیٹا چپ ہو جاؤ۔۔دیکھو رونا نہیں ہے۔ شکر کرو اس پاک ذات کا۔" اماں جان اسے سہلانے لگی تو وہ اپنے آنسو پونچھتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"انکل اب اس وقت وہ لوگ کہاں پر ہیں؟" زرمین کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ پورے دو ڈھائی مہینے بعد وہ اپنے گھر واپس جانے والی تھی۔۔

"وہ لوگ گاؤں میں ہے ابھی تو۔۔فرخ کو کہہ دیا ہے کہ انہیں اپنے ساتھ لے آؤ۔" سہیل صاحب بتا کر وہاں سے نکل گئے۔

زرمین شکرانے کے نفل ادا کرنے کی تیاری میں لگ گئی۔

"اللہ اس بچی کو ہمیشہ خوش رکھے۔آمین۔"کلثوم بی نے زرمین کے لیے خوش ہوتے ہوئے دعا کی تھی۔

"زی بھائی۔۔۔چلیں ناں اتنا سا کام کہا ہے وہ بھی نہیں کر سکتے؟"عنیشا یشفہ حمزہ اور شہریار ضرار کے ارد گرد جمع تھے۔

"یار تم جانتے ہو۔۔وہ ضحی ہے۔"وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا۔

"زی بھائی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں میری بہن اتنی خوفناک بھی نہیں ہے آپ جائیں ایک بار ٹرائے تو کریں۔"عنیشا کا بس چلتا ضرار کا اٹھا کر لے جاتی۔۔جو کب سے ان سے منتیں کروا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار زی بھائی شیر کے بچے بنو۔۔۔جاؤ اور سینہ ٹھوک کر کہہ دو زی بھابھی سے۔"حمزہ نے اس کی ہمت بندھائی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔تم لوگوں کے کہنے پر چلا جاتا ہوں کچھ گڑبڑ ہوئی تو خود سنبھالنا۔"وہ چار و ناچار اٹھتا ضحی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے مڑ کر ان کو دیکھا تو ینگ پارٹی نے تھمزاپ کیا۔

ضرار بھی قدم قدم چلتا اس کے کمرے تک آ گیا۔

"ضحی! ضرار ناک کرتا اس کے کمرے میں آیا تھا۔

"جی۔۔"ضحی نے میگزین میں سے سر اٹھا کر ضرار کو دیکھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے کچھ۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا اس کے پاس آیا تھا۔

"زی! ایسی کیا بات ہے؟"وہ میگزین چھوڑتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"یار تم برا مت ماننا لیکن وہ نیکلس میں واقعی ہی زرمین کے لیے لایا تھا۔۔دیکھو تم برا مت ماننا لیکن اصولاً تو میرا نکاح اس سے ہی ہونے والا تھا ناں۔۔مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ تم سے ہو جائے گا عین وقت پر۔"وہ ایک نگاہ ضحی پر بھی ڈال لیتا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہ نکاح کے بعد لائے ہو تم؟"وہ روہانسی ہو گئی۔

"تم مجھے قتل کر دیتی اسوقت میں اپنی جان بچانے کو بولا تھا پھر میں اپنی سویٹ کزن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اور تم بیوی بھی تو ہو میری۔۔" وہ اسے وضاحت دینے لگا۔

"اور اب کیا خیال ہے تمہارا اب بچ جاؤں گے؟" وہ بازو چڑھاتے غصے سے لال ہوتی بولی تو ضرار مزید بولا۔

"یار۔۔ڈیئر وائف بات کو سمجھو وہ میں دل سے اس کے لیے لیا تھا مگر پھر تمہیں بھی اتنے ہی دل سے دیا میں نے۔" وہ شرارت سے ہنسی دبائے بولا تو ضحی سانس روکے اسے سن رہی تھی اور رونے ہی والی تھی جب ینگ پارٹی تالیاں بجاتی اندر آئی تھی۔

"واہ چھا گئے آپ تو زی بھائی۔۔کیا ایکٹنگ کی ہے۔۔!مزہ آگیا۔۔" یہ حمزہ تھا جو داد دیتا ضرار کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تو آنسوؤں سے جھلملاتی آنکھوں سے ضحی نے ان سب کی طرف حیرانی سے دیکھا۔

"ایکٹنگ؟" اس کے حیرت کے مارے لب ہلے۔

"بالکل کیا پرفارمنس تھی بھائی آپکی۔۔" یشفہ اور عنیشا بھی آگے آئیں تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہماری زی بھابھی کا سانس اٹک گیا تھا۔۔بیچاری۔۔"شہریار بھی دانت نکوستا آگے آیا تو ضحی منہ کھولے سب کو دیکھنے لگی جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی شیطانی مسکراہٹ۔

"یہ سب کیا تھا ضرار؟"وہ شاک کی کیفیت میں بولی۔جو سینے پر ہاتھ باندھے اطمینان سے کھڑا تھا۔

"یار بس یہ ایک چھوٹا سا مذاق تھا تمہیں تنگ کرنے کے لیے۔۔حقیقت میں وہ نیکلس نکاح کے بعد ہی لیا اور صرف تمہارے لیے لیا ہے۔"ضرار کی بات پر ضحی کا دل کیا کوئی چیز اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

"زی!!یہ کتنا برا مذاق تھا۔"صدمے سے آنسو ہی تو نکل آئے تھے۔۔آنسو صاف کرتی وہ سب کی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکرا دی۔

"زی بھابھی ڈیسائیڈ کر لیں آپ اس وقت رونا چاہتی ہیں یا ہنسنا کیونکہ ہم کنفیوز ہو رہے ہیں؟"حمزہ کے شرارت سے کہنے پر ضحی نے اسے گھورا۔

"یہ سب تمہارے ہی کام ہونگے بندر اب بچو مجھ سے تم۔۔" وہ اس کو وارن کرتی بولی۔

"بھابھی جی! اتنا پیارا سا تو دیور ہے آپکا اکلوتا دیور ہوں قدر کریں میری۔" اس کے کہنے پر سب ہنس دیئے اور ضحی سب کی موجودگی میں اسے بس گھور کر رہ گئی۔۔ جو دانت نکالے ڈھٹائی سے کھڑا تھا۔

"سوری ضحی!" ضرار سر کھجاتا بولا تو ضحی دانت پیس کر رہ گئی۔

"سوری کا بچہ۔۔۔! میرا سانس سوکھ گیا تھا۔" وہ روہانسی ہو گئی تو یشفہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"بس اب یہ نند بھابھی کا پیار شروع ہو گیا۔۔" شہریار کے کہنے پر سب ہنس دیئے۔

"پٹو گے تم میرے سے موٹو۔۔" ضحی نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"زرمین کو بلا لاؤ۔" دادی جان فرخ کے ساتھ آئے عبدالرحمن اور اس کے باپ سے مل کر خوش ہوئیں تھیں۔

یشفہ اور عنیشا فوراً سے زرمین کے کمرے میں گئی تھیں۔

"زرمین باہر آجاؤ تمہارا ہزبنڈ وہاں تمہارے دیدار کے انتظار میں سوکھ گیا ہے۔" عنیشا کے شرارت سے کہنے پر زرمین چھنپ گئی۔

"پاگل ہو۔۔ جلدی لے کر چلو تمہارے ڈرامے نہیں ختم ہوتے۔" یشفہ نے عنیشا کو گھورا تو وہ ہنستی ہوئی زرمین کے پاس آئی۔

"اچھا چلو۔۔ باقی کا اپنے "ان" کو دیکھ کر شرما لینا۔" عنیشا کے شرارتی انداز پر یشفہ کی ہنسی چھوٹی وہی زرمین نے دوپٹے کا پلو منہ میں دبایا۔

وہ سر جھکائے سر پر دوپٹہ جمائے چلتی ہوئی دادی جان کے پاس آکر رک گئی۔

عبدالرحمن کی نظریں اس پر اٹھیں۔۔ کتنے عرصے بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ پہلے

سے بہت کمزور ہو گئی تھی۔رنگت بھی مرجھا گئی تھی۔

زرمین نے بھی سب کو مشترکہ سلام کیا اور ایک نظر صاف ستھرے حلیے میں بیٹھے عبدالرحمن کو دیکھا۔۔

اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور چہرے پر خراشیں تھی۔

بازوؤں پر بھی نشان تھے۔صاف پتہ چل رہا تھا رسیوں کے نشان تھے جس سے اسے باندھا گیا تھا اور اس کے زور لگانے پر کلائیوں کو چھیل گئے تھے۔

"بیٹا تمہارا یہ احسان ہم لوگ کبھی نہیں بھولے گے۔" چچا فہیم اب کھڑے ہو کر فرخ سے مل رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

فرخ نے مسکرا کر ان سے مصافحہ کیا اس کے بعد عبدالرحمن سے ملا۔

"آپ لوگ ہمیں اجازت دیں اپنی امانت کو ساتھ لے جانے کی؟" چچا فہیم نے دادی جان سے پوچھا۔

"ضرور کیوں نہیں۔۔آپ لوگوں کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔" دادی جان

سمیت وہاں سب ہی کھڑے ہو گئے۔

زرمین بھی باری باری سب سے ملی وہ سب کی بے حد مشکور تھی اس کا جتنا ساتھ دیا تھا ان سب نے وہ کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔

"تھینک یو ضرار بھائی! اور میری طرف سے شاہ زر بھائی کا بھی شکریہ ادا کر دینا جب بات ہو تو۔۔

شاہ زر کے نام میں یشفہ چونکی تھی اور ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

وہ اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اس کو نوٹس کرے اور ایشو بنے۔

www.novelsclubb.com

سائرہ بیگم پہلے ہی سعد کی حالت کا زرمین کو بتا چکی تھی اور زرمین نے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔

زرمین، یشفہ عنیشا اور ضحی سے گلے ملتی آخر میں دادی جان کے پاس آئی تھی۔۔

دادی جان نے اسے اور عبدالرحمن کو ڈھیروں دعائیں دیں۔

"ارے آپ زی بھائی کی شادی میں آیئے گا۔۔بہت مزہ آئے گا۔"حمزہ نے زرمین کو دیکھ کر کہاتواس نے سر کو جنبش دی۔

"بیٹاایک بات تورہ گئی؟"جنید صاحب کی آواز پر سب نے انہیں دیکھا۔

"وہ اس دن اسکے بھائی کہہ رہے تھے کہ یہ ان کی سگی بہن نہیں ہے تو پھر یہ؟؟"وہ سوال ادھورا چھوڑ گئے۔

عبدالرحمن نے ایک نظر اپنے ابا کو دیکھا تو چچا فہیم کی نظریں زرمین پر تھیں جو پھر سے رونے کی تیاریوں میں تھی۔

"یہ اللہ داد کی بیٹی نہیں ہے۔۔یہ عبدالرحمن کی خالہ کی بیٹی ہے۔۔اللہ داد کو بیٹیوں کو بہت شوق تھااور اس کی خالہ کی پہلے ہی پانچ بیٹیاں تھیں جب اگلی بار بھی بیٹے کی جگہ زرمین پیدا ہوئی تواس کے خالو نے اسے رکھنے سے انکار کر دیا کہ پہلے پانچ کو مشکل سے پال رہا ہوں اب مزید سکت نہیں ہے۔۔پھر یہ بات میں نے اللہ داد سے کی تواس نے اس کی ذمہ داری سونپ لی۔۔"چچا فہیم نے ساری بات گوش

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گزار کی تو سب کنگ کھڑے ان کی بات سن رہے تھے۔

زرمین کے آنسوں آنکھوں سے بہہ رہے تھے مگر وہ ساکت کھڑی تھی۔

"کتنا غلط کرتے ہیں لوگ۔۔بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں اور نہیں پال سکتے تو پیدا کیوں کرتے ہیں؟" دادی جان کی آواز سے سکتہ ٹوٹا تھا۔

"زرمین!" یشفہ کی چیخ پر سب نے زرمین کی طرف دیکھا جو بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی تھی۔

عبدالرحمن فوراً سے آگے بڑھا۔۔

"اسے ہاسپٹل لے کر چلو نبض ہلکی چل رہی ہے۔" فرخ زرمین کی کلائی پکڑ کر چیک کرتا ضرار کو دیکھ کر بولا تو عبدالرحمن اسے لیے باہر بھاگا اس کے پیچھے ضرار اور چچا فہیم گئے تھے۔فرخ کو ضرار نے روک دیا تھا۔

"بیٹا آپ کا کیسے شکریہ ادا کروں بہت مدد کی اپ نے ہماری۔۔بتاؤ کیا چاہیے انعام میں آپکو؟" سہیل صاحب اس کے دل سے مشکور تھے۔

"ارے نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ میری ڈیوٹی کا حصہ تھا۔۔آپ فکر نہ کریں بہت جلد آپ کے پاس کچھ مانگنے آؤ گا ابھی کے لیے اجازت۔"وہ معنی خیز انداز میں کہتا سب کو خدا حافظ کرتا باہر نکل گیا۔

کافی دنوں سے اس کیس میں الجھا ہوا تھا اور آج صبح سے گھن چکر بنا ہوا تھا۔۔اب اس کا ارادہ گھر جا کر آرام کرنے کا تھا۔

"یشفہ گڑ بڑ لگ رہی ہے تم نے اس ایس پی کا لہجہ دیکھا تھا کیسے کہہ کر گیا ہے کہ بہت جلد کچھ مانگنے آئے گا کہیں؟؟"عنیشا اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئی تھی یشفہ کے لیے۔

www.novelsclubb.com

"منہ بند رکھو اپنا۔۔ہمیشہ فضول ہی بولنا۔"وہ اسے ڈپٹ کر چپ کرواتی اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

"اللہ اب زرمین کو ٹھیک کر دے۔"خواتین اس کے لیے پریشان تھیں۔

"عنیش تم مجھے بھول گئی ہو؟"حمزہ آج خود سے عنیشا کے پاس آیا تھا جو ٹیرس پر کھڑی نجانے کیا کر رہی تھی۔

"حمزی تم۔۔۔! تمہیں کس نے کہا کہ تمہیں بھول گئی ہوں میں؟"اس نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"بس مجھے لگا۔۔"وہ بھی اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا کر رہی تھی یہاں پر؟"وہ ارد گرد نگاہ گھماتا سرسری سے انداز میں بولا۔

"حمزی میں سوچ رہی ہوں زینب نے ایسا کیوں کیا اپنی زندگی بھی برباد کی میں نے اسے معاف کر دیا ہے لیکن مجھے اس کے لیے برا لگتا ہے۔"عنیشا آج سیریس تھی۔

حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"اور پتہ ہے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ مجھے اب مما اور بابا سے بات کر لینی چاہیے ہمارے رشتے کی۔"حمزہ کے اتنے کھلے اظہار پر عنیشا سٹپٹائی۔

"حمزی زی بھائی کی شادی۔۔"

"ہاں بالکل میں بھی یہی کہہ رہا تھا زی بھائی کی شادی پر ہم اپنا بھی ارینج کر لیتے ہیں۔"عنیشا نے بات بدلنی چاہی مگر حمزہ نے پھر سے بیچ میں اسکی بات اچک لی۔۔ آج اتنے دنوں بعد وہ اس کے ہاتھ آئی تھی۔

عنیشا نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"حمزی۔۔ تم چھچھوندر ہو پورے۔"کچھ نا سمجھ آنے پر وہ جھنجھلاتی ہوئی بولی۔

"اور تم چوہیا میری۔۔"اس کے مزے سے کہنے پر عنیشا وہاں سے جانے لگی جب حمزہ اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے؟ راستہ چھوڑو۔۔"عنیشا چڑ گئی۔

"ہائے۔۔! اب تو تمہاری زندگی کے راستے میں آ گیا ہوں۔"وہ عنیشا کو چڑتا دیکھ کر شوخ ہوا۔

"حمزی! تمہیں کون سے دورے پڑتے ہیں؟ پلیز یار جانے دو۔۔"وہ زمین پر پیر

مارتی غصے سے بولی تو حمزہ مسکرا کر سائیڈ پر ہو گیا۔

"پاگل ہو گیا ہے دماغ خراب ہے اس کا۔۔۔ چھچھوندر۔"

"کیا تو تم نے ہے ناور نہ اچھا بھلا انسان ہوا کرتا تھا۔" اپنے آپ میں بڑبڑاتی وہ جانے لگی جب حمزہ کے پیچھے کان میں سرگوشی کرنے پر وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

"باؤلی۔" حمزہ نے اسے جاتا دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کسی صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اور پلیز کوشش کریں کوئی ایسی ویسی بات نہ کی جائے پیشنٹ کے سامنے۔ ورنہ نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خطرہ ہے۔" ایک لیڈی ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"انکل آپ ٹنشن مت لیں اب ٹھیک ہے آپ کی بیٹی۔" ضرار کے حوصلہ دینے پر وہ سر ہلا گئے۔

"آپ کو زرمین کہاں سے ملی؟"عبدالرحمن نے ہمت کر کے سوال کر لیا وہ ڈرتا تھا کہ اگر زرمین کے ساتھ کچھ ہوا نہ ہو۔۔کچھ غلط۔۔اس میں مزید ہمت نہیں تھی اب دکھ سہنے کی۔

ضرار نے آہستہ آہستہ کر کے اسے ساری کہانی سنا دی تو وہ پر سکون ہو گیا۔

عبدالرحمن نے جب اپنے باپ کو دیکھا تو حیران رہ گیا کیونکہ وہ یہی جانتا تھا کہ انہیں مار دیا گیا ہے وہ ان کے گلے لگ کر بہت رویا تھا اور اس نے تبھی دعا کی تھی کہ زرمین بھی بالکل ٹھیک ہو۔۔اور وہ بھی اللہ کے کرم سے صحیح سلامت تھی۔

"ڈاکٹرز نے کل صبح تک زرمین کو ڈسچارج کر دینا تھا تو چچا فہیم کے اصرار کرنے پر ضرار ساری پیمنٹ کرتا انہیں دوبارہ گھر آنے کی تاکید کرتا مل کر چلا گیا۔

عبدالرحمن اور چچا فہیم نے ضرار کے فون سے گاؤں چاچی کو فون کر دیا تھا کہ وہ صحیح سلامت ہیں اور صبح زرمین کے ساتھ گھر آ رہے ہیں۔

انہوں نے بھی اپنے اللہ کا شکر کیا تھا۔۔

"ہم نے ہمیشہ کی طرح اس کیس کو بھی اپنی پوری جان لگا کر حل کیا ہے۔۔اور اللہ کے کرم سے ہمیں اس میں کامیابی ملی ہے۔۔آپ لوگوں کے پیار کا بے حد شکریہ۔۔لیکن یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کا اپنے ملک سے صفایا کریں اور آپ لوگ بھی ان سے ڈرنے کی بجائے اس مشن میں ہمارا ساتھ دیں۔۔" وہ ٹی وی میں مگن سے انداز میں ایس پی فرخ کی تقریر سن رہی تھی جو اس نے گاؤں میں کھڑے ہو کر کی تھی اور گاؤں کے لوگوں کا شکریہ ادا کر رہا تھا جب سعد نے ٹی وی کا ریموٹ کھینچ کر چینل بدلا تھا تو وہ اس کے سحر سے باہر نکلی۔

"کیا مسئلہ ہے سعد ادھر ریموٹ دو مجھے۔" وہ چڑ گئی۔

"تم کب سے نیوز چینل دیکھنے لگ گئی؟" وہ میچ لگا چکا تھا اور لاپرواہ سا بولا۔

"تم کمرے میں ٹکے ہی اچھے لگتے تھے۔۔مجھے ریموٹ دو۔۔" وہ اس سے چھیننے میں لگی تھی سعد ہنس رہا تھا۔۔

سعد اب اسٹیک کے سہارے سے چل لیتا تھا۔۔سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا بس ٹانگ ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔

"کیا ہے۔۔لو دیکھ لو۔" وہ اپنی بہن کے غصے پر نیوز چینل لگاتا دیکھنے لگا۔

"افف وہ جا چکا ہے۔۔لائیو فوٹیج آ رہی تھی۔" وہ اسے ریموٹ دیتی وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آ گئی۔

تقریر ختم ہو گئی تھی اور اب دوسری نیوز چل رہی تھی۔

فاریہ مختلف چینل بدل رہی تھی جب اچانک نیوز چینل آ گیا وہ بدلنے ہی لگی تھی جب نگاہ ٹھہر سی گئی۔۔وہ حیران بھی ہوئی تھی یہ تو وہی تھا۔۔

"ایس پی فرخ میر۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔وہ پہلی بار اسے اس بغیر منہ بگاڑے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔

وہ انتہائی شائستہ مزاج کا ایک ہینڈسم لڑکا تھا۔۔اس کی آواز نے فاریہ کو جکڑا تھا۔۔

وہ شاید پہلی بار اسے اچھا لگا تھا۔

کمرے میں آکر اس نے یشفہ کو فون ملایا تھا زرمین کا کیس حل ہو چکا تھا۔۔اسی کی مبارک دینی تھی اسے۔

سہیل صاحب دیکھیں کس کا فون ہے؟"سائرہ کچن میں سے مصروف انداز میں بولیں۔۔

ینگ پارٹی بھی لاؤنج میں ہی برجمان تھی۔

سہیل صاحب نے سی ایل آئی پر آتے نمبر کو دیکھا۔

"باہر کا نمبر ہے شاہ زر کا ہو گا۔"سہیل صاحب نے کہتے ہی فون اٹھایا تھا وہیں یشفہ سانس لینا بھولی تھی۔

"بیٹا؟؟شاہ زر۔۔۔؟انا للہ وانا الیہ راجعون۔"ان کے الفاظ پر سب نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

یشفہ کو لگا وہ اگلا سانس واقعی نہیں لے پائے گی۔۔۔۔

وہ منجمد بیٹھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یشفہ منجمد بیٹھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا آپ دھیان رکھنا اپنا۔۔میں آجاؤں آپکے پاس؟" سہیل صاحب نے پوچھا۔

دوسری طرف سے منع کر دیا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔اللہ حافظ۔میں تھوڑی دیر تک کال کرتا ہوں تمہیں۔" وہ رنجیدہ سے ہوتے فون رکھ کر ان سب کی طرف مڑے تو سب ہونق بنے انہیں دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کمال کا انتقال ہو گیا ہے۔" سہیل کے کہنے سب نے افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔یقین نہیں آرہا تھا۔

"لیکن اتنی اچانک؟ مطلب کیسے ہوا؟" سائرہ بیگم پریشانی سے پوچھنے لگیں۔

"اچانک نہیں ہوا۔۔بس بیمار تھا۔۔کینسر کی لاسٹ اسٹیج تھی۔" وہ افسوس سے

کہتے اٹھ گئے۔

"آپ چلیں جائیں بچے کے پاس۔۔وہ اکیلا کیا کیا کرے گا؟"سائرہ مامی نے سہیل سے کہا۔

"بیگم میں نے اس سے پوچھا مگر وہ کہتا ہے کہ ایک لڑکا ہے اس کے ساتھ کمال کے آفس کا۔۔مل کر ہو جائے گا۔اور ویسے بھی امریکہ بیٹھا ہے وہ۔۔اتنی ایمرجنسی میں ویزا اور پاسپورٹ کا بندوست کہاں سے ہو گا؟" سہیل صاحب کے کہنے پر سائرہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئیں۔ سہیل صاحب بھی وہاں سے نکل گئے۔

"شاہ زر نے مجھے بتایا کیوں نہیں پھپھا کی بیماری کے بارے میں۔۔پتہ نہیں کیسا ہو گا میرا دوست؟میں فون کرتا ہوں تھوڑی دیر تک۔"ضرار پریشانی میں کہتا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

یشفہ کو شاہ زر کی فکر ستانے لگی۔وہ جو اتنے دنوں سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔اسے لگا اب وہ مزید مضبوط نہیں رہ پائے گی۔

شاہ زر کی تکلیف کا اندازہ وہ اچھے سے لگا سکتی تھی۔

اسے شاہ زر کا سوچ کر ہی پھر سے رونا آنے لگا مگر وہ سب کے بیچ بیٹھی خود پر جبر کرتی آنسو پی گئی۔

"کمال۔۔۔!" ثینا کمال صاحب سے ملنے ان کے پاس آئی تھی جب کمال کا ایک دم ہی سانس اکھڑنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر۔۔ڈاکٹر!" وہ گھبراتی ہوئی ڈاکٹر کو آواز دینے لگی۔

ڈاکٹر جلدی سے ان کی طرف آئے تھے۔ڈاکٹر نے انہیں باہر جانے کا کہا مگر وہ ان سنی کرتی وہی حواس باختہ سی کھڑی تھی۔

کمال صاحب کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

"شاہ زر!" کمال صاحب بگڑتی سانسوں کے درمیان بولے تھے۔

"شاہ زر کون ہے؟ پلیز انہیں بلا دیں۔" ڈاکٹر نے اپنے انگلش لب و لہجے میں جلدی سے کہا اور کمال صاحب کو دیکھنے لگ گیا۔

ڈاکٹر کے اشارے پر نرس نے شینا کو باہر بھیجا۔

"آپ جلدی سے شاہ زر کو بھیجوا دیں۔۔" نرس شینا سے کہتی خود اندر کی طرف بڑھ گئی۔

شینا نے آنسو صاف کرتے شاہ زر کو کال ملائی تھی ابھی کل ہی اس نے شاہ زر کا نمبر سیو کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے جلدی سے آنے کا کہتی وہ کمال صاحب کے لیے دعا کرنے لگی۔ زندگی کی رنگینیوں میں وہ اپنے اللہ کا بھول گئی تھی آج اس نے اتنے عرصے بعد اللہ کو یاد کیا تھا۔

وہ کمال صاحب کے لیے زندگی کی دعا مانگ رہی تھی۔ اس کا بھی کمال صاحب کے

سوا کون تھا؟

شاہ زر تھوڑی ہی دیر میں شینا کے پاس بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ڈیڈ؟"اس نے شینا کی طرف دیکھا۔شینا نے اسے ایک نظر اٹھا کر سامنے دروازے پر ڈالی۔شاہ زر نے بھی سامنے دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈیڈ۔۔"وہ جلدی سے آگے بڑھتا جب نرس نے اسے روکا۔

ڈاکٹر نے اس کے آنے پر سر اٹھایا اور کمال صاحب کی اکڑتی سانس آکسیجن مشین میں ایک دم تھمی تھیں۔

ڈاکٹر نے نرس کو اشارے سے روکا تو وہ ایک طرف ہو گئی۔

"ڈیڈ!!"وہ اس طرف آتا ان پر جھکا تھا۔

ان کی حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اور اسی وجہ سے سب دھندلا پڑا تھا۔

بیٹا!مم۔۔مجھے معاف کر۔۔"الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر بمشکل ادا کرتے وہ ایک لمبا

سانس کھینچتے ایک طرف ڈھلک گئے۔

"ڈیڈ۔۔!!" وہ بے یقین سا انہیں ہلانے لگا۔

اور جلدی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

"سوری۔۔۔بٹ ہی از نو موران کے بچنے کے چانس بلکل کم رہ گئے تھے۔" وہ افسوس سے کہتا اس کا کندھا تھپتپاتا نرس کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔

"ڈیڈ اٹھیں۔۔وہ بکواس کر کے گیا ہے۔۔آپ اٹھیں بات کریں مجھ سے۔" دو آنسو اس کی آنکھوں سے گرے تھے۔

تبھی شینا بھی کمرے میں آئی تھی۔ضرور اسے بھی ڈاکٹر نے بتا دیا تھا۔

شاہ زر نے ایک نظر اسے دیکھا اور سر جھکائے تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

اسے ایک سنسان گوشہ چاہیے تھا۔وہ رونا چاہتا تھا۔

گاڑی اپنے فلیٹ کی طرف موڑتے وہ اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔یہ فلیٹ اسے یونی کی طرف سے ملا تھا۔وہ یہاں بس ایک بار ہی آیا تھا سب سیٹ کرنے۔۔

اور آج جا رہا تھا۔

فلیٹ کے آگے گاڑی روکتے وہ اندر گیا تھا۔ فلیٹ چھوٹا تھا مگر فرنیشڈ تھا۔

وہ کسی بھی چیز پر دھیان دیئے بغیر کمرے کی طرف آیا۔ دروازہ بند کرتا وہ وہیں

زمین پر ڈھ گیا تھا ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح جس کا سب کچھ لٹ جاتا ہے۔

"ڈیڈ۔۔!" وہ روتے ہوئے اپنی پوری شدت سے ڈھارا تھا۔

وہ بالکل خالی ذہن سے بیٹھا پتہ نہیں کہاں گم تھا جب فون کی رنگ پر وہ چونکا۔

جیمز کی کال آ رہی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔ شینا میم کو لے آیا ہوں میں گھر۔۔ کمال انکل کی ڈیڈ باڈی بھی گھر

آ گئی ہے۔۔ جلدی گھر پہنچو۔" اس نے چھوٹتے ہی کہا تو شاہ زر کو یاد آیا وہ شینا کو

چھوڑے اکیلا ہی آ گیا تھا۔

"ڈیڈ باڈی۔۔" وہ زیر لب دہراتا اس کی اگلی بات سنے بغیر کال کاٹتا وہاں سے اٹھا

تھا۔ نجانے اسے وہاں بیٹھے کتنی دیر ہو گئی تھی۔

اسے ایک دم خیال آیا تو نانو کے گھر پر فون کیا۔

دل نے عجیب سی خواہش کی کہ فون یشفہ اٹھائے۔۔وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے رونے نہیں دیتی۔۔

لیکن فون ماموں نے اٹھایا تھا۔وہ انہیں ہمت سے بتا کر فون بند کرنے لگا جب

انہوں نے آنے کی پیشکش کی لیکن اس نے انہیں منع کر دیا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ

اس کے ماموں کو پتہ چلے کہ کمال صاحب نے ان کے بارے میں پوچھا تک

نہیں۔۔انہیں صرف اپنی فیملی کی پرواہ تھی۔۔اس کی بھی نہیں۔لیکن پھر بھی وہ

اس کا باپ تھا۔چاہے اس کا باپ اس کی پرواہ نہ کرے لیکن اسے اپنے باپ کا

احساس تھا۔۔اس کے دل میں ان کے لیے محبت اور احترام اتنا ہی تھا جتنا ایک اولاد

کے دل میں اپنے باپ کے لیے ہوتا ہے۔۔

اور معافی نجانے وہ کس چیز کی مانگ رہے تھے۔لیکن اس نے معاف کیا تھا انہیں۔

وہ سوچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔اب اس کا رخ کمال صاحب کے گھر کی طرف تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور کمال صاحب کو اس دنیا سے گزرے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

"اماں جان!" شاہ زر کو چاہیے کہ اب پاکستان واپس آ جائے وہ وہاں اکیلا کیا کرے گا۔" سہیل صاحب نے کلثوم بیگم کو کہا تو جنید صاحب نے بھی ان کی تائید کی۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی۔۔ ویسے بھی اماں جان وہ امریکا گیا ہی اپنے باپ کے لیے تھا مگر اب قدرت کے فیصلے کون جانے۔۔ اور بزنس وہ پاکستان میں سیٹ اپ کر لے۔"

"مجھے شاہ زر بہت پیارا ہے۔۔ اس وقت وہ اکیلا پن محسوس کر رہا ہو گا۔۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسے احساس دلائیں کہ وہ ابھی اکیلا نہیں ہوا۔۔ ہم سب اس کے ساتھ ہیں۔" زمان صاحب کے کہنے پر اماں جان آمادہ ہو گئیں۔۔ وہ تو پہلے چاہتی تھیں کہ شاہ زر امریکہ نہ جائے۔ مگر وہ شاہ زر کی خواہش کے آگے چپ کر گئیں۔

"ٹھیک ہے۔۔ بات کر کے دیکھ لو۔۔ نہیں مانے گا تو بچے کے ساتھ زبردستی مت

کرنا۔"اماں جان کے کہنے پر تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔جانتے تھے اب وہ پاکستان آنے سے منع نہیں کرے گا۔

تبھی کمرے کے دروازے میں سر گھسائے حمزہ نے جھانکا تھا۔

"کوئی میٹنگ چل رہی ہے کیا۔۔یا کوئی سیاسی ٹاک شو؟"وہ شرارت سے پوچھتا ہوا کمرے کے اندر آیا تھا۔

"آداب بھول گئے ہو ناک نہیں کیا جاتا؟"سہیل صاحب نے اسے گھورا۔

"بابا میری دادی جان کا کمرہ اور دادی جان میری فرینڈ ہے اور فرینڈز کے کمرے میں آنے پر کون اجازت مانگتا ہے۔"وہ ترکی بہ ترکی بولا۔تو سہیل صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔

"دادی جان!آپ سے کچھ مانگا تھا میں نے۔۔اور آپ نے بھی وعدہ کیا تھا کہ ایگزیمز کے بعد وعدہ پورا کریں گی۔"وہ ہاتھ باندھے آنکھیں پٹپٹاتا شریف بنا کھڑا تھا۔

سب اس کی معصومیت پر حیران رہ گئے۔

"کیسا وعدہ؟" سہیل صاحب کو اپنے اس بیٹے سے ٹھیک کام کی تو امید نہیں تھی اس لیے پوچھ بیٹھے۔

"بابا آپ وہ دادی جان سے پوچھیے گا۔۔تو بتائیں دادی جان کب پورا کرے گی میرا وعدہ؟" وہ تو یہاں جیسے ڈیل کرنے آیا تھا۔

"بات کرتی ہوں میں۔۔سب سے۔۔آج رات کو۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولیں تو حمزہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"پیاری دادی جان دل خوش کر دیا۔۔آج آپ جو کہیں گی کرونگا۔۔" وہ ان کے پاس آتا چہک کر بولا۔

"اپنی چچی سے جا کر خود بات کرے گا۔" دادی جان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔بچے کا ہارٹ فیل کروائے گی کیا۔۔آپ کے لیے کچھ بھی مگر یہ بات مت کہیں۔" وہ سچ میں پریشان ہوا تھا۔

"کیا بات ہے ایسی؟" زمان صاحب نے بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

"جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔" دو انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور زمان چاچو کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتا وہ وہاں سے اٹھا تھا۔

"اوکے سی یو چاچوز۔۔اور بابا۔" دانت نکوستے وہاں سے نکلا تو جنید صاحب اس کی حرکت پر سر جھٹک کر ہنس دیے۔

"کبھی نہیں سدھرے گا۔" سہیل صاحب نے آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" وہ دونوں جو انہماک سے موبائل میں گھسی فلم کا سین دیکھ کر رہی تھیں اس کے کان کے پاس چیخنے پر ہڑبڑا ہی گئی۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ حمزی؟؟" عنیشا نے حمزہ کو گھورا۔

"یار سارا مزہ خراب کر دیا۔"یشفہ نے بھی منہ بنایا۔

"بس کرو۔۔یہ تمہارا موبائل تو کسی دن میرے ہاتھوں قتل ہو گا۔"حمزہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانتے ہو تمہارے گٹار کو توڑنے میں میری ذرا سی بھی محنت نہیں لگے گی۔" عنیشا کے اطمینان سے کہنے پر حمزہ نے اسے گھورا۔

"تھانے دارنی۔۔خود تو موبائل میں گھسی رہتی تھی میری بہن کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔۔یشفہ تم دور رہو اس چڑیل سے۔"وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا عنیشا کے ساتھ ہی دھپ سے بیٹھا تھا۔عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"جاؤ یہاں سے ہمیں فلم دیکھنی ہے۔۔"عنیشا نے لاپرواہی سے کہا۔

"تو دیکھ لو یار منع تو نہیں کیا۔"کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا گیا۔

عنیشا اسے من ہی من میں کوستی پھر سے فلم کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"عنیش۔۔"تھوڑی دیر بعد حمزہ نے اسے سرگوشی نما آواز میں پکارا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمزی!" یار۔۔" وہ جھنجھلائی۔

یشفہ نے عنیشا کے چیخنے پر اسے کندھے پر چپت رسید کی۔

"چپ رہو۔۔" وہ فلم میں کھوئی ہوئی بولی۔

"شف بہنا؟"

"ہمم۔۔" حمزہ کی آواز پر شف نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"فلم انٹرسٹنگ ہے؟"

"ہمم۔۔" مختصر جواب دیا گیا۔

"ہارر اور سسپنس والی بھی ہے؟" وہ دوبارہ ہولے سے بولا تھا۔

"ہمم۔۔"

"اینڈ میں لڑکا لڑکی کو مار دے گا۔" سارا سسپنس کھولتا وہ مزے سے کہتا وہاں سے بھاگا تھا۔

"حمزی!" عنیشا چلائی تھی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سارا مزہ سارا تھرل خراب کر دیا تھا۔

حمزہ دور کھڑا ہنس رہا تھا۔

"عنیشا نے وہیں سے کشن مارا تھا مگر حمزہ کو نہیں لگا۔

"اوہ! تھانے دارنی کا نشانہ چوک گیا۔" وہ ہنس کر بولا۔۔وہ عنیشا کو اور طیش دلا رہا تھا۔

"چھچھوندر۔۔بندر۔۔بد تمیز۔" وہ غصے سے بولی تو یشفہ نے اسے چپ کروایا۔

"کچھ نہیں ہوتا یار۔۔حمزہ ویسے اچھا نہیں کیا تم نے۔۔" یشفہ کو بھی حمزہ کے ہنسنے پر غصہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آرام سے۔۔بڑا ہوں تم سے۔۔" افف کیا کہنے تھے حمزہ کے۔

۔"ایک تو یہ بڑے بھائی والی بلیک میلنگ۔۔" یشفہ مٹھیاں بھینچے وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔

حمزہ ہنستا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔عنیشا خاموش کھڑی تھی یعنی حمزہ کی خیر نہیں تھی

اب۔۔

"تم اب پاکستان جانا چاہتے ہو؟"جیمز نے شاہ زر کی بات سننے کے بعد سوال کیا۔

"ہمم۔۔کیوں کہ یہاں میں ڈیڈ کے لیے آیا تھا۔لیکن اب میرا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔اور جو میرے اپنے تھے۔۔انہیں تو میں چھوڑ آیا تھا۔"وہ آخر میں آہ بھرتا بولا۔

www.novelsclubb.com

جیمز نے اس کے کہنے پر سر ہلایا۔

"تم یہاں جاب کے لیے بھی تو آئے تھے اس کا کیا؟"

"میرا یہاں دل بھی نہیں لگ رہا۔۔میں پاکستان میں اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہوں۔"شاہ زر نے کندھے اچکائے تھے۔

دل تو اس کا یہاں تھا بھی نہیں۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو ہمیشہ سے پاکستان رہے ہو۔۔اب یہاں ایڈجسٹ کرنا مشکل ہو گا جب کہ تمہارا یہاں کوئی ہے بھی نہیں۔"جیمز کی بات پر شاہ زر کو کچھ عجیب محسوس ہوا۔جیمز جیسے کچھ سوچ رہا تھا۔

"ایک بات بتاؤ؟تم جانتے ہو تمہارے باپ نے تمہیں شینا میم اور جائشہ کے لیے بلوایا تھا تو تم یہاں کیوں آئے اپنوں کو چھوڑ کر۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہ رہا بس مجھے سمجھ نہیں آئی تم اتنے پیارے رشتے چھوڑ کر کیوں آئے یہاں؟"جیمز کی بات سوچے جانے کی قابل تھی۔شاہ زر نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔وہ تو واقعی اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ آیا تھا۔

"اور یقیناً اب تمہیں احساس ہو رہا ہو گا۔۔میں نے ایک چیز نوٹ کی ہے تم اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کرتے یو نو۔۔اگر تم اپنے آپ سے محبت رکھتے تو کبھی یہاں نہیں آتے۔۔"شاہ زر نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

"مطلب تم اگر خود کے بارے میں سوچتے تو تم امریکانہ آتے۔۔بلکہ پاکستان رہتے وہیں سب کے ساتھ مل کر۔۔اپنے آپ کو اذیت دے کر کیا ملتا ہے؟"جیمز کی بات پر اس کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ آئی۔

"وہاں بھی تو اذیت سے دوچار تھا۔۔"

"یہ تم اس لیے کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے کبھی خود سے محبت کی ہی نہیں۔۔زندگی گزارنے سے کیا ہوتا ہے یہ تو گزر ہی جاتی ہے۔۔زندگی کو جینا سیکھو۔اپنے آپ سے محبت کرو۔۔میں نے ایک جگہ پڑھا تھا۔

"Love is the Bridge between You And _ Everything

~Rumi~

اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہے۔۔لگن سچی ہو تو راستے خود بن جایا کرتے ہیں۔یعنی اگر تم کسی بھی چیز سے محبت رکھتے ہو اور وہ سچی ہے تو محبت ایک پل کی طرح بن

جائے گی اور اس سے ہوتے ہوئے تمہیں ہر وہ چیز مل جائے گی جس کے لیے تم کوشش کرتے ہو۔۔ محبت بہت خاص ہوتی ہے اور یہ خاص لوگوں کے لیے رکھنی چاہیے۔۔اور اگر کوئی تمہاری قدر کرے تو تمہیں چاہیے تم بھی اسکی قدر کرو۔۔یہ تمہیں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ وہی تمہارے اصل ہمدرد ی اور چاہنے والے ہیں۔۔اور دوسرا یہ بھی کہ اگر خود سے محبت رکھو گے تو ہر چیز اچھی اور خوبصورت لگتی ہے اور لگتا ہے جیسے ہر چیز ہمارے پاس ہے۔۔ آگے تمہیں تمہارے ہر مقصد میں کامیابی ملے۔" وہ اسے سمجھاتا آخر میں بولا۔شاہ زر سانس روکے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"اچھا چلو گھر چلتے ہیں رات ہو رہی ہے۔۔" وہ آسمان کی طرف سر اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔

وہ اس وقت سٹیچو آف لبرٹی والی جگہ پر گھومنے آئے تھے۔بلکہ جیمز خود شاہ زر کو لے کر آیا تھا تاکہ وہ تھوڑا ریلیکس فیل کرے۔

"تم بتاؤ تم جائشہ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" شاہ زر کے کہنے پر جیمز کا تھا۔

"ہمم۔۔میں اسے پسند کرتا ہوں۔" اس نے بلا جھجھک اعتراف کیا تھا۔

"لیکن تم جانتے ہو وہ غلط راستے پر جا رہی ہے؟" شاہ زر نے احساس دلایا تھا۔

"ہمم ٹھیک کہتے ہو مگر میں اس کی قدر کرتا ہوں۔۔اسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے میرے میں۔" وہ بے تاثر لہجے میں کہتا چل دیا۔

شاہ زر حیران ہوتا اس کے پیچھے آیا تھا وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا کہ شاہ زر کی طرف اس کی پشت تھی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کر لو یار۔۔شادی والا گھر ہی نہیں لگتا۔" حمزہ نے صوفے پر بیٹھتے دہائی دی۔

"تو، تو ناچ کر رونق لگا دے ناں۔" ضرار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شادی آپ کی۔۔محنت میری؟" وہ ابرو اچکائے سیدھا ہوا۔

"ہاں تو اپنے بھائی کی شادی پر ڈاں س نہیں کر سکتے؟"عنیشا بھی بور ہوتی وہیں آئی تھی۔

"اپنی شادی پر کرو نگاناں میں بلکہ سب کو نچانا ہے میں نے۔۔"وہ انگلی کو گول گھماتا بولا۔

"تم نے ابھی بھی سب کو نچا ہی رکھا ہے۔۔"یشفہ نے کندھے اچکائے۔

حمزہ نے اسے دیکھتے بتیسی کی نمائش کی۔

"تھنیکس تعریف کے لیے سسٹر۔"سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیا تھا۔

"کچھ سنا آپ لوگوں نے؟"تبھی وہاں شہریار بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ابھی تجھے بوریت لگتی ہے اس گھر میں۔"ضرار نے اس کے اندھی طوفان جیسی انٹری پر کہا تھا۔

"بریکینگ نیوز لیا ہوں آپ سب کے لیے۔"شہریار ابھی بھی اسی طرح کھڑا تھا۔

"اب بولے گا بھی یا اپنی ایسی شکل ہی دکھائے گا موٹو۔"حمزہ اکتایا تھا۔

"آپ کی بات چل رہی ہے اندر عنیشا آپی کے ساتھ۔"اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سب جلدی سے کھڑے ہوتے فل سپیڈ میں وہاں سے دوڑے تھے۔

شہریار ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔

"دورازے سے کان لگا کر میں سنوں گی۔"عنیشا نے جلدی سے حمزہ کو پیچھے کیا تھا۔

"پہلے میں آیا تھا۔"وہ اسے گھورتا اس کے برابر کھڑا ہوا۔

"پیچھے کھڑے ہو سمجھے مجھے سننا ہے۔"عنیشا نے اسے کہنی ماری۔

"میں نے تمہارے کانوں پر ہاتھ نہیں رکھے ہوئے۔"حمزہ نے کہتے ہی دروازے سے کان لگائے تھے۔

اوریشفہ اور ضرار اطمینان سے کھڑے ان پاگلوں کو لڑتا دیکھ رہے تھے۔۔

جنہیں اپنے متعلق سننے کی کتنی جلدی ہو رہی تھی۔

تبھی دروازہ کھولنے کی آواز پر یشفہ اور ضرار وہاں سے فوراً کھسکے تھے۔

مگر عنیشا اور حمزہ کو موقع نہیں مل سکا۔۔ برا پھنسے تھے۔

شازیہ چچی کے دروازہ کھولتے ہی وہ اندر کی طرف گرتے گرتے بچے۔

شازیہ چچی تو اس پر ہڑبڑا ہی گئیں۔ سب نے اس افتاد پر دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟" دادی جان کڑے تیور لیے پوچھ رہی تھیں یقیناً ان کا موڈ خراب تھا اور اب غصے کا شکار وہ دونوں ہونے والے تھے۔

"دادی جان میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔" حمزہ سر جھکائے بولا۔ دادی جان نے عنیشا کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ دادی جان میں اسے کہنے آئی تھی کہ ابھی اندر سب بڑے بات کر رہے ہیں بعد میں جو بات کرنی ہو گی کر لینا۔" عنیشا نے بھی معصومیت سے کہا تھا۔

"اور عنیشا تم اس کے آگے پیچھے پھرتی رہا کرو۔۔ چلو میرے ساتھ۔" شازیہ چچی اسے ڈانٹتی کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی۔ وہ حیران ہوتی ان کے ساتھ کھنچتی چلی

گئی پیچھے سب بھی خاموش ہو گئے۔

"حمزہ مجھے تم سے بات کرنی ہے؟" دادی جان کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"جی دادی جان!" وہ آہستہ آہستہ چلتا ان کے پاس آیا تھا۔اسے گڑ بڑ کا احساس ہو رہا تھا۔

دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجی تھیں۔

"آپ سب جا سکتے ہیں۔" دادی جان نے سب کو وہاں سے بھیجا تھا۔

سب اٹھتے وہاں سے چلے گئے۔ مگر سائرہ کو حمزہ کی فکر ہوئی تھیں وہ پریشان ہو گئیں تھیں۔۔جانتی تھی حمزہ کے لیے عنیشا کیا معنی رکھتی ہے۔۔

"آپ لوگ تو اس طرح بھاگے سب جیسے میں نے جیل سے رہائی کی خبر سنا دی ہو اور آپ اسی انتظار میں بیٹھے ہوں۔۔" شہریار ان کے پاس آتا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمزہ بھائی کہاں پر ہیں؟"یشفہ اور ضرار کو ٹہلتا دیکھ کر وہ چپ ہوا تھا۔

"پکڑے گئے دونوں۔۔دادی جان غصہ ہو نگی۔۔"ضرار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون دونوں عنیشا آپی کو توتائی جان پکڑ کر لے کر گئیں ہیں۔"شہریار الجھا۔

"مطلب؟کون شازیہ چچی؟"یشفہ رک کر اس سے پوچھنے لگی۔

"ہمم۔"اس کے سر ہلانے پر ضرار کی بھی پریڈر کی تھی۔

"عجیب۔۔اللہ خیر کرے۔۔"ضرار کو کھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا! میں نے تمہارے وعدے کے مطابق سب سے بات کر کے دیکھی کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔سوائے شازیہ کے۔"دادی جان نے کہتے ہی اس کو دیکھا تھا۔

حمزہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"مگر چچی کو مجھ سے کیا ایشو ہے کس بنیاد پر وہ اس رشتے پر نہیں مان رہیں؟"

"وہ نہیں چاہتی کہ اسکی دونوں بیٹیاں ایک ہی گھر میں جائیں۔۔"

"یہ کیا لاجک ہوئی؟" وہ چڑ گیا۔

"پتہ نہیں کیا سوچ ہے اس کی۔ تم اللہ پر بھروسہ رکھو۔ تحمل سے کام لو۔" دادی جان نے اس کے غصے کی وجہ سے کہا تھا۔

"مگر یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی دادی جان۔ آپ چاچو سے بات کریں۔۔ وہ چچی کو سمجھائیں۔" وہ تھوڑا نرم پڑا۔

"ٹھیک ہے ابھی تو شازیہ کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔۔ تھوڑے دن ٹھہر کر پھر بات کرونگی۔۔ سمجھاؤں گی یوں رشتے کمزور پڑ جاتے ہیں۔" دادی جان نے اسے حوصلہ دیا۔

"جی آپ ضرور بات کریئے گا میں انتظار کر لیتا ہوں۔" وہ نارمل انداز میں کہتا وہاں

www.novelsclubb.com

سے اٹھ گیا۔ مگر دادی جان سے اس کے لہجے کی افسردگی چھپی نہیں رہی تھی۔

"امی آپ کا فیورٹ ٹاپک لگتا یہی ہے؟" وہ پھر سے شادی کے نام پر اکتایا تھا۔

"ہاں کچھ یوں ہی سمجھ لو۔۔ لیکن بیٹا میرے بھی ارمان ہیں اب گھر اکیلے رہ کر تنگ آگئی ہوں۔۔ میری بھی خواہش ہے کہ میری ایک بہو ہو جو اس گھر میں چلتی پھرتی نظر آئے۔"

www.novelsclubb.com

"بہو ناں ہو گئی روح ہو گئی جو گھر میں چلتی پھرتی نظر آئے۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بول رہے ہو؟" ساجدہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ کی بہو کے بارے میں آپکو بتادوں۔" وہ اصل بات پر آیا تھا۔

"مطلب؟ کوئی ڈھونڈلی خود سے ہی۔۔ماں کو بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا۔ بچپن سے یہ سبق دے کر بڑا کیا تھا تمہیں میں نے کہ ماں کو بتائے بغیر سب کچھ خود سے کر لینا۔۔" وہ تو اس پر شروع ہی ہو گئیں۔

"امی کام ڈاؤن۔۔میں۔"

"بس بس یہ انگریزی میرے آگے مت جھاڑا کرو۔" وہ خفا سی ہوتی منہ پھیر گئیں۔

"اوہ امی جان! میری بات تو سن لیں۔۔میں نے کچھ بھی خود سے نہیں کیا۔ بس زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی اچھی لگی ہے۔۔میں چاہتا ہوں آپ میرا اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں۔" وہ انہیں کندھوں سے تھامتا آرام سے بولا۔

"کون ہے کیسی ہے۔۔کہاں ملی؟" وہ اسے مشکوک انداز میں دیکھتی ابرو اٹھا کر پوچھ رہی تھیں۔

"ایک ساتھ اتنے سوال؟" وہ محظوظ ہوا تھا۔

"جلدی بتاؤ۔" وہ اس وقت کسی بھی قسم کی رعایت پر راضی نہیں تھیں آخر ماں کس کی تھی۔۔۔ایس پی فرخ کی۔

"ابو کے دوست ہیں سہیل انکل ان کی بھانجی ہے۔اور جو ابھی کیس حل کر رہا تھا میں اس سلسلے میں سہیل انکل کے گھر گیا تھا وہیں دیکھا۔۔اور آپ کو مجھ پر بھروسہ ہونا چاہیے میری تربیت آپ نے کی ہے یقین مانے کوئی بات تک نہیں کی میں نے اس سے۔" وہ آخر میں یقین دلاتا ہوا بولا۔

"موقع نہیں ملا ہو گا تمہیں۔" وہ ابھی بھی خفا تھیں مگر سن کر تسلی ہوئی تھی کہ سہیل کے خاندان سے ہے۔

www.novelsclubb.com

فرخ ہلکا سا ہنس دیا۔

"نام تو پتہ ہی ہو گا اب؟" وہ اسے دیکھنے لگی۔

فرخ ان کے دیکھنے کے انداز پر خفیف سا ہوتا مسکرایا۔

"فاریہ۔۔" ایک لفظی جواب دیا۔

"ہمم۔۔ٹھیک ہے نام تو پیارا ہے۔آج تمہارے ابو آجائیں بات کرتی ہوں ان سے۔"وہ پر سوچ انداز میں بولیں تو فرخ نے سکھ کا سانس لیا۔

"اچھا مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتا ہوں۔"وہ ٹیبل سے اپنی کیپ اٹھاتا ساجدہ بیگم سے ملتا وہاں سے نکل گیا۔اب بس بات کرنی رہ گئی تھی اور وہ جانتا تھا سہیل صاحب انکار نہیں کرے گے مگر فاریہ کے والدین کا اسے پتہ نہیں تھا۔۔اور خود فاریہ کا کیا ریکشن ہو گا۔۔وہ یہ جاننے کو بے چین تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم نے کیا فضول سی ضد لگائی ہوئی ہے؟"جنید صاحب کو شازیہ پر غصہ آرہا تھا۔

"کوئی فضول کی ضد نہیں ہے۔۔پہلے ضحی کا ضرار کے ساتھ ہونے دیا تب میں کچھ نہیں بولی۔"وہ تو جیسے کچھ نہیں سن رہی تھیں۔

"تو اس میں برائی کیا ہے۔۔کیا کمی ہے ضرار میں اور اب حمزہ بھی ماشاءاللہ اتنا اچھا بچہ ہے۔"جنید صاحب کو ان کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"بس کہہ دیا میں نے۔۔میں دونوں بہنوں کو ایک گھر میں نہیں بھیج سکتی۔۔سائرہ بھابھی پہلے ہی بڑی ہیں مجھ سے رشتے میں۔۔اب لڑکیوں کی ماں بن کر میں مزید دب جاؤں گی۔اور نام آئے گا بھابھی کا کہ انہوں نے اپنے دونوں بچوں کی شادی شازیہ کی بچیوں سے کروا کر بڑا اچھا کام کیا ہے۔"ان کے کہنے پر جنید ششدر رہ گئے۔

"ایسی سوچ تمہارے ذہن میں کہاں سے آتی ہیں؟کون بھابھی کو اچھا اور تمہیں برا کہہ رہا ہے۔خود سے ہی سوچ لیا ہے۔"وہ تو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

"بس بس۔۔جیسے مجھے نظر نہیں آتا جب دیکھو اماں جان کی زبان پر بھابھی اور ان کے بچوں اور کا ہی نام رہتا ہے ہم تو کسی کھاتے میں نہیں آتے؟"وہ لاپرواہی سے بولیں۔

"توبہ تم خواتین کی سوچ۔۔!اور فائزہ بھابھی بھی تو ہیں آج تک انہوں نے کوئی گلہ نہیں کیا۔"جنید نے سمجھانے کی آخری کوشش کی۔

"فائزہ آپ لوگوں کی تائی جان کی بھتیجی ہے آپ لوگ اسے کیا کہنے لگے۔۔پرائی تو میں ہوں یہاں آپ سب میں۔۔سائرہ بھی اماں جان کی سہیلی کی بیٹی تھیں۔"وہ تو بات کو دوسری طرف ہی لے گئیں۔

"شازیہ جیسا تم سوچ رہی ہو غلط ہے۔کبھی کوئی مقابلہ نہیں کیا اماں جان یا کسی نے بھی تمہارے ساتھ کسی کا۔۔ان کے لیے اپنی تینوں بہو برابر ہیں۔اور بات کہاں چلی گئی یہاں عنیشا کی بات ہو رہی تھی۔"وہ ان کو یاد دلاتے ہوئے بولے۔

"مجھے ان سے مزید رشتہ نہیں رکھنا اور اگر مجھے کسی نے فورس کیا تو میں نے ضحی اور ضرار کے رشتے سے بھی منع کر دینا ہے۔"وہ خوامخواہ جذباتی ہو رہی تھیں۔

"ابھی آپ غصے میں ہیں سمجھیں۔۔بعد میں ٹھنڈے دماغ سے ضرور سوچیے گا کہ آپ کیا بات کر رہی ہیں۔میں باپ ہوں عنیشا کا پورا حق رکھتا ہوں اس پر۔۔مجھے

اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔سو آپ کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔اور ضرار اور ضحی کا نکاح ہو چکا ہے بس رخصتی کرنی ہے۔۔رشتے سے منع کرنے کی تک ہی نہیں بنتی۔۔عجیب بچکانہ سوچ ہے آپکی۔"جنید صاحب شازیہ کی بات سن کر اپنا غصہ دباتے ہوئے تحمل سے بولے اور کمرے سے نکل گئے۔

"ہونہہ جو مرضی کر لیں میری بچی پر میرا بھی اتنا ہی حق ہے۔۔ماں ہوں اسکی۔" شازیہ بیگم نے نخوت سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو سوچا بھی۔۔کہ تمہاری شادی حمزہ سے ہو جائے گی۔۔وہ ایک غیر سنجیدہ سا لڑکا۔۔تمہیں کیا سنبھالے گا۔جب دیکھو مذاق کے موڈ میں ہوتا ہے کبھی کوئی شرارت تو کبھی کوئی۔۔ہر وقت تو تمہیں ستاتا رہتا ہے۔اس سے شادی کر کے

خوش رہو گی؟"عنیشا شازیہ کی باتیں سوچتے ہوئے گم بیٹھی تھی۔

جبھی ضرار وہاں سے گزر رہا تھا وہ عنیشا کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس چلا آیا۔

"عنیشا؟ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو موبائل کہاں ہے تمہارا؟"وہ مسکراتے ہوئے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو بولا۔

عنیشا نے چونک کر ضرار کی طرف دیکھا۔

"زی بھائی آپ؟"اس نے ضرار کی بات نہیں سنی تھی شاید۔

"کیا ہوا ہے میری پیاری گڑیا کو؟آج گھر کا ہٹلر اداس کیوں بیٹھا ہے؟"وہ اس کے سامنے لان کی کرسی پر بیٹھتا بولا۔

www.novelsclubb.com

ضرار ہمیشہ سے ہی سب کا بہت خیال رکھتا تھا۔اس کے لیے سب ہی اہم تھے۔

"کچھ نہیں ہوا بس عجیب سی اداسی ہو رہی ہے شادی کروالیں نا آپ اپنی۔۔"وہ موڈ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

"ایک تو تم لوگ ایسے پیچھے پڑے ہو جیسے سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔۔جا کر

دادی جان اور سب سے بات کرو۔" وہ تنگ آ گیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔"

"ویسے تمہیں دادی جان یا چچی سے ڈانٹ پڑی ہے جو یوں منہ بنایا ہوا ہے؟" ضرار نے اس کی شکل دیکھ کر کہا۔

مجھے کیوں ڈانٹنے لگیں؟"

"شام میں تم لوگ پکڑے گئے تھے ناں ناکام جاسوس۔۔" ضرار کے یاد دلانے پر وہ ایک منٹ کے لیے بات بھول چکی تھی پھر یاد آ گئی۔

"زی بھائی! مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔" وہ عام سے لہجے میں بولی۔

"پکی بات ہے؟" وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہمم پکی بات ہے۔۔" وہ دھیمے سے مسکرائی۔

"تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں۔ چلو اٹھو اکیلی بیٹھی کیا کرو گی چلو اندر۔" وہ اسے پیار سے پچکارتا ہوا خود بھی اٹھ گیا۔

"زی بھائی۔۔آپ بہت اچھے ہیں میری خواہش ہے میرا بھی آپ جیسا ایک بڑا بھائی ہوتا جو میرا خوب دھیان رکھتا۔۔یشفہ لکی ہے اس کو حمزی اور آپ جیسا بھائی ملا۔"اسے واقعی زندگی میں پہلی بار بڑا بھائی نہ ہونے کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

"یہ کیا بات کی میں تمہارا بھی بھائی ہوں مجھے اپنا سگا بھائی ہی سمجھو۔۔"وہ اس کی اداسی نوٹ کرتا اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا۔

"جی بالکل آپ میرے بھائی ہی تو ہیں۔"وہ ٹھیک ہوئی تھی۔

"گڈ۔۔چلو اب اندر دیکھتے ہیں کیا چل رہا ہے۔"

"سٹار پلس کے ڈراموں والی سازشیں۔۔"ضرار کے کہنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ آج کمرے میں بندا داس سا بیٹھا تھا۔ فلور کشن سے ٹیک لگائے اس نے گٹار سنبھالا تھا۔ گٹار کی تاروں کو چھیڑتا وہ دھن سوچ رہا تھا۔ تبھی اس کے ہاتھ چلے تھے۔ دھن بجاتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

"تھوڑی سی دوریاں ہیں۔۔

تھوڑی مجبوریوں ہیں۔۔

لیکن ہے جانتا میرا دل۔۔ہووو۔

ایک دل تو آئے گا جب تو لوٹ آئے گا۔۔۔

تب پھر مسکرائے گا میرا دل۔۔۔

سوچتا ہوں یہی۔۔بیٹھے بیٹھے یونہی

راہیں جدا کیوں ہو گئیں۔۔

نہ تو غلط نہ میں صحیح۔۔۔

لے جا مجھے ساتھ تیرے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھ کو نہ رہنا ساتھ میرے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے گا رہا تھا۔۔اس کی آواز میں ایک سوز تھا جو ماحول میں سحر طاری کر رہا تھا۔

عنیشا باہر کھڑی اس کی آواز پر رکی تھی اور اس کا دل کیا اندر جائے اور حمزہ سے بات کرے مگر اس کے قدم رکے تھے۔

اس ڈر سے کہ اگر شازیہ بیگم نے دیکھ لیا تو۔۔وہ آنسو پیتی وہاں سے آگے نکل گئی۔

مگر وہ آگے نہیں نکلنا چاہتی تھی۔۔وہ وہیں کھڑی ہونا چاہتی تھی جہاں حمزہ اسکے ساتھ ہو۔۔

www.novelsclubb.com

فون کے رنگ کرنے پر حمزہ رکا۔۔گٹار سائیڈ پر کیا تھا۔۔اور فون پر نمبر دیکھتا حیران رہ گیا تھا مگر جلدی سے سنبھلتا فون پک کیا۔

"السلامُ علیکم کیسے ہیں آپ؟"فوراً ہی خیریت بھی پوچھ ڈالی۔

"جی کہیں؟"اور پھر جیسے جیسے وہ فون کی دوسری طرف موجود بندے کی بات سنتا

گیااس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی گئی۔

"یشفہ ! پلیز چلوناں میرے ساتھ ؟"ضحی یشفہ کو کب سے اپنے ساتھ مارکیٹ جانے پر منارہی تھی۔

"زی بھائی کو لے جائیں۔"وہ شرارت سے بولی تو ضحی نے منہ بنایا۔

"یار دادی جان نے پابندی لگادی ہے کہ ناشتے کی ٹیبل اور رات کے کھانے کے وقت پر مل لیا کرو اس کے علاوہ کہیں آس پاس اب نظر آئے تو اچھا نہیں ہو گا۔"

اس کے کہنے پر یشفہ کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

"سیریسلی۔۔کتنا برا ہوا۔۔"

"ہنس لو جب تمہاری باری آئے گی تب پوچھوں گی۔"ضحی کے کہنے پر یشفہ کو شاہ

زر کا خیال آیا مگر اس نے جھٹک دیا۔اس وقت اس کا اداس ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"لیکن دادی جان کو بتائے گا کون؟"وہ ضحی کی طرف دیکھتی رازداری سے بولی۔

"ایک ہی تو ہے ویلا ترین انسان۔۔وہ موٹو آجکل اسی کام کے لیے پورے گھر میں گھومتا رہتا ہے۔پیسے بھی دیئے ہیں دادی جان نے اسے اس کام کے۔"ضحی کو تو تپ ہی چڑی ہوئی تھی شہریار پر۔۔

"اوہ!اس موٹو کا علاج ہم مل کر ڈھونڈ لیتے ہیں آپ بس زی بھائی کے ساتھ جانے کی تیاری کریں۔"وہ جوش سے کہتی بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

"لیکن تم لوگ کروگے کیا؟"ضحی یشفہ کی پھرتی دیکھتی ہوئی بولی۔

"وہ آپ ہم پر چھوڑ دیں اور بے فکر رہیں۔"وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ضحی نے بھی کندھے اچکائے۔۔اسے ینگ پارٹی کے میمبرز پر پورا بھروسہ تھا۔

"حمزہ بات سنو عنیش کہاں پر ہے؟"یشفہ حمزہ کو باہر نکلتا دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

"مجھے کیا پتہ۔۔ویسے بھی مجھے بتا کر تو وہ اپنے کام نہیں کرتی۔" وہ لاپرواہی سے کہتا جانے لگا جب یشفہ نے اسے دوبارہ آواز دی۔

"کیا مسئلہ ہے؟" وہ چلتا ہوا اس کے پاس ہی آ گیا۔

"کیا ہے؟" بیزار سا منہ بنائے بولا تو یشفہ نے اسے گھورا مگر ابھی ٹائم نہیں تھا سو جلدی سے ساری بات بتا دی۔ حمزہ کی پل میں آنکھیں چمکی تھیں۔

"اتنی سی بات ہے۔۔یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کہاں ہے وہ موٹو؟" اس سے پوچھتا وہ ورزش کے انداز میں اپنے بازو پھیلائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوپر ضحی کے کمرے کے گرد چکر لگا رہا ہے۔۔نیچے نہیں آنے دے رہا اسے۔" وہ ضرار کے کمرے کی طرف اشارہ کرتی بولی کہ نیچے نہ آنے دینے کی وجہ ضرار کا نیچے ہونا ہے۔۔

"اوکے۔۔آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔" وہ آنکھ دباتا پتہ نہیں کون سی شیطانی

چال سوچتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔۔وہیں یشفہ نے زی بھائی کو باہر آنے کا سگنل دے دیا۔

ضرار اسے تھمز اپ کرتا باہر پورچ کی طرف بڑھ گیا بس اب ضحی کا انتظار تھا۔

"ارے کیا بات کر رہا ہے سچی؟"حمزہ فون کان سے لگائے اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

شہریار کا دھیان اس کی طرف گیا تھا۔

"میں نہیں مانتا۔۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ٹی وی پر فلم اتنی جلدی ریلیز بھی ہو گئی۔۔ابھی پچھلے مہینے تو سینما میں آئی تھی اسی فلم کی بات کر رہا ہے ناں تو۔۔"وہ مکمل شہریار کو نظر انداز کرتا آگے بڑھا تھا۔

"اچھا ابھی ٹی وی پر لگی ہوئی ہے؟"وہ حیرانی سے چیخا تھا۔شہریار کو تجسس ہوا۔۔اس فلم کے لیے اس نے کتنی ضد کی تھی سینما جانے کی۔

"Z Cinema چینل پر۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ابھی دیکھتا ہوں۔" وہ فون جیب میں رکھتا کمرے میں گھسا تھا۔ مگر نظریں باہر جمی تھیں۔ شہریار بھی اپنے کمرے میں اس کے جاتے ہی بھاگا تھا۔۔ اسے بس دیکھنے کی جلدی تھی وہیں حمزہ ضحی کے کمرے میں گیا اور وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی فوراً سے چھپتی سیڑھیاں اترتی پورچ کی طرف بھاگی تھی۔ چار بجے کا وقت تھا سب اس وقت اپنے کمروں میں ہی ہوتے تھے۔

جنید صاحب نے شازیہ بیگم سے آجکل بات کرنا بند کی ہوئی تھی۔ جو کہ شازیہ نے محسوس بھی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بات نہیں کر رہے مجھ سے میں نے کیا کیا ہے؟" شازیہ بیگم کی بات پر وہ پلٹے۔

"یہ سوال اپنے آپ سے کریں آپ نے کیا کیا ہے!" جنید کے کہنے پر وہ پریشان ہوتی کچن کی طرف چلی گئیں انہیں کچن میں کام تھے کافی کیونکہ آج سہیل صاحب

کے دوست رات کے کھانے پر مدعو تھے۔اسی لیے انہوں نے اور فائزہ بیگم نے مل کر سائرہ بیگم کے ساتھ کام کروانا تھا۔

"کچھ ہوا ہے کوئی پریشانی ہے؟"سائرہ نے شازیہ کو خاموشی سے کام کرتا دیکھ کر پوچھا کیونکہ اکثر وہ اپنی شادی سے پہلے کے قصے سناتی تھیں تو کبھی کوئی بات وہ خاموش نہیں رہتی تھیں۔مگر آج کچھ بول ہی نہیں رہیں تھیں۔وہ دل کی بری نہیں تھیں بس مزاج کچھ الگ تھا۔

"بھابھی میں غلط کر رہی ہوں؟"آج پہلی بار اس نے سائرہ سے کچھ پوچھا تھا ورنہ ہمیشہ بتاتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کس بارے میں؟"سائرہ نے اچنبھے سے انکی طرف دیکھا۔

"مجھے عنیشا اور حمزہ کے رشتے کے لیے مان جانا چاہیے۔میں نے کبھی کسی کی نہیں سنی ہمیشہ اپنی کی ہے۔۔مگر مجھے احساس ہو گیا ہے میں نے جو کیا وہ غلط کیا۔"آج تو شازیہ بیگم کے ڈھنگ ہی بدلے لگے۔

"تم نے کبھی غلط نہیں کیا۔۔"

"لیکن صحیح بھی نہیں کیا۔۔بچوں کی زندگی ہے انہوں نے گزارنی ہے میں چاہتی ہوں اگر وہ دونوں رضامند ہیں تو بات پکی کر دیں اماں جان۔میں اماں جان سے بھی معافی مانگوں گی ان کے سامنے بھی میں بول دیتی تھی۔"شازیہ کے کہنے پر سائرہ مسکرائی تھی۔

"مجھے خوشی ہے تمہیں تمہاری غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے اور جہاں تک بات ہے کہ میں تم سے بڑی ہوں تو دیکھو تم بھی تو فائزہ سے بڑی ہو۔اب کیا فائزہ اس بات کو لے کر بیٹھ جائے کہ وہ سب سے چھوٹی ہے اس کی اہمیت نہیں۔۔؟"شازیہ بیگم کا سر جھک گیا۔سائرہ بیگم نے محسوس کیا تھا کہ وہ ہر بات کو زیادہ فیل کرتی ہے۔اس کیے کلئیر کر دیا۔

"اچھا بس اب واپس وہی شازیہ بن جاؤ۔۔تمہاری اہمیت اس گھر میں اتنی ہی ہے جتنی میری اور فائزہ کی۔۔اگر ایسا نہ ہوتا تو اماں جان تم سے پوچھے بغیر حمزہ اور عنیشا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کارشتہ کرواچکی ہوتی۔۔تمہارے منع کرنے پر سب چپ ہو گئے۔"

"اچھااب میں آج ہی اماں جان سے معافی مانگتی ہوں اور کہتی ہوں کہ جلدی سے بات پکی کریں۔۔اور میری بیٹیاں تو خوش نصیب ہیں جو اسی گھر بیاہ کر آئیں گی اور سب سے بڑھ کر میرے دونوں داماد میری آنکھوں کے سامنے پلے بڑھے ہیں۔"

وہ آخر میں ہنس کر بولی تو سائرہ بھی ہنس دی۔

"میری دونوں بہوئیں بھی ماشاءاللہ بہت پیاری ہیں اور سلیقہ شعار بھی۔"

"بھابھی دونوں کی دونوں پھوہڑ ہیں ایک نمبر کی۔۔مجھے تو فکر لگی رہتی ہے آپ کو تنگ کریں گی۔"شازیہ کو فکر ستائی تھی۔

"ہاہا۔۔یہی آنا ہے تم کان کھینچنا جب کچھ غلط کریں کیونکہ میں تو اپنی پیاری بہوؤں کو کچھ نہیں کہنے والی۔"سائرہ کے پیار سے کہنے پر شازیہ نے شکر ادا کیا کہ ان کی دونوں بیٹیوں کے اچھے نصیب ہیں۔

www.novelsclubb.com

رات کو سہیل صاحب کے دوست میر حسن صاحب،ان کی اہلیہ اور فرخ میر آئے تھے۔

سب ان لوگوں سے بہت اچھے سے ملے۔۔وہ لوگ بھی بہت خوش ہوئے تھے۔

"اب یہ کیوں آئے ہیں؟"یشفہ کو ان لوگوں کو دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی۔

"مجھے بتا کر نہیں آئے۔"عنیشا نے کندھے اچکائے۔

"میرا خیال سے یہ وہی مانگنے آیا ہے جس کا کہہ کر گیا تھا۔۔"یشفہ کو اچانک یاد آیا۔

"واقعی۔۔ماں باپ بھی ساتھ ہیں ضرور مانگنے آیا ہے۔۔"عنیشا نے بھی ڈرائینگ روم میں جھانکا۔

"کسی فقیر کی بات ہو رہی ہے؟"پیچھے سے فاریہ کی آواز پر وہ دونوں اچھلی تھیں۔

"تم کب آئی فاری!"یشفہ اس کے گلے لگی تھی۔عنیشا بھی اس سے گلے ملی۔

"بس یار گھر بیٹھی بور ہو رہی تھی سوچا کچھ ہلا گلا کرتے ہیں۔ضاری کی شادی قریب ہے کوئی ڈھولکی نہیں رکھی؟"وہ ان سے سوال کرتی حیران بھی ہوئی۔

"اب اپنی شادی پر ہی ہلا گلا کرنا جسے فقیر کہہ رہی تھیں ناں آپ۔وہی فقیر اندر بیٹھا اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ کو مانگنے آیا ہے بجو۔"شہریار کی بات پر فاریہ کی آنکھیں پھیلی تھیں ساتھ میں یشفہ اور عنیشا نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا۔

"فاریہ کو۔۔"وہ دونوں ایک ساتھ بولیں۔

"آہستہ بولیں۔۔اندر سب بیٹھے ہیں۔۔"شہریار نے انہیں احساس دلایا۔

"اندر کون آیا ہے؟"فاریہ جیسے ہوش میں آئی۔

"ایس پی فرخ میر۔"عنیشا نے خاصا زور دے کر بتایا جس پر فاریہ کے سر پر بم گرا تھا۔

"سچی؟"وہ شاکڈ ہوئی تھی۔۔یعنی جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

"ہاں بالکل جانے سے پہلے کہہ کر گیا تھا کہ کچھ مانگنے آئے گا۔۔اور دیکھو آ بھی گیا مانگنے۔"عنیشا نے جان بوجھ کر

'مانگنے' لفظ کا بے جا استعمال کیا تھا۔

"پلیز یار۔۔!اچھے خاصے پولیس والے کو مانگنے والا بنا دیا۔"یشفہ نے اسے ٹوکا تھا۔

"فار یہ کیا لگتا ہے اندر کیا بات چل رہی ہو گی؟"یشفہ نے بھی اب اسے چھیڑا تھا۔

"پہلے مجھے یہ بتاؤ اس کو کس نے بتایا کہ اندر یہ کچھ چل رہا ہے؟"وہ شہریار کی طرف دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔شاک سے باہر نکلنا مشکل لگ رہا تھا۔

"یہ لڑکا کم محلے کی آنٹی زیادہ ہے۔۔ہر بات اس کو پتہ ہوتی ہے ہمارے گھر کا رپورٹر ہے یہ۔"عنیشا نے اس کے بال بگاڑے تھے۔

"جی بالکل پہلی بات پر دھیان نہیں دیں۔باقی ابھی میں آپ کو اپڈیٹس دیتا ہوں تب تک آپ لوگ کہیں جایئے گا مت۔۔میں ہوں شہریار زمان کیمرہ مین (اپنی آنکھوں کے ساتھ)،،رشتہ نیوز، کراچی۔۔"وہ کہتا پھر سے بہانے سے اندر گیا تھا

تاکہ خبر پتہ کر سکے۔

"چلو ہم تو چلیں۔۔"عنیشا کے کہنے پر فاریہ نے اسے روکا۔

"صبر کرو اسے پتہ تو کر لینے دو کیا کھچڑی پک رہی ہے اندر۔۔؟"اسے بس جاننے کی جلدی تھی۔

"اس کھچڑی کو چھوڑو۔۔اب ڈائریکٹ تمہاری شادی پر بریانی ہی کھائے گے بس۔۔وہ بھی رائتہ ڈال کر۔"عنیشا نے چٹخارا لیتے ہوئے کہا تو فاریہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"اچھا ہم ضحی کو دیکھ کر آتے ہیں تم یہی انتظار کرو۔۔چلو یشفہ۔۔"یشفہ نے فاریہ کے ساتھ رکنا چاہا مگر عنیشا اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

"نیوز کنفرم ہوئی؟"اتنے میں ہی شہریار باہر نکلا تھا تو فاریہ چھوٹتے ہی بولی مگر یہ کیا وہ اکیلا نہیں تھا ساتھ میں وہ بھی تھا۔۔ایس پی فرخ میر۔

کون سی نیوز؟"وہ شہریار کو کندھے سے تھامے ابرو اچکا کر بولا تو فاریہ کے پسینے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھوٹ گئے اس نے کب سوچا تھا کہ وہ باہر ہی آجائے گا۔

"وہ۔۔وہ۔۔میرے پیپرز کا رزلٹ کا پتہ کروانا تھا ضرار سے۔۔تو پوچھ رہی تھی ڈیٹ کنفرم ہوئی۔۔ویسے بائی دی وئے میں آپکو کیوں بتا رہی ہوں۔"اسے اپنے کنفیوز ہونے ہر غصہ آیا تھا وہ بھی اس شخص کے سامنے۔۔۔

شہریار بھی وہاں سے کھسکا تھا۔

"ویسے کون سا سبجیکٹ ہے آپکا؟"اس کے سوال پر وہ مٹھیاں بھینچتے جاتے جاتے مڑی تھی۔

"پولیس والوں سے جان چھڑانے کا کورس کیا ہے۔"وہ دانت پیس کر بولی تھی۔تو فرخ ہولے سے مسکرایا۔

"اوہ انٹر سٹنگ۔۔پھر تو لگتا ہے آپ نے اس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔"وہ انتہائی اطمینان سے بولا۔

"جی نہیں۔۔پی ایچ ڈی۔"وہ کہتی وہاں سے جانے لگی جب اس کی بات پر حیران رہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئی۔

"کوئی بات نہیں رزلٹ تو ابھی آنا ہے کیا پتہ اس میں پاس ہی نا ہو پائیں آپ۔" وہ اسے پچھلی بات کا حوالہ دیتا محظوظ ہو کر مسکرایا تھا۔

"دیکھتے ہیں۔۔" کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی رکی نہیں۔

"افف کیا ہے یہ ایس پی۔۔" وہ جھنجھلاتی ہوئی ضحی کے کمرے کہ طرف بڑھ گئی۔

"رات وہ لوگ فاریہ بیٹی کا رشتہ لے کر آئے تھے کیا جواب دیا پھر آپ نے انہیں؟" دادی جان نے سائرہ بیگم سے پوچھا۔

"اماں جان! رشتہ تو اچھا ہے۔۔ میں بھابھی کو آج ہی کال کر کے بتا دونگی کہ ہم لوگ اسی ہفتے آپکی طرف ان لوگوں کے ساتھ رشتہ لے کر آرہے ہیں۔" سائرہ نے انہیں چائے کا کپ تھماتے بتایا۔

وہ اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔ سہیل صاحب بھی اماں جان کو بیٹھا دیکھ کر وہیں آ گئے۔

"السلامُ علیکم اماں جان!" سہیل صاحب نے جھک کر سر پر پیار لیا اور کرسی آگے کر کے بیٹھ گئے۔

سائرہ ان کے لیے بھی چائے بنانے لگیں۔

"تو پھر کب جانے کا سوچا ہے ان لوگوں نے؟" اماں جان نے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔

"وہ تو ہم سے پوچھ رہے تھے کس دن ہم انہیں بھائی جان اور بھابھی کی طرف لے کر جائیں گے؟" سائرہ نے بتاتے ہوئے سہیل صاحب کو چائے دی۔

"ٹھیک ہے پھر تم لوگ جمعہ کا کر لو۔۔اور اب ضرار کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر لو سب مل کر۔۔شازیہ اور جنید سے پوچھ لو جو ٹھیک لگے لیکن دیر نہیں ہونی چاہیے اب مزید۔۔" اماں جان نے ان دونوں کو معاملات طے کرنے کا کہا۔ سائرہ ان سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اجازت لیتی فون کرنے اندر گئی تھیں۔

"اماں جان! حمزہ اور عنیشا کے معاملے کا کیا بنا؟" سہیل صاحب کو شادی کی بات سے یاد آیا۔ انہوں نے غور کیا تھا اس واقعے کے بعد سے حمزہ چڑچڑا رہنے لگا ہے۔

"میں نے تمہیں بتانا ہی تھا شازیہ نے حامی بھر دی ہے۔۔ وہ خوش بھی ہے اس فیصلے سے کہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک ساتھ ایک ہی گھر میں اور اس کی آنکھوں کے سامنے رہیں گی۔" اماں جان کے بتانے پر سہیل صاحب کو خوشگوار سی حیرانی ہوئی۔

"لیکن اماں جان پرسوں تک تو وہ کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں؟"

"بالکل لیکن اس بارے میں سوچا ہو گا۔۔ برائی ہی کیا ہے اس میں۔۔ چلو دیر آئے درست آئے۔ اچھا ہو گیا۔" دادی جان نے معافی والی بات گول کر دی۔ جب شازیہ بیگم معافی مانگ کر پہل کر رہیں تھیں انہیں بھی مان رکھنا تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ اب یہ خوشخبری اس مجنوں کو بھی دے دیں خوش ہو جائے

گا۔" سہیل صاحب حمزہ کے بارے میں کہتے مسکرا دیئے۔

"اس کو ابھی اسی طرح رہنے دو۔۔ کچھ سکون رہے گا گھر میں۔ باقی تو یہ بات سب کو پتہ ہے۔" دادی جان کے ٹالنے پر سہیل صاحب ہنس دیئے۔

"اماں جان! آپ بھی پھر اسی کی ہی دادی ہیں۔۔ خیر یہ آپکے دوست اور آپکا معاملہ ہے۔" سہیل صاحب اماں جان کو کہتے مسکرا دیے۔ جانتے تھے حمزہ اور اماں جان کی آپس میں کتنی جمتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب یہ کیا نیا عذاب ہے؟" فاریہ گود میں کشن رکھے کب سے دہائیاں دے رہی تھی۔

جب سے اس نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ اس کے لیے ایس پی کا رشتہ آرہا ہے۔

"یار وہ اس جمعہ کو آرہے ہیں۔" وہ دوبارہ سے ذرا اونچا بولی تھی۔ تاکہ وہ لوگ اس

کے مسئلے پر بھی دھیان دے لیں کہ وہ واقعی مظلوم ہے۔

اس وقت وہ عنیشا اور ضحی کے کمرے میں تھے۔۔پہلے تو وہ سب اسے دلاسہ دیتی رہیں مگر اب وہ بھی تنگ آتی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئی تھیں۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آرہی آخر ایسا بھی کیا غلط کر دیا اس بیچارے ایس پی نے؟" یشفہ نے ٹی وی پر سے نگاہیں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔وجہ اس کی بات سننا ہر گز نہیں تھا بس اس کا ڈرامہ خراب ہو رہا تھا۔۔

"کیا غلط کیا!" فاریہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔ایک تو بیچارہ عزت سے رشتہ لے کر آیا۔تم پر ڈورے نہیں ڈالے۔۔پھر بھی تم اس کو کوس رہی ہو؟" عنیشا نے موبائل سائیڈ پر رکھا کیونکہ فاریہ نے ناول پڑھنے ہی کب دینا تھا۔

سو اس کی کلاس لینا ضروری سمجھا۔

"تم دونوں تو بات مت کرو۔۔پہلے مجھے کل رات وہاں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔اور

پھر بجائے مجھے حوصلہ دینے کے تم اس ایس پی کی سائیڈ لے رہی ہو؟" وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لے آئی۔ اتنی دیر سے بیٹھی وہ اپنے اوپر بیتی ظلم کی کہانی سنا رہی تھی اور وہ کوئی توجہ ہی نہیں دے رہی تھیں۔۔ رونا تو بنتا تھا۔

"حوصلہ کیا دیں تمہیں؟ ایس پی ہے وہ جلاد نہیں۔۔ جو شادی کے بعد کچھ غلط ہونے پر پھانسی کی سزا سنا دے گا۔" عنیشا کے کہنے پر اس نے اسے گھورا۔

"پولیس والا تو ہے ناں؟" وہ منہ لٹکائے مظلوم بنی بولی۔

"ویسے اس میں برائی ہی کیا ہے جو اتنا ایموشنل ہو رہی ہو؟" ضحی جو کب سے منہ پر ماسک لگائے بیٹھی تھی۔۔ آنکھوں سے کھیرے کے قتلے ہٹائے سیدھی ہو کر بیٹھی۔ پچھلے گھنٹے سے وہ فاریہ کی سن رہی تھی۔۔

"لیکن مجھے ایس پی سے چڑ ہے۔۔۔ فضول میں شوخا ہوا پھرتا ہے۔" فاریہ نے اس کی رات والی ملاقات کا سوچتے ہوئے منہ کے زاویے بگاڑے۔

"چلو اس معاملے کو دفعہ کرو ابھی پکا تو نہیں ہوا۔" یشفہ کا ڈرامہ ختم ہوا تو وہ ریموٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سائیڈ پر کرتی بولی فاریہ نے اسے گھورا۔

"امی کو میری شادی کی فکر رہتی ہے۔۔انہوں نے منع بھی نہیں کرنا۔پچھلی بار بھی ابو کے دوست کے بیٹے کا امی بتا رہی تھیں۔۔وہ تو شکر اس کی کزن سے ہو گئی۔۔ جان چھوٹی مگر اب یہ آ گیا۔" وہ پھر سے روہانسی ہو گئی۔

"اب اس کی بھی کوئی کزن ڈھونڈی جائے؟" عنیشا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"جو مرضی کرو لیکن پلیز اس رشتے کو میرے گھر تک آنے سے روکو۔" وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑتی بولی۔

"ہمیں کیا ملے گا؟" عنیشا سیدھا مطلب کی بات پر آئی۔

یشفہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"جو تم کہو۔" فاریہ نے جلدی سے کہا اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ ان کے گھر نہیں آئے گے۔

واشروم سے باہر آتی ضحی نے عنیشا کے سر پر چپت لگائی۔

وہ منہ دھونے گئی تھی۔ماسک خشک ہو چکا تھا۔۔منہ دھونے کے بعد کافی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

"عنیشا! یہ کیا کہہ رہی ہو؟ میں امی کو بتاتی ہوں ابھی جا کر۔۔"ضحی کے کہنے پر فاریہ نے منہ پھلایا۔اور عنیشا نے اسے گھورا۔

"امی کی چمچی!"

"اور میں چچی ہی نہیں بلکہ سب کو بتاؤں گی اگر ایسا کچھ بھی سوچا۔۔اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ایسا بھی کیا ہے جو یہ اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے۔"یشفہ نے عنیشا اور فاریہ کی اکٹھے کلاس لی تھی۔

"یشفہ! وہ پولیس والا ہے اور مجھے پولیس والے نہیں پسند!"

"اتنے ہینڈسم پولیس والے بھی؟"عنیشا کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"اپنا منہ دھو رکھو۔۔تمہارے لیے تمہارا چھچھوندر ہے۔"یشفہ نے اس کے بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

"ظالم۔" وہ اپنا بازو سہلانے لگی۔

"فاریہ آخر ایسا کیا ہے جو تمہیں پولیس والے نہیں پسند؟ اب اچھا رشتہ آگیا ہے تو بجائے شکر کرنے کے رونے رو رہی ہو؟ کسی نا کسی سے تو شادی ہونی ہی ہے تمہاری یہ کیوں نہیں؟" یشفہ کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔

"مفت خورے ہوتے ہیں یہ۔۔۔ رشوت کے مارے۔" وہ بھڑاس نکالتی بولی۔

"اب ہر کوئی ایسا نہیں ہوتا۔۔ یہ ایسا ہوتا تو تایا جان کے کہنے پر زرمین کا کیس حل کرتا؟ بیچارہ خوار ہوا پھرتا تھا سارا سارا دن۔۔ ہمارے ملک کے محافظ ہوتے ہیں یہ۔۔ ملک کی خاطر جان ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں۔۔ اور شکل کا تو اچھا خاصا ہے۔" ضحی نے سمجھاتے ہوئے آخر میں بات لپیٹی تھی ورنہ بہت لمبی ہو جاتی۔

"ویسے واقعی برا نہیں ہے۔۔۔ بلیک کرتے میں تو اور ہی اچھا لگتا ہے۔" فاریہ اپنی ناک رگڑتے ہوئے ہولے سے منمنائی۔ اس کی بات پر تینوں نے اسے چونک کر دیکھا۔

"ابھی کتنا ڈرامہ لگایا ہوا تھا اس نے۔"

"اور پورے ایک گھنٹے سے ہمارا سر کھا رہی ہے۔۔"عنیشا کو غصہ آنے لگا۔

"اس لڑکی کی تو۔۔"یشفہ کے کہتے ہی ان تینوں نے اس کی تکیوں سے دھلائی شروع کر دی اور بیچاری فاریہ اپنے آپ کو بچانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

"تو پھر یہی کنفرم ہوا کہ اگلے مہینے کی بیس کو ان کی شادی ہے۔"عنیشا نے خوشی سے سرشار لہجے میں کہا تو سب خوش ہو گئے۔

ضحی بیچاری ضرار کی نظروں سے کنفیوز ہوتی عنیشا کے پیچھے ہوئی تھی۔

"ہمارے سامنے ہی ہماری بھابھی کو چھیڑا جا رہا ہے"یشفہ نے ضحی اور ضرار کے درمیان اپنا دوپٹہ پھیلایا تھا۔

"یار یہ تو چیٹنگ ہے۔۔بیوی ہے وہ میری۔"ضرار معصوم شکل بنا کر بولا۔

"ابھی دادی جان کو پتہ چلانا کہ آپ دونوں اکھٹے کھڑے ہیں تب پتہ چلے گا۔"

شہریار نے دھماکیا۔

"ابے چل۔۔موٹو۔"ضرار کا پھولا منہ دیکھ کر سب نے ہنسی دبائی۔

"میری بات سنو اب سب! آج 30 تاریخ ہے۔۔تو ہمیں فنکشن سٹارٹ کر دینے چاہیے؟"شہریار کی بات پر سب نے اسے غور سے دیکھا۔

"بیس دن پہلے ہی۔۔"حمزہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں تو خاندان کی پہلی شادی ہے۔۔انجوائے بھی نہ کریں۔"اس نے اطمینان سے کہا۔

"چلو آج کم از کم ڈیٹ فکس ہونے کی خوشی میں کچھ ہلا گلہ کر لو۔"عنیشا کے کہنے پر حمزہ نے اسے دیکھا وہ کتنی خوش نظر آ رہی تھی۔اور وہ ایسے ہی سمجھتا تھا کہ عنیشا اسے اس سے بھی بڑھ کر چاہتی ہے۔یا اسے یقین تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

"شف! فاری کو بھی بلا لو یار مزہ آئے گا۔"ضرار کے بے دھیانی سے کہنے پر ضحی نے اسے گھورا تھا۔ضرار نے اپنا سر کھجایا۔

"سوری مسز! بٹ شی از مائی فرینڈ لائک سسٹر۔۔۔" وہ صفائی دیتا ہولے سے بولا تو ضحی آہ بھر کر رہ گئی۔

"اوکے میں فاریہ کو فون کر دیتی ہوں۔۔ کل آئی تھی تو آج بھی آ جائے۔" یشفہ کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

فون اٹھا کر ابھی وہ کچھ اوپن کرتی اوپر میسج نوٹیفیکیشن پر اس کی دل کی دھڑکن تھمی تھی۔

اس نے سانس روکے کانپتے ہاتھوں سے میسج کھولا تھا۔

"تمہارے لیے وہ لڑکا ڈھونڈ لیا ہے جو تمہارے قابل ہو گا۔۔ بس کچھ دن انتظار کرو وہ تمہارے سامنے ہو گا۔" اس کے میسج پر یشفہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔ اس نے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔ اسے لگا وہ جو پڑھ رہی ہے وہ غلط ہے۔

وہ موبائل بیڈ پر رکھتی اپنے آپ کو نارمل کرنے لگی۔۔ جواب میں کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا کہے وہ اسے۔۔اتنا سنگدل ہو گیا تھا وہ ادھر جا کر اتنے دنوں بعد یاد کیا بھی تو کس کام لے لیے۔۔۔۔چاہے وہ جتنا مرضی ہنس لے یا کہیں اور دھیان کر لے لیکن دل و دماغ میں وہ آج بھی رہتا تھا۔اس کی فکر ہمیشہ رہتی تھی۔وہ ادھر ٹھیک ہو۔۔ یہ دعا وہ ہر نماز میں کرتی تھی۔۔

اسے دیکھنے کو اب تو آنکھیں ترس گئیں تھیں کہاں روز کا دیکھنا اور کہاں ایک مہینہ ہونے کو تھا ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی نا ہی آواز سنی تھی۔۔

کتنی ہی دفعہ وہ دعا کر چکی تھی کہ اگر نصیب میں نہیں ہے تو بھول جائے اسے۔۔ مگر یہ بھولا ہی نہیں جاتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"یشفہ! تمہیں پتہ ہے حمزی کا چہرہ۔۔۔"وہ ہنستی ہوئی بولتی آ رہی تھی جب یشفہ کو ایسے بیٹھا دیکھ کر چونک گئی۔

"تم رو کیوں رہی ہو یشفہ؟"عنیشا فوراً سے دوڑ کر اس کے پاس آئی تھی۔

عنیشا کی آواز پر یشفہ نے اس کو دیکھا۔

"میں کہاں رو رہی ہوں۔۔؟"اس نے گال پر ہاتھ رکھا تو نمی محسوس ہوئی۔۔اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کب آنکھ سے آنسو بہہ نکلے۔

"کیا ہوا ہے یشفہ ابھی تو اچھی بھلی تھی؟"عنیشا نے فکر مندی سے اس کی ٹھوری سے پکڑتے چہرہ اونچا کیا تھا۔

"یار تھک گئی ہوں میں۔۔بس بہت ہو گیا اب یہ انسان دور ہو کر کم ظلم کر رہا تھا کہ اب مزید تکلیف دے رہا ہے۔"وہ آنسو صاف کرتی عنیشا سے بولی۔

"اب کیا کر دیا شاہ زر بھائی نے؟"عنیشا تو جیسے اس عرصے میں یہ بھول ہی گئی تھی کہ شاہ زر بھی کوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے شاہ زر پر غصہ ہی بہت تھا۔

"مجھے کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے لیے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے۔"وہ اسے بتاتی رو دینے کو تھی۔

"ہیں؟؟"عنیشا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

یشفہ نے دھیرے دھیرے اسے ساری بات بتادی۔

"کہہ دینا تھا کہ اس مہربانی کی بھی کیا ضرورت تھی۔۔آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوا ہو گا۔"عنیشا طنز کرتی ہوئی بولی۔

"چھوڑو اسے۔۔۔فاریہ کو میں کہہ دیتی ہوں فون کر کے۔۔اور اس کے پسند کیے لڑکے سے ہی تو شادی کروائے گے جیسے تایا جان اور تائی جان تمہاری۔"وہ طنزیہ لہجے میں کہتی اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"حمزہ! بتاؤ کیا صورتحال ہے یہاں کی؟"وہ فون کان سے لگائے آہستہ بول رہا تھا۔

"شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں زور و شور سے۔"

"کس کی شادی کی؟"کسی خدشے کے تحت وہ پوچھ بیٹھا۔دل ایک دم دھڑکا تھا۔

"ارے بتایا تو تھا اس دن آپ کو۔۔زی بھائی اور بھابھی کی۔اسی مہینے کی بیس کو شادی بھی ہے۔۔اس سے پہلے تو آپ آجائیں گے ناں؟"حمزہ نے جلدی سے پوچھا تھا۔

"ہاہا۔۔تم باہر گیٹ پر آؤ۔۔ڈیئر کزن!"وہ مزے سے بولا تو حمزہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"مطلب؟"اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"باہر تو آؤ۔۔"کہتے ہی شاہ زر نے فون کاٹ دیا۔

حمزہ ہیلو ہیلو کرتا فون کو دیکھتا رہ گیا۔

"باہر کیا ہے؟"وہ موبائل جیب میں رکھتا اٹھ کر جانے لگا جب ضرار کی آواز پر رکا۔

"اوئے کہاں بھاگا جا رہا ہے؟"

"ضروری کام ہے آکر بتاتا ہوں۔"وہ جلدی سے کہتا باہر بھاگا تھا۔خوشی ہی کچھ انوکھی سی تھی کہ جو وہ سوچ رہا ہے اگر سچ ہوا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اسے کیا ضروری کام پڑ گیا صبح ہی صبح؟" ضرار اپنی جمائی روکتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

کچن میں ضحی کو دیکھ کر ضرار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"گڈ مارننگ مسز۔۔" وہ کرسی پر بیٹھتا مسکرا کر بولا۔ ضحی چونک کر پلٹی۔

"تم آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے؟" وہ اسے ایک نظر دیکھتی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی۔

"ضحی!" اس کے اس طرح آواز دینے پر ضحی کے ہاتھ رکے۔ دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے؟" وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتی اس کی طرف پھر سے مڑی۔

"یار میرے لیے بھی ناشتہ بنا دو۔" اس کے مسکین سی شکل بنا کر بولنے پر وہ دانت پیستی واپس کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔ پتہ نہیں وہ کیا سمجھ بیٹھی تھی۔

"صبح ہی صبح اتنی خوش فہمی۔۔ دماغ خراب تھا۔۔" وہ سر جھٹکتی زور زور سے پراٹھا

بیلنے لگی۔

"اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟" ضرار کی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹی وہ بروقت پیچھے ہو اور نہ ٹکرا جاتی۔ وہ بالکل اس کے پیچھے کھڑا اس کا غصہ ملاخطہ فرما رہا تھا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔ دادی جان نے دیکھ لیا تو برا مانے گی۔" وہ آنکھیں نیچے کیے اسے باہر کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

ویسے بھی اب وہ کم ہی اس کے سامنے جاتی تھی جیسے جیسے شادی کے دن قریب آ رہے تھے وہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی۔

"دادی جان اپنے کمرے میں ہیں۔" وہ اسے تنگ کرنے کو ایک قدم اس کی طرف بڑھا۔

وہ شلف کے ساتھ ہی لگ گئی۔

"ضرار!" وہ احتجاجاً چیخی۔

"اچھا یار۔۔ بس تنگ کر رہا تھا۔۔ اب نہیں کرونگا۔۔ ناشتہ ملے گا؟"

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" تبھی فائزہ چچی کچن میں آئی تھیں۔ضرار پیچھے ہوا تھا۔

"چلو ضحی جاؤ تم یہاں سے۔۔تمہاری ماں کو بھی کہتی ہوں مایوں بٹھائے تمہیں۔۔"فائزہ چچی نے ضحی کو پیچھے کیا۔

"چچی ابھی تو پورے پندرہ دن پڑے ہیں؟"ضرار نے ایک نظر ضحی کو دیکھ کر کہا۔ جو نظریں جھکائے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"تو کیا ہوا؟ ہمارے دور میں لڑکی ایک مہینہ پہلے ہی مایوں بیٹھ جایا کرتی تھی۔"وہ ضرار سے کہتی ضحی کی طرف مڑ گئیں۔

"تم یہی کھڑی ہوا بھی تک؟ چلو جاؤ اب۔۔"ضحی ان کے کہتے ہی ضرار کے پاس سے گزر کر چلی گئی۔

"اچھا تو پھر آپ ہی ناشتہ بنا دیں۔۔اس کے ہاتھ کا تو شادی کے بعد ہی کھا سکوں گا۔"وہ مظلوم بنتا پھر سے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

فائزہ اس کی بات پر مسکرا دیں۔

"میں ابھی بنا کر دیتی ہوں اپنے پیارے بھتیجے کو۔"

"امی! چچی! بابا جان! دادی جان! دیکھیں تو کون آیا ہے؟" جبھی لاؤنج میں شور اٹھا تھا۔ حمزہ چیخ چیخ کر سب کو آوازیں دے رہا تھا۔

"اسے کیا ہوا؟" فائرہ اور ضرار اٹھ کر باہر آئے تھے تو حیران رہ گئے۔

ضرار بھی شاکڈ رہ گیا۔

"کیوں اتنا شور کر رہے ہو؟" سائرہ بیگم بولتی ہوئی باہر نکلی تو حیران رہ گئیں۔

حمزہ کے چہرے پر ڈھیروں خوشی تھی۔ اور وہ مجرم بنا سر جھکائے کھڑا تھا۔

"یہ آپ کا سامان۔۔" شہریار سوٹ کیس اندر لاتا بولا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

"حمزہ بھائی کبھی خود بھی کچھ کام کر لینے چاہیے۔" وہ منہ بسور کر بولا تھا۔

"کتنا کھاتا ہے موٹو۔۔ اتنا سا کام نہیں ہوتا۔۔ اور میرا کام نہیں یہ تو شاہ زر بھائی کا کام ہے۔" حمزہ نے آخر میں اسے ایموشنل کرنا چاہا۔

"ہونہہ۔" شہریار نے ہنکارا بھرا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ سب کیا ہے؟" تقریباً سب بڑے جمع ہو چکے تھے۔

"شاہ زر بیٹا؟" سہیل صاحب آگے بڑھے تو باقی بھی ہوش کی دنیا میں آئے تھے۔

"اوئے۔۔اتنا بڑا سرپرائز؟" ضرار بھی خوشی سے اس کے گلے لگا تو شاہ زر نے بھی اسے اپنے اندر بھینچا تھا۔

"کیسا ہے؟" ضرار اس سے الگ ہوتا بولا۔

"ٹھیک ہوں!" تو ٹھیک ہے؟" ضرار سے بھی فوراً پوچھا۔۔وہ سب کو پہلے سے بہت چینج لگا تھا۔

"ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔" زمان چاچو نے ضرار اور اسے دیکھ کر کہا تو سب مسکرا دیئے۔

شاہ زر ان سب سے ملا اور آخر میں دادی جان کے پاس آ گیا۔

"نانو جان!" وہ ان کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔

"میرا بچہ۔" نانو جان نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

ایک سکون سا اسے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔۔وہ اپنوں میں آ گیا تھا۔

"بہت یاد کیا آپ سب کو میں نے۔" وہ سب کی طرف دیکھتا بولا۔چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھیں نم تھیں۔

"یہ تم لڑکیوں کی طرح رونا تو بند کرو۔۔"ضرار نے اسے چپ کروایا۔

"میں اتنا مضبوط نہیں ہوں یار۔"اس نے ضرار کو دھیمے سے کہا تھا۔

"لیکن کچھ بتائے گا یہ اتنا اچانک آنے کا پلین کیسے بن گیا اور حمزہ تم جانتے تھے کہ یہ آ رہا ہے؟"ضرار نے حمزہ کو دیکھ کر پوچھا۔جو مطمئن کھڑا تھا۔

"مجھے شاہ زر بھائی کی ہفتہ پہلے ہی کال آئی تھی۔میں حیران تو ہوا مگر جب تھوڑی بات چیت کے بعد انہوں نے بتایا کہ پاکستان آ رہے ہیں کچھ دنوں میں تو میں خوشی کے مارے پاگل ہی ہو گیا۔"اس کے لفظوں پر شاہ زر کی مسکراہٹ بڑھ گئی۔وہ ان سب کے لیے کیا معنی رکھتا تھا وہ ان سب کے چہرے پر آئی خوشی ہی بتا رہی تھی۔

"پھر انہوں نے مجھے سب کو بتانے سے منع کر دیا۔۔اور کہا کہ سرپرائز دینا ہے۔تو

کیسا لگا سرپرائز؟"اس نے آخر میں مسکرا کر شاہ زر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سب سے پوچھا۔

"میری لائف کا بیسٹ سرپرائز ہے۔۔ مگر کتنا اچھا ہوتا تو ادھر ہی ہمیشہ کے لیے رہ جاتا۔"وہ آخر میں بولا۔

بڑے سب ان کے چہکتے چہرے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔گھر میں خوشیاں جیسے پھر سے لوٹ آئی تھیں۔کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے اب ہی تو سب ٹھیک ہونے لگا ہے۔

"ایک اور سرپرائز بھی ہے آپ سب کے لیے؟"شاہ زر نے سب کو دیکھ کر کہا۔

"کیسا سرپرائز؟"کہیں آپ وہاں کسی گوری سے شادی تو نہیں کر آئے؟"حمزہ کے اندازہ لگانے پر ضرار ہے اسے گھورا بلکہ سب کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے نانو جان؟"وہ حمزہ کے اندازے پر محظوظ ہوا تھا۔

"مجھے اپنے بچے پر پورا بھروسہ ہے وہ کچھ غلط نہیں کرے گا۔"نانو جان کے کہنے پر

جنید صاحب ہنسے۔

"یہ تو اماں جان آپ نے سیاسی بیان دیا ہے۔"

"چلو شاہ زر بیٹا اب بتا بھی دو۔" شازیہ بیگم کے بے صبری سے کہنے پر سب نے انہیں حیرانی سے دیکھا۔

وہ بھی تو کافی بدل چکی تھیں۔

"اوکے۔۔! میں پاکستان ہمیشہ کے لیے واپس آ گیا ہوں۔۔۔ مستقل طور پر۔" اس کے بتانے پر ضرار کا منہ کھول گیا۔

"اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔۔ یار۔" وہ سب ہی خوش ہوئے تھے۔

"نانو جان! ماموں جان۔۔ مامی؟" اس نے ایک نظر سب کو دیکھا۔

"آپ سب سے سوری۔۔ میں بہت غلط تھا۔۔ میں نے آپ سب کے پیار کو نظر انداز کیا تبھی مجھے بھی اس انسان سے پیار نہیں ملا جس کے لیے میں ترستا تھا۔۔" وہ کمال صاحب کے بارے میں کہہ رہا تھا۔

"بیٹا ایسی بات نہیں ہے۔۔ہم نے آپ کو تب بھی نہیں روکا کہ آپ کے ڈیڈ ہیں کوئی بات نہیں۔" سہیل صاحب نرمی سے بولے۔

"نہیں ماموں آپ سب کا بہت دل دکھایا ہے میں نے۔۔اور مامی آپ بالکل ٹھیک کہتی تھیں کہ میں آپ کے گھر میں پلا بڑھا مگر جب آپ لوگوں کو سہارا دینے کا وقت آیا یا آپ لوگوں کے لیے کچھ کرنے کا وقت آیا تو میں صرف اپنے بارے میں سوچ کر سب کو چھوڑ گیا۔آپ میں سے کسی کی پرواہ نہیں کی۔۔مجھے صرف اپنی پرواہ تھی تب صرف میں اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔میں خود غرض ہو گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"بیٹا اپنے ذہن سے ایسی سوچیں نکال دو۔۔یہ صرف تمہاری خود ساختہ سوچیں ہیں ہم میں سے کوئی بھی تمہیں غلط نہیں کہہ رہا ہے یا تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔بس قسمت میں تمہارا وہاں جانا لکھا تھا مگر اب تم واپس پاکستان آ گئے ہو اس لیے کوئی پرانی باتیں نہیں ہونگی۔بس اب سے تم دکھی نہیں ہو گے۔" زمان صاحب کے

کہنے پر ان سب نے بھی ان کی تائید کی۔شاہ زر مسکرایا۔

"آپ سب لوگ بہت اچھے ہیں۔" وہ واقعی بہت شکر گزار تھا۔چاہ کر بھی وہ ان کے جتنے احسانات اس پر تھے وہ چکا نہیں سکتا تھا۔

"اچھا چلو بہت باتیں ہو گئیں جا کر آرام کرو۔۔۔تمہارے جانے کے بعد تمہارے کمرے میں کوئی بھی نہیں گیا۔۔وہ کمرہ اب بھی تمہارا ہے۔"اس کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر دادی جان مزید گویا ہوئیں۔

"ٹھیک ہے۔۔ملتا ہوں پھر آپ سب سے۔" وہ ان کے پاس سے اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

دل میں یشفہ کا خیال آ رہا تھا۔۔جانے اسکا کیا ریکشن ہو گا۔

اس کے کمرے کے پاس سے ہوتے ہوئے ایک نگاہ ڈالتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ واقعی ہی بالکل ویسا تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔وہ آہ بھرتا ایک نگاہ پورے کمرے

میں ڈالتا بیڈ پر ڈھ گیا۔ تھک گیا تھا۔۔ جیسے کتنے ہی عرصے کی تھکن تھی۔۔

بس اب سب ٹھیک کرنے کا وقت تھا۔

"یشفہ ! بات سنو میں نے وہاں شاہ زر بھائی کو دیکھا ابھی میں اپنے کمرے سے نکل رہی تھی تو وہ بھی کمرے سے باہر ہی آ رہے تھے۔۔یشفہ میں نے انہیں سچ میں دیکھا ہے۔۔۔"عنیشا بھاگتی ہوئی یشفہ کے پاس آئی اور اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچا۔۔

یشفہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

"کیا بک رہی ہو؟ اس دن تو مجھے بڑے بڑے لیکچر زدی رہی تھی؟"یشفہ کو اس کا نام سنتے ہی اس دن والی بات یاد آئی تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں یار۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھا ہے۔"عنیشا

نے یشفہ کو بتایا تو یشفہ بے یقین ہوئی۔

وہ کیسے۔۔؟اچانک؟"یشفہ بلینکٹ پرے کرتی بیڈ سے اٹھی۔اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا عنیشا جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے؟

"چلو میرے ساتھ۔۔"وہ عنیشا کا ہاتھ پکڑتی اپنا دوپٹہ درست کرتی کمرے سے باہر آگئی۔

"تمہیں یقین کیوں نہیں ہوتا؟"عنیشا اس کے ساتھ چلتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"ابھی دیکھ لیتے ہیں۔"اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔۔وہ تیز قدموں سے چلتی ٹی وی لاؤنج میں آئی تھی جب نظریں اس پر اٹھیں۔وہ ضرار حمزہ اور شہریار کے بیچ بیٹھا تھا۔

شاہ زر کی پشت اس کی طرف تھی۔مگر وہ اسے پہچان گئی تھی۔کیسے ناں پہنچاتی۔۔ وہ شاہ زر ہی تھا۔۔اور یہ سب حقیقت تھی۔۔اسے دیکھ کر وہ رکی تھی۔۔وقت جیسے رک سا گیا تھا۔۔ایک لمحے کو سب کچھ تھم گیا تھا اس کا دل بھی۔۔۔

"یشفہ، عنیشا بیٹا اٹھ گئیں آپ۔۔" سائرہ کے کہنے پر اس کا سکتہ ٹوٹا تھا۔اسی وقت شاہ زر نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

اور دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔بدل تو وہ گیا تھا۔

مگر یشفہ کا دھیان سائرہ بیگم میں تھا۔وہ سائرہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔

"اہم۔۔" ضرار نے ہاتھ کا مکا بنا کر اپنے ہونٹوں پر رکھے شاہ زر کو دیکھا تھا۔

شاہ زر نے سرعت سے نظریں اس سے پھیریں تھیں۔

مگر دل تو ابھی بھی اسے ہی دیکھنے کو مچل رہا تھا۔اس نے دل پر قابو پاتے ضرار کو دیکھا تھا۔

"اینی ایشو؟" ضرار نے معنی خیزی سے پوچھا۔اب شاہ زر کیا کہتا ضرار سے۔۔آخر کو وہ ضرار سہیل کی بہن تھی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔" وہ دھیمے سے بولتا مسکراہٹ اچھالتا چپ ہوا تھا اب دل کہاں

لگنا تھا۔۔وہ بس ہوں ہاں کرتا رہا۔۔

وہ دوبارہ اوپر جا چکی تھی۔

پتہ نہیں اب وہ اس سے بات کرنا بھی پسند کرے گی بھی یا نہیں؟

اس نے اپنی سوچ کو جھٹکا۔۔پھر سے وہی خود ساختہ سوچیں۔۔انہیں اب ان سوچوں سے باہر نکلنا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

"یہ تو سچ میں آ گیا ہے۔"یشفہ کمرے میں بیٹھی اپنے آپ کو یقین دلا رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ وہ آئے گا ضرور۔"عنیشا بھی اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھی تھی۔

یشفہ نے اس کو ابرو اٹھا کر دیکھا۔

"تم نے ایسا کب کہا؟"

"وہ میں اپنے دل میں کہتی تھی تم سے کہتی تو تم امید لگا لیتی اور اگر وہ نہ آتا پھر؟؟"

عنیشا نے جھٹ صفائی دی۔

"مس عنیشا کیا کہنے تمہارے۔۔" وہ طنز سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"اب تم کہاں جا رہی ہو؟"

"نیچے اسے پھولوں کے ہار پہنانے جا رہی ہوں آخر امریکہ سے ہمیشہ کے لیے واپس جو آ گیا ہے۔" عام سے لہجے میں کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور عنیشا سوچ میں پڑ گئی کہ کیا واقعی اسے ہار پہنانے تو نہیں چلی گئی۔

"یشفہ ٹھہرو میں بھی آتی ہوں تمہارے ساتھ۔" سوچ کو جھٹکتے وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی مگر کمرے میں آتے وجود سے ٹکرائی۔۔

"اوہ سوری حمزی!"

"بات سنو میری!" وہ جلدی سے کہتی وہاں سے جانے لگی جب حمزہ نے اسے روکا۔

عنیشا آج کل دادی جان کے پلان پر عمل کرتے ہوئے بہت کم اس سے بات کر رہی تھی۔

"جی کہیں۔۔کیا بات ہے؟"عنیشا نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"حمزی نہ کہا کرو مجھے۔۔"انتہائی سنجیدگی سے کہتا وہ اسے نہیں بلکہ نظریں سامنے مرکوز کیے کھڑا تھا۔

عنیشا کا تو منہ کھل گیا۔

"ہاں اور تم مجھے عنیش کہہ لو۔۔یہ کیا بات ہوئی؟"وہ ہاتھ کمر پر جماتی اسے تیکھی نظروں سے دیکھتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہیں اب عنیش کب کہا؟"

"یہ ابھی کہا تو۔۔"وہ انگلی گھما کر اس کی بات یاد کرواتی بولی۔

"یہ میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے نہیں کہا۔۔"

"لیکن بولا تو ہے نا!"اس کے انداز پر وہ کھول کر ہی تو رہ گئی تھی۔

"اچھا میں بحث کرنے نہیں کھڑا ہوا تم سے۔۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"تو جاؤ یہاں سے۔۔" عنیشا لاپرواہی سے بولی حمزہ نے اس پر ایک اچٹتی نظر ڈالی۔

"تم تو کافی خوش ہو گی ناں مجھ سے تمہاری جان چھوٹی۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتا اسے ذرا اچھا نہیں لگا تھا۔

"حمزی! تم غلط۔۔"

"عنیشا مجھے سب دکھ رہا ہے تم بہت خوش ہو۔" وہ اس کے طنز برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"اچھا ناں منہ ٹھیک کرو۔۔ کیا لسوڑے جیسا منہ بنایا ہوا ہے تم نے چھچھوندر۔۔" وہ اسے مناتی ہوئی بولی حمزہ نے اسے لسوڑے کہے جانے پر گھورا۔

اس سے اب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ سب بول دی۔

"حمزی یہ سب مذاق تھا دادی جان نے کہا تھا تمہارے لیے سرپرائز ہو گا۔۔ ورنہ تو سب راضی ہیں اس رشتے پر۔ مگر یہاں تمہارے مزاج ہی سیٹ نہیں ہو

رہے۔۔"وہ مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کیے سب بول رہی تھی اور بات پوری ہونے پر ہولے سے آنکھ کھولی تو دیکھا وہ مطمئن انداز میں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

عنیشا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔اسے لگا تھا وہ حیران ہو گا اور بعد میں غصہ بھی کرے گا مگر یہ کیا؟؟

"حمزی۔۔ تمہیں سن کر حیرت نہیں ہوئی؟"وہ منہ کھولے اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا یہ سب پلینگ ہے۔۔ تبھی میں نے سوچا کچھ میری طرف سے بھی پلینگ کی جائے آخر پوتا تو میں اپنی دادی جان کا ہی ہوں۔۔اور میری توقع کے عین مطابق تم سدا کی جذباتی لڑکی سب سچ بول گئی۔"وہ سینے پر باندھے ہاتھ کھولتا اطمینان سے بولا۔

عنیشا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی پھر احساس ہونے پر اسے غصہ آنے لگا۔

"حمزی!!" وہ چیخی تھی۔

"یار بہت چیختی ہو۔۔شادی کے بعد برداشت نہیں کروں گا تمہارا چیخنا۔" کان میں انگلی گھساتا وہ شرارت سے بولا تو عنیشا نے دانت پیسے۔۔

"حمزی تم کتنے خبیث ہو۔۔ چھچھوندر۔" اس کے ارادے دیکھتے ہی حمزہ نے دوڑ لگائی تھی۔

"شرم کرو کن ناموں سے بلا رہی ہو اپنے ہونے والے شوہر کو۔۔" وہ بے باکی سے کہتا آگے بھاگ رہا تھا۔ پیچھے عنیشا کا چہرہ لال ہوا تھا شرم سے نہیں بلکے غصے سے۔

"تم میسنے انسان۔۔میں چھوڑوں گی نہیں۔۔" وہ اس کے کہنے پر ہنسا تھا۔۔

"اچھا ایک منٹ۔۔" وہ پھولے ہوئے سانس سے کہتا بیچ میں رکا تھا تبھی وہ بھی رکی۔۔

"کیا ہے؟" کڑے تیوروں سے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

"ہٹلر۔۔" زیر لب بڑبڑاتا وہ سیدھا ہوا۔

"اب بولو بھی؟" وہ چڑی تھی۔

"وہ کہاں ہے؟" اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کون؟"

"ہمارے بیچ کی ہڈی آئی مین تمہاری متاعِ جان۔۔ تمہارا موبائل۔۔" وہ ہنستے ہوئے بھاگا تھا عنیشا کو جیسے ہی بات سمجھ آئی وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

"تم نہیں بچتے میرے سے۔۔"

"کہاں بھاگے جا رہے ہو؟" تبھی حمزہ کو بھاگتا دیکھ کر جنید چاچو پوچھ بیٹھے۔

"چاچو وہ زی بھائی کی شادی ہے تو ایکسرسائز کر رہا تھا۔" وہ رکا تھا تبھی عنیشا نے بھی بریک لگائی۔

"ضرار کی شادی میں ریس بھی رکھی ہے تم لوگوں نے؟" وہ عنیشا کو بھاگتا ہوا دیکھ چکے تھے تبھی پوچھنے لگے۔

حمزہ نے گردن پر ہاتھ پھیرتے عنیشا کی طرف دیکھا تھا۔

"نہیں پاپا۔" وہ سر جھکائے بولی۔

"کم لڑا کرو تم دونوں۔۔ پتہ نہیں بعد میں کیا بنے گا۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔۔ان کے انداز پر وہ شرمندگی سے سر مزید جھکا گئے۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہاری وجہ سے پاپا نے مجھے بھی ڈانٹ دیا۔" عنیشا ان کے جاتے ہی اس پر برس پڑی۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا ہٹلر بنی میرے پیچھے پڑ جاؤں چڑیل۔۔۔چاچو کو بھی میری فکر ہے پتہ نہیں میرا کیا بنے گا۔۔" وہ بھی بنا کسی لحاظ کے اس پر شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کہاں کا لحاظ، کہاں کی شرمندگی۔۔وہ دونوں پھر سے لڑنے لگے تھے۔

"سب سے پہلے تو تم مظلوم بننا چھوڑ دو۔۔اور آئندہ میرے موبائل کو کچھ کہا پھر دیکھنا۔"

"ابھی تم اپنی فکر کرو۔۔دادی جان کے پلان کو خراب کر دیا ہے۔۔ چچ مجھے

بتادیا۔۔"وہ اسے تنگ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ اسے وہی سے گھورتی رہ گئی۔

"چھچھوندر۔"اسے غصے میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہونہہ۔۔تھانیدارنی۔"وہ بھی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا کر اسے سوچتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

یشفہ کو چائے کی طلب ہوئی تو وہ کچن میں آئی تھی۔مگر کچن میں اسے کھڑا دیکھ کر حیران ہوتی اس کی طرف جانے لگی جب اپنے قدموں کو سنبھالتے وہ واپس مڑی ہی تھی تبھی اس کی آواز پر رکی۔

"السلامُ علیکم!"وہ حیرت سے پلٹی۔

"وعلیکم السلام۔!"یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"ہماری ملاقات نہیں ہوئی جب سے میں آیا ہوں کہاں تھی تم؟"وہ انجان بنتا ایسے بول رہا تھا جیسے آپس میں بڑی بے تکلفی ہو۔۔

"میں یہی تھی۔"مختصر سا جواب دیتی وہ جانے لگی پھر اس نے روک لیا۔

"مجھے لگا شاید تم پوچھو گی کہ آپ یہاں پھر سے کیوں آ گئے؟"اس کی بات پر وہ دوبارہ اس کی طرف پلٹی۔

"میں؟"میں کیوں پوچھنے لگی۔کوئی حق رکھتی ہوں آپ پر۔۔آپ کی زندگی ہے جیسے مرضی جیئے۔مجھ سے ادھار تو نہیں لی۔"اس نے لاپرواہی سے کہتے کندھے اچکائے۔اس کی بے نیازی پر شاہ زر نے اپنے لبوں پر آتی ہنسی کو دبایا تھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ اس طرح اسے ناراض ناراض سی زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔

"ناراض ہو؟"وہ ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتا بولا۔

"اس کا بھی حق نہیں رکھتی۔۔"جواب موجود تھا۔

"اوکے فائن۔۔لیکن رکھ سکتی ہو۔۔"وہ بھی اب لاپرواہی سے اتنی بڑی بات ارام سے کہہ گیا تھا۔یشفہ نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔

"وہ چائے۔"ایک دم دھیان پیچھے کی طرف گیا تو فوراً بھاگ کر چولہے کی طرف آئی تھی جہاں چائے برتن سے باہر آنے کو تھی اس نے جلدی سے آگ بند کر دی۔

"دھیان رکھا کرے۔۔اگر امریکہ سے کچھ سیکھ آئے ہیں تو صحیح طرح سیکھنا تھا ناں؟"وہ اب اس کی طرف مڑتی نارمل ہو چکی تھی۔

"اب سب کچھ میں نے کرنا ہے تو تم کیا کرو گی پھر؟"اس کی بات پر وہ بری طرح پزل ہوئی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔"وہ بس یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

"سنو! تمہارے لیے بھی بنائی ہے۔۔میں تمہارے پاس ہی آنے والا تھا لیکن تم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خود آ ہی گئی ہو تو۔۔۔"وہ 'تو' کو لمبا کرتا بولا۔

یشفہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے ہو کیا گیا ہے؟

"میرے لیے؟ لیکن کیوں؟" وہ اپنی طرف اشارہ کرتی کافی حد تک اپنے آپ کو کمپوز کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

"ایز آئے کزن۔" وہ خفیف سا مسکرایا۔

"ایز آئے سسٹر۔۔ ضحی اور عنیشا کی طرح؟" وہ اس کا صبر آزما رہی تھی یا شاید اپنا۔۔ مشکل سے مگر مستحکم انداز میں بولی۔

"تم میری باتیں مجھے واپس لوٹانا کب چھوڑو گی؟" شاہ زر نے آہ بھری۔

"آپ نے یہ مجھے کہی تھیں مجھے یاد رکھنی چاہیے۔" وہ فرض یاد دلا رہی تھی۔

"تم پر فرض ہے میری باتوں کو یاد کرنا؟" شاہ زر نے اس سے سوال کیا۔

"یشفہ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ ہونا چاہیے ٹھنڈی چائے مجھے نہیں پسند سو اسے لے کر ٹیرس پر آ جاؤ۔" وہ واپس اپنی ٹون میں آتا کچن سے جانے لگا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیونکہ یشفہ یوں نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔اور یشفہ اس کا تو منہ کھل گیا۔

"کس حق سے؟" وہیں کھڑی دانت پیسے سوال کیا گیا۔

"تم آؤ تو سمجھا دونگا۔۔ابھی ایز آئے کزن لے آؤ۔" آنچ دیتے لہجے میں کہتا آخر میں شرارت سے بولا۔

"امریکہ جا کر دماغ کے سکریو ڈھیلے ہو گئے ہیں جناب کے۔" غصے سے پیر پٹختی چائے کپوں میں ڈالتی وہ ٹرے لیے ٹیرس پر آ گئی۔

"لو پکڑو۔۔اور پیو اپنی کڑوی کسیلی چائے۔۔مجھے ایسی چائے پی کر تمہاری جیسی نہیں بننا۔" وہ غصے سے ٹرے ٹیبل پر رکھتی بولی تو شاہ زر نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

جانتی تھی وہ چائے میں چینی نہیں ڈالتا۔

"انداز بتا رہے ہیں میرے پیچھے سے کڑوی کسیلی چائے ہی پی گئی ہے وہ بھی صبح شام۔" اس کے موڈ کو دیکھتے وہ محضوظ ہوا تھا اور چلتا ہوا اسے ایک نظر دیکھتا کرسی

پر بیٹھ گیا۔

"دماغ ٹھیک ہے؟میں کیوں پینے لگی؟"وہ غصے میں تھی۔

"میری یاد میں۔۔"وہ چائے کے سپ لیتا مزے سے بولا۔

"دیکھو اپنی حد میں رہو۔۔"یشفہ اس کے انداز پر کھول کر رہ گئی۔

"حد میں رہ کر ہی بات کرنا چاہ رہا ہوں پلیز تم بھی بیٹھ کر ایک بات کلیئر کر لو؟"وہ اب تھوڑا سیریس ہوا تھا۔یشفہ نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔

"ایسے دیکھو گی تو پھر کچھ بول دونگا پھر کہو گی کہ حد میں رہو۔۔ورنہ انداز تمہارے بی۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے کیا بات ہے جلدی بتاؤ؟"وہ ابھی بات پوری کرتا وہ جلدی سے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔بیچ میں چھوٹی سی میز حائل تھی۔

"بتاؤ نہیں بتائیں۔۔"تصحیح کرنا لازمی سمجھا۔

"شاہ زر بتائیں؟"وہ دانت پیستے ہوئے چبا چبا کر بولی۔

وہ ہلکا سا ہنسا تو یشفہ کو بہت بھلا سا لگا۔۔وہ جتنا چڑ جائے مگر وہ شاہ زر تھا۔۔اس کی محبت۔

"یشفہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ جو بھی کیا وہ بس بد گمانیوں کی وجہ سے ہوا۔۔میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میں کرتا چلا گیا۔۔میں تم سے اپنے تمام تر رویوں کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے تمہارے ساتھ رکھے۔" وہ پوری سنجیدگی سے یشفہ کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

یشفہ تو حیران رہ گئی۔۔یہ شاہ زر نہیں تھا۔یہ تو کوئی اور ہی شاہ زر تھا جو اپنے کیے کی معافی مانگ رہا تھا تبھی یشفہ کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا۔

"میں نے آپکو معاف کیا کیونکہ اب میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔" وہ بھی پوری سنجیدگی سے بولی تو شاہ زر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"مطلب؟" وہ ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔دل رک سا گیا تھا۔

"میری بات طے ہو گئی ہے۔" اس کے سر پر بم پھوڑتی وہ آرام سے بولی۔

"مگر کب اور کس کے ساتھ؟" شاہ زر کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

"پاپا کے فرینڈ ہیں ان کا بیٹا ہے فرخ نام ہے۔" وہ نظریں نیچی کیے بولی۔۔ شاہ زر کو دیکھتی تو وہ اس کی چوری پکڑ لیتا۔۔

"وہ ایس پی؟" شاہ زر کو یقین کرنا مشکل تھا۔

"جی۔۔ اور پھر آپ ہی نے تو کہا تھا میں آگے بڑھ جاؤں تھنیکس آپ کا مجھے موٹیویٹ کرنے کا۔۔ اور جو لڑکا آپ میرے لیے پسند کر چکے ہیں مجھے اس میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور پتہ نہیں وہ کیسا ہے اور ایس پی کو تو پاپا اچھے سے مل چکے ہیں اور گھر میں سبھی جانتے ہیں۔" وہ سنجیدہ تھی۔۔

"آپ چائے پیئے میں اس وقت نہیں پیتی۔" وہ اسے ایک نظر دیکھتی وہاں سے اٹھ کر آ گئی۔۔ اور شاہ زر نے پریشانی میں چائے کا گھونٹ بھرا۔۔ آج پہلی بار اسے بھی چائے کڑوی کسیلی لگی تھی۔۔ حلق سے اتارنا مشکل لگی مگر وہ اپنے اندر اُتارتا دادی

جان سے بات کرنے کا سوچ چکا تھا۔

وہ جو سوچ رہا تھا یشفہ کو منالے گا مگر بات ہی بگڑ چکی تھی۔۔ٹھیک بھی اسے ہی کرنی تھی۔۔اب مزید اس میں کسی کو کھونے کی سکت نہیں رہی تھی۔

"چلو بھئی لوگوں اٹھ جاؤ۔۔شادی میں دن ہی کتنے رہ گئے ہیں اور تم سب ایسے پڑے ہوئے ہو؟"حمزہ کمرے میں آتا ان کو ٹی وی کے آگے بیٹھا دیکھ کر بولا۔

"حمزہ بھائی بس دو منٹ کی مووی رہ گئی ہے۔"شہریار نے ایک ساتھ دو سے تین چپس منہ میں بھر کر ڈالے تھے۔

"اوئے موٹو۔۔ساری چپس اکیلا کھا گیا؟اٹھ شاباش اب تھوڑا ڈانس کرے گا تو سب کھایا پیا بیلنس ہو جائے گا۔"ٹی وی کا سوئچ نکالتا وہ سب کو اٹھنے کا کہہ رہا تھا۔

"خود کو سکون نہیں ہے دوسروں کو بھی مت لینے دینا۔"یشفہ کھڑی ہوتی چپل اڑستی بولی۔وہ اچھی خاصی بدمزہ ہوئی تھی۔

حمزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا مجال ہے جو اثر ہو ذرا سا بھی۔

"تمہیں الگ سے کہوں تو اٹھو گی؟"عنیشا کے پھولے ہوئے منہ کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"بات مت کرو تم مجھ سے۔۔"وہ اٹھ کر اس کے پاس سے کمرے سے نکل گئی۔

"ناراض ہے پھر سے؟"یشفہ نے رازداری سے پوچھا۔

"قصور خود کا ہوتا ہے ناراض دوسروں سے ہوئے پھرتے ہیں۔"وہ کندھے اچکاتا ضرار کے پیچھے باہر نکلا تو یشفہ بھی ہاتھ جھلاتی کمرے سے باہر آ گئی۔۔وہ سب ضرار کے کمرے میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے۔

"اب بول بھی دو کیوں بٹھا رکھا ہے ہمیں؟"یشفہ نے اپنی جمائی روکی۔

ضرار نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

حمزہ انہیں ایک لائن میں بیٹھا کر اب چکر کاٹ رہا تھا۔۔

"یار بھیا جلدی سوچو ناں جو سوچ رہے ہو؟"شہریار کو کچن سے کھانے کی خوشبو نے اپنی طرف کھینچا تھا تبھی عنیشا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا۔

"آرام سے بیٹھے رہو۔۔رات کو کھانا مل جائے گا۔"

"ایک کمپیٹیشن رکھتے ہیں جو اچھا کھیلا وہی ویز۔۔"حمزہ کے بولنے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"یہاں شادی ہو رہی ہے کھیلوں کا مقابلہ نہیں۔"عنیشا نے اسے یاد کروانا ضروری سمجھا۔

www.novelsclubb.com

"تم تو چپ رہو چوہیا باندری۔۔"

"تم چھچھوندر۔۔بندر۔۔"

"اچھا بس اب لڑنا مت شروع ہو جانا تم اپنی بات پوری کرو۔"یشفہ نے انہیں ٹوکا تھا۔

"یہاں ایک کمپیٹیشن ہو گا انتا کشری سمجھ لو دو ٹیمز ہو نگی جس کو گانے آتے ہوئے وہی جیتے گا اور ڈانس میں بھی یہی کمپیٹیشن ہو گا۔۔تم سب سوچ لو اب لڑکی والوں کی طرف سے کون ہو گا اور زی بھائی کی طرف کون ہے؟"

حمزہ کی بات پر سب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ڈن۔۔ہم لڑکیاں ضحی کے ساتھ اور باقی تم سب لڑکے زی بھائی کی طرف۔"

عنیشا نے فوراً سے فیصلہ کیا۔

"تو چلو اب سے ہی ہمارا مقابلہ شروع جو کرنا ہے مہندی کے دن تک کا ٹائم ہے سوچ لو۔۔"حمزہ نے انہیں بتا کر شہریار اور ضرار کو اپنی طرف کیا تو وہ بھی انہیں ٹھینگا دکھاتی

ایک طرف ہوئی تھیں۔

"نانو جان!" شاہ زر دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تھا۔

"کیا بات ہے میرا بچہ اتنا اداس دکھ رہا ہے؟" نانو اس کی شکل دیکھ کر بولیں۔

"نانو؟ میں اگر آپ سے کچھ مانگوں گا تو آپ دیں گی مجھے؟" وہ بہت آس سے ان سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا چاہیے بیٹا۔۔ تم نے آج تک جو مانگا ہے تمہیں دیا ہے پھر اب کیوں انکار کرو نگی میں؟" وہ شفقت سے اس کی سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولیں۔

"نانو جان آپ کا یہ نواسا بالکل اچھا نہیں ہے۔۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مانگنے آیا ہوں۔ میں اس کے لائق تو نہیں ہوں لیکن کیا کروں کچھ چیزیں آپ کی زندگی میں لازمی و ملزم بن جاتی ہیں ان کے بغیر آپ کی زندگی میں کوئی رونق نہیں ہوتی بس وہ بھی میری زندگی میں کچھ اسی طرح ہے۔۔ میرے جینے کا مقصد ہے وہ نانو؟" آج شاید وہ اپنی ساری بے چینی واضح کر رہا تھا۔

"ایسی کیا چیز ہے بیٹا؟" نانو اسے دیکھنے لگی۔

"نانو جان وہ چیز نہیں ہے۔۔ مگر میرے لیے وہ بہت معنی رکھتی ہے۔۔ بس آپ کسی طرح ماموں سے بات کر کے انہیں راضی کر لیں۔" کلثوم بیگم آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"نانو جان میں یشفہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" سر جھکائے لب دانتوں میں دبائے بولا ڈر تھا پتہ نہیں نانو جان اس کے بارے میں کیا سوچیں۔۔ نگاہ اٹھا کر جب دیکھا تو وہ خوشی سے سرشار چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"میرا بچہ اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے میں آج ہی سہیل سے تیرے بارے میں بات کرتی ہوں۔۔ کیوں نہیں مانے گا۔۔ سائرہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس پر۔۔" وہ اس کو تسلی دے رہی تھیں۔

"مگر نانو اگر وہ ایس پی کے لیے مان گئے پھر؟" وہ اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے پوچھ بیٹھا۔

"وہ پولیس والا۔۔؟اس کے لیے تو فاریہ بیٹی کا رشتہ آیا تھا۔۔یشفہ کا تمہارے سے ہی ہو گا اللہ پر توکل رکھو

ان شاءاللہ۔۔"ان کی بات پر شاہ زر نے انہیں حیرت سے دیکھا۔اور مسکرایا بھی۔۔۔

"مطلب یشفہ کے لیے نہیں آیا ایس پی کا رشتہ ؟"اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے اپنی خوشی کا اظہار کرے۔

"نہیں فاریہ کے لیے ہی آیا تھا اور آج وہ ان کی طرف پکا کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔"نانو نے اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔

چلیں نانو جان آپ پھر ماموں سے بات کر کے دیکھ لیں۔"وہ یشفہ کی چالاکی پر حیران تھا۔۔

وہ اسے پاگل بنا گئی اور وہ بن بھی گیا۔شاہ زر سوچتے ہوئے ہولے سے مسکرا دیا۔

"اس کو تو اب میں بتاؤں گا۔"وہ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے سر جھٹکتا نانو

جان کی طرف متوجہ ہوا۔

"نانو جان!" ان کے جواب دینے پر وہ انہیں سب کچھ سمجھاتا وہاں سے اٹھ کر آ گیا تھا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں کتنی سمارٹ ہیں آپ مس یشفہ سہیل۔۔ مگر شاہ زر کمال ہمیشہ چار قدم آگے چلتا ہے۔" وہ اپنی ہی سوچ پر محضوظ ہوتا ضرار کے کمرے کی طرف گیا تھا جہاں انہوں نے اسے شادی میں کمپیٹیشن کی تیاری کے کیے بلایا تھا۔ شاہ زر ریلیکس ہو گیا تھا۔

لڑکوں والی ٹیم میں ضرار، شاہ زر، حمزہ، شہریار اور اگر ممکن ہوا تو ایس پی بھی تھا۔

اور لڑکیوں والوں کی ٹیم میں ضحی، یشفہ، عنیشا اور فاریہ تھی۔

دیکھنا یہ تھا کون کیا کیا تیاری کرتا ہے۔۔

"کیا؟؟ میں تمہارے گھر آجاؤں؟"یشفہ نے فون کی دوسری طرف فاریہ کی بات پر چیخ کر کہا۔

"یار آہستہ میرے کان اپنے ہیں پلاسٹک کے نہیں۔۔"فاریہ کے کہنے پر یشفہ نے منہ بنایا۔

"تمہیں کھا جائے گا وہ۔۔خود ہینڈل کر لو۔۔"

"کتنی مطلبی ہو رہی ہو شاہ زر بھائی جو آگئے ہیں اب۔"اس نے کاری وار کیا۔

"اچھا اچھا۔۔ایموشنل اٹیک نہیں کرو۔۔سوچتی ہوں کس کے ساتھ آؤں کیونکہ دادی جان کا کہنا ہے کہ دلہا کو گھر سے زیادہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔"

"یار حمزہ کے ساتھ آجاؤ؟"فاریہ نے حل پیش کیا۔

"اچھا گھبراؤ نہیں میں دیکھتی ہوں۔۔مما پاپا کہاں ہے اور مامی ماموں؟"وہ صورتحال پوچھنے لگی۔

"یار سب ہی ان کے پاس بیٹھے ہیں سعد بھی وہیں ہیں۔۔ورنہ میں اسے کہہ دیتی تمہیں پک کر لیتا۔"فاریہ نے ٹینشن سے اپنی انگلیاں دانتوں میں دبائیں۔

"اوکے میں آتی ہوں حمزہ کے ساتھ، تم انتظار کرو۔۔"وہ فون رکھتی ضرار کے کمرے کی طرف گئی تھی آج صبح سے وہ وہیں تھا۔

"حمزہ؟"کمرے میں آتے ہی حمزہ کو آواز دی۔

"کیا بات ہے؟"حمزہ شہریار کی بازو چھوڑتا اس تک آیا۔

شاہ زر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

"مجھے فاریہ کی طرف چھوڑ آؤ۔۔پلیز گھر میں اور کوئی بھی نہیں ہے دادی جان زی بھائی کو جانے نہیں دیں گی۔"

وہ معصومیت سے بولی مگر حمزہ لاپرواہی سے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتا واپس شہریار کے ڈاس اسٹیپ سیدھے کروانے لگا۔

"حمزہ! تمہیں میری ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔زیادہ دور نہیں

ہے۔۔دس منٹ کا راستہ ہے گاڑی پر چھوڑ آؤ۔"اسے حمزہ کے اس لاپرواہ انداز پر غصہ آیا تبھی تھوڑا اونچا بولی تھی۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔"کندھے اچکاتے اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تھی۔

"دفعہ ہو جاؤ میں خود اکیلی چلی جاتی ہوں۔۔"وہ کمرے سے پیر پٹختی ہوئی نکلی تبھی حمزہ نے شاہ زر کی طرف دیکھا۔

"بھائی یشفہ کو آپ چھوڑ آئیں پلیز وہ غصے میں سچ میں اکیلی نہ چلی جائے۔۔میں آج اس موٹو کا ڈانس ٹھیک کروا کر رہوں گا۔"وہ شہریار کو گھورتا شاہ زر سے منت کرتا بولا۔

www.novelsclubb.com

وہ جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھا بغیر کسی اعتراض کے وہ اٹھ گیا۔اگر یہاں ضرار ہوتا تو اس کی خیر نہیں تھی آج۔۔مگر شکر وہ یہاں نہیں تھا۔

"رکو! میں چھوڑ آتا ہوں۔۔"شاہ زر اس کے پیچھے آیا تھا۔

یشفہ رکی تو وہ اس کے برابر آ گیا۔

"آپ زحمت مت کریں میں خود چلی جاؤں گی." تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی مگر پھر وہ بھی اس کے برابر آجاتا۔

"اکیلی کیسے جاؤں گی فضول کی ضد نہیں کرو۔" وہ اسے دیکھتا کہنے لگا۔۔ ہلکے اورنج کلر کی کرتی سر پر ہم رنگ دوپٹے لیے نیچے وائٹ ٹراوزر میں ملبوس وہ سادگی میں بھی اسے دلکش لگ رہی تھی۔

کچھ لمحے کو نگاہیں جیسے ٹھہر سی گئی تھیں۔۔

یشفہ کنفیوز ہوئی تھی۔

"اب آپ چل رہے ہیں یا یوں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟" اس کی بات پر شاہ زر مسکراتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے کہاں جانا ہے؟" وہ گاڑی باہر سڑک پر نکالتا پوچھنے لگا۔

"ماموں کے گھر کا راستہ نہیں پتہ آپ کو؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

"نہیں کبھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"اچھا یہاں سے رائٹ ٹرن لے گے تو۔۔" وہ اسے سمجھانے لگی شاہ زر مسکراہٹ دبائے اسے گاڑی روکے دیکھ رہا تھا۔ ضرار کے ساتھ وہ کافی دفعہ ان کے گھر جا چکا تھا وہ تو بس یشفہ کو سننے کا دل چاہ رہا تھا تو جھوٹ بول دیا۔

"آپ رکے کیوں گاڑی چلائیں؟" احساس ہونے پر وہ اسے کہتی ہوئی ایک دم چپ ہوئی۔۔ کیونکہ شاہ زر اطمینان سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"امریکہ سے کیا ہو آیا ہے۔۔ ٹھرکی ہی بن گیا ہے کیسے دیکھ رہا ہے۔۔" یشفہ نے ادھر ادھر نگاہیں گھمائیں وہ اچھا خاصا نروس ہو رہی تھی۔

"امریکا سے کیا ٹھرکپن کی ڈگری لے کر آئے ہیں۔۔ گاڑی چلائیں ورنہ تو میں اکیلی چلی جاؤں گی۔" شاہ زر کو باقاعدہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ دوازے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی جب اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

یشفہ نے بھی سکھ کا سانس لیا اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

"تھینک یو۔" لٹھ مار انداز میں کہتی وہ گاڑی سے نیچے اتری تھی۔

"میں بھی آتا ہوں تمہارے ساتھ۔" وہ اس طرف سے باہر نکلتا ہوا بولا۔

"اب یہ کیوں آرہا ہے؟" یشفہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

مگر ہمت نہیں ہوئی پوچھنے کی۔۔وہ سیریس دکھ رہا تھا۔۔

شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی۔

چپ چاپ چلتی وہ انٹرنس گیٹ تک آئی۔

جیسے ہی دروازہ کھلا شاہ زر اسے ایک نظر دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

"کیا انسان ہے یہ۔۔" شاہ زر کو دیکھتی وہ اندر آگئی۔۔

www.novelsclubb.com

"اوئے ہوئے۔۔۔کیا بات ہے!!" شہریار بھنگڑے ڈالتا کمرے میں آیا تو تینوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"اسے دیکھ لو۔۔دو دنوں سے سیکھا کر تھک گیا۔۔اب کیسے اس کا ڈانس باہر نکل رہا ہے ناگن کہیں کا۔۔"حمزہ کے جلے بھنے انداز پر شاہ زر اور ضرار کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ناگن نہیں ناگ۔"ضرار نے اس کے سر پر چپت لگائی تو حمزہ نے لاپرواہی سے ہاتھ جھلاتے صوفے سے ٹیک لگائی۔

"ویسے بتائے گا تو، کیا ہوا ہے؟"ضرار نے اس کملے کو دیکھا تھا جو سر دھنے پاگلوں کی طرح بھنگڑے ڈال رہا تھا۔

"خاندان میں ایک اور متوقع شادی ہونے کے امکانات۔اب دیکھنا یہ ہے کہ کب ہونا طے پاتی ہے۔"وہ بھنگڑا رو کے نیوز رپوڑٹر کی طرح شروع ہو چکا تھا۔

"اچھا کس کی شادی؟"شاہ زر نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"فاریہ آپی کی۔۔۔ان کا رشتہ پکا ہو گیا ہے ایس پی فرخ میر سے۔"شہریار نے گویا اہم اطلاع دی۔

شاہ زر اس کی بات پر بھرپور طریقے سے مسکرایا تھا۔ضرار نے اس کے چہرے کی

چمک بغور دیکھی تھی۔

"اوئے چل پھر یہاں کھڑا کیا کر رہا ہے اب تو ڈبل مزے ہیں۔۔"حمزہ نے شہریار کے کندھے پر بازو پھیلایا۔

"ڈبل نہیں ٹرپل سمجھو۔۔مجھے تو یہاں بھی ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔" ضرار نے موقع پر تیر چلایا تھا۔

ان دونوں نے جھٹکے سے سر اٹھا کر شاہ زر کو دیکھا۔۔وہ مطمئن بیٹھا تھا۔

"سچ میں شاہ زر بھائی؟"حمزہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"اب تمہارا بھائی کہہ رہا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"اس کے لاپرواہی سے کہنے پر ضرار نے اپنی ہنسی چھپائی وہیں حمزہ اور شہریار نے شاہ زر کو گھیرے میں لیے اسکے ارد گرد بھنگڑا ڈالنے شروع کر دیے۔۔

شاہ زر اور ضرار نے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام سی کوشش کی مگر ان پاگلوں کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس دیئے۔

"یار مجھے لگتا ہے وہ کچھ بہت بڑا پلان کر رہے ہیں۔۔جب دیکھو کمرے میں گھسے ہوتے ہیں۔"یشفہ نے عنیشا کے منہ میں جاتا فرائز چھین کر کھایا۔

عنیشا نے اسے گھورا۔۔وہ ابھی بنا کر لائی تھی اور پہلی باری میں ہی چھین لی تھی۔

"وہ ایسا کچھ کر رہے ہیں تو ہمیں بھی کرنا چاہیے۔۔اگر ہم ہار گئے تو بہت مذاق بنے گا۔۔تم حمزہ کو جانتے تو ہو۔۔مگر یہاں تو کھانے سے فرصت ملے تو کچھ ہو۔۔"

ضحی نے عنیشا کے ہاتھ سے پلیٹ کھینچتے ہوئے کہا تو عنیشا اب کی بار تپ گئی۔

"مجھے کھانے دو تو کچھ سوچتی ہوں۔۔ایک بھی منہ میں نہیں گئی۔۔پہلے یشفہ کھا گئی اور اب تم نے لے لی۔۔دماغ کیسے چلے گا؟"

"تم یہاں بیٹھی دماغ چلاتی رہنا اور وہ بازی لے جائیں گے۔"ضحی نے اسے نقشہ کھینچ کر بتایا۔

"یہاں تم لوگوں کے پاس عنیشا ہے فکر کیوں کرتے ہو؟"عنیشا نے اسے تسلی

دیتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لی اور ساتھ ہی دو سے چار فرائز منہ میں ڈالے کہ کہیں پھر سے نا کوئی لے لے۔۔

"ویسے ضحی تم زندہ کیسے ہو؟"عنیشا نے یشفہ کو اشارہ کرتے ہوئے شرارت سے ضحی کو کہا تھا۔

"مطلب کیسی باتیں کر رہی ہو؟"ضحی کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

"ذی بھائی کو دیکھے آج پورے دس دن ہونے والے ہیں سانس آ رہا ہے۔"عنیشا نے کہتے ہی یشفہ کے ہاتھ پر تالی ماری تھی۔

ان دونوں کے ہنسنے پر ضحی نے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا۔

"ابھی بھی وقت ہے شف۔۔اپنے بھائی کو بچا لو ورنہ یہ تو چیزیں اٹھا اٹھا کر مارا کرے گی اگر اس کی شان میں کچھ کہہ دیا۔"عنیشا نے کہتے ہی باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

"عنیشا۔!!ضحی چیخ کر رہ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جانے دو ضحی۔۔ویسے بات ٹھیک کہہ کر گئی ہے۔"یشفہ نے زبان دانتوں تلے دبائی تو ضحی اسے گھور کر رہ گئی۔

"تم زیادہ اپنے بھائی کی چمچی مت بنو۔۔اب میں اس طرح کی بھی نہیں ہوں تمہارے بھائی بھی معصوم نہیں ہے۔"وہ منہ پھلائے بولی تو یشفہ نے ہنستے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"میری پیاری بھابھی۔۔آپ بھی کم نہیں ہیں۔"یشفہ نے پھر سے شرارت سے کہا تو ضحی نے خفگی سے منہ پھیر لیا یشفہ کو ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

عنیشا اپنے کمرے سے باہر آئی تو اس کی نظر حمزہ کے کمرے کے بند دروازے کی طرف اٹھی۔

"دیکھوں تو کرتے کیا رہتے ہیں یہ لوگ؟"عنیشا سوچتی ہوئی اس کے کمرے کے دروازے کی طرف آئی اور جھک کر ایک آنکھ بند کیے لاک سے دیکھنے کی کوشش

کرنے لگی۔

جبھی اسے حمزہ کھڑا ہوا نظر آیا ساتھ میں شاہ زر بھی تھا وہ کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

حمزہ کی نگاہ دروازے کی طرف گئی تو عنیشا کو لگا وہ پکڑی گئی ہے فوراً سے پیچھے ہوئی۔

"لیکن اتنے سے کی ہول key hole سے کیسے نظر پڑے گی اس کی مجھ پر۔۔"

یہی سوچتے ہوئے اس نے پھر سے آنکھیں چھوٹی کیے جھک کر دیکھا مگر اس بار کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔۔

"کیا چیز ہے یہ کالی کالی سی۔۔۔"وہ اسی شش و پنج میں تھی جب اس کو غور کرنے پر جھٹکا لگا وہ کچھ اور نہیں حمزہ کی آنکھ تھی۔وہ دوسری طرف سے دیکھ رہا تھا۔۔وہ پیچھے ہوتی اتنے میں دروازہ کھلا اور عنیشا سیدھی حمزہ کے پیروں میں۔۔۔

"آہ۔۔"وہ اپنی کمر سہلاتی کھڑی ہوئی تھی۔

"واہ کیا بات ہے عنیشا آپی۔۔۔ابھی سے حمزہ بھائی کے پیروں میں۔"شہریار کے

کہنے پر عنیشا نے اسے گھورا تھا۔

"بکواس بند رکھو اپنی۔۔ موٹو۔" وہ خونخوار نظروں سے اسے گھورتی جانے لگی۔

"یہ کیا کر رہی تھی تم میرے کمرے کے باہر؟؟" حمزہ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

"وہ میں پوچھنے آئی تھی کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔ صبح سے لگے ہوئے ہو آپ لوگ؟" شاہ زر اور ذی بھائی کے سامنے الگ سبکی ہو رہی تھی

"اچھا۔۔! حمزہ نے 'اچھا' کو لمبا کرتے ہوئے اس کے گرد چکر کاٹنا شروع کر دیئے۔

"جی بالکل یہی پوچھنے آئی تھی۔۔ لیکن نہیں! یہاں تو بھلائی کا زمانہ ہی نہیں رہا۔" وہ لاپرواہ سے انداز میں بولی تو حمزہ اس کی ڈھٹائی پر عش عش کر اٹھا۔

"اب ایسے کیا چکر کاٹ رہے ہو میں نے کیا کیا ہے میں سچ کہہ رہی ہو۔" وہ حمزہ کی خود پر جمی نظروں سے تنگ آ کر بولی۔ باقی تو ہنسی روکے کھڑے تھے۔

"بالکل آپ کی سچائی سے تو اچھی طرح متعارف ہوں میں۔۔ کتنی صاف گوئی سے کام لیتی ہیں آپ۔۔" وہ اسے پچھلی بات کا حوالہ دیتا پھر سے تپا رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"غلطی ہوئی جو اس چھچھوندر کو سچ بتا دیا نہ بتاتی کہ دادی جان کا پلان ہے پھر دیکھتی کیسے بتیسی نکلتی ہے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے سوچ رہی تھی جیسے ان دانتوں کے بیچ وہی ہو۔

"کیا بول رہی ہیں ذرا اونچا بولیں۔۔مجھے بھی میری تعریف سننی ہے۔۔" حمزہ اس کی طرف تھوڑا جھک کر بولا۔

"ہٹو یہاں سے۔۔" عنیشا اسے دھکا دیتی کمرے سے بھاگی تھی۔ پیچھے اس کا قہقہہ برساختہ تھا۔

"مت کیا کرو اتنا تنگ بیچاری کو۔۔" ضرار نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"وہ نظر رکھ رہی تھی ہمارے ڈانس پر۔۔"

"مگر ابھی ہم نے کیا تو نہیں تھا۔۔" شاہ زر کے کہنے پر حمزہ نے سینے پر ہاتھ رکھے "شکر" کہا۔اس کے انداز پر سب ہنس دیئے۔

•••

"نانو جان آپ پلیز میرے لیے اتنا سا کام کر دیں۔" وہ منت کرتا ہوا ان کے پاس بیٹھا تھا۔

"مجھ سے اپنی بچی کی اتری ہوئی شکل نہیں دیکھی جاتی۔۔پہلے ہی تمہارے امریکہ جانے سے کتنا مرجھا گئی ہے وہ۔" دادی جان نے صاف منع کیا۔

"نانو جان پلیز میں بھی تو آپ کا ہی نواسا ہوں۔۔اکلوتا نواسا۔۔" وہ معصومیت سے بولا تو دادی جان ہلکا سا مسکرائیں۔

"بڑے طریقے آتے ہیں اپنی بات منوانے کے۔۔میں کہہ دیتی ہوں سب کو۔" وہ راضی ہو گئی تھیں۔۔شاہ زر کے منہ پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"نانو جان بہت شکریہ۔۔بس اب ایک بار یہ کام ہو جائے میں خود آپکی لاڈلی کو دیکھ لوں گا۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا۔

"ہونہہ۔۔خبردار جو اسے تنگ کیا۔۔اب سیدھے سیدھے بات کرنا اس سے۔۔

اور خود راضی کرنا شادی کے لیے بھی۔۔ناراض ہے تم سے۔۔جب مان جائے تو بتا دینا میں سب کو بتا دونگی۔۔میرے خیال میں کسی کو بھی اعتراض نہیں ہو گا۔ان شاءاللہ۔۔"دادی جان اس کے سر پر پیار دیتی بولیں تو وہ مسکرا کر وہاں سے اٹھ گیا۔

oooooooooooooo/oooooooooooo/oooooooo/oooooo

"بیٹا خیر ہے دادی کو بھول گئے اپنی؟"دادی جان نے حمزہ کو دیکھ کر کہا جو صوفے پر نیم دراز ہو کر بیٹھا تھا۔

آج کافی دنوں بعد سب دادی جان کے گرد جمع تھے۔یشفہ ہمیشہ کی طرح دادی جان کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی دوسری طرف حمزہ تھا۔

"نہیں دادی جان بس اپنے بھیا کی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوں۔۔مگر ایک آپ کا خیال ہمیشہ ساتھ رہتا ہے آپ کو بھلا ہی نہیں سکتا۔۔"دلفریب انداز میں کہتے ہوئے وہ دادی جان کی طرف جھکا تھا۔

"چل ہٹ۔۔باتیں بنوالو جتنی مرضی۔۔اور یہ اتنے دانت کیوں نکل رہے ہیں تمہارے؟"دادی جان مشکوک ہوئیں۔

"اب دانت ہیں تو نکلے گے بھی۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"ضرورت سے زیادہ نکل رہے ہیں کیا وجہ ہے؟"دادی جان کے کہنے پر عنیشا کو شرارت بھری نظروں سے دیکھا تھا۔

"دادی جان۔۔مل گیا ہے کوئی اپنا۔۔"وہ اپنی ٹون میں بولتا دادی جان کو الجھا گیا۔۔

"کون اپنا؟"

www.novelsclubb.com

عنیشا نے آنکھوں کے اشارے سے چپ رہنے کو کہا مگر اس نے کب کسی کی سنی تھی۔

"دادی جان یہ تو سرپرائز ہے۔۔جب آپ میرے لیے اتنا آفت زدہ سرپرائز رکھ سکتی ہیں تو پھر میں کیوں نہیں؟"عنیشا کی طرف اشارہ کرتے وہ اطمینان سے بولا تو

سب ہنس پڑے۔ عنیشا نے اسے خود کے آفت زدہ کہے جانے پر گھورا مگر وہ مسلسل اسے شرارت سے دیکھی جا رہا تھا۔

"کون سے سرپرائز کی بات کر رہے ہو؟" دادی جان کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔

"دادی جان جب آپ کی پارٹی کا نمائندہ ہی ہلکے پیٹ کا ہو تو دوسروں تک باتیں پہنچ ہی جاتی ہیں۔" وہ ایک ٹانگ صوفے پر رکھتا، صوفے پر کہنی ٹکا کر اس کے سہارے بیٹھا تھا۔

"کیا بول رہا ہے یہ۔۔!" دادی جان نے سب کی طرف دیکھا تو سب نے ہی عنیشا کی طرف اشارہ کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"عنیشا۔۔" دادی جان نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"دادی جان اس نے مجھ سے جان بوجھ کر اگلوایا ہے سب۔۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔" وہ سر جھکائے بولی۔

"کوئی بات نہیں۔۔ مگر اصل سرپرائز تو تم سب کو ابھی ملے گا۔" انہوں نے سب

کی طرف ایک نظر دیکھا۔۔

"کیسا سرپرائز؟"سب کے بیک وقت کہنے پر انہوں نے شاہ زر کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پر سرار سی مسکراہٹ تھی۔

"وہ یہ کہ شاہ زر کی بات طے کرنے کا سوچا ہے میں نے۔"وہ پیار بھری نظروں سے اپنے دلارے نواسے کو دیکھتی بتا رہی تھیں۔

"لیکن کس سے؟"سب جتنا حیران ہوتے اتنا کم تھا۔

لیکن سبھی کو لگتا تھا کہ وہ یشفہ ہی ہو گی اور خود یشفہ کو تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"پشاور میں جو میرے بھائی رہتے ہیں ان کی پوتی ہے بڑی ہی پیاری ہے ماشاءاللہ سے۔۔زرلش نام ہے۔"دادی جان نے گویا سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا کسی کو بھی اس بات کی توقع تو ہر گز نہیں تھی۔۔

ضرار نے شاہ زر کی طرف دیکھا۔۔وہ پر سکون بیٹھا تھا چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

فاتحانہ مسکراہٹ۔

"شادی پر آئے گی وہ؟" شہریار نے جانے کیا سوچ کر سوال کیا تھا۔

"جی بالکل شادی پر بلایا ہے اس کو۔۔کل تک آجائے شاید۔" دادی جان نے مطمئن انداز میں کہا تو سب نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

یشفہ کے تو ارد گرد جیسے ہر چیز رک گئی تھی۔۔اس کی سماعتوں نے جواب دے دیا تھا۔۔اسے کچھ نہیں سنائی دے رہا تھا۔۔

"عجیب بندہ ہے چاہتا کیا ہے کرتا کیا ہے؟" یہ سب ضرار کی سمجھ سے باہر تھا۔اسی لیے اب اس نے شاہ زر سے بات کرنے کی ٹھانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاہ زر؟ایک بار میں بتادے کیا چاہتا ہے۔۔۔دیکھ میں سیدھی طرح پوچھوں گا۔۔تیری نظریں کچھ کہتی ہیں اور تو کرتا کچھ ہے؟" ضرار تو جیسے سارے حساب

لینے بیٹھا تھا۔

شاہ زر مسکرایا تھا۔

"کیا کہتی ہیں میری نظریں؟" وہ بھی اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"بہت کچھ۔۔" ضرار کے جواب پر شاہ زر کے لب مسکرائے۔

"شاہ زر! پلیز یار زندگی کو سیریس لے لے؟" ضرار نے ہاتھ جوڑے تھے۔

"زندگی کو سیریس ہی تو اب لیا ہے۔" یشفہ کے خیال پر اس کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔

"کس زندگی کی بات کر رہا ہے؟ پسند کسی کو کرتا ہے اور شادی کسی اور سے کرنے چلا ہے؟" ضرار معاملہ آر پار کرنے بیٹھا تھا۔

"تو کیا سمجھتا ہے میں غلط کر رہا ہوں؟" شاہ زر نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یار پسند کرنا غلط نہیں ہے لیکن جو تو اب کر رہا ہے وہ غلط ہے جب کہ کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے۔" ضرار کی بات پر شاہ زر حیران ہوا۔

"تو اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں کسی کو پسند کرتا ہوں؟"

"کسی کو نہیں، یشفہ کو۔۔دیکھ اگر تجھے لگتا ہے کہ میں اس کا بھائی ہوں تو میرے سے بات کرنا مناسب نہیں ہے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اس وقت صرف میں تیرا بھائی اور دوست ہوں۔۔اگر میری بہن مجھے عزیز ہے تو، تو بھی مجھے اتنا ہی پیارا ہے۔۔ کیوں اپنے آپ کو ایک خول میں بند کیا ہوا ہے؟ باہر نکال خود کو اس خول سے۔"

شاہ زر کو اس وقت ضرار پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

"یار جسے پسند کرتا ہوں اسی سے شادی کرونگا۔" شاہ زر نے لفظوں کا چن کر انتخاب کیا تھا کیونکہ سامنے اس کا بھائی بیٹھا تھا۔

"پھر دادی جان کیا کہہ رہی تھیں؟؟ ضرار نے خوشگوار حیرانی سے پوچھا۔

"یار وہ تو بس ایک ڈرامہ ہے۔یہ پتہ کرنے کے لیے کہ دوسری طرف فرق پڑتا ہے کہ نہیں۔" وہ سر کھجاتا بولا۔

"اوہ اچھا! چل تو خوش رہ اور میری بہن کو بھی خوش رکھنا۔" ضرار آخر میں تنبیہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتا بیڈ پر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

اس کے ارادے بھانپتے ہوئے شاہ زر کی مسکراہٹ سمٹی۔

"تو یہاں کیوں لیٹ رہا ہے؟"

"آج تیرے ساتھ سونے کا موڈ ہے۔۔لائٹ آف کر دے۔۔گڈ نائٹ۔"ضرار نے جمائی روکتے ہوئے کہتے ہی کروٹ بدلی تھی۔شاہ زر نے اس کی سائیڈ پر سائیڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو دیکھا۔پورے کمرے میں صرف وہی جل رہا تھا۔

"ضرار کیا بنے گا تیرا مجھے تو ضحی پر ترس آتا ہے۔"

"ضحی بھابھی!"ضرار کی نیند میں ڈوبی آواز آئی تھی۔

شاہ زر سر جھٹک کر رہ گیا۔

جانتا تھا آج تک ضرار نے پاس پڑا پانی کا گلاس خود سے اٹھا کر نہیں پیا تھا۔۔

اسے ہی اٹھنا پڑا تھا۔

شاہ زر خوش تھا کہ ضرار نے اس کا ساتھ دیا تھا۔۔ضرار کی طرف سے اس کی فکر

ختم ہو گئی تھی۔وہ ضرار کی پشت کو دیکھتا سوچ رہا تھا جب بے ساختہ ہی یشفہ کا خیال آنے پر چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔یہ مسکراہٹ تو اب چہرے پر بسیرا کر چکی تھی۔

"مڑاہم تو بہت تھک گیا ہے۔"زرلش سب سے مل کر اب کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔۔

www.novelsclubb.com

"گئی ہے۔۔"شہریار نے تصحیح کی۔

"نہ مڑاہم سے یہ اردو نہیں بولا جاتا۔۔"زرلش نے برا سا منہ بنایا تھا۔وہ گوری سی پیاری آنکھوں والی خوبصورت سی لڑکی تھی۔۔

یشفہ جمائی روکے اس کو کب سے اردو کی ٹانگ توڑتے دیکھ رہی تھی۔۔دادی جان

نے ہی ان سب کو زرلش کے آنے کی وجہ سے صبح جلدی اٹھا دیا تھا۔

جبھی شاہ زر جینز پر ہاف بلیک ٹی شرٹ پہنے فریش سا سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا یشفہ کا جمائی روکتا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔۔

اسے شاہ زر پر سے نظریں ہٹانا مشکل لگا تھا۔

اسی وقت شاہ زر نے اس کی طرف دیکھا تھا مسکراہٹ اچھالتا وہ سیڑھیاں اترتا ان تک آیا۔ ہوش میں آتے یشفہ نے سرعت سے نگاہیں جھکائیں۔

"کیسی ہو زرلش؟" شاہ زر نے براہِ راست اس سے پوچھا تھا۔

"مڑا تم شاہ زر بھائی ہے نا۔۔ام ٹھیک ہے تم کیسی ہے؟" دو سیکنڈز کے لیے روک کر اس نے فوراً جواب دے کر اس سے پوچھا تھا۔

شاہ زر نے اس کے لہجے پر مسکراہٹ دبا کر یشفہ کی طرف دیکھا۔۔یشفہ نے خفگی سے منہ پھیر لیا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ تم کب آئی؟" شاہ زر حمزہ کے ساتھ ہی جگہ بناتا بیٹھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ام تو صبح کا آیا ہوا ہے۔۔مڑا تم لوگ تو بہت لیٹ اٹھتی ہو۔۔" وہ معصومیت سے بول رہی تھی۔

شاہ زر نے مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔

"مڑا تمہارے سونے کا ٹائم ہو گئی ہے چلو جاؤ آرام کرو۔۔" حمزہ کے کہنے پر زرلش برا مان گئی۔

"مڑا تم امارا مذاق بناتی ہے؟ تم کو شرم نہیں آتا؟" وہ لال چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی۔

"نہیں ہمارا شرم دور بھاگ گئی ہے۔۔" حمزہ اسی کے انداز میں کہتے ہوئے ہنس پڑا۔۔شہریار کا بھی قہقہہ چھوٹا تھا۔

"ہم جا رہا ہے یہاں سے۔۔" وہ حمزہ کو گھورتی دادی جان کے کمرے کی طرف واک آؤٹ کر گئی۔

"حمزہ مت تنگ کرو اسے نانو جان کو پتہ چلا تو بہت برا ہو گا۔۔پھر مڑا ہم تمہاری

پٹائی ہوتے کیسے دیکھ سکتی ہے۔" شاہ زر کی بات پر سب ہنس دیئے۔

"ویسے شاہ زر بھائی یہ آپ کی منگیتر نہ بنی ہوتی تو میں اپنی سیٹنگ کروالیتا۔۔مڑا قسم سے بڑا پیارا بولتی ہے۔۔" حمزہ کے کہتے ہی عنیشا نے اسے گھورا تھا۔

حمزہ ہنس پڑا۔۔شاہ زر اس کی بات پر ہنسا تھا۔۔یشفہ اس کو دیکھتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

شاہ زر نے اسے بغور دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج کے دن مہندی تھی۔سب ہی صبح دادی جان کے کہنے پر جلدی اٹھ گئے تھے۔

"یہ حمزہ نظر نہیں آرہا۔" دادی جان نے ناشتے کی ٹیبل پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں ہوتا تو نظر آتا ناں؟"عنیشا نے آہ بھری۔

"دادی جان وہ سو رہا ہے۔"یشفہ نے زرلش کو پلیٹ پکڑتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے کہو جلدی سے اٹھ جائے دیر تک پڑا سوتا رہتا ہے۔"دادی جان نے تنبیہہ کرتی نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔

سب ناشتہ ختم کر چکے تھے۔۔۔یشفہ وہاں سے اٹھتی اوپر حمزہ کے کمرے میں گئی تھی۔

"حمزہ!"دورازہ ناک کرتی وہ اندر جانے لگی جب پیچھے سے شاہ زر بھی چلا آیا۔

"آپ؟"یشفہ نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔بلیک پینٹ پر ہاف گرے ٹی شرٹ پہنے بالوں کو سیٹ کیے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"میں اٹھادوں حمزہ کو۔"وہ اجازت طلب نظروں سے پوچھتا یشفہ کو پاگل کر رہا تھا۔آج کل اس کی ڈریسنگ چینج ہو گئی تھی۔جو کہ اس پر کافی جچتی بھی تھی۔

"کیا ہوا؟حمزہ کو میں جگادوں؟"یشفہ کے آگے ہاتھ ہلاتے وہ مسکراتے ہوئے اپنا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوال دہرا رہا تھا۔

"ہمم۔۔آپ جگادے۔۔میں چلتی ہوں۔" وہ اس سے نظریں ہٹاتی جانے لگی جب شاہ زر نے اسے آواز دے کر روکا۔

"ایک تو یہ بندہ ہمیشہ پیچھے ہی کیوں آواز لگاتا ہے؟" یشفہ سوچتی ہوئی اسکی جانب مڑی۔

"کہاں چلی؟" شاہ زر کے سوال پر یشفہ نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

"ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ جگادیں گے پھر؟"

"لیکن تم میرے ساتھ آسکتی ہو۔۔" شاہ زر کھسیایا۔

یشفہ کی سمجھ سے باہر تھا یہ شخص۔

یشفہ کندھے اچکاتی اس کے ساتھ ہی اندر آئی تھی۔

مگر حمزہ پورے کمرے میں کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

"حمزہ!" یشفہ نے باتھ روم میں چیک کیا۔۔وہ وہاں بھی نہیں تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاہ زر نے بھی ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔

"کیا پتہ گھر ہی نا ہو؟" شاہ زر نے یشفہ کو کہا تھا۔

"نہیں صبح سے ہم لوگ لاؤنج میں ہیں باہر جاتا تو پتہ چل جاتا۔"

"پھر کہاں جا سکتا ہے۔۔ کسی اور کمرے میں چیک کرتے ہیں۔" شاہ زر نے حل پیش کیا تو یشفہ اس کے ساتھ باہر نکل آئی۔

عنیشا وہاں سے گزر رہی تھی جب یشفہ نے اسے روک کر پوچھا تھا۔

"عنیشا! تمہیں حمزہ کا پتہ ہے کہاں ہے؟"

"وہ تو سویا ہوا ہے نا اپنے کمرے میں۔" عنیشا نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"نہیں ہے اپنے کمرے میں۔" یشفہ نے بتایا۔ شاہ زر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ گھمائی تھی۔

"میں دیکھتی ہوں۔" وہ حمزہ کے کمرے کی طرف چل پڑی۔ یشفہ اور شاہ زر بھی اس کے پیچھے گئے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے کا دروازہ کھولتی عنیشا نے پورے کمرے میں ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی تھی۔ بیڈ شیٹ پر ذرا سی بھی سلوٹ نہیں پڑی تھی۔ عنیشا حیران ہوتی کمرے کے اندر آئی۔

ذہن میں اچانک خیال آتے ہی وہ بیڈ کے پاس آتی نیچے کو جھکی تھی۔

چہرے پر آتی مسکراہٹ کو دباتی ہوئی وہ سیدھی ہوئی۔

"بیڈ کے نیچے ہے۔" وہ ان دونوں کو گردن موڑ کر بتاتی بیٹ شیٹ ہٹاتی نیچے بیٹھی تھی۔

"حمزی! یہاں کیا کر رہے ہو اٹھو۔" بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے وہ چیخی تھی۔ حمزہ ہڑبڑا کر اٹھتا سر پر بیڈ لگا تو فوراً سے واپس لیٹا تھا۔

"کیا ہے یہاں بھی سکون نہیں لینے دیتی تم۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو تھانے دارنی۔"

وہ دبا دبا چلایا۔

"باہر نکلو چھچھوندر۔۔ آج ثابت کر دیا ہے تم نے کہ تم ہو ہی چھچھوندر۔۔ بیڈ کے

نیچے کیا کر رہے ہو؟"عنیشا بھی تنک کر بولی تھی۔یشفہ اور شاہ زر نے ٹھنڈی آہ بھری۔

ان کی لڑائی پھر سے شروع ہو چکی تھی۔

"اس لیے بیڈ پر نہیں سویا کہ صبح جلدی اٹھا دو گے تم لوگ۔۔مگر یہاں بھی چین نہیں لینے دیا۔"حمزہ بھناتا ہوا بیڈ کے نیچے سے برآمد ہوا تھا۔

وہ تینوں اس کے بالوں کو دیکھ کر ہنسے تھے۔

"یہ کوئی جگہ تھی۔۔چلو اب فریش ہو جاؤ دادی جان تمہارا پوچھ رہی ہیں آج بہت کام ہے۔"یشفہ نے اس کے بال مزید بگاڑے جو درمیان سے پہلے ہی کھڑے تھے۔

"ارے شاہ زر بھائی آپ؟آج تو بڑے لوگ آئے ہیں میرے کمرے میں۔"حمزہ نے اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے شوخی سے کہا۔

"نیچے آجاؤ ڈرامے۔۔انتظار کر رہا ہوں۔"شاہ زر ہنستا ہوا بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ نے کہہ دیا بس پانچ منٹ میں نیچے ملوں گا آپ کو۔" سر کو خم دیتا وہ معصومیت سے بولا تھا۔

شاہ زر سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا۔ یشفہ بھی کندھے اچکاتی نکل گئی۔

"عنیش!" عنیشا جانے لگی جبھی حمزہ نے اسے آواز دی۔

عنیشا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا ہے؟"

"یار بس یہی کہنا تھا کہ تھوڑا پیار سے اٹھا لیا کرو۔۔ اتنی بری طرح کون اٹھاتا ہے۔ میں ڈر گیا تھا۔۔" وہ معصومیت سے بولتا عنیشا کو دیکھ رہا تھا۔

"میں اسی طرح اٹھاتی ہوں۔ کوئی مسئلہ ہے؟" جارحانہ انداز میں کہتے وہ اس کے مقابل آئی تھی۔

"میں تو روز ڈر جایا کروں گا شادی کے بعد بھی اگر تم نے ایسے اٹھایا۔" اس کی بات پر عنیشا نے اسے غصے سے گھورا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بکومت۔۔" پتہ نہیں کیوں حمزہ کی بات پر اس کے گال تپے تھے مگر اس دفعہ شرم سے۔۔

حمزہ نے اس کے گالوں کی سرخی کو محظوظ ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ مس عنیشا شرماتی بھی ہیں۔"

اس سے نگاہیں پھیرتی وہ جانے لگی مگر حمزہ کی بات پر وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتی کمرے سے نکل گئی۔

حمزہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتا باتھ روم میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں۔بس تھوڑے بہت کام کرنے رہ گئے تھے۔

مہندی کی ارینجمنٹ ساتھ والی گلی میں ایک بڑا سا پلاٹ تھا وہیں کی گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساری ارینجمنٹس ہال والوں سے کروائی تھی۔

"جلدی تیار ہو جاؤ۔۔دادی جان غصہ کریں گی۔"عنیشا کو ٹیکے سے الجھتے دیکھ کر یشفہ نے ایک نظر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ کر اسے کہا تھا۔

"صبر کر جاؤ بس یہ سیٹ ہو جائے۔۔ورنہ میرا ہیئر سٹائل خراب ہو جائے گا۔"وہ مسلسل ٹیکے کو سیٹ کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"ضحی اور زرلش کہاں پر ہیں؟"عنیشا کو اچانک ان کا خیال آیا تھا۔

"ضحی اپنے کمرے میں ہے اور زرلش بھی اسی کے ساتھ ہو گی۔تم جلدی کرو میں بھی فاریہ کو فون کر دوں کہ وہ لوگ کب تک آ رہے ہیں۔"وہ کمرے سے نکلتی اپنی دھن میں لابی سے گزر رہی تھی جب سامنے سے تیزی سے آتے شاہ زر سے ٹکرائی۔

"سو سوری۔۔"شاہ زر نے فوراً سے ایکسکیوز کیا تھا غلطی بھی اسی کی ہی تھی۔

"آپ کو ہمیشہ مجھ سے ہی ٹکرانا ہوتا ہے۔۔میرے بال سارے خراب کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیئے۔"وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتی پتہ نہیں کس ٹون میں تھی۔

شاہ زر توپل کورک کر اسے دیکھنے لگ گیا۔

وہ رائل بلیو ایمبرائیڈڈ ایمبریلا لہنگا، وائٹ چولی اور کلرفل ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کیے

اس کے سامنے کھڑی تھی۔میک اپ اسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

"اب آپ یوں ہی کھڑے رہے گے ؟راستہ دے۔"وہ خفگی سے منہ بناتی بولی تو

شاہ زر اسکے انداز پر حیران ہوتا سائیڈ پر ہوا تھا۔۔

ہاتھ بے ساختہ دل پر رکھتے اس نے مڑ کر نیچے جاتی یشفہ کو دیکھا تھا۔

گہرے بھورے بالوں کو کھول کر لاسٹ میں کرلز ڈالے ہوئے تھے۔اور درمیان

میں ٹیکہ سجائے وہ شاہ زر کو دیوانہ کر رہی تھی۔

ہر اک پر نظر اٹھنی تھی، ہر اک پہ جی کو مچلنا تھا

اس شہر میں روپ کا کال نہیں، کچھ اور ہے اپنے ساجن میں۔۔

"شیری!"حمزہ نے شہریار کو دور سے آواز لگائی تھی۔

"کیا ہوا حمزہ بھائی؟"وہ بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا۔

"کمپیٹیشن بھول گیا لالے۔۔شاہ زر بھائی کو بلا کر لا۔۔ان لڑکیوں نے چیلنج دیا تھا۔"

وہ ایک نظر سامنے کھڑی عنیشا پر ڈالتا ہوا بولا جو یشفہ کی طرح کا لہنگا پہنے کمال لگ رہی تھی بس عنیشا کا لہنگا ڈارک پنک کلر میں تھا۔

"اچھا انہیں بعد میں دیکھ لینا پہلے تیاری پکڑ لیں۔"شہریار اسکی نظروں کو عنیشا پر محسوس کر کے بولا۔

"ابے موٹے۔۔چل۔"وہ اس کی گردن میں بازو ڈالتا اسے وہاں سے لے گیا۔

ضرار ڈریسنگ کے آگے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا۔ مسکراہٹ تو چہرے سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ضحی کو پورے پندرہ دنوں بعد دیکھے گا اسی بات پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر سی گئی تھی۔ بھوری آنکھوں کی چمک آج کچھ الگ سی تھی۔

برش ڈریسنگ پر رکھتے وہ پرفیوم اٹھاتا اپنے آپ پر کرنے ہی والا تھا جب وہ دونوں بندر چیختے چلاتے اس کے کمرے میں آئے اور آتے ہی اس کے سر پر پارٹی بمپر پھوڑا تھا۔ ضرار اس سب میں ہکا بکا کھڑا رہ گیا کہ یہ ایک دم سے ہوا کیا ہے۔

"شادی مبارک ہو۔۔!" خوشی سے چیختے ہی ساتھ ہی حمزہ اور شہریار نے اس پر سنو سپرے کیا تھا جو انہوں نے اپنے ہاتھ کے پیچھے چھپائے ہوئے تھے۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ ضرار سنبھل نہیں سکا اور اب اس کے منہ اور بال سنو سپرے سے بھر گئے تھے۔

"بغیر توں یہ کون سا طریقہ ہے شادی کی مبارکباد دینے کا؟" وہ ڈریسنگ کے دراز سے ٹشو نکالتا چیخ ہی پڑا۔

ایک نظر اپنے آف وائٹ کرتے پر ڈالی جو خراب ہو گیا تھا۔

"یہ میرا اپنا ایجاد کردہ طریقہ ہے ابھی تو ابٹن لگنا رہتا ہے اور تیل بھی تو لگانا ہے اپنے بھائی کو۔" حمزہ نے آنکھ دبا کر ہنستے ہوئے شہریار کے ہاتھ پر تالی ماری۔

"تو نہیں بچتا مجھ سے۔۔" ضرار کو اپنی طرف خطرناک تاثرات سے بڑھتا دیکھ کر حمزہ اور شہریار نے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

"روک جاؤ کمینوں۔۔" ضرار پورے گھر میں پیچھے پیچھے اور وہ لوگ آگے آگے تھے۔

"معاف کر دو۔۔ زی بھائی۔"

"آئندہ کبھی نہیں کریں گے آج چھوڑ دیں۔۔ آج تو آپ کی شادی ہے۔۔"

"ابے آج مہندی ہے۔" حمزہ نے شہریار کے ساتھ بھاگتے ہوئے اسے ٹوکا جو

دونوں دہائیاں دے رہے تھے۔

"زی بھابھی کے لیے معاف کر دے بھائی۔" حمزہ نے رک کر پھولا سانس بحال کرتے ضرار کے آگے جوڑے تھے۔ شہریار بھی رکا اپنا سانس ہموار کرنے لگا۔

"اوئے ضرار یہ کیا سفید بلا بنا ہوا ہے؟" شاہ زر ہنستا ہوا اس طرف آیا تھا۔ وہ لاؤنج میں کھڑے تھے۔ ضرار کی بھوری آنکھوں کی وجہ سے وہ اسے بلا کہہ رہا تھا۔

"یہ ابھی خونخوار بلا بھی بنے ہوئے تھے۔۔ شکر ہم بچ گئے۔" شہریار نے شاہ زر کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"چلو ایک سیلفی تو بنتی ہے۔" حمزہ فوراً سے چہک کر بولا تو ضرار نے اسے گھورا تھا مگر وہ بنا اثر لیئے فرنٹ کیمرہ کھولے آگے آیا تھا۔

شاہ زر، ضرار کے کندھے میں ہاتھ ڈالے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اور ضرار کی دوسری سائیڈ پر شہریار تھا۔

"زی بھائی آپ کی شادی ہے لیکن لگ نہیں رہا تھوڑا ہنس لیں۔" ضرار کو منہ کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زاویے بگاڑتے دیکھ کر حمزہ نے کہا تو شاہ زر کے اشارہ کرنے پر وہ مسکرا دیا۔

"میرے بغیر سیلفی۔۔!" ابھی وہ سیلفی لیتے فرخ مسکرا کر کہتا ان تک آیا مگر ضرار کی شکل دیکھ کر اس کی ہنسی نکل گئی۔

"یہ چیز کہاں سے اٹھا کر لائے ہو؟" اس کے کہنے پر سب کا قہقہہ چھوٹا۔

"ہمارے ہاں دولہے ایسے ہی تیار ہوتے ہیں۔" حمزہ نے دانت نکوستے ہوئے کہا مگر ضرار کو دیکھتے ہی سب نے ہنسی دبائی سر پر پارٹی بمپر کی ٹکریاں پڑی تھیں اور سنو سپرے سارے بالوں اور منہ پر لگا ہوا تھا۔۔ کپڑے بھی آدھے خراب ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مڑا جلدی سے سیلفی لے لو۔۔ اگر کسی نے زی بھائی کو دیکھ لی تو اچھا نہیں ہو گی۔" پاس سے زرلش کو گزرتے دیکھ کر حمزہ نے جملہ کسا تھا۔

سب ہنسے تھے۔۔ بس وہی پل تھا جب حمزہ نے سیلفی لی تھی۔ زرلش نے سنا نہیں تھا تبھی وہ کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

ضرار نے کرتے کے اوپر گرین پرنٹڈ ڈواسکٹ پہن لی تھی جس سے سنو سپرے کے داغ چھپ گئے تھے۔

حمزہ، شہریار اور فرخ نے ڈھول کی تھاپ کے ساتھ خوب بھنگڑے ڈالے تھے۔

ضرار نے شاہ زر کو کہا مگر وہ نہیں مانا۔

"ارے شاہ زر بھائی آپ کے دوست کی شادی ہے۔ تھوڑے سے بھنگڑے تو بنتے ہیں۔" حمزہ نے شاہ زر کو اپنے ساتھ زبردستی کھینچا تھا۔

ان لوگوں کے کہنے پر شاہ زر بھی کف فولڈ کرتا آگیا آیا۔ اس نے تھوڑے بہت بھنگڑے ڈالے تھے۔

پھر وہ سب ضرار کو اسٹیج تک لائے تھے۔

ان کے آتے ہی ایک شور سا مچ گیا تھا۔

فاریہ نے فرخ کی طرف ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی تھی مگر فرخ نے اپنے آپ پر پہرے بٹھائے ہوئے تھے ورنہ نظریں ہٹنے سے انکاری تھیں۔

فاریہ نے بھی یشفہ اور عنیشا کی طرح سیم تھیم کا اورنج لہنگا پہنا ہوا تھا جس میں وہ بالکل موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔

حمزہ نے سب کے کہنے کے باوجود واسکٹ نہیں پہنی تھی بلیک کرتے کے ساتھ گلے میں اجرک کی شال ڈالے وہ دولہے سے بھی منفرد لگ رہا تھا۔

البتہ شاہ زر، شہریار اور فرخ نے وائٹ کرتے پر واسکٹ پہن رکھی تھی۔۔شاہ زر کی واسکٹ کا کلر بھی اتفاق سے رائل بلیو ہی تھا۔

"جلدی سے زی بھابھی کو لے آؤ لڑکیوں۔۔ہمارے دلہا بھائی بے چین ہوئے جا رہے ہیں۔"حمزہ اور شہریار نے ضرار کے ہلکی آواز میں پوچھے گئے سوال پر اونچی آواز میں ہانک لگائی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ضرار صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

"ٹک کر بیٹھ جا۔۔تیری بھی باری آئے گی۔۔تب تیرے سے سارے بدلے لونگا۔"ضرار کی بات پر حمزہ نے سامنے مسکرا کر سامنے دیکھتے بال سنوارے تھے۔

"موسٹ ویلکم۔"کھلے دل سے کہتا وہ سٹیج سے نیچے اترنے لگا جب وہ لوگ ضحی کو لاتی دکھائی دیں۔

ضرار نے سر اٹھا کر دیکھا مگر یہ کیا؟

ضحی کا گھونگھٹ ڈالا ہوا تھا۔

"اب دیکھ کیا رہا ہے اٹھ جا۔"شاہ زر کی آواز پر ضرار ہوش میں آتا اٹھ کھڑا ہوا۔ ضحی کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ضحی نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا اور اسٹیج پر آ کر بیٹھ گئی۔

"یہ گھونگھٹ کیسا؟"وہ الجھا۔

ضحی ہولے سے مسکرائی۔

"یہ گھونگھٹ نہیں اٹھے گا۔"یشفہ نے ضرار کو کہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر کیوں۔۔پہلے پندرہ دن کم تھے۔۔اب مہندی پر بھی یہ تماشے یاد آرہے ہیں؟"ضرار کو غصہ آنے لگا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن ایک شرط پر یہ گھنگھٹ اٹھائے گے؟"عنیشا نے جلدی سے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو فاریہ اور یشفہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"مگر۔۔؟"وہ کچھ کہتی عنیشا نے انہیں چپ رہنے کو کہا۔

"کیسی شرط؟"جہاں عنیشا ہو وہاں حمزہ نہ ہو۔۔ایسا کب ہوا تھا سو حمزہ بھی کود آیا۔

"وہ یہ کہ پہلے زی بھائی اپنی ساری بہنوں کو نیگ دیں پھر ہم ضحی کا گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت دے دیں گے۔"

www.novelsclubb.com

عنیشا کی ڈیمانڈ پر ضرار کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ مہندی پر نیگ کون لیتا ہے؟"ضرار فوراً سے بولا۔

اس کی جیب میں ابھی اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔

"نہیں دینے تو یہ ایسے ہی رہے گی سارے فنکشن میں۔"فاریہ نے بھی مسکرا کر کہا

تھا۔

"یار یہ زیادتی ہے۔۔بیوی ہے وہ میری۔"ضرار نے جتا کر کہا۔

"لیکن پہلے میری بہن ہے۔۔سو بیس ہزار روپے دیں دے۔"عنیشا کے کہنے پر حمزہ اپنے کرتے کی بازو چڑھاتا آگے ہوا تھا۔

"اتنا مانگنے کا شوق ہو رہا ہے تو کسی چوک پر جا کر کھڑی ہو جاؤ ساری۔"اس کی بات پر لڑکیوں کی آنکھوں میں چنگاریاں جل اٹھیں۔

"تم تو پیچھے رہو چھچھوندر۔۔تم سے نہیں مانگے۔۔تم سے امید بھی نہیں ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں دے تو دوں لیکن بیس ہزار بہت زیادہ ہیں میرے پاس ابھی اتنے نہیں ہیں۔"حمزہ اور عنیشا کے لڑائی کے امکانات پر ضرار نے بات ختم کرتے ہوئے آخر میں بے بسی سے کہا۔

"کتنے ہیں آپ کے پاس؟"یشفہ کے پوچھنے پر شاہ زر نے جیب سے کچھ پیسے نکالے۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ضرار یہ پانچ ہزار پکڑ۔۔باقی یہ فرخ کے اور اپنے ملا کر یہ دے ان کو اور فارغ کر۔" شاہ زر کے کہنے پر یشفہ نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔

شاہ زر کے دیکھتے ہی نخوت سے منہ پھیر لیا۔

ضرار نے انہیں پیسے دیے تو انہوں نے ضحی کا گھونگھٹ ہٹا دیا۔۔

ضرار نے جیسے سکون کا سانس لیا تھا۔

"ابے بیٹھ جا اب۔۔بات ختم ہو گئی ہے۔" حمزہ کو آستینیں چڑھائے کھڑا دیکھ کر ضرار نے اسے بیٹھنے کا کہا تھا۔

"ابھی سے بیٹھ جاؤں اور ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔" وہ اسے کہتا شہریار کو لیے اسٹیج سے نیچے اتر گیا۔

شاہ زر بھی ایکسکیوز کرتا وہاں سے چلا گیا۔

اسٹیج پر اب صرف ضحی اور ضرار ہی رہ گئے تھے۔

"تمہیں اتنے دنوں بعد دیکھا ہے۔۔یقین نہیں آرہا کہ تم میرے ساتھ بیٹھی ہو۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ضرار نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔ ضحی ہولے سے مسکرائی۔

وہ گرین کلر کی چولی اور کامدار گھیرے والا گرین اور ڈل گولڈن کے امتزاج کا لہنگا پہنے نفیس سے میک اپ کے ساتھ غضب ڈھا رہی تھی۔

"ضحی تم خوش ہو؟" نجانے دل میں کیا سمائی وہ یہ سوال کر بیٹھا۔

"ہمم۔" مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

ضرار کے اندر تک اطمینان اترا تھا۔

"ایسے نہیں دیکھیں کسی نے دیکھ لیا پھر خوب ریکارڈ لگائے گے آپ کا؟" ضرار کو اپنی طرف مسلسل دیکھتا پا کر وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔

ضرار محظوظ ہوا تھا۔

تبھی ایک شور سا اٹھا تھا۔

تمام لائٹس آف کر دی گئیں تھی۔

سب کی نظریں انٹرنس پر اٹھی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسی وقت سپورٹ لائٹس چلیں۔۔

دھواں سا نمودار ہوا اور پھر اس دھواں میں سے تین لوگوں کے ہیولے واضح ہوئے۔۔وہ کوئی اور نہیں حمزہ، شہریار اور فرخ تھے۔جو شان سے چلتے ہوئے مسکراتے ہوئے اسی طرف آرہے تھے۔

ریمپ سے ہوتے ہوئے درمیان میں ڈانس فلور بنایا گیا تھا اس پر آٹھہرے تھے۔۔

ایک دم ہی تمام لائس جل اٹھیں۔۔ان کے چہرے واضح ہوئے تھے۔

انہوں نے میوزک کے بجتے ہی ڈانس شروع کر دیا تھا۔وہ تینوں کمال مہارت سے ایک ایک سٹیپ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے دس گانوں کے میش اپ پر ڈانس کیا تھا اور گانے ختم ہوتے ہی فرخ اور شہریار وہاں سے ہٹے تھے۔۔حمزہ کو بھی ہٹ جانا چاہیئے تھا مگر پتہ نہیں وہ کھڑا رہا۔

"یہ اب کیا کرنے والا ہے؟"فرخ نے سائیڈ کی میز پر شہریار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔اب تو لڑکیوں کی باری ہے ناں؟"شہریار کو بھی اچنبھا ہوا تھا۔

تبھی پیچھے سے کہیں لڑکیاں نکل کر آئیں تھیں۔۔ہاتھ میں بڑے بڑے مہندی کے ٹوکرے پکڑے وہ چلتی ہوئی فلور تک آئیں اور ٹوکرے ایک سائیڈ پر کیے ایک ترتیب سے جا کر کھڑی ہوئی تھیں۔

میوزک شروع ہونے پر انہوں نے گھومنا شروع کیا وہ اسٹیکس پکڑے لڈی ڈال رہی تھیں۔جب حمزہ بھی کہیں ان کے بیچ آیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"عنیشا نے ایک لائن میں کھڑے ہوتے ہوئے اس سے آہستہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

گانے کے بول پر وہ اسٹیپس بھی باقیوں جیسے کر رہی تھی۔

ضحی اور ضرار مسکراتے ہوئے ان کی پرفارمنس دیکھ رہے تھے جو ہلکا پھلکا سا ڈانس ہی کر رہی تھیں۔لڑکیاں تھیں زیادہ کسی نے کرنے ہی نہیں دینا تھا۔تبھی انہوں نے تھوڑا ہی کرنا تھا۔

حمزہ کو اگنور کیے وہ پھر سے ان کے ساتھ لگ گئی۔ مگر وہ ان کے بیچ میں جھومتا ہوا آ کر سب خراب کر رہا تھا۔

"باز آجاؤ حمزہ!" یشفہ دباد باچلائی۔

لیکن سب انجوائے کر رہے تھے۔

تبھی گانا بدلا تھا۔۔۔

"لڑکے اورے لڑکے کہاں سے آیا ہے رے تو۔۔۔

پیارا ہے شکل سے عقل کا مارا ہے رے تو۔۔۔" گانے کے بول پر سب نے حمزہ کو اپنے ساتھ گھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ بھی ان کا پورا ساتھ دے رہا تھا۔

فرخ شہریار نے بھرپور ہوٹنگ کر کے حمزہ کا جوش بڑھایا تھا۔

مگر حمزہ کے اشارہ کرنے پر وہ بھی فلور پر بھاگے چلے آئے۔

دو حصوں میں گروہ بٹ گئے تھے۔

"ہائے جل گئی ہاں جل گئی

میری باتوں سے تو جل گئی۔۔۔

ہاں کھل گئی تجھے کھل گئی

میری بے پرواہی کھل گئی۔۔

وہ تینوں بھی ڈانس کر رہے تھے۔

ان سب کے میدان میں اتر آنے سے ضرار نے بھی وہی بیٹھے سیٹی بجائی تھی۔

ضحی نے ضرار کو حیرانی سے دیکھا۔۔

"محترمہ کس کھیت کی مولی ہے تو ذرا بتا

گانے کے بول پر حمزہ نے عنیشا کی طرف تھوڑا جھک کر کہا تو عنیشا نے اسے اپنے

دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

اور پیچھے ہوئی۔۔

"ٹی وی پہ بریکنگ نیوز ہائے رے میرا گھاگرا

www.novelsclubb.com

بغداد سے لے کر دلی و یا آگرہ

وہیں ڈانس ختم ہوا تھا۔۔سب نے زور و شور سے تالیاں بجائی تھیں۔۔

ان سب میں شاہ زر نہیں تھا۔۔نجانے وہ کدھر تھا۔

"یہ جو تم نے بیچ میں آکر ہمارا ڈانس خراب کیا ہے ناں اس کا بدلہ بعد میں لوں گی تم سے۔۔۔"عنیشا حمزہ کے کان میں چیخی تھی۔

"آہستہ بولا کرو کتنی بار منع کیا ہے۔"حمزہ نے کانوں میں انگلیاں گھسائی تھیں۔

تھوڑی دیر میں دادی جان بھی اسٹیج پر آئی تھیں۔۔سب بڑے بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔فنکشن شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی بہت رسموں کے بعد کھانا کھایا گیا تھا۔۔

ینگ پارٹی سارے تھکے ہارے ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔شاہ زر اور حمزہ نے ہی مرد حضرات کے ساتھ مل کر سارے انتظام سنبھالے تھے۔

"شاہ زر بھائی آپ کہاں تھے ہماری پرفارمینس کے وقت۔میں نے تو آج فلور پر

آگ لگادی تھی۔"

حمزہ کے شوخی سے کہنے پر شاہ زر مسکرایا۔

"بس اسی آگ کو بجھانے کے انتظامات کر رہا تھا۔" اس کی بات پر سب کی دبی دبی ہنسی چھوٹی تھی۔

"ویسے ڈانس تو آپ کو بھی کرنا چاہیے تھا۔" شہریار کے کہنے پر اس نے ایک غیر ارادہ سی نظر یشفہ پر ڈالی تھی۔ جو اپنے بال آگے کو کیے بے نیاز سی بیٹھی تھی۔

"لیکن ہمارا ڈانس یہاں کسی سے برداشت نہیں ہونا تھا۔" ذو معنی انداز میں وہ آرام سے بولا تھا۔ یشفہ نے اس کی بات پر بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔ اس کی نظروں میں اس وقت کچھ عجیب سی چمک تھی کہ اس نے گھبرا کر نظریں پلٹ لیں۔

"ارے زرلش صاحبہ۔۔ آپ؟ آیئے نا یہاں ہمارے پاس ساتھ بیٹھ جائے۔"

حمزہ نے عنیشا کے ساتھ خالی پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"مڑا ہم کو دادی جان سے ملنا ہے۔" وہ عام سے انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی حمزہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی کندھے اچکا دیئے۔

تھوڑی دیر تک وہ سب لوگ اندر آ گئے تھے۔

"چائے ملے گی۔۔"حمزہ نے کچن کی طرف دیکھ کر ہانک لگائی تھی۔

"لڑکیوں چائے بن رہی ہے یا کل بارات کے لیے دیگیں بنانے بیٹھ گئی ہو؟"حمزہ کے کہنے پر یشفہ اور فاریہ چائے کی ٹرالی لیے جلدی سے باہر آئی تھیں۔ورنہ اس جن نے اندر کچن میں ہی پہنچ جانا تھا۔عنیشا اور زرلش شاید کمرے میں ضحی کے ساتھ تھیں۔

یشفہ نے ایک نگاہ اٹھا کر لاؤنج میں دیکھا ضرار حمزہ شہریار اور فرخ بیٹھے تھے۔۔

"یہ شاہ زر کہاں ہوتا ہے؟"

مگر پھر سر جھٹکتی انہیں چائے سرو کی۔۔سب بڑے سونے چلے گئے تھے۔

"جلدی سے باقیوں کو بھی بلا لو انتا کشری کھیلتے ہیں۔۔مجھے تو نیند نہیں آ رہی۔۔"

حمزہ کے کہنے پر سب نے حامی بھری تھی۔

"مڑا آج تم بہت پیاری لگ رہا تھا۔" زرلش نے ضحی کو دیکھ کر کہا تھا۔۔وہ گلابی گالوں والی لڑکی خود بھی اپنے بلوچی لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس کی تعریف پر ضحی مسکرائی۔

"تم لوگ باتیں کرو میں نیچے یشفہ اور فاریہ کو دیکھ آؤ۔" وہ ایزی سے کپڑوں میں کافی حد تک فریش ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمرے سے نکلتے ہی اسے شاہ زرد کھائی دیا جبھی وہ موقع دیکھتے ہی تیزی سے اسکی طرف آئی تھی۔

"شاہ زر بھائی!" اس کی آواز پر شاہ زر نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"عنیشا تم؟" شاہ زر کا حیران ہونا بنتا تھا آج تک اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ عنیشا نے

کبھی اسے خود سے بات کی ہو یا سیدھے منہ بولی تھی۔

"وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی بہت ضروری۔"عنیشا کو بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح بات کرے ہمت کر تو لی تھی مگر اب مشکل لگ رہا تھا۔

"جی کرو میں سن رہا ہوں۔"آس پاس کوئی نہیں تھا اس لیے وہ ایزیلی بات کر سکتے تھے۔

"ایک بات آپ مجھے سچ سچ بتائی وعدہ کریں جھوٹ نہیں بولے گے؟"عنیشا نے بات کا آغاز کیا۔

شاہ زر الجھا۔

www.novelsclubb.com

"وعدہ۔۔"کچھ لمحوں میں ہی بول دیا۔

"یشفہ کو پسند کرتے ہیں تو زرلش سے کیوں شادی کرنے کا کہہ رہے ہیں؟"اس کے اتنے ڈائیریکٹ سوال پر شاہ زر ششدر رہ گیا۔

عنیشا نے کتنی ہی دفعہ آج کے فنکشن میں اس کی چوری پکڑی تھی۔۔وہ پوری

محویت سے یشفہ کو دیکھ رہا ہوتا تھا۔

"آپ مجھے بہن سمجھ کر بتادیں۔۔میں کسی کو نہیں بتاؤں گی؟"عنیشا کے دوبارہ سے کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔جو کبھی بھی اپنے ارادوں کی دوسرے پر بھنک نہیں پڑنے دیتا تھا۔۔لیکن یشفہ کو دیکھ کر اتنا بے خود ہو جاتا تھا کہ آس پاس کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔

شاہ زر نے لمحوں کے توقف کے بات اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا اور سر جھکا لیا۔

عنیشا کی تو آنکھیں چمک گئیں۔۔

"سچی؟؟"وہ تو چیخ اٹھی۔

"آہستہ بولو۔۔"شاہ زر اس کے چیخنے پر گڑبڑایا۔

عنیشا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"اوسوری۔۔میں ایکسائیڈڈ ہو گئی تھی۔۔پھر کب بتا رہے ہیں اسے؟"وہ شوخ ہوئی تو شاہ زر نے اسے دیکھا۔

"کیا ہمت تھی!" وہ داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

"بہت جلد۔" اس کے ہولے سے کہنے پر عنیشا کے چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ آئی۔

"اوئے ہوئے۔۔"

"اچھا لیکن تم کسی کو بتانا مت۔۔ نانو جان سے وعدہ کیا ہے ان کی لاڈلی کو مناؤں گا تبھی وہ میری شادی کا کہے گی۔" شاہ زر نے اسے سمجھایا۔

"ارے آپ بے فکر رہے میں کسی کو نہیں بتاتی لیکن یہ بتائیں پھر زرلش والا کیا سین ہے؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری دوست کو تھوڑا سا جیلس کرنا تھا بس۔" بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ کھسیایا۔

"بیسٹ آف لک۔" وہ مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔ شاہ زر نے سکھ کا سانس لیا اور آگے بڑھ گیا۔

"سن رے سجنیا۔۔ تیرے سنگ دنیا

سن رے سجنیا۔۔تیرے سنگ دنیا

ایسے جیسے ہر سو بہار ہے

جیا نہیں جائے رے۔۔ تم بن ہائے رے

تم سے ہی ہم کو پیار ہے۔"

حمزہ سر دھنے گانا گا رہا تھا

"بس کر بے اب ان کی باری ہے۔۔"اس کو مگن دیکھ کر فرخ نے اسے ٹھوکا مارا۔

"اوہاں۔۔ چلو بھئی لڑکیوں اب تم لوگوں کی باری۔۔"

یے سے۔۔"ان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر شاہ زر نے انہیں کہا۔

وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ دل عاشیقانہ۔۔۔یہ دل عاشیقانہ!!

دل جلوں کا ہے یہ ٹھکانہ

یہ محبت کا ہے دیوانہ

آ کے اس میں پھر تم نہ جانا۔۔ہو۔۔"

عنیشا کے شروع ہوتے ہی فاریہ یشفہ اور زرلش نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

"اوکے "و" سے۔"حمزہ نے سب کو دیکھا تھا۔

وہ لاؤنج کے کارپٹ پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"وہ میرے سامنے بیٹھی ہے مگر

اس سے کچھ بات نہ ہو پائی ہے

میں اشارہ بھی اگر کرتا ہوں

اس میں ہم دونوں کی رسوائی ہے

دل کا عالم میں کیا بتاؤں تجھے

www.novelsclubb.com

دل کا عالم میں کیا بتاؤں تجھے

وہ تو ہونٹوں سے کچھ بھی کہتی نہیں

اس کی آنکھوں میں ایک کہانی ہے

اس کہانی میں نام ہے میرا

مجھ پر قدرت کی مہربانی ہے۔۔

"اوئے بس کر جاؤ۔۔ کیا پورا گاؤ گے؟"

شاہ زر اور ضرار نے ہی ان کو روکا تھا جو فرخ کے پیچھے لگ کر گا رہے تھے۔

فرخ کے گانے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ حمزہ اور شہریار تو بعد میں

اس کے ساتھ شروع ہوئے تھے۔

"مڑا تم ایس پی بھی گانا گا لیتی ہو؟" زرلش قدرے حیرت سے بولی۔

"مڑا یہ ایس پی سب کر لیتی ہے۔" حمزہ کی شوخ مسکراہٹ پر سب ہنسے تھے۔۔ مگر

حمزہ تو کیا سب ہی جانتے تھے وہ فاریہ کے لیے تھا جو اس کے سامنے ہی تو بیٹھی اس کا

چین لوٹ رہی تھی۔فاریہ کے گال دہکنے لگے تھے۔

"پھر سے یے۔۔"یشفہ نے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ام کو آتی ہے یے سے گانا۔"زرلش جوش میں بولی تو سب نے اسے گانے کو کہا۔

"یاقربان۔۔یاقربان۔۔

بن کے میر اپروانہ آئے گا اکبر خانہ

کہہ دو نگی دلبر جاناں۔پخیر اغلے۔۔۔

یاقربان۔۔یاقربان۔۔"

اس کی گانے پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تھی جب کہ ان سب کے دیکھنے پر وہ جھنپ گئی۔

"ن سے۔۔"لڑکیوں نے جیسے چیلنج کیا تھا۔

حمزہ کے دماغ میں فوراً سے ایک گانا آیا تھا۔

"نام کیا ہے؟

پیار کا مارا۔۔حمزہ اور شہریار فل ڈرامہ بھی لگا رہے تھے۔

گھر کا پتہ دو؟

دل ہے تمہارا۔۔حمزہ لب دانتوں میں دبائے ایک لائن گاتا دوسری شہریار گاتا۔

کرتے کیا ہو؟

تم سے پیار۔۔"شہریار کے کہنے پر سب کی ہنسی نکلی تھی۔

"بس موٹو بیٹھ جا۔۔کافی ہے کچھ اور ہی نہ منہ سے نکل جائے۔"ضرار نے اسے بٹھایا جو حمزہ کے ساتھ کھڑا اداکاری کے جوہر بھی ساتھ دکھانا شروع ہو چکا تھا۔

کافی دیر تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔آخر میں کھیل برابر کا جیتے۔۔سب کے پاس ایک سے بڑھ کر ایک گانے تھے۔۔

اگلا دن بہت زیادہ مصروفیات لیے آیا تھا۔ مگر یہاں لڑکے ابھی تک پڑے سو رہے تھے۔

"کوئی ان نالائقوں کو بھی جا کر اٹھائے۔" سائرہ کے کہنے پر شاہ زر نے سر ہلایا اور کمرے میں انہیں اٹھانے چلا گیا۔

"اٹھ جاؤ بھائیوں۔۔ صبح ہو گئی ہے۔" وہ کمرے میں آتا بولا مگر کسی چیز سے ٹکرایا۔ لائٹس آن کی تو پتہ چلا وہ شہریار تھا جس کی ایک ٹانگ میٹرس پر اور دوسری زمین پر تھی خود بھی وہ زمین پر ہی پڑا سو رہا تھا۔ اس میٹرس پر شاہ زر سویا تھا۔

"اوئے موٹو۔۔ اٹھ جا۔" شاہ زر نے جھک کر سب سے پہلے اسے اٹھایا۔

"شاہ زر بھائی آپ تو موٹو مت کہو۔" وہ خفگی سے منہ پھلائے ایک ہی بار میں اٹھ بیٹھا۔

"ارے میں تو صوفے پر سویا تھا ناں؟" پوری طرح نیند سے جاگتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو زمین پر پایا تو بول اٹھا۔

شاہ زر سر جھٹکتا بیڈ کی طرف آیا تھا جہاں وہ تینوں ایک دوسرے کے اوپر نیچے سو رہے تھے۔

فرخ اوندھے منہ سویا تھا ایک بازو حمزہ کے اوپر اور دوسری بیڈ سے نیچے کو لٹک رہی تھی۔

حمزہ کی ایک بازو پر ضرار کے پاؤں آ رہے تھے۔

اور ضرار کی ایک ٹانگ پر حمزہ کا سر تھا۔

کمفرٹر آدھا ضرار کے اوپر تھا اور باقی کا زمین کی زینت بنا ہوا تھا۔

شاہ زر کو کچھ لمحے لگے سمجھنے میں کہ وہ آخر سوئے کس طرح ہوئے ہیں کس کا بازو اور کس کی ٹانگ؟

اٹھ جاؤ تم سب بارہ بجنے کو آ گئے ہیں۔۔!" شاہ زر نے فرخ کی بازو حمزہ پر سے ہٹائی۔۔

فرخ تھوڑا سا کسمسایا مگر سیدھا ہوتا پھر سے لیٹ گیا۔

"یار نانو جان اپنے جلالی روپ میں آ گئیں تو خود اٹھانے آ جائیں گی۔"اس کی دھمکی پر ضرار نے آنکھیں کھول ہی دی تھیں۔

"یار تو بھی سو جا چپ کر کے۔۔ہمیں بھی سو لینے دے۔"بھاری خمار آلود آواز میں کہتے وہ پھر سے آنکھیں موند گیا۔

"اٹھ جاؤ کمینوں۔۔مجھے بھی ڈانٹ پڑاؤ گے۔"شاہ زر نے اب کے ان کو باری باری جھنجھوڑ ڈالا۔

"ہاں کون ہے بے۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔"حمزہ سینہ ٹھوک کر بولتا اٹھ بیٹھا تھا۔

"ہوش میں آ۔۔حمزہ؟؟"فرخ نے اسے پوری طرح ہلا ڈالا تھا۔

حمزہ ہڑ بڑا کر آنکھیں کھولتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"چل اٹھ ڈرامے کم کر اپنے۔۔"ضرار اسے کہتا خود بھی اٹھ گیا۔شہریار تو اٹھ کر کب سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک وہ لوگ بھی فریش ہو کر نیچے پہنچ گئے تھے۔

"بہت جلدی اٹھ گئے؟" دادی جان کی آواز پر حمزہ مسکراتا ہوا ان تک آیا۔

"دادی جان بھائی کی شادی تھی جلدی اٹھنا پڑا۔" کوئی اثر لیئے بغیر کہا گیا۔ سب کی دبی دبی ہنسی نکلی۔

"جلدی سے اب تیار ہو جاؤ۔۔ زرلش کے دادا آرہے ہیں۔" دادی جان کے کہنے پر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا مگر حمزہ کے دماغ میں سوال اٹھا تھا۔

"دادی جان۔۔ وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ تو پٹھان نہیں ہیں پھر یہ زرلش کیسے پٹھان ہوئی؟"

اس کے سوال پر سب نے ہی دادی جان کو دیکھا تھا بات تو بالکل ٹھیک تھی۔

"میرے بھائی کی بہو مطلب زرلش کی ماں جو ہے وہ پٹھان ہے اسی لیے وہ بھی بالکل اپنی ماں جیسی ہے۔" ان کے جواب دینے پر حمزہ نے سمجھ داری سے سر ہلایا۔

"دادی جان میرے لیے بھی کوئی پٹھانی لے آتی آپ؟" انداز سراسر عنیشا کو چڑانے والا تھا۔

"چپ کراب جو ہے جیسی ہے تیری ہے۔۔آج ہی تم لوگوں کی منگنی کی بات کرتی ہوں۔"حمزہ کو ڈپٹتی انہوں نے عنیشا کو ساتھ لگایا تھا جب کہ عنیشا نے اسے دیکھ کر انگارے چبائے تھے۔

شاہ زر وہاں سے ہوتا کچن کی طرف آنے لگا تھا جب سعد کی آواز پر رک گیا۔

"یشفہ سوری۔۔میں نے کبھی کچھ غلط کیا ہو تمہارے ساتھ اور یقین کرو تم میرے ساتھ بالکل سوٹ نہیں کرتی۔میں تو بس ممی کے کہنے پر تم سے شادی کرنے والا تھا۔ورنہ مجھے کوئی دلچسپی نہیں تم میں شروع سے۔۔وہ تو تم میرے کام میں اکثر ٹانگ اڑاتی تھی تو مجھے برا لگتا تھا۔"وہ شاید یشفہ سے ایکسکیوز کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے سعد بھائی۔۔میں نے آپ کو معاف کیا۔۔بس آپ خیال رکھا کریں آپ کی بھی ایک عدد بہن ہے۔"نارمل سے انداز میں وہ اسے کہہ رہی تھی جبھی شاہ زر بھی چلا آیا۔

"چائے مل سکتی ہے؟"اس کی آواز پر سعد اور یشفہ دونوں پلٹے تھے۔سعد فوراً سے

سمائل پاس کرتا وہاں سے کھسکا تھا۔

"جی بیٹھیں۔" وہ کرسی کی طرف اشارہ کرتی پین میں مزید ایک کپ کے لیے دودھ ڈالنے لگ گئی۔

"کل رات زرلش کو دیکھا تھا؟ پیاری لگ رہی تھی وہ۔" شاہ زر کی بات پر یشفہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اتنے میں عنیشا بھی چلتی ہوئی ادھر آئی تو شاہ زر کو معنی خیزی سے دیکھا مگر شاہ زر نے کندھے اچکا دیئے۔یشفہ کی پشت ان لوگوں کی طرف تھی۔

"شاہ زر بھائی! آپ نے کل جو گفٹ لیا تھا وہ کب دینا ہے زرلش کو؟" عنیشا نے سوال شاہ زر سے کیا مگر وہ دیکھ یشفہ کو رہی تھی۔

"تمہیں بتا کر نہیں دینا جب مرضی دوں۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"انتہائی روکھے بندے ہیں آپ۔" عنیشا ناک چڑھا کر بولی۔

"شادی کے دن پوچھنا اپنی بھابھی سے۔۔کتنا روکھا ہوں میں۔" معنی خیز انداز میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہتے وہ یشفہ کی بات کر رہا تھا۔عنیشا کی ہنسی پر یشفہ کا دل کیا سر پھوڑ دے دونوں کا۔۔شرم نام کہ چیز ہی نہیں ہے۔

"امریکا کا اثر ہو گیا ہے آپ کو۔"عنیشا کی بجائے یشفہ تنک کر کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

پیچھے شاہ زر اور عنیشا کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اب مزید ناراض کر دیا آپ نے ہماری بنو کو۔"عنیشا نے اس کے جاتے ہی کہا تھا۔

"ڈونٹ وری منا بھی لوں گا۔"شاہ زر پورے اعتماد سے کہہ رہا تھا۔

آج سب جلدی ہی تیار ہو گئے تھے۔عنیشا آج لڑکیوں والی کی سائیڈ سے جنید

صاحب کی فیملی کے ساتھ جا چکی تھی۔دادی جان اور افتخار صاحب (زرلش کے دادا) بھی زمان صاحب کی فیملی کے ساتھ میرج ہال کے لیے نکل گئے تھے۔

بس سہیل صاحب کی فیملی رہتی تھی۔یشفہ ضحی کے ساتھ پارلر چلی گئی تھی اس لیے لیٹ ہو گئی تھی۔

بالوں کا سٹائل اس نے بھی پارلر سے بنوایا تھا مگر تیار خود ہوئی تھی۔اور اب اسی میں دیر لگ رہی تھی۔

"کہا بھی تھا اس لڑکی کو کہ پارلر سے ہی تیار ہو آتی مگر میری سنتی کب ہے۔" سائرہ بیگم کو غصہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مامی آپ لوگوں کو دیر ہو رہی ہے آپ لوگ چلے جائیں میں لے آؤں گا یشفہ کو۔۔ اور پھر فاریہ بھی تو ساتھ میں ہے۔" شاہ زر نے انہیں تسلی دی تھی۔ سہیل صاحب کو یہی بہتر لگا کیونکہ وہ لیٹ ہو رہے تھے۔

شاہ زر گھر کا ہی بچہ تھا اس لیے انہیں اس کی طرف سے کوئی بھی پریشانی نہیں تھی۔

وہ لوگ اسے گھر کی چابیاں تھماتے نکل گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد شاہ زر نے اوپر اس کے کمرے کی طرف دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری۔

جبھی باہر سے ہارن سنائی دیا۔

تھوڑی دیر میں ہی فرخ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

ایک دوسرے سے ملتے وہ الگ ہوئے تھے۔

"کیا بنا پھر؟" فرخ نے جلدی سے پوچھا جو ریڈ یش مہرون تھری پیس میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کوئی مغرور شہزادہ ہی معلوم ہوتا تھا۔

فرخ نے بھی بلیک پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔

"سب کچھ پلان کے مطابق ہی ہوا ہے۔۔بس اب تم اپنی منگیتر کو سنبھالو اور باقی میں دیکھ لوں گا۔" شاہ زر کے کہنے پر فرخ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بلا لاؤ پھر فاریہ کو۔" وہ سر کھجاتے ہوئے گویا ہوا تو شاہ زر سیڑھیاں چڑھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دروازہ ہلکا سا ناک کیا۔اندر سے جواب آتے وہ فوراً اندر آیا۔

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بالوں کو سیٹ کر رہی تھی جب شاہ زر کمرے میں داخل ہوا تھا۔یشفہ پل بھر کے لیے ساکت رہ گئی۔۔یہ اتفاق تھا یا کچھ اور کل کی طرح آج بھی ان کے ڈریس کا کلر سیم تھا۔

ہوش میں آتے ہی وہ مڑی تھی۔

"یشفہ فاریہ کہاں ہے؟" وہ انتہائی سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا نگاہیں مشکل ہی قابو میں تھیں۔ورنہ اس کا آنکھوں کو خیرہ کرتا روپ اسے بغاوت پر اکسا رہا تھا۔

نفاست سے لگائی گئی مہرون لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں غضب ڈھا رہے تھے۔

اس پر اس کا میک اپ اور مہرون میکسی۔۔وہ کسی ریاست کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔

بالوں کا میسی بن بنایا ہوا تھا اور اطراف سے آوارہ لٹیں جھول کر چہرے پر آ رہی تھیں۔

"وہ واشروم میں ہے۔۔ابھی آتی ہو گی۔"یشفہ نجانے کیوں اس کی نظروں کا مفہوم نا سمجھتے ہوئے بھی ہچکچا رہی تھی۔

شاہ زر کو اس کے سامنے ہونے پر اسے نہ دیکھنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

نظریں بار بار اس کے چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں۔

تبھی فاریہ باہر آئی تھی وہ شاید لپ اسٹک کے پھیل جانے پر اسے صحیح کرنے گئی تھی کیونکہ اس شیشے پر تو یشفہ قبضہ جمائے بیٹھی تھی۔

"وہ فاریہ! باہر تمہیں مامی بلا رہی ہیں۔"وہ جھوٹ بولتا ہوا باہر نکل گیا۔

یشفہ اور فاریہ کو نہیں پتہ تھا کہ سہیل صاحب وغیرہ جا چکے ہیں۔فاریہ سر ہلاتی باہر آئی تھی۔

اس کی ڈارک بلیو کلر میں خوبصورت سی کامدار قمیض اور ٹراوزر تھا جو سلمی بیگم خود اسے گفٹ کر کے گئی تھیں۔

وہ اپنے دھن میں چلتی بڑا سا دوپٹہ سنبھالے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب سامنے

فرخ کو بیٹھا دیکھ کر پلکوں کی باڑ جھک گئی۔

فرخ اسے دیکھتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں۔"اس کے کہنے پر فاریہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں؟"وہ واقعی حیران تھی۔

"نہیں۔۔مجھے اپنے آپ سے بات کرنے کی عادت ہے۔"وہ اطمینان سے بولا۔

"اوہ۔۔!"وہ اس کی بات کو سچ سمجھی تھی۔

"محترمہ آپ سے ہی کہہ رہا ہوں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"وہ اس کی لاپرواہی پر بول اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"جی؟؟لیکن شاہ زر بھائی نے تو مجھے کہا کہ۔۔"وہ ابھی بولتی وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

"آپ کو میں سمجھا دوں گا آپ پلیز میرے ساتھ چلیں۔"اس کے کہنے پر وہ ایک پل کو ہچکچائی۔

"اکیلا نہیں ہوں باہر گاڑی میں میرے بابا اور امی بھی ہیں میرے ساتھ۔"اس کو تذبذب کا شکار ہوتے دیکھ کر وہ فوراً بولا تو وہ الجھتی ہوئی اس کے ساتھ نکل گئی۔۔

فاریہ کو فرخ نے ساری بات بتائی تو فاریہ حیران رہ گئی۔

مطلب اسے نہیں پتہ تھا کہ شاہ زر جیسا لیے دیئے رہنے والا بندہ بھی پیار کر سکتا ہے۔

یشفہ پانچ منٹ بعد ہی تیار ہو کر باہر آئی تھی تو گھر میں عجیب سی خاموشی محسوس ہوئی۔

"فاریہ؟ بابا۔۔ مما۔۔"وہ آوازیں لگاتی سہج سہج کر سیڑھیاں اتر رہی تھی جب شاہ زر ایک دم اس کے سامنے آیا تھا۔

وہ ایک دم گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

"فاریہ کہاں ہے اور باقی سب؟"وہ ادھر ادھر دیکھتی کہہ رہی تھی۔

"وہ سب تو چلے گئے۔"اس کے اتنے اطمینان سے کہنے پر یشفہ نے جھٹکے سے اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرف دیکھا۔آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئیں۔

"مجھے چھوڑ گئے سب۔۔" ممکن تھا وہ رو دے۔

"شف! چھوڑ کر نہیں گئے میں تمہارے لیے ہی رکا ہوں۔ماموں کہہ رہے تھے کہ تم میرے ساتھ آجانا۔"اس کا لہجہ اب بھی پر سکون تھا۔یشفہ کی آنکھیں بھر آئیں۔اس نے اس کے 'شف' کہنے پر دھیان بھی نہیں دیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔"وہ کہتے ہی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"یشفہ! بات سنو؟"شاہ زر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

"مجھے آپ کی بات نہیں سننی۔۔آپ جائیں۔"

وہ کمرے کا دروازہ بند ہی کرنے لگی تھی جب شاہ زر نے اس کو بازو سے پکڑا تھا۔

"پاگل تو نہیں ہو۔۔میں کھا جاؤں گا تمہیں جو اس طرح ریکٹ کر رہی ہو۔۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں اور تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے۔"اس کے بلانے پر

بھی جب یشفہ نے اسکی نہ سنی تو وہ بھڑک اٹھا۔اس کا غصہ دیکھ کر یشفہ کی زبان کو بریک لگے تھے۔کئی پل وہ اس کی آنکھوں میں ہی دیکھتا رہ گیا۔جو شاہ زر کو ہی شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

شروع دن سے لے کر آج بھی یشفہ کی آنکھوں میں اسے اپنا عکس واضح نظر آیا تھا۔کاجل سے سجی خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری تھیں۔شاہ زر نے سرعت سے نگاہیں پھیر لیں۔

"چھوڑیں مجھے۔"اس کے نظریں پھیرتے ہی یشفہ کا بھی سکتہ ٹوٹا تھا۔

شاہ زر نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

"میں ویٹ کر رہا ہوں گاڑی میں۔۔نیچے آجاؤ۔یو ہیو اونلی ٹو منٹس۔"بالوں پر ہاتھ پھیرتا وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔۔است کہتا نیچے چلا گیا۔

یشفہ نے گہرا سانس لیا اور اپنی آنکھیں صاف کرتی کمرے میں چیزیں اٹھانے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کی نگاہیں کب سے یشفہ کو ڈھونڈ رہی تھیں۔دور حمزہ کو کھڑا دیکھ کر وہ اس کے پاس چلی آئی۔

"حمزی؟"عنیشا نے حمزہ کو آواز دی جو شہریار کے ساتھ کھڑا سیلفی لے رہا تھا۔

"جی محترمہ آپ کون؟"گولڈن کامدار میکسی اور مہارت سے کیے گئے میک اپ میں میں وہ بالکل نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔

ڈارک بلیو کلر کے تھری پیس میں وہ بھی محفل کی جان بنا ہوا تھا۔

"حمزی؟"عنیشا نے اسے گھورا۔

"آپ کو پتہ ہے میری ایک کزن ہے وہ مجھے حمزی کہتی ہے بس۔۔لیکن آپ نے تعارف نہیں کروایا آپ کون؟"اس کی ڈرامے بازی پر عنیشا سیخ پا ہوئی تھی۔

"حمزی پھر تمہیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ تمہاری وہ کزن تمہارے ساتھ بدلے کس کس طرح کے لیتی ہے اس لیے شرافت سے بات سنو میری۔" چبا چبا کر کہتے وہ آخر میں اونچا بولی۔

"قسم سے تمہارا تو انداز بھی میری کزن سے بہت ملتا ہے۔ بالکل خونخوار قسم کا۔" وہ مکمل انجان بنتا پھر سے بولا تو وہ کلس کر رہ گئی۔

"حمزی۔۔ میں تمہاری وہی خونخوار قسم کی کزن ہوں سمجھے۔" وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی۔

"اوہ تو عنیشہ تم ہو یہ۔۔ لیکن تم اتنی پیاری کب ہوئی؟" اس کے میک اپ کی طرف اشارہ کرتے وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ ہاں؟" وہ تیوری چڑھائے آگے بڑھی۔

"حمزہ بھائی آپ نہیں جانتے یہ میک اپ ہوتی ہی عجیب شے ہے۔۔ ایک چڑیل کو پیاری سی لڑکی بنا دیتی ہے۔" شہریار کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"موٹو۔۔تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔اور تم بھاڑ میں جاؤ۔"بیک وقت دونوں سے کہتی وہ پیر پٹختی جانے لگی جب حمزہ نے جلدی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"اب کیا ہے؟"ابرو اچکا کر پوچھا گیا۔

"میری عنیش مجھ سے کہنے کیا آئی تھی؟"حمزہ نے شوخی سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔شہریار تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا۔

عنیشا نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔

"یاد آگیا میں کون ہوں؟"اس کے طنز کرنے پر وہ ہنس پڑا۔

"یار سچ بتاؤں بس تمہیں تھوڑا تنگ کر رہا تھا۔۔ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو۔"وہ معصومیت سے بولتا آخر میں پھر شرارت سے گویا ہوا۔

"اچھا بس زیادہ مکھن مت لگاؤ۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔حمزہ اس کے انداز پر ہنس پڑا۔

"کیا کہنے آئی تھی؟"وہ اصل مدعا پر آیا۔

"وہ میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ یشفہ نہیں آئی ابھی تک؟"اس کے پوچھنے پر حمزہ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔

"شاہ زر بھائی کے ساتھ آنا تھا اسے۔۔آتی ہو گی۔"اس کے لاپرواہی سے کہنے پر وہ چونک گئی۔

"شاہ زر بھائی۔۔مطلب آج بات بن گئی۔"وہ اپنے آپ میں بڑبڑائی۔

"کچھ کہا؟"حمزہ نے اس کی طرف ابرو اچکا کر دیکھا۔

"نہیں۔۔تم لوگ باتیں کرو۔"وہ خوش ہوتی وہاں سے جانے لگی جب بری طرح کسی سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

"یار فاری۔۔آرام سے کیا ہوا ہے؟"فاریہ بھی اپنا سر مسلتی ہوئی پھر سے پرجوش ہوئی۔

"یار تمہیں بریکنگ نیوز دینی ہے؟"وہ اس وقت فل ایکسائیڈڈ تھی۔

"خیر ہے شیری کی پوسٹ تم نے سنبھال لی ہے آج کل؟"عنیشا اس کے ساتھ

چلتی ہوئی اب ایک کونے والے میز پر بیٹھ گئی ورنہ تو گانوں کی تیز آواز پر ان لوگوں کو کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ جو کہ حمزہ کی ہی فرمایش پر لگے تھے۔

"یار تمہیں پتہ ہے شاہ زر بھائی کو یشفہ پسند ہے!" فاریہ کے کہنے پر عنیشا نے زور و شور سے سر ہاں میں ہلایا۔

"یہ یشفہ کی بچی تو نہیں بچتی مجھ سے۔۔ تم لوگوں نے آج تک بتایا کیوں نہیں مجھے۔" فاریہ نے فوراً گلہ بھی کیا۔

"یشفہ کی بچی کو بعد میں کچھ کہنا کیونکہ ابھی یہ بات یشفہ بھی نہیں جانتی کہ شاہ زر بھائی اس کے معاملے میں سیریس ہیں۔" عنیشا کے کہنے پر فاریہ ہولے سے ہنسی۔

"سچی۔۔ یار چلو کوئی بات نہیں۔۔ فرخ بتا رہے تھے آج دادی جان بات کریں گی سب سے شاہ زر بھائی اور تم لوگوں کی شادی کی۔" اس کے کہنے پر عنیشا نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"اہم اہم۔۔ فرخ بتا رہے تھے۔۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

"عنیشا حد ہے یار۔" فاریہ بیچاری کا چہرہ فرخ کے ذکر سے ہی گلنار ہو گیا تھا۔

"فاری؟ تم تو بلش کر رہی ہو یار۔" عنیشا نے اسے غور سے دیکھا تو ہنس پڑی۔

فاریہ نے اپنا سر ہی جھکا لیا۔

"ذرا تیز چلا لیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔" گاڑی کو رینگتے دیکھ کر یشفہ نے اسکا تھوڑی دیر پہلے کا کہا جملہ اسے واپس لوٹایا۔

ادھر شاہ زر پر ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ پوری سنجیدگی سے ڈرائیونگ میں مگن تھا۔

"میں آپ سے بات کر رہی ہوں شاہ زر؟" وہ تھوڑا اونچا بولی تھی مگر اسی پل شاہ زر نے ہاتھ بڑھا کر میوزک پلیئر آن کیا تھا۔ وہ اپنے اگنور کیے جانے پر لب بھینچتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔ شاہ زر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔

سلو سے میوزک سے یشفہ کی ہارٹ بیٹ ڈسٹرب ہوئی تھی۔ایک تو شاہ زر کی

موجودگی اور پھر کوئی اور ساتھ تھا بھی نہیں۔۔

گانا شروع ہو گیا تھا۔۔

"چل دیا۔۔دل تیرے پیچھے پیچھے

دیکھتا میں رہ گیا

کچھ تو ہے۔۔تیری میرے درمیان

جوان کہا سارہ گیا۔"

گانے کے بول پر یشفہ مزید ڈور کے ساتھ ہوئی تھی۔

"میں جو کبھی کہہ نا سکا

آج کہتا ہوں پہلی دفعہ

دل میں ہو تم۔۔آنکھوں میں تم!

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ عشق کی ہیں سازشیں

لو آ ملے ہم دوبارہ

گاڑی میں ایک سحر سا طاری ہو گیا تھا۔۔جب اچانک شاہ زر نے گاڑی روکی تھی۔

ایک طلسم سا ٹوٹا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی مزید گھبرا گئی۔

"کچھ نہیں ہوا میں نے خود روکی ہے۔" اس کے ایسے انداز پر یشفہ کے پسینے چھوٹ گئے۔

"کیوں روکی ہے۔۔؟" بمشکل لفظوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"کچھ باتیں کرنی ہے تم سے۔۔سوچا آج تمہارے ساتھ جایا جائے۔" اس کی بات پر یشفہ نے اس کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں بہت سی آس لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیسی باتیں۔۔آپ گاڑی چلائیں ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔" وہ اس وقت بس جلدی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے میر تیج ہال پہنچنا چاہتی تھی۔

"صرف چند منٹ دے دو۔۔پھر جو تم کہو گی وہی کروں گا۔" شاہ زر نے رخ اس کی طرف موڑا تھا۔

"آپ کو مجھ سے جو بھی بات کرنی ہے پھر کبھی کر لیجیے گا ابھی چلیں۔" یشفہ اس کی حالت سے انجان جلدی کی رٹ لگائی بیٹھی تھی۔

"ابھی نہیں تو پھر کبھی نہیں۔۔میں یہ بات ابھی کرنا چاہتا ہوں تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو۔۔کتنے عرصے سے یہ بات میں خود سے جھٹلاتا رہا مگر اب مزید برداشت نہیں رہی مجھ میں اس درد کو سہنے کی۔" وہ بے بسی سے بول رہا تھا یشفہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

"تم کہتی ہو ناں کہ میں ایک پتھر دل انسان ہوں۔۔یقین کرو اس پتھر دل انسان نے مختصر سے عرصے میں ہی صحیح مگر تمہیں ٹوٹ کر چاہا ہے۔" یشفہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔اور وہ سر جھکائے اپنے اندر کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی یشفہ میں اس اتنے سے عرصے میں کتنی اذیت سے دوچار رہا ہوں۔۔اپنی انا میں، میں نے اپنے ہاتھوں سے بہت کچھ کھو دیا ہے۔۔اب تمہیں کھونے کی ہمت نہیں رکھتا خود میں۔۔اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو سوچا ہے اور وہ صرف تم ہو۔۔تمہارے سے پہلے نہ آج تک میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں سوچا ہے نہ ہی کسی کے آگے جھکا ہوں۔۔تم محبت نہیں ہو۔۔عشق ہو میرا۔اور یہاں آکر میں بالکل بے بس ہو جاتا ہوں۔مجھے خود پر بھی کنٹرول نہیں رہتا۔"اس کی آواز آخر میں بھیگ چکی تھی مگر یشفہ تو ساکت بیٹھی اسی کو سن رہی تھی۔سانس بھی روک لیا تھا کہ اگر ذرا سی ارتعاش پیدا ہوئی تو یہ طلسم کہیں ٹوٹ نہ جائے۔۔دل تو جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔

شاہ زر جیسے ہی خاموش ہوا گاڑی میں ایک سکوت سا پھیل گیا۔

شاہ زر نے اپنی آنکھیں پونچھی تھیں۔۔یشفہ نے بغور اسے دیکھا تھا وہ اس کے لیے رو رہا تھا۔اس نے ایسا سوچا بھی کب تھا کہ اس کی یکطرفہ محبت کی تکمیل بھی ہو گی

اور شاہ زر؟ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔

"میں نانو جان کو بھی بتا چکا ہوں انہیں بس ماموں مامی سے بات کرنی ہے۔۔ لیکن اس سب سے پہلے میں تمہاری رائے جاننا چاہتا تھا مجھے معاف کر دو یشفہ اور پلیز میری اس ادھوری محبت کو مکمل کر دو۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔ کالی گہری آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں۔

ایک نگاہ اس کے سراپے پر ڈالتے وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

مگر یشفہ کے لب تو جیسے ایک دوسرے میں پیوست ہو چکے تھے۔ الفاظ تھے کہ منہ سے نکلنے سے انکاری تھے۔

www.novelsclubb.com

شاہ زر کی طرف چور نظروں سے دیکھا تو وہ مکمل سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

گاڑی میں بالکل خاموشی چھا گئی تھی۔ یشفہ کا ذہن منتشر ہو رہا تھا۔

بالآخر یقین کی منزل کو چھوتے خوشی کی ایک لہر اس کے اندر دوڑ گئی۔ لب بے ساختہ مسکرا دیئے۔

اللہ سے کتنی ہی دعائیں اس نے کر ڈالی تھیں پچھلے دنوں اسے بھول جانے کی۔۔

وہ لب دانتوں تلے دبائے سوچ کر مسکرا دی۔اس پل میں ہی تو اس کی زندگی تھی۔۔ہمیشہ سے اسے اپنا مانتی آئی تھی۔ہمیشہ اس پر اپنی حاکمیت جمائی تھی اور اب اس نے اظہار بھی کر دیا تھا۔دل کی کیفیت تو ناقابل بیان تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ میر تیج ہال کے باہر تھے۔

"تم نے جواب نہیں دیا؟" وہ نکل کر جاتی اس کی آواز پر رک گئی۔

"جیسا میرے ماں باپ اور دادی جان چاہیے گے مجھے منظور ہے۔" وہ نروس سی کھڑی اس کے دل کی ساری تاریں ہی چھیڑ گئی تھی۔

اس کی اٹھتی گرتی پلکیں شاہ زر کو اپنے دل پر گرتی محسوس ہوئی تھیں۔

اس پر سے نظریں ہٹائے وہ بھی گاڑی سے نکل کر گاڑی لاک کرتا اس کے ساتھ چلنے لگا۔

وہ سر جھکائے چلتی ہوئی جا رہی تھی۔جب عنیشا نے دور سے ہی اسے آتے دیکھ لیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا فوراً سے اس تک آ گئی۔

"یار حد ہے کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں کہاں رہ گئی تھی؟"عنیشا اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

شاہ زر بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا آگے بڑھ گیا۔سب سے پہلے اسے ضرار کے پاس جانا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہی ضحی اور ضرار کی ہال میں انٹری ہوئی تھی۔سپورٹ لائٹس میں وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے اسٹیج تک آئے تھے۔نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لیے وہ ایک ساتھ ہی آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ضحی ڈیپ ریڈ کلر کی بھاری کامدار میکسی اور برائیڈل میک اپ میں انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔ضرار نے ڈل گولڈن کلر کی پرنٹڈ شیروانی پہنی ہوئی تھی۔جس میں وہ کافی وجیہہ لگ رہا تھا۔روپ تو جیسے دونوں پر ٹوٹ کر آیا تھا۔ان کی جوڑی سراہے جانے کے قابل تھی۔

تھوڑی دیر بعد شاہ زر حمزہ شہریار اور فرخ نے اسٹیج پر دھاوا بول دیا۔ان کے ساتھ ضرار اور حمزہ کے کچھ یونی فیلو اور دوست بھی تھے۔ان کے فوٹو سیشن ختم ہونے کو ہی نہیں آرہے تھے۔

"ابے بس کر۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے پہلی دفعہ کوٹ پہنا ہے۔"حمزہ کے ایک اور پوز بنانے پر ضرار نے اسے کہا۔

"بھائی کی شادی پر تو پہلی اور آخری بار پہن رہا ہوں ناں۔"کہتے ہی پھر سے ایک اور پک بنوائی گئی۔کیمرہ مین بھی ان جنوں سے پناہ مانگ رہا تھا جو ذرا سی غلطی پر پھر سے تصویر بنانے کو کہہ دیتے تھے۔

"ابے اس کو کیمرہ مین رکھا کس نے ہے؟اس سے کیمرہ کھینچ اور تو میری ایک اچھی سی بنا۔"شہریار کو کہتے حمزہ نے اسے حکم دیا۔

"جیسی شکل ہے ویسی تصویر ہی آئے گی ناں۔"شہریار کی بڑبڑاہٹ حمزہ بخوبی سن چکا تھا۔تصویروں کو سائیڈ پر رکھتا وہ شہریار کے پیچھے بھاگا تھا جس نے اسٹیج سے نیچے

دوڑ لگائی تھی۔

شاہ زر اور فرخ ہنستے چلے گئے۔

"یہ ہم لڑکی والوں نے خاص لڑکے والوں کے لیے اہتمام کیا ہے؟" وہ جو ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے گپے لگا رہے تھے۔ عنیشا کی آواز پر چونک کر انہیں دیکھا جس کے ساتھ یشفہ فاریہ اور زرلش بھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! اتنا اہتمام کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔" حمزہ کو ان کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔ عنیشا اور اتنی مہربانی۔۔

"نہیں لینی تو کوئی بات نہیں۔۔ ہم چلے جاتے ہیں۔" یشفہ نے بھی لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

ان تینوں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک نظر ان پر بھی ڈالی۔

"چل لے لے یار۔۔کیا پتہ واقعی سچ بول رہی ہوں۔"فرخ نے ٹرے میں خوبصورتی سے سجے مٹی کے پیالوں کو دیکھا جس میں کھیر تھی۔

"پہلے تم ٹیسٹ کرو۔۔پتہ نہیں کیسی ہو؟"حمزہ نے عنیشا سے کہا تو عنیشا نے لب بھینچے۔

"میرا ہاتھ تھک گیا ہے حمزی اگر لینا ہے تو لو۔۔رونہ میں جاؤں۔"اس کے انداز پر حمزہ نے ہاتھ جھلایا۔

"لے جاؤ میں نہیں لے رہا۔"

"حمزی ایک تو میں تمہارے لیے لے کر آئی ہوں پھر تم مجھے ہی انکار کر رہے ہو۔"اس دفعہ جذباتی وار کیا تھا۔

"کیا گرینٹی ہے کہ اس کو کھانے کے بعد تم ہم سے پیسے نہیں مانگو گی؟"اسکی بات پر عنیشا کو حوصلہ ہوا مطلب ان کا شک اس طرف نہیں گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں وہ سامنے دیکھو۔۔شاہ زر بھائی کو بھی ہم دے کر آئے ہیں۔۔وہ بھی تو کھا رہے ہیں۔پکا پیسے نہیں لیں گی ہم۔"فاریہ فوراً سے بولی۔

"مڑا یہ صحیح کہہ رہا ہے لے لو۔۔"زرلش بھی جیسے عاجز آئی تھی۔

حمزہ کو تسلی تو نہیں ہوئی تھی مگر اس نے شہریار کے کہنے پر اٹھالیا۔فرخ اور شہریار نے جھپٹ کر اٹھایا تھا۔

وہ بھی جلدی سے وہاں سے کھسکی تھیں۔۔

ان کے منہ میں جیسے ہی پہلی چمچ گئی فوراً سے کھانسنا شروع کر دیا۔

"پانی۔۔پانی۔۔"حمزہ اور شہریار کا منہ نمک کی زیادتی سے کڑوا ہو گیا تھا۔

فرخ کا منہ میں جاتا چمچ والا ہاتھ رک گیا تھا۔

اور اب وہ ان دونوں کی حالت پر ہنس رہا تھا۔

جو ایک بار منہ سے پانی نکالتے اب گھونٹ پر گھونٹ چڑھا رہے تھے۔

آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔

"یار بدلہ بھی کتنے ظالم طریقے سے لیا اتنا نمک بھی کوئی ڈالتا ہے۔"حمزہ سیدھا ہوتا ہوا بولا تھا۔

"ضرور کل کا بدلہ لیا ہوگا۔"فرخ نے یاد دلایا جب ان لوگوں نے ان کا ڈانس خراب کیا تھا۔

حمزہ تو دانت ہی پیس کر رہ گیا۔

فرخ بچ گیا تھا صد شکر۔۔

"میں نہ کہتا تھا یہ لوگ اتنی اچھی ہو ہی نہیں سکتیں۔۔"حمزہ کو ابھی تک اس حرکت پر غصہ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر تک وہ مختلف رسمیں کر کے گھر آگئے تھے۔

ضرار تو بری طرح تھک چکا تھا۔۔سو صوفے پر ہی نیم دراز ہو گیا۔

ضحی نے اگرچہ اپنے گھر ہی آنا تھا مگر رخصتی کے وقت جنید صاحب کے گلے لگ کر وہ رو دی تھی جنید صاحب کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھی۔

ضحی کے آرام کا خیال کرتے ہوئے دادی جان کے کہنے پر یشفہ، عنیشا، زرلش اور فاریہ اسے ضرار کے کمرے میں چھوڑنے چلی گئیں۔

ضحی نے ایک نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی۔ وہ کمرہ مالک کی نفیس طبیعت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ سامنے ہی جہازی سائز بیڈ تھا اور سامنے کی طرف بڑی سی ایل ای ڈی دیوار میں نصب تھی اور دوسری طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے گلاس ٹو گلاس ونڈو تھی جس پر ابھی پردے گرے ہوئے تھے۔

پورا کمرہ گلاب کی پھولوں سے مہکا ہوا تھا۔ جگہ جگہ بکے سجائے گئے تھے۔

وہ بیڈ پر آرام سے آ کر بیٹھ گئی۔

"ہم چلتے ہیں تم بھائی کا انتظار کرو۔" یشفہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ جھنپ گئی۔

"ارے یشفہ چلو بھی۔۔ زی بھائی سے پیسے بھی بٹورنے ہیں۔" عنیشا اور فاریہ نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے کھینچا تھا۔ ضحی ان کی حرکتوں پر ہنس دی۔

ضرار اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کا ارادہ جاتے ہی شیروانی چینج کرنے کا تھا۔ وہ جلدی سے ایزی ہونا چاہتا تھا۔ مگر بیچ میں بقول حمزہ کے ان چڑیلوں نے راستہ روک لیا۔

"بھائی۔۔آپ اپنے کمرے میں ایسے نہیں جا سکتے۔" ان کے راستے میں آنے پر ضرار نے ابرو اچکائے۔

تویشفہ فوراً سے بولی آج تو اس کی جھپ ہی نرالی تھی۔

خوشی تو آنکھوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔

"کوئی پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔پہلے کم لوٹا ہے جو پھر سے آ گئی ہو؟" ضرار جھنجھلایا۔

"یہ تو آپ کو دینے پڑے گے ورنہ آپ اندر نہیں جا سکتے۔" ان کی ڈیمانڈ پر ضرار کو غصہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھکن سے برا حال تھا۔ جیب سے بٹوہ نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھتا دروازہ کھولے اندر گھسا تھا اور بالٹ چڑھا لیا۔

وہ لوگ جوش سے بٹوہ کھولتی پیسے گننے کے ارادے سے وہیں آلتی پالتی مارے بیٹھی تھیں جب پچاس کے نوٹ کے علاوہ خالی بٹوہ ان کا منہ چڑھا رہا تھا۔

وہ چیخ اٹھی تھیں۔

"زی بھائی۔ یہ چیٹنگ ہے۔" باہر سے یشفہ اور عنیشا چیخی تھیں۔

"اب صبح ملاقات ہو گی۔۔" وہ اندر سے شوخ سے انداز میں بولا۔

"دروازہ کھولو ماڑا ہمارے پیسے تو دے کر جاؤ۔"

"اب یہ دروازہ صبح ہی کھلے گی۔" ضرار کی آواز پر وہ منہ بسورتی وہاں سے چلی گئیں۔

"کیا ہوا لڑکیو! چ چ۔۔ پیسے نہیں ملے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ فرخ بھائی ذرا جیب سے دس بیس نکال کر ان بیچاریوں کو دے دو۔" حمزہ کی بات پر وہاں موجود ان

چاروں کے قہقہے نکلے تھے۔

وہ چاروں کلس کر رہ گئیں۔

"اپنا منہ بند رکھا کرو۔" مگر عنیشا چپ نہیں رہی تھی۔

اس کے انداز پر حمزہ ہنس پڑا۔

وہ دروازے کے پاس کھڑا رہا جب تک وہ لوگ اس کے کمرے کے باہر سے چلے نہیں گئے۔ ورنہ اس کا سر کھاتے رہتے۔ جب ان کے جانے کی تسلی ہو گئی تو نگاہ سامنے بیٹھی اپنی نئی نویلی دلہن پر پڑی جو سر جھکائے بیٹھی اس کی آمد سے باخبر تھی۔ مسکراتے ہوئے وہ بیڈ تک آیا جہاں وہ اس کے انتظار میں ہی بیٹھی تھی۔

ضرار بھی اس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔

"ضحی؟"اس کے آواز دینے پر ضحی نے مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر اسے دیکھا مگر اس کی بھوری آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر دیکھ کر وہ نظریں جھکا گئی۔

"ضحی تم جان بھی نہیں سکتی۔۔تم میرے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہو۔۔میں زیادہ ایکسپریس تو نہیں ہوں لیکن پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔۔میں تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں اور محبت بھی۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے کہہ رہا تھا۔

"اور تم سے وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا۔۔مگر سب سے پہلی چیز ہمارے رشتے میں جو ہونی چاہیے وہ یقین ہو گا۔۔اعتماد۔۔میں نہیں چاہتا کسی تیسرے کی وجہ سے ہمارے بیچ کا رشتہ خراب ہو۔"شازیہ چچی کی نیچر کی وجہ سے وہ اسے باور کروا رہا تھا۔

ضحی نے مسکرا کر سر ہلا دیا تھا۔

"اوہاں ان سب باتوں میں، میں تمہیں یہ دینا تو بھول گیا۔"وہ آگے کو جھک کی

سائیڈ ٹیبل کے ڈرار سے کچھ نکال رہا تھا اس کے جھکنے سے اس کی سانسوں کی تپش ضحی کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔ ضحی اپنے آپ میں سمٹ سی گئی۔

وہ سیدھا ہوا تو ضحی نے سکھ کا سانس لیا۔

اس کے ہاتھ میں ایک مخملی ڈبی تھی۔ جس میں خوبصورت سی ڈائمنڈ کی رنگ تھی۔

ضحی کو حیرت زدہ دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"پہنادوں؟" ضحی نے بھی سنبھلتے ہوئے اپنا ہاتھ اگے کر دیا۔ ضرار اب اس انگوٹھی کو اس کے ہاتھ کی زینت بنا چکا تھا۔

"ضراریہ تو کافی ایکپنسو ہو گی؟" اس کے پوچھنے پر وہ ہولے سے مسکرایا۔ دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے رکھا تھا۔

"سو تو ہے لیکن مجھے فرق نہیں پڑتا۔ تم سے زیادہ قیمتی نہیں ہے۔" اس کے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہوئے وہ آخر میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو ضحی کے گال سرخ پڑ گئے۔ ضرار اس کے کنفیوز ہونے پر مسکرا کر رہ گیا۔

ضحی کے ساتھ اس کی زندگی بلاشبہ خوبصورت گزرنے والی تھی۔

آج وہ صبح جلدی ہی اٹھ گیا تھا۔ فریش ہو کر ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں لاپرواہی سے بالوں میں ہاتھ چلاتا نیچے جا رہا تھا مگر کمرے سے نکلتی فاریہ کو دیکھ کر اسکے قدم رکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"فاری!" اسے پکارتا وہ فوراً سے اس تک چلا آیا۔

فاریہ نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ جہاں وہ نکھرا نکھرا سا خاصا پیارا ابھی لگ رہا تھا۔

"آج آپ جلدی اٹھ گئے؟" وہ مصنوعی حیرت سے ہنسی دبائے بولی۔

فرخ خفیف سا مسکرا دیا۔

"ویسے تم کہاں جارہی ہو؟" وہ سرسری سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"میں نیچے جارہی تھی یشفہ کے پاس۔" وہ کہہ کر جانے لگی تھی جب اسکے دوبارہ سے آواز لگانے پر چونک کر مڑی۔

"آپ مجھ سے چڑتی کیوں ہیں؟" تم سے فوراً آپ پر آیا تھا۔

"نہیں! ایسا کب لگا۔۔ہاں پہلے چڑتی تھی مگر اب فائدہ چڑنے کا۔۔ کوئی وجہ ہی نہیں رہی اب۔" اس کی صاف گوئی سے اس کے ہونٹوں کے کنارے مسکرائے تھے۔

"اور پہلے کیوں چڑتی تھیں آپ؟" دلچسپی سے پوچھتا وہ اس کے مزید قریب آیا تھا۔

"تب بھی ایسی کوئی وجہ نہیں تھی۔" کیا بات تھی فاریہ کی۔

اس کے لاپرواہی سے کہنے پر فرخ مسکرادیا۔

"خیر چھوڑیں یہ بتائیں آپ نے ناشتہ کرلیا؟" پتہ نہیں دل میں کیا سمائی تھی فاریہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے۔

"نہیں۔۔میں بس گھر جا رہا تھا دو دن سے یہیں ہوں اچھا نہیں لگتا۔"

"چلیں آج آپ کو میں ناشتہ بنا کر دیتی ہوں۔"وہ شوخی سے کہتی فرخ کو حیران کر گئی۔فرخ نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

"اس میں بھی آپ لوگوں کا کوئی پلان ہو گا؟"انداز مشکوک تھا۔

"ارے نہیں ایس پی صاحب۔۔چلیں آئیں۔"وہ کہتی ہی نیچے چلی گئی۔

"یااللہ خیر صبح ہی صبح اتنی کرم نوازیاں۔"اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ اٹھائے وہ دعا کرتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب ینگ پارٹی ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھی۔فرخ کو بھی حمزہ اور شاہ زر نے روک لیا

تھا۔

"لوگ اپنے منگیتر کو ناشتہ کرواتے پھر رہے ہیں اور ایک میں ہوں جس کی منگیتر کو بس موبائل کا پتہ ہے۔" حمزہ کی دہائیاں پھر سے شروع ہو چکی تھیں۔اس کی بات پر فاریہ بیچاری فرخ کی موجودگی میں اسے صرف گھور ہی سکی تھی۔

"ہاں تو تجھے کیوں پیٹ میں درد ہو رہا ہے؟" شاہ زر نے حمزہ کو دیکھ کر کہا۔

"ابھی بھی پیٹ میں درد نہ ہو۔۔میں بیچارہ یہ حسرت دل میں لیے ہی کسی دن شادی شدہ ہو جاؤں گا۔" اس کی بات پر سب دبا دبا ہنس رہے تھے۔

"تو کہہ دے ناں اپنی منگیتر کو بنا کر دے دیں تجھے ناشتہ۔" فرخ نے مصروف سے انداز میں فون پر ٹائپنگ کرتے ہوئے حل پیش کیا۔

"ہائے اسی بات کا تو رونا ہے فرخ بھائی۔۔کیا بتاؤں۔۔میری منگیتر موبائل کو پیاری ہو چکی ہیں۔" اس کے معصومیت سے کہنے پر سب ہنسے تھے۔

"بہت ہو گیا حمزی! اب جو میں تمہارے لیے چائے بنانے جا رہی تھی وہ بھی نہیں

ملے گی۔"عنیشا سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔وہ کب سے ایک ہی بات کو لے کر ہی بیٹھ گیا تھا۔

تبھی ضرار اور ضحی اکھٹے کمرے سے نکلتے ڈائننگ ٹیبل تک آئے تھے۔

"ہیلو گائز۔۔"ضرار کی پرجوش سی آواز پر سب نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔حمزہ کی آنکھیں شرارت سے چمکی تھیں۔چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

وہ سائرہ بیگم اور دادی جان سے مل کر ٹیبل پر آئے تھے۔اس لیے اب آرام سے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

"زی بھابھی کو ناشتہ دیں۔۔زی بھائی۔"حمزہ کی بات پر ضحی کا پلیٹ اٹھاتا ہاتھ رکا تھا۔

"کیوں؟ضرار نے اچنبھے سے پوچھا۔

"میں خود لے رہی ہوں۔"ضحی نے حمزہ کو دیکھ کر جلدی سے کہا۔

"ارے ابھی کل ہی تو آپ کی شادی ہوئی ہے۔زی بھائی دیتے ہیں آپکو۔۔آپ

آرام سے بیٹھیں۔"حمزہ کی بات پر ضرار کو وہ پاگل لگا تھا۔

"بھائی رسم ہے ناں پوری کر دو۔"ضحی بیچاری سر جھکائے بیٹھی تھی دل کر رہا تھا سامنے پڑی پلیٹ حمزہ کے سر میں دے مارے۔سب ہی ہنسی دبائے بیٹھے تھے۔

نجانے کون سی رسم اسے اسی وقت یاد آنی تھی۔

ضرار نے کندھے اچکاتے پلیٹ میں ضحی کے لیے بھی دو سے تین سلائس رکھے تھے۔

پلیٹ ضحی کے سامنے رکھ کر حمزہ کو دیکھا تو وہ اب بھی ایسے ہی بیٹھا رہا۔

"اب کیا دیکھ رہا ہے۔۔اب کیا کھلا بھی اپنے ہاتھوں سے دوں اسے؟"ضرار کے عاجز آنے پر سب ہنسے تھے ضحی کا سر مزید جھکا تھا۔

"بھائی اگر آپ کا دل چاہ رہا ہے تو کھلا دو۔۔چلو بچو کھسکو یہاں سے۔"اس کی بات پر ضرار نے اپنا سر پیٹا تھا۔

"چپ کر کے بیٹھ جا۔۔ورنہ بچوں کے سامنے عزت افزائی ہو جائے گی۔"ضرار

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

حمزہ ہنستے ہوئے ناشتے میں مگن ہو گیا۔

ضحی نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا۔

"تمہیں کچھ غیر معمولی سا نہیں لگ رہا ہے؟"عنیشا نے یشفہ سے پوچھا۔یشفہ نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے نہیں لگ رہا۔"یشفہ پھر سے فاریہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

عنیشا نے ایک نظر حمزہ کے چہرے پر ڈالی جس کے ڈھنگ ہی آج نرالے تھے۔ذرا ذرا سی بات پر کھلکھلا رہا تھا۔

"عنیشا میرے بھائی کو نظر لگانے کا ارادہ ہے آج؟" یشفہ نے شرارت سے اسے چھیڑا تھا۔

"شف! تم مانو یا نہ مانو۔۔کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔" وہ اس کی بات کا دھیان دیئے بغیر اسے کہہ رہی تھی۔

یشفہ نے خاص غور نہیں کیا۔

"دادی جان؟ اب رسم کر بھی دیں۔" حمزہ نے اسٹیج پر آکر بے تابی سے کہا۔

"اس کو دیکھو ذرا صبر نہیں ہوتا تھوڑی دیر۔شاہ زر بھی تو کتنے آرام سے بیٹھا ہے ایک دفعہ جو اس بچے نے مجھے کہا ہو۔" وہ اسے ہلکی سی چپت رسید کرتے ہوئے شاہ زر کا کہنے لگی تو حمزہ نے منہ بنالیا۔

"دادی جان۔۔میں خاص سیلون سے تیار ہو کر آیا ہوں ابھی تازہ تازہ۔"

"ہاں اور بعد میں باسی ہو جائے گا۔" ضرار نے کہتے ہوئے اپنی ہنسی روکی تھی۔حمزہ جو بالوں میں ایک ادا سے ہاتھ چلا رہا تھا ضرار کی بات پر خفیف سا ہو گیا۔شاہ زر اور

دادی جان بھی ہنس دیئے تھے۔

"اوئے تازہ ترین بندے ادھر آکر بیٹھ جا۔نانو جان بات کرنے ہی والی ہیں۔" شاہ زر نے اسے حوصلہ دیا تھا۔

"اور دادی جان آپ کو کیا پتہ شاہ زر بھائی نے شرم کے مارے بات نہ کہی ہو اتنے شرمیلے سے تو ہیں۔۔دل میں ان کے بھی لڈو پھوٹ رہے ہونگے۔" حمزہ نے شاہ زر کے ساتھ بیٹھتے ہی شاہ زر کے کندھے کے گرد بانہیں پھیلائی تھیں۔

"بہن ہے وہ تیری۔۔ تھوڑی شرم کرلے۔" شاہ زر نے اسے شرم دلانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو اب آپ بھی بہنوئی لگتے ہو۔" اسے تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں تھا۔

"میں بات کر ہی لوں اس کی باتیں تو ختم ہی نہیں ہونی ہے۔" دادی جان خود ہی اٹھ کر اپنے بیٹوں کے پاس چلی گئیں۔

تھوڑی دیر بعد ضحی اور ضرار کے ساتھ ساتھ دادی جان ان کے تینوں بیٹے اور

بہوئیں موجود تھیں ساتھ میں حمزہ اور شاہ زر بھی تھے۔

"آپ سب کی توجہ چاہیے ناظرین۔۔"حمزہ کا انداز بھرپور تھا تبھی سب اسی طرف متوجہ ہو گئے۔

فرخ اور شہریار اسٹیج کے پاس ہی کھڑے تھے۔

"ہاں تو خواتین و حضرات۔۔میرے پیارے بھائیو اور ان کی بہنو۔۔میرے ہم وطنو!۔"اس کے انداز و تقریر پر سب ہنسے تھے۔

"ابے چپ کر یہاں جلسہ کرنے نہیں کھڑا تو۔۔"ضرار نے ہی حمزہ کی زبان کو بریک لگائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اماں جان آپ بات کریں۔"سہیل صاحب نے اپنے فرزند کو خمشگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دادی جان سے کہا۔حمزہ نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"یار زی بھائی۔۔میری منگنی ہو رہی ہے تو اعلان بھی تو میں ہی کرو نگاناں اب۔"

وہ ہلکے سے سر جھکائے بولا۔

"شاہ زر بھی چپ کھڑا ہے تجھے زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے۔" ضرار نے اسے چپ کھڑے رہنے کا کہا تو وہ منہ بسورے کھڑا ہو گیا۔

"اس خوشی کے موقع پر میں آپ سب کو ایک اور خوشخبری دینا چاہتی ہوں کہ میں اپنے پیارے پوتے حمزہ اور اپنی پوتی عنیشا کی اور اپنے پیارے نواسے شاہ زر کی منگنی کی ایک چھوٹی سی رسم بھی کرنے والی ہوں۔۔اور چاہتی ہوں کہ آپ سب انہیں دعائیں دیں۔" دادی جان کے کہنے پر یشفہ، عنیشا اور فاریہ بھی چونک گئی تھیں وہ اسٹیج سے تھوڑا ہی دور تھیں مگر آواز سن سکتی تھیں۔

حمزہ اور شاہ زر کو درمیان میں کھڑا دیکھ کر عنیشا کی حیرت کے مارے آنکھیں پھیل گئیں۔

یشفہ کو لگا اس کا دل دھڑکنا بھول جائے گا۔ایک نظر زرلش کی طرف ڈالی جو بالکل لاپرواہ ہی کھڑی اپنے دادا کی بات پر مسکرا رہی تھی۔

"شہریار جاؤ یشفہ اور عنیشا کو لے کر آؤ یہاں۔" سائرہ بیگم کے کہنے پر یشفہ کے سر پر

بم گرا تھا۔

اس نے بوکھلا کر عنیشا کو دیکھا تھا۔اس کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔

"بجو، عنیشا آپی آپ کو سب اسٹیج پر بلا رہے ہیں۔" شہریار بھی مسکرا رہا تھا۔

عنیشا اور یشفہ بیچاری شاک سے نکلتی اسٹیج کی طرف جا رہی تھیں۔یشفہ کے ذہن میں بہت سی باتیں چل رہی تھیں۔۔قدم من من کے ہو رہے تھے۔

اسٹیج پر چڑھتے ہوئے یشفہ کی حالت کے زیرِ اثر سائرہ بیگم نے ہاتھ آگے کیا تھا۔

عنیشا شاک سے نکلی تو غصہ عود کر آیا تھا۔غصے سے دانت پر دانت جمائے حمزہ کو گھورتے دادی جان کے کہنے پر اس کے برابر آ کر بیٹھی تھی۔

دوسری طرف یشفہ کو شاہ زر کے ساتھ بیٹھایا تھا۔

یشفہ کے لیے تو پلکوں کی جھالر اٹھانا مشکل ہوا تھا۔

"رسم شروع کی جائے۔۔بسم اللہ کرو۔" حمزہ کو انگوٹھی دیتے سہیل صاحب نے کہا تو عنیشا نے حمزہ کے اشارہ کرنے پر ہاتھ آگے کیا تھا۔دل کر رہا تھا حمزہ کے دانت

توڑ دے۔ جس نے اسے اس بارے میں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔ عنیشا نے بھی جلدی سے حمزہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کر اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔ حمزہ نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

اس نے نظریں ہی پھیر لیں۔

"شاہ زر بیٹا۔" جنید صاحب نے شاہ زر کو اجازت دی تھی۔

یشفہ سے گھبراہٹ میں سر بھی نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔ ہاتھ آگے کیے وہ آنکھیں میچے بیٹھی تھی۔

شاہ زر کے ہاتھ پکڑنے پر اسے لگا جیسے دل ہاتھوں میں ہی دھڑک رہا ہے۔

شاہ زر کے ہاتھ آگے کرنے پر سر جھکائے انگوٹھی پہناتے ہی فوراً سے ہاتھ اپنی گود میں گرائے تھے۔

کیمرہ مین فوراً ان کی طرف آیا تھا۔

"پلیز آپ لوگ سامنے دیکھیں۔"

یشفہ اور شاہ زر نے کیمرہ مین کی طرف دیکھا تھا۔

"سمائل پلیز۔"

یشفہ نے خود پر قابو پاتے سمائل کیا تھا۔شاہ زر کی مسکراہٹ بھرپور تھی۔اسی مسکراہٹ کے لیے یشفہ ترسا کرتی تھی۔

"عنیش یار مسکرالو تھوڑا سا۔"کیمرہ مین کے کہنے پر حمزہ نے عنیشا کو غصے میں بیٹھا دیکھ کر کہا تھا۔

عنیشا نے سر اٹھا کر حمزہ کو گھورا تھا اور حمزہ عنیشا کو ہی دیکھ رہا تھا یہی لمحہ تھا جب کیمرہ مین نے ان چاروں کی پک کیپچر کی تھی۔

"حمزی مجھ سے بات نہیں کرو۔۔یہ کوئی طریقہ ہوا مجھے بتایا بھی نہیں۔"وہ فوٹو سیشن کے بعد اس پر چڑھ دوڑی۔

"یار یہ ایک چھوٹا سا سرپرائز تھا اور کل کی کھیر کا بدلہ بھی۔"اس کی طرف جھک کر کہتا وہ شوخ ہوا۔

عنیشا نے نخوت سے منہ پھیر لیا۔

"کتنے ارمان تھے اپنی منگنی کو لے کر کہ ایسا ڈریس بنواؤ گی اور ایسا سٹائل ہو گا۔" وہ منہ بنائے بولے جا رہی تھی۔

سارا غصہ ہی اسی چیز کا تھا کہ وہ پراپر طریقے سے منگنی کے تھیم کے لحاظ سے تیار ہونا چاہتی تھی۔

"یار شادی پر ارمان پورے کر لینا۔" حمزہ نے حل پیش کیا تھا۔

"اب شادی بھی ایمرجنسی میں کروا دینا۔" اس کی بازو پر ہلکا سا مارتی وہ منہ بسورے بولی تو وہ ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

"ضرورا گر دادی جان مان گئیں۔" لاپرواہی سے جواب آیا تھا۔

"خبردار اب جو ایسا سرپرائز مجھے شادی کے لیے ملا تو۔۔ حمزی میں تمہیں بتا رہی ہوں کبھی معاف نہیں کرونگی۔" وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی روہانسی ہو گئی۔

"اچھا یار مذاق تھا۔۔ سیریس کیوں ہو جاتی ہو؟" حمزہ اسے دیکھ کر تسلی دینے لگا۔

"جس کا تم جیسا منگیتر ہو اس کو چوبیس گھنٹے الرٹ رہنا پڑتا ہے۔"عنیشا نے بھی ناک چڑھا کر کہا تھا۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟"حمزہ کہاں چپ رہتا۔

"بس بھی کر دو۔۔آج کے دن تو اپنی لڑائی کو سائیڈ پر رکھ لو۔"ضحی ہی عاجز آئی تھی کیونکہ وہ ان کے سائیڈ پر بیٹھے تھے۔عنیشا اور حمزہ نے ایک دوسرے کو دیکھتے نخوت سے منہ ہی پھیر لیے۔

ضحی سر جھٹکتی آہ بھر کر رہ گئی۔

"کیسا لگا سرپرائز؟"یشفہ سر جھکائے انگھوٹھی پر ہی انگلیاں پھیر رہی تھی جب شاہ زر کی سرگوشی میں کہی گئی بات پر جی جان سے لرزی تھی۔

ہولے سے سر اٹھا کر شاہ زر کی طرف دیکھا جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں محبت کے کئی رنگ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔یشفہ نے نظریں جھکائی تھیں۔وہ زیادہ دیر ان کالی گہری آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔جو انوکھی سی خوشی پر چمک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی تھیں۔

سر کو جنبش دیتے اس نے پھر سے سر جھکا لیا۔

لفظ بھی منہ سے نکلنے سے انکاری تھے۔اس کے انداز پر شاہ زر مسکرایا۔

"یار وہی شاہ زر ہوں جو امریکا سے ٹھرکپن کی ڈگری لے کر آیا ہے اور غالباً دماغ کے سکریو بھی ڈھیلے ہیں۔" محظوظ ہوتے وہ اس کو یاد دلا رہا تھا۔

یشفہ نے دانت پیسے تھے۔

"آپ میری ہر بات کیوں سن لیتے ہیں؟" وہ بالآخر بول ہی دی۔

"تمہاری نہیں سنوں تو پھر کس کی سنوں؟" اطمینان سے کہتے الٹا سوال کیا تھا۔

یشفہ نے لب بھینچے تھے۔ایک بات تو سچ تھی وہ اس سے کبھی جیت نہیں پائے گی۔

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟" شاہ زر نے ابرو اٹھا کر اسے پھر سے مخاطب کیا تھا۔

"کس بات کی؟"

"سرپرائز منگنی کی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہوئی بہت ہوئی اتنی کہ دل کرتا ہے اسٹیج پر کھڑے ہو کر جھومنا شروع کر دوں۔" سارا غصہ نکالتی وہ دبی آواز میں بولی۔

شاہ زر اس کے انداز پر مسکرایا۔

"میں نے اس سے بھی زیادہ خوشی ایکسپیکٹ کی تھی تم سے۔" وہ ہنسی دبائے بولا۔

"اس سے بھی زیادہ؟" بھولپن سے کہتی وہ اسے دیکھنے لگی۔ شاہ زر نے بھی اسے دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اب کیا پورے گھر میں ناچتی پھروں۔ محلے والوں کو اکٹھا کر کے بتاؤں کہ امریکا پلٹ کزن سے منگنی ہوئی ہے میری۔" اس کے لٹھ مار انداز پر شاہ زر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ یشفہ نے سب کی موجودگی میں خفت سے سر ہی جھکا لیا۔

ایک مہینہ پر لگا کر گزر گیا تھا۔ آج شاہ زر اور حمزہ کا مایوں تھا۔ جو کہ کرینگ پارٹی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے رکھوایا تھا۔سب ہی ابٹن کا حملے کرنے کو تیار تھے۔۔جو انہوں نے حمزہ پر کرنا تھا۔مگر حمزہ صبح سے گھر میں ہی نہیں گھسا تھا۔

شاہ زر اس حملے کا شکار ان کے شکنجے میں تھا۔البتہ یشفہ اور عنیشا کا وہ لوگ کل ہی برا حال کر چکے تھے۔

مرد حضرات اس وقت سب آفس گئے ہوئے تھے۔خواتین بازار آج فائنل تیاری کے لیے گئیں تھی۔دادی جان کمرے میں تھیں۔یشفہ اور عنیشا کا ان لوگوں سے پہلے ہی پردہ کروادیا تھا۔

"چپ کر کے ادھر بیٹھ جا۔"شاہ زر کو اٹھتا دیکھ کر ضرار نے اسے دوبارہ بٹھایا تھا۔جس کا سفید رنگ کرتا پیلا ہو گیا تھا۔بار بار ٹشو سے اپنا منہ صاف کرتا وہ تنگ آ گیا تھا۔

"دلہا بننے کی اچھی سزا دی جاتی ہے۔"ابٹن والا پیالہ دیکھ کر ایک نظر خود پر ڈالتا شاہ زر بولا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شاہ زر بھائی کو چھپالو حمزہ بھائی آرہے ہیں۔" شہریار نے لاؤنج میں آتے ہی سب کو کہا تھا۔

"کہاں چھپائے انہیں؟" فاریہ زرلش اور ضحی سوچ میں پڑ گئیں۔

"بجو کے کمرے میں۔" شہریار کی بات پر شاہ زر کی بتیسی نکلی تھی۔

"تو ادھر ہی بیٹھارہ، ہم آنٹرنس پر ہی کھڑے ہو کر اپنے بھائی کا استقبال کرتے ہیں۔" ضرار شہریار ضحی زرلش اور فاریہ انٹرنس پر کھڑے ہو گئے اور حمزہ کے آتے ہی اس کا ابٹن سے برا حال کر دیا۔ حمزہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا یہ ہوا کیا ہے اس کے ساتھ۔

www.novelsclubb.com

دو منٹ میں وہ ابٹن میں نہا گیا تھا۔

"شادی مبارک ینگ برو۔" ضرار نے ہنستے ہوئے اسے کہا تھا۔

"لیکن میری شادی تو پرسوں ہے۔" وہ اپنے کپڑوں کو دیکھتا اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا حیرانی سے سب کو دیکھ رہا تھا۔

تبھی دماغ میں کیا سمائی وہ ضرار کی طرف مسکراتے ہوئے بڑھا۔

"بھائی کو شادی کی مبارکباد کیا صرف دور دور سے ہی دو گے ؟"حمزہ کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ضرار پیچھے کو بھاگا تھا۔

"حمزہ خبردار جو تو میرے پاس بھی آیا۔" بانہیں کھولے وہ ضرار کے پیچھے اسے گلے لگانے کو بھاگا تھا تبھی ضرار نے شاہ زر کو ایک دم آگے کیا۔اور حمزہ اس میں جا کر لگا۔

شاہ زر کا سفید کرتا جو اگر کہیں سے بچ بھی گیا تھا اس کی بھی کسر پوری ہو گئی تھی۔

سب کی ہنسی نکلی تھی۔وہ دونوں کوئی عجیب ہی مخلوق لگ رہے تھے۔

"بچ گئے آپ۔"ضرار کو ہنستا دیکھ کر حمزہ دکھ سے بولا۔

مگر حمزہ نے اسے ہنستے دیکھ کر شاہ زر کو اشارہ کیا دونوں نے ہی اسے قابو کرنے لے لیے پکڑا تھا جب فرخ پولیس وردی میں علجت میں گھر میں داخل ہوا تھا۔

شہریار نے آنکھوں کے اشارے سے سب کی توجہ اس کی طرف دلائی۔

شاہ زر حمزہ ضرار اور شہریار نے اس پر دھاوا بول دیا۔

اور پیالہ سارا فرخ پر خالی کیے وہ ہنس رہے تھے۔

فرخ غم و غصے سے ان کو ہنستا دیکھ رہا تھا جس نے اس کی حالت خراب کر دی تھی۔

وردی بھی ساری ابٹن میں بھر گئی تھی۔

ایک نظر فاریہ پر ڈالی جو ضحی اور زرلش کے ساتھ مل کر اسی پر ہنس رہی تھی۔یہی ہنسی ہی تو تھی جس پر فرخ میر نے اپنا دل ہارا تھا۔اس کی ہنسی کی جلترنگ سن کر وہ انہیں ڈانٹنے کا ارادہ ترک کرتا ایک گھوری سے نوازتے آگے آیا شہریار اور ضرار کو بھی ابٹن لگا دیا۔تھوڑی دیر میں ہی لاؤنج ان کی کھلکھلاہٹوں سے گونج رہا تھا۔اور اب وہ لاؤنج کسی اور جگہ کا ہی نقشہ پیش کر رہا تھا۔

شام میں وہ سارے اپنا حلیہ درست کیے گپے لگا رہے تھے۔ تبھی شاہ زر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف گیا تھا۔

یشفہ کے کمرے میں ڈائریکٹ جانے کا ارادہ ترک کرتا وہ اپنے ہی کمرے میں آیا تھا۔ سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھائے وہ میسج ٹائپ کرنے لگا۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے ٹائپ کیا اور بھیج دیا۔

میسج کی بیپ پر فاریہ چونکی تھی۔

"شف! یار کم از کم موبائل پر ہی بات کر لو۔۔ تمہارے بغیر دل نہیں لگ رہا۔"

فاریہ نے میسج پڑھ کر ہنسی دبائی تھی۔

"اوہو دل نہیں لگ رہا ہمارے دلہا بھائی کا آگے سیڈ ایموجی بنائی تھی۔

"ویسے شاہ زر بھائی مجھے نہیں پتہ تھا آپ بھی اتنے رومانٹک ہو سکتے ہیں۔" ہنسنے والی ایموجی بنائے اس نے میسج سینڈ کیا تھا۔ میسج ٹون بجنے پر شاہ زر نے فوراً ہی میسج اوپن کیا تھا مگر میسج پڑھ کر دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

www.novelsclubb.com

"افف۔۔۔فون بھی ان چڑیلوں کے قبضے میں ہے۔"موبائل کو بیزاری سے بیڈ پر اچھالتا وہ خود بھی بیڈ پر دھپ سے لیٹ گیا۔

ایک ہفتہ ہونے کو تھا اور اس نے یشفہ کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔

"کوئی بات نہیں کل دیکھ ہی لوں گا۔"یہی سوچ کر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔

سب کی نظروں سے بچ بچا کر وہ عنیشا کے کمرے کے باہر ابھی آیا تھا جب شہریار کے گلا کھنکھارنے کی آواز پر مٹھیاں بھینچ لیں۔

"جی۔"زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ ایڑیوں کے بل گھوما۔

"جی یہاں کیا کر رہے ہیں؟"شہریار کی آنکھوں میں ناچتی شرارت واضح تھی۔

"بھائی مل لینے دے۔ایک ہفتے سے نہیں دیکھا۔اور جو تو کہے گا وہ ملے گا۔"حمزہ

نے اسے مسکے لگائے تھے۔

"نہیں میں کسی صورت آپ کی باتوں میں نہیں آنے والا۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اطمینان سے کھڑا تھا۔

"موٹے۔" حمزہ نے دانت پیسے۔

"اوئے یہ تو میرا کمرہ ہے ناں چل ہٹ۔" وہ ماتھا پیٹتا دروازہ کھولنے لگا جب شہریار ایک دم بول دیا۔

"وہ رہا آپ کا کمرہ۔" ساتھ والا کمرہ چھوڑ کر دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتا وہ حمزہ کی یہ کوشش بھی ناکام بنا گیا۔

حمزہ اسے گھورتا پیر پٹختا وہاں سے چلا گیا۔

شہریار کو آج کل حمزہ سے سارے بدلے پورے کرنے کا موقع ملا تھا۔ مسکراتا ہوا وہ بھی آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو شف پکڑو اپنا موبائل۔" فاریہ ہنستی ہوئی اس کے کمرے میں آئی تھیں۔ ضحی اور زرلش نیچے سب کے ساتھ تھیں۔ فرخ سہیل صاحب سے ملک کے سلسلے میں کچھ بات کرنے آیا تھا تھوڑی دیر بعد ہی گھر چلا گیا تھا۔

یشفہ نے اس کا کھلکھلاتا چہرہ دیکھا۔

"کیوں کیا ہوا؟" اس نے دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ گوٹے کناری والے پیلے سوٹ میں وہ موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔ نازک کلائیوں پر گجرے سجے ہوئے تھے۔

نیٹ کے دوپٹے میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔ کل کے ابٹن کے بعد اس پر بہت روپ آیا تھا۔

"ہمارے دلہے بھائی کا آپ کے بغیر دل نہیں لگ رہا۔ صبح سے ان گنت مسڈ کالز

آچکی ہیں اور شام میں تو میسج ہی کر ڈالا۔"فاریہ ڈرامائی انداز میں شروع ہو چکی تھی۔

یشفہ جھنیپ گئی۔

فاریہ اس کو دیکھ کر ہنس دی۔

یشفہ نے میسج اوپن کیا تو گال شرم سے دہک گئے۔دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

"ایک آئیڈیا آیا۔۔موبائل ادھر دو۔"فاریہ کے دماغ میں شرارت آئی تھی۔

"اب کیا کرنے والی ہو؟"یشفہ نے بھنویں اچکائیں۔

وہ شاہ زر کا نمبر ملا چکی تھی۔یشفہ دم سادھے اس کو دیکھ رہی تھی۔فون اسپیکر پر تھا۔

فون کچھ لمحوں میں اٹھا لیا گیا تھا۔

"ہیلو؟"اسپیکر میں سے شاہ زر کی بھاری آواز ابھری تھی۔

"شاہ زر بھائی کیسے ہیں؟"فاریہ نے اخلاقاً پوچھ لیا۔

"جیسا شام میں تھا۔"انداز لاپرواہ تھا۔

"مطلب خراب حال۔"فاریہ ہنسی تھی۔فون کے اس طرف خاموشی ہوئی۔

"اچھا مجھے کہنا تھا کہ آپ یشفہ سے بات کر سکتے ہیں مگر ایک شرط پر۔"اس نے یشفہ کو دیکھتے ہوئے شاہ زر کو کہا۔

"کیسی شرط؟"انداز سپاٹ تھا۔

"آپ کو پیسے دینے پڑے گے؟"اس کے کہنے پر دوسری طرف کچھ پل کی خاموشی چھا گئی۔

"کل دیکھ لوں گا۔پرسوں مل بھی لوں گا۔خدا حافظ۔"آنچ دیتے لہجے میں جواب دیتا فون کھٹاک سے بند کیا تھا۔اس کے لہجے پر یشفہ کی گالوں میں سرخی نمایاں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

فاریہ فون کو گھور کر ہی رہ گئی۔

"سمجھ سے باہر ہیں شاہ زر بھائی۔پکڑو اپنا موبائل۔"فاریہ کے منہ بنا کر کہنے پر یشفہ ہنسی تھی۔بات ہی نہیں بنی تھی۔

آج کے دن شاہ زر اور حمزہ دونوں کی مہندی تھی۔سب کی صبح سے بھاگ دوڑ لگی ہوئی تھی۔دونوں کا نکاح کل کے دن میں ہو چکا تھا۔جو کہ دادی جان کے کہنے پر انتہائی سادگی سے بس قریبی رشتہ داروں کو بلا کر پڑھوا دیا تھا۔

شام تک وہ سب بھی مہندی کے لیے تیار ہو گئے تھے۔

مہندی کا فنکشن گھر کے لان میں ارینج کیا گیا تھا۔لان کے ساتھ برآمدے میں ڈرائینگ روم کا دروازہ کھلتا تھا وہیں مردوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

حمزہ کی تو آج خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

بالوں کو پیچھے سیٹ کرتے وہ شاہانہ چال چلتا باہر ضرار شہریار فرخ اور شاہ زر کے پاس آیا تھا۔

"یار اتنی دیر لگا دی۔"ضرار نے حمزہ کو آتے ہی سنایا۔

"یار دلہا ہوں میں۔۔اب تو مت ڈانٹو۔۔کچھ عزت کر لو۔"وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا۔

"تیری عزت پہلے بہت تھی۔"ضرار کہاں بعض آنے والا تھا۔

حمزہ نے کوئی اثر نہیں لیا اسے پتہ تھا اس کا بڑا بھائی ہمیشہ اسے تنگ ہی کرتا آیا ہے۔

تھوڑی دیر بعد شہریار اور فرخ نے آتش بازی شروع کر دی تھی۔رات کے وقت آسمان پر مختلف رنگ اپنا جلوہ دیکھاتے اور غائب ہو جاتے۔وہ ایک خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ڈھول کی تھاپ پر وہ دونوں بھی دلہا ہونے کا لحاظ بلائے طاق رکھتے ان کے ساتھ شامل تھے۔

مہرون کرتے میں وہ سب گلے میں پیلا اور ہرے رنگ کا پٹکا ڈالے زور و شور سے بھگنڑے ڈالتے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہے تھے۔

حمزہ نے مسٹرڈ رنگ کا کرتا جبکہ شاہ زر نے باٹل گرین کرتا زیب تن کیا ہوا تھا۔

کچھ دیر اسی طرح بھنگڑے ڈالتے ہوئے وہ اسٹیج تک آئے تھے۔

یشفہ اور عنیشا کو ان کے پہلوں میں بٹھایا گیا تھا۔

حمزہ کی تو باچھیں کھل گئیں۔

عنیشا پرپل اور مسٹرڈ کلر کے خوبصورت سے لہنگے میں غضب ڈھا رہی تھی۔

یشفہ نے باٹل گرین اور شوکنگ رنگ کے امتزاج کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔ چہرے پر حیا کی لالی اور خوبصورت سے میک اپ میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔

سفید ہاتھوں پر سجی مہندی اور گجرے خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔

شاہ زر اپنے آپ پر پہرے بٹھائے اپنی نظروں کو کنٹرول میں کیے بیٹھا تھا جو صرف اسی کو دیکھنے کی تمنائی تھیں۔

"عنیش یار میں تم سے بات کر رہا ہوں۔" حمزہ نے اس بار تھوڑی اونچی آواز میں کہا تھا۔

اس کے اتنے بار بلانے پر بھی وہ اس کی سن ہی نہیں رہی تھی۔

"حمزی اگر میں تمہاری بات کا جواب نہیں دے رہی اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔" عنیشا نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"کیوں بات نہیں کرنی مجھ سے؟"حمزہ پوری طرح سے اس کی طرف مڑتا گال پر ہاتھ رکھے دلچسپی سے اسے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"حمزی پلیز سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ۔سب ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔"عنیشا نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں پہلے بتاؤ کہ بات کیوں نہیں کرنی؟"اس کے پوچھنے پر عنیشا نے دانت پر دانت جمائے اسے دیکھا۔

"میں یہاں دلہن بنی بیٹھی ہوں۔اس لیے آپ سے بات نہیں کر سکتی۔"عنیشا نے جان چھڑوائی۔

www.novelsclubb.com

"عنیش میں کہیں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا پلیز اب یہ مت کہنا کہ یہ حقیقت ہے؟"حمزہ نے فل ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا؟"عنیشا نے اس کو دیکھ کر پوچھا جس کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

"تم نے مجھے 'آپ' کہا ابھی۔۔۔مجھے ؟" وہ شاک میں تھا۔

"حمزی میرے منہ سے نکل گیا اب نہیں کہوں گی۔" زبردستی مسکراتے ہوئے وہ سامنے نگاہیں کیے بولی۔

"نہیں اگر تمہارا دل کرے تو تم مجھے "آپ" کہہ لیا کرو۔" شوخی سے کہتا وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"حمزی آس پاس یہاں کوئی شیشہ ہے تو پلیز اس میں ایک بار اپنی شکل دیکھ لو ورنہ میں اپنے موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھول کر دکھا دیتی ہوں۔" جلے کٹے انداز میں کہتے وہ سامنے کی طرف دیکھنے لگ گئی۔ حمزہ اسے گھور کر رہ گیا۔ مطلب وہ عنیشا ہی کیا جو صحیح سے بات کر لے۔

کھانا کھانے اور تمام رسموں کے بعد ضرار شہریار اور فرخ ڈانس فلور پر آئے تھے اور انہوں نے دھواں دار پرفارمینس دی تھی۔ حمزہ بھی مشکل سے اپنے آپ پر جبر کیے بیٹھا تھا مگر شہریار نے اسے نیچے آنے کا اشارہ کر کے اس کی یہ مشکل آسان کر

دی تھی۔

فوراً سے اسٹیج سے اترتا وہ ان تک آیا اور اب ان لوگوں کے ساتھ مل کر خوب ڈانس کر رہا تھا۔ کمال ہی تو کر دیا تھا آج حمزہ نے ڈانس کر کے۔

"مڑا اس کو کوئی روکو۔۔ یہ دلہا ہے۔" زرلش کے کہنے پر ضحی ہنسی تھی۔

"اس چیز کو روکنا ناممکن ہے۔" ضحی کے کہنے پر زرلش کے ساتھ فاریہ بھی ہنس دی تھی۔

اچانک ہی ڈانس کرتے کرتے ان لوگوں نے اسٹیج پر دھاوا بول دیا۔

"چل شاہ زر آجا۔۔ تھوڑا سا تو بھی ہمارے ساتھ ڈانس کر لے۔" ضرار کے کہنے پر شاہ زر ہاتھ کھڑے کر دیے۔

"بالکل نہیں میں سرینڈر کرتا ہوں۔"

"بس کریں شاہ زر بھائی میری بہن کے سامنے معصوم بن رہے ہیں آپ۔۔ جیسے ہمیں پتہ نہیں باہر کتنے زبردست بھنگڑے ڈالے ہیں آپ نے۔" حمزہ کی بات پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب ہنسے تھے۔ان لوگوں کے بار بار کہنے پر شاہ زر کو مجبوراً ان کے ساتھ آنا پڑا تھا۔

ضحی اور فاریہ بھی یشفہ کو کھینچتی ہوئی اسٹیج سے نیچے اتار لائیں۔یشفہ کو آج صحیح معنوں میں ان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

فاریہ کے اشارہ کرنے پر فرخ اور شہریار ڈی جے کے سر پر پہنچ گئے تھے۔اور مائک لیتے اسے پیچھے کیا تھا۔

سونگ ایک دم بدلا تھا۔

"میری پیاری بہنو اور ان کے بھائیو۔۔ابھی تھوڑی دیر میں ہماری دونوں جوڑیوں کا کپل ڈانس ہونے لگا ہے۔۔سو پٹ یور ہینڈز ٹو گیدر فار بوتھ بیوٹی فل کپلز۔"

فرخ کے کہنے پر سب نے تالیاں پیٹی تھیں۔

یشفہ کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے۔

جبکہ ضرار حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کہیں تو یہ تو نہیں پوچھنے والا کہ ہمیں تیری باری کیوں اتنا خوبصورت آئیڈیا کیوں

نہیں آیا؟"فرخ کے شرارت سے کہنے پر ضرار کو ہنسی آئی۔

"بالکل!اور یہ خوبصورت آئیڈیا کس کا ہے؟"سنجیدگی سے استفسار کرتا وہ ان کے پاس آگیا۔

"اس کے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا تھا۔"فرخ نے شہریار کی طرف اشارہ کیا تو وہ گردن اکڑائے ایسے کھڑا ہو گیا جیسے بہت عظیم کام کیا ہو۔

"آج کل کچھ زیادہ ہی دماغ چل رہا تیرا۔"اس کی گردن کے گرد بازوں پھیلائے ضرار نے کہا تھا۔

"اچھا اب شروع بھی کر دے۔"ضرار کے کہنے پر فرخ نے سونگ دوبارہ سے پلے کیا تھا۔مرد حضرات کچھ دوسری سائیڈ پر تھے کچھ ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

عنیشا کو بھی اسٹیج سے نیچے آنا پڑا تھا۔

تمام لائٹس آف کر دی گئیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسپارٹ لائٹس ان پر تھیں۔

"حمزی سچ سچ بتاؤ یہ تمہارا پلان تھا؟" بظاہر ڈانس کرتے وہ ساتھ ساتھ اس سے پوچھ گچھ کر رہی تھی۔

"عنیش یار قسم لے لو مجھے نہیں پتہ اس سب کے بارے میں، میں تو خود حیران ہوں۔" حمزہ نے صفائی پیش کی اور واقعی اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔

"ویسے یہ گانا تو میرے دل کی بات کر رہا ہے۔" حمزہ کے اچانک سے کہنے پر عنیشا ہولے سے مسکرا دی۔

اور حمزہ وہ مر ہی تو مٹا تھا اس کی اس ادا پر۔

یشفہ کو اپنی نظریں اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔ ہتھیلیوں پر سے نمی پھوٹ رہی تھی جو کہ شاہ زر کی گرفت میں تھیں۔ شاہ زر کی نظروں کی تپش اسے اپنے چہرے پر صاف محسوس ہو رہی تھیں۔

اس کے کلون کی خوشبو اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔ دل تو اتنی تیزی سے

دھڑک رہا تھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا۔یشفہ کب اس کے اتنے قریب ہوئی تھی۔

اپنے آپ کو بمشکل سنبھالے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی ہمت نہیں

کر پا رہی تھی۔ تھوڑا غور کرنے پر یشفہ کو احساس ہوا کہ یہ وہی گانا ہے جو اس دن شاہ

زر نے گاڑی میں لگایا ہوا تھا۔

"سر پھرا سا میں مسافر

پاؤں کہیں ٹھہرے نہ میرے

پھر میری آوارگی کو

آنے لگے خواب تیرے"

www.novelsclubb.com

شاید یہ گانا شاہ زر کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔

"یہ پیار بھی کیا قید ہے۔

کوئی ہو نا نہ چاہے رہا

شاہ زر نے یشفہ کو گول گھمایا تھا۔

دل میں تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا

یہ عشق کی ہیں سازشیں

لو آ ملے ہم دوبارہ

گھوم کر جب یشفہ کھڑی ہوئی تو نظریں شاہ زر کے چہرے سے ٹکرائی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔یشفہ نے ان آنکھوں میں چمک دیکھی تھی پھر فوراً ہی نظریں جھکائی تھیں۔

گانا ختم ہوا تھا۔ان لوگوں کی پرفارمنس پر سب نے بھرپور ہوٹنگ کی تھی۔کچھ نے تالیاں بجائی تھیں۔

تھوڑی دیر تک فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔

سب تھکے ہارے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے تھے۔ حمزہ چپکے سے گردن نکالے ادھر ادھر نگاہ ڈالتا اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔ کوریڈور بالکل خالی تھا۔ وہ دبے قدموں آگے بڑھ رہا تھا تبھی اس کی شہریار پر نظر پڑی۔ جیسے وہ حمزہ کے انتظار میں ہی تھا۔

حمزہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"کدھر؟" شہریار کے پوچھنے پر حمزہ سیدھا ہوا۔

"اپنی بیوی سے ملنے۔" تن کر وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"نہیں مل سکتے واپس چلے جاؤ۔" شہریار کے کہنے پر حمزہ نے اسے دیکھا۔

"دیکھ اگر تو ہم میاں بیوی کو آپس میں ملنے نہیں دے گا تو سیدھا جہنم میں جائے گا اس سے اچھا ہے تو ہماری ملاقات کروا کے ثواب کما لے۔" حمزہ کی تقریر کا جیسے کوئی اثر اس پر نہیں ہوا تھا۔

"اگر اس ملاقات کا دادی جان کو پتہ چل گیا تو اس ثواب پر پانی پھیر دیں گی۔ اور پھر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سزا بھگتنا آپ۔"شہریار نے اسے ڈرایا۔

"دادی جان کو نہیں پتہ چلے گا تو بھی اب ادھر سے جا شاباش۔"ہاتھ ملانے والے انداز سے اس کی ہتھیلی پر پانچ سو رکھتا وہ جانے لگا۔

"یہ کم ہیں۔"شہریار کی آواز پر وہ پلٹا۔

"کم ہیں؟"حیرت کے مارے آنکھیں پھیل گئیں۔

"ٹھیک ہے پھر میں دادی جان کو۔۔"

"رک جا میرے بھائی۔۔اتنی سی بات پر ناراض کیوں ہوتا ہے؟یہ لے رکھ لے۔"شہریار نے ابھی نیچے کی طرف قدم بڑھائے تھے جب حمزہ نے اسے روک لیا۔زبردستی کی مسکراہٹ سجائے اس کے ہاتھ پر مزید ایک پانچ سو کا نوٹ رکھتا بولا۔

ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اسے اٹھا کر یہاں سے نیچے ہی پھینک دے۔

شہریار وہاں سے چلا گیا تو حمزہ نے بھی لمبی سانس لیتے دروازے پر ہلکے سے ناک

کی۔

کوئی رسپانس نہ آنے پر وہ اندر داخل ہو گیا۔

عنیشا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی پھولوں کے زیور اتار کر اب اپنے دوپٹے کی پن کھول رہی تھی آئینے میں سے حمزہ کے عکس کو دیکھتی فوراً سے پلٹی۔

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو وہ بھی اسوقت؟" وہ چلتی ہوئی اس تک آ گئی۔

"ویسے ہی تم سے ملنے آیا تھا۔" کندھے اچکا کر کہتا اس کے دلکش سراپے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے وہ اس کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"آج فنکشن میں تم نہیں تھے کیا؟ حمزی ہم ابھی تو ملے تھے۔۔چلے جاؤ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو بہت برا ہو گا۔" اسے وارن کرتی وہ اپنا لہنگا سنبھالتی ڈریسنگ تک گئی تھی۔

"سب سو رہے ہیں کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔" ریلیکس سے انداز میں کہتا وہ نیم دراز ہوا تھا۔

وہ اب اپنے دوپٹے کو پن سے آزاد کرتی شانوں پر اچھی طرح پھیلائے اس کے پاس آئی تھی۔

"اچھا ویسے تم نے مجھے بتایا نہیں کہ میں آج کیسی لگ رہی تھی؟" حمزہ کی طرف مسکرا کر دیکھتی وہ پوچھ رہی تھی۔

"بیگم صاحبہ اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری سیدھے طریقے سے تعریف کر دوں گا تو تمہیں بالکل غلط لگتا ہے۔" رسانیت سے کہتے اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"حمزی۔۔بدتمیز انسان نکلو یہاں سے۔" تکیے سے اسے مارتی وہ اسے کمرے سے باہر نکلنے کو کہہ رہی تھی۔

"آج نہیں نکلوں گا کیونکہ آج میں عنیش کے نہیں اپنی بیوی کے کمرے میں موجود ہوں۔" اس کے خاصا جتا کر کہنے سے عنیشا جھنجھلاتی ہوئی ڈریسنگ کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بالوں کی چٹیاڈھیلی ہوگئی تھی تبھی اطراف سے لٹیں نکل کر چہرے پر بار بار آرہی تھی اور عنیشا جو چوڑیاں اتار رہی تھی چہرے پر جھولتی لٹوں کو پیچھے کرتے کرتے تنگ آگئی تھی۔

حمزہ مبہوت سا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ پھر مسکرا کر چلتا ہوا اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

"تم گئے نہیں ابھی تک؟" عنیشا نے بھنویں اچکائیں۔

"عنیش آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔" دلفریبی سے مسکراتے ہوئے حمزہ نے کہا۔

"تھنکس۔"

www.novelsclubb.com

"مگر بہت زیادہ پیاری نہیں۔۔ اگر تم اس چٹیا کی بجائے کوئی اور اچھا سا سٹائل بناتی تو زیادہ پیاری لگتی۔" وہ شرارت بھری سنجیدگی سے کہتے ہوئے عنیشا کا چہرہ دیکھنے لگا جو خفگی سے دانت پیسے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"حمزی تمہیں عزت راس نہیں ہے۔۔ جاؤ یہاں سے۔" حمزہ ہنس دیا۔

"یار مذاق کر رہا تھا۔ ویسے عنیش دیکھو ہم دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگتے ہیں۔"

حمزہ کے کہنے پر عنیشا نے نظر اٹھا کر سامنے آئینے میں دیکھا جہاں ان دونوں کا عکس تھا۔ وہ واقعی صحیح کہہ رہا تھا۔ دونوں ساتھ کھڑے بہت پیارے لگ رہے تھے۔

عنیشا نے دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔

مگر حمزہ سے بدلہ لینا بھی تو ضروری تھا۔

"ہاں میرے تک تو ٹھیک ہے لیکن میرے پیچھے ایک بندر کھڑا ہے؟" گال پر انگلی ٹکائے وہ معصومیت سے بولی۔

"بالکل! اور اس بندر کے آگے اس کی بندریا بھی کھڑی ہے۔" حمزہ کے شرارت سے کہنے پر عنیشا خلافِ معمول ہنس دی تھی۔ حمزہ بھی اس کی ہنسی دیکھ کر مسکرانے پر مجبور ہوا تھا۔

آج دونوں کی برات تھی۔ صبح سے گھر میں ہڑبونگ سی مچی ہوئی تھی۔ ساری تیاریاں مکمل ہو کر بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ رہ گیا ہے۔

دادی جان کے دیئے گئے ٹائم پر سب نے برات لے کر پہنچنا تھا۔

شاہ زر کریم کلر کی شیروانی اور ساتھ میں مہرون کلہ پہنے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا جو اپنی شہزادی کو لینے آیا ہو۔ اسٹیج پر شان سے بیٹھے وہ کئی لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ آج وہ مغرور ہی تو لگ رہا تھا جسے اس کی من چاہی چیز ملنے کا غرور ہو۔

www.novelsclubb.com

حمزہ بھی کسی سے کم نہیں تھا۔ بلیک شیروانی میں وہ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔ گردن اکڑا کر بیٹھے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی۔ آج اس کی محبت اس کی عنیش ہمیشہ کے لیے اس کی ہو جائے گی یہ سوچ ہی اسے خوشی سے پاگل کیے دے رہی تھی۔

سائرہ بیگم کے بے حد اصرار پر بھی حمزہ نے کلہ نہیں پہنا تھا۔ بال خراب ہو جانے کے ڈر سے اس نے منع کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد یشفہ اور عنیشا کو اسٹیج تک لیا گیا۔ یشفہ نے آج ڈیپ ریڈ کا مدار کرتی کے ساتھ ڈیب ریڈ ہی لہنگا پہنا ہوا تھا مہارت سے کیے گئے میک آپ میں وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کہ نگاہ اس پر ٹھہر سی جاتی تھی۔

عنیشا نے بھی کا مدار ریڈ شرٹ کے ساتھ خوبصورت سا غرارہ پہنا ہوا تھا۔ برائیڈل میک اپ میں روپ کھل کر اس پر آیا تھا۔

دادی جان نے ان چاروں کی بلائیں لیں تھیں۔

فرخ آج تھوڑا لیٹ آیا تھا۔ اور اب بھی وہ پریشان دکھ رہا تھا۔

"بیٹا کوئی پریشانی ہے؟" بدر صاحب کے پوچھنے پر وہ چونکا۔

"نہیں انکل۔۔ بس آج کل ایک کیس میں الجھا ہوا ہوں۔"

وہ انہیں ٹالتے ہوئے جلدی سے بول دیا۔

"اللہ کامیاب کرے۔آمین۔"بدر صاحب نے اسے دعا دی تھی۔مگر سہیل صاحب کو اس کے جواب پر تسلی نہیں ہوئی تھی۔سہیل صاحب بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

"ارے واہ اکیلے اکیلے تصویریں بنائی جا رہی ہیں؟شہریار کے ساتھ آج کوئی تھا نہیں تو وہ ضرار کے پاس چلا آیا۔جہاں وہ اور ضحی سیلفی لے رہے تھے۔

"لو جی۔۔"ضرار نے کتنی کوشش کی تھی اپنی اور ضحی کی ایک تصویر لے لیں۔مگر ضحی ہر تصویر میں نقص نکالتی اسے ڈیلیٹ کر دیتی تھی۔مگر اب شہریار کے آنے پر بالکل ہی ناممکن ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے کہاں میرے ساتھ ضحی ہے تو سہی۔"ضرار کے کہنے پر شہریار مسکرایا۔

"لگتا میں غلط وقت پر آ گیا۔۔میں چلتا ہوں پھر۔"مصنوعی سنجیدگی سے کہتے وہ جانے لگا۔

"بڑی جلدی احساس ہو گیا۔اب جا بھی کھڑا کیوں ہے۔"ضرار بھی اسی کے انداز

میں بولا تو ضحی ہنس دی۔

"زی نہ تنگ کریں اسے۔۔آجاؤ شیری۔"ضحی کے کہنے کی دیر تھی شہریار جھٹ ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"ہمیشہ بیچ کی ہڈی بنی۔۔موٹو تجھے تو ہڈی بھی نہیں کہہ سکتا جتنی تیری صحت ہے۔"ضرار نے اسے کہا تو وہ دانت نکوستے ان دونوں کے بیچ میں آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

کھانا کھانے، فوٹو سیشن کے بعد تھوڑی بہت رسمیں کی گئیں۔

حمزہ کے شور میں ڈالنے پر بھی لڑکیوں نے ان سے پیسے لے کر ہی ان لوگوں کی جان بخشی تھی۔

حمزہ کے ہر رسم میں لڑائی کرنے پر وہ کہیں سے بھی دلہا نہیں لگ رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب گھر آ گئے تھے۔

"انکل کافی دیر ہو گئی ہے اب میں چلتا ہوں۔" فرخ ہال میں ہی اپنے امی ابو کے ساتھ گھر جا رہا تھا مگر ضرار کے روکنے پر رک گیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا لیکن دھیان سے جانا۔" سہیل صاحب سے اجازت لیتا وہ دادی جان اور سب کو ملتا ایک نظر فاریہ پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔

ان لوگوں نے واپسی پر گھر آ کر خوب آتش بازی کی تھی۔ حمزہ ان سب میں آگے آگے تھا۔

کتنے ہی انار سب سے تقریباً چھین کر اس نے چلائے تھے۔ سب کے منع کرنے کے باوجود وہ نہیں رکا تھا۔ وہ حمزہ ہی کیا جو کسی کی سن لے۔

اندر آ کر لڑکیوں کی مزید رسمیں کرنے کا سن کر حمزہ نے خوب شور ڈالا تھا۔

"پہلے کم لوٹا ہے جیب خالی کروا دی مجھ معصوم کی۔ ابھی تو میرا اپنا بزنس بھی نہیں ہے۔" مظلومیت بھرے انداز میں کہنے پر دادی جان کو بھی اس کی مفلسی پر ترس آیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخر کار دادی جان نے حمزہ اور شاہ زر کی سائیڈ لی تب جا کر ان دونوں کی جان بخشی ہوئی تھی۔

وہ خوشی سے جھومتا کمرے میں داخل ہوا تھا جب کشن نے اس کے منہ پر بوسہ دیا تھا۔

ہڑبڑا کر سنبھلتے جب سامنے دیکھا تو اس کی عنیش بیڈ کے دوسری طرف کیل کانٹوں سے لیس ہاتھوں میں مختلف چیزیں ہتھیار کے طور پر اٹھائے حملے کرنے کو تیار کھڑی تھی۔ پھر یکے بعد دیگرے اس کے منہ پر مختلف چیزیں آئی تھیں جن سے وہ بچتا بیڈ تک آیا ہاتھ میں اٹھائی چیزیں ختم ہوئیں تو وہ منہ بسورے بیڈ پر ہی ٹک گئی۔

"یہ سب کیا تھا عنیش؟" حمزہ حیرت زدہ سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"کل رات میرے کمرے میں قتل کے ارادے سے آئے تھے ناں تم؟" وہ اسے گھور کر پوچھتی ہوئی رو دینے کو تھی۔

"اوہ تو تمہیں پتہ چل گیا تھا نیدارنی۔" وہ مطمئن سا ہو کر بیڈ پر اس سے کچھ فاصلے پر کہنی ٹکائے نیم دراز ہو گیا۔

"حمزی! تمہیں ذرا سا بھی درد نہیں ہوا اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہوئے؟"

اس کے سوال پر حمزہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"عنیش وہ صرف ایک موبائل تھا۔"

"اور تم اس کے قاتل۔" کیسے چھوڑ دیتی وہ حمزہ کو۔۔آخر کو وہ اس کی متاعِ جان تھی۔ جسے کل حمزہ اس کی بے خبری میں پانی سے بھرے باتھ ٹب میں پھینک آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو پھر تم آج ساری رات بیٹھ کر اس کی میت پر رو لو۔" لاپرواہی سے ہاتھ جھلاتا سائیڈ ٹیبل سے ٹشو باکس اس کے آگے رکھتا وہ شیروانی کے بٹن کھول کر ایزی ہوا تھا۔

"دفنا دیا ہے اسے۔" ٹشو سے ناک رگڑتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

"کہاں دفنا کر آئی ہو۔۔دیکھو کسی سیو جگہ دفنانا تاکہ بعد میں پولیس نہ ڈھونڈ لے اور میں جیل چلا جاؤں۔"حمزہ ابھی بھی سیریس نہیں تھا۔

"حمزی!"وہ اسے خفگی سے دیکھنے لگی۔

"ہاں تو اب تم خود بتاؤ انتہائی پاگلوں والی حرکت ہے یہ۔۔رو ایسے رہی ہو جیسے پتہ نہیں کیا تھا۔۔موبائل ہی تھا ناں یار۔"وہ چڑ کر بولتا آخر میں اس کا ہاتھ تھامے ذرا نرمی سے بولا تھا۔

عنیشا نے ایک خفا سی نظر اس پر ڈالی۔

"میرے لیے وہ صرف موبائل نہیں تھا۔"منہ بسورے جواب دیا گیا۔

"اچھا یار آئی نو کہ تمہیں برا لگا۔۔مجھے بھی لگتا ہے جب تم مجھے اس کی خاطر اگنور کرتی ہو۔اس لیے کام ہی ختم کر دیا۔"وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا بولا اور اس کے آنسو پونچھے تھے۔

"حمزی وہ جسٹ موبائل تھا کوئی انسان نہیں۔۔"حیرت ہی تو ہوئی تھی۔

"ایگزیکٹلی۔۔میں بھی یہی کہنا چاہ رہا ہوں وہ صرف موبائل ہے۔اور وہ ایک ضرورت کی چیز ہے ہاں تھوڑی تفریح کے لیے بھی ہوتا ہے مگر ایک چیز کو سر پر سوار کرنا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے اپنے سے جڑے رشتوں کو بھی ٹائم دو ہر وقت موبائل میں گھسے رہنا یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔۔یہ ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔۔تم سمجھ رہی ہو ناں؟"اسے آج حمزہ پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا وہ کتنے اچھے سے اسے سمجھا رہا تھا۔

عنیشا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"لیکن اگر تم یہ بات مجھے میرا موبائل پانی میں پھینک کر مارے بغیر بھی سمجھاتے تو میں سمجھ جاتی۔"اسکی بات پر حمزہ بے ساختہ ہنس دیا تھا۔

"مگر تب میرا شرارت کرنے کو دل کر رہا تھا وہ بھی تمہارے ساتھ۔"وہ ہنستا ہوا بولا تو عنیشا اس سے اپنے ہاتھ چھڑواتی اس کے کندھے پر مکے برسانا شروع ہو گئی۔

"اچھا بس کرو یار پہلے کم چیزیں ماری ہیں؟جی نہیں بھرا تمہارا۔۔اتنا شاندار استقبال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تو آج تک کسی دلہن نے اپنے شوہر کا نہیں کیا ہو گا۔"اس کی بات پر عنیشا نے خفت سے سر جھکایا تھا۔

"اچھا حمزی تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس بات کی سوری کروں؟"وہ اس کی طرف دیکھتی آنکھیں پٹپٹاتی بولی۔

حمزہ نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا۔

"اگر تم ایسا سوچ رہے ہو کہ میں تم سے سوری کروں گی تو تمہاری یہ سوچ بالکل غلط ہے۔"اس کے اتنے آرام سے کندھے اچکا کر بولنے پر حمزہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ عنیش اسکی شکل دیکھ کر کھل کر ہنسی تھی۔

"شکر ہے تم ہنسی تو سہی۔۔ویسے میں نے تمہارے لیے کچھ لیا ہے؟"اچانک سے یاد آنے پر وہ بولا۔

"میری منہ دکھائی؟"پر جوشی سے پوچھتے ہوئے حمزہ کو وہ بالکل بچی لگی تھی۔

وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔

"دکھاؤ۔۔جلدی سے۔"اس کے اشتیاق سے پوچھنے پر حمزہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"ابھی بالکل نہیں کل صبح دوں گا ورنہ تم مجھے بھلائے اس کو لے کر بیٹھی رہو گی۔"

حمزہ کے کہنے پر عنیشا کا منہ بن گیا۔

"حمزی۔کتنے بد تمیز ہو تم۔۔مجھے دوا بھی۔"وہ کمر پر ہاتھ جمائے اس کے سر پر کھڑی ہو گئی۔

"صبح ملے گا۔"اس کو ٹالتا وہ وہاں سے اٹھتا واشروم گھس گیا۔

اس کے جاتے ہی وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوتی اس کی واڈروب کی طرف بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"واڈروب لاک ہیں ساری اس لیے کوشش بیکار ہے عنیش۔"اس کے واش روم میں سے آواز لگانے پر عنیش دانت پیس کر رہ گئی۔

کبھی اُلفت بھرا لہجہ

کبھی اُتراہُوا چہرہ

سمجھ میں کچھ نہیں آتا

بتا میرا گناہ کیا ہے؟

میری اُلجھن مٹا تو دے

مجھے اتنا بتا تو دے

میں مُجرم ہوں یا محرم ہوں

سزا کیا ہے؟

جزا کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

میری سانسیں تو چلتیں ہیں

تیری یادوں سے اے ہمدم

نہیں فرصت کہ یہ سوچوں

فنا کیا ہے؟

بقاکیاہے؟

میرا یہ دل،میری دھڑکن

میری سانسیں،یہ میری جاں

یہ سب کچھ نام تیرے ہے

بتا پیچھے بچا کیا ہے؟...

"میں بیٹھی بیٹھی جم جاؤں گی۔انہوں نے نہیں آنا۔"یشفہ آدھے گھنٹے سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھک گئی تھی۔شاہ زر پر بھی غصہ آنے لگا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ضرار کے پاس بیٹھے اسے کافی وقت ہو گیا تھا۔ٹائم کا احساس ہوا تو ضرار سے ملتا فوراً اوپر کمرے کی طرف تقریباً بھاگا تھا۔

اپنے آپ کو کمپوز کرتے اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔دروازے کھلنے پر یشفہ چونکی۔

وہ جو بیڈ سے اتر رہی تھی۔ایک پاؤں زمین اور دوسرا بیڈ پر تھا۔ہاتھ سے لہنگا سنبھالے دروازے پر دیکھا جو دبے قدموں ہی اندر آ رہا تھا یشفہ کو اس طرح دیکھ کر سیدھا ہوتا اندر آیا۔چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ دروازہ بند کرتا صوفے تک گیا۔ یشفہ بھی ٹھنڈی سانس لیتی دوبارہ سے بیڈ پر ڈھ گئی۔

"جلدی آ گئے آپ؟"طنز سے ڈوبا نشتر اچھالا گیا۔

شاہ زر مسکراہٹ دبائے شیر وانی اتار کر صوفے پر رکھتا اس کے پاس آیا جو منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

"اب بھی نہ آتے۔۔آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔"کیا انداز تھا شاہ زر فدا ہی تو ہو گیا تھا۔

"اگر تم کہتی ہو تو واپس چلا جاتا ہوں جب تم سو جاؤں گی تب آ جاؤں گا۔"اس کے اطمینان سے کہنے پر یشفہ نے اس پر ایک خفگی بھری نظر ڈالی۔

"آپ تو چاہتے بھی یہی تھے۔۔وہ تو کسی نے بھیج دیا ہو گا تو مجبوراً آنا پڑ گیا۔۔ہنہ؟"

انداز ہنوز ناراضی لیے ہوئے تھا۔

شاہ زر کو اپنی ہنسی روکنا مشکل لگ رہا تھا۔

وہ اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

اچانک ہی شاہ زر نے اس کے نرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔یشفہ کے دل نے رفتار پکڑی تھی۔

"ایکسٹریملی سوری فار دس۔" متانت سے کہتے اس نے یشفہ کو دیکھا تھا جس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"کس کس بات کی سوری کریں گے اتنا دل دکھایا ہے آپ نے ہر بار ہر جگہ ہر موقع پر دل توڑا ہے میرا۔" ہلکی آواز سے شکوہ کرتے ہوئے آخر میں سر اٹھا کر شاہ زر کو دیکھا تھا۔آنسوؤں سے بھری آنکھیں شکوہ کناں تھیں۔

"یار رو کیوں رہی ہو؟ سوری کر تو رہا ہوں اور یقین کرو میں جان بوجھ کر تمہارا دل نہیں توڑتا تھا۔" اس کی آنکھوں میں آنسو تو کیا ہلکی سی نمی بھی برداشت نہیں تھی

شاہ زر کمال کو۔

"آپ جان بوجھ کر ہی توڑتے تھے تاکہ میں آپ سے دور ہو جاؤں۔ لیکن آپ کو پتہ ہے یہ محبت انسان کو دور نہیں ہونے دیتی یہ تو بس قریب لاتی ہے۔۔دور جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" آنسوؤں پر ضبط کرنے کی کوشش میں آواز پر نم ہو گئی تھی۔

شاہ زر کو اس کی باتوں پر تکلیف ہو رہی تھی۔

"میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں اور تمہارے بغیر میں بھی نہیں جی سکتا یہ بات تم بھی سن لو یشفہ شاہ زر۔اگر تمہارے بغیر رہ سکتا تو کبھی اپنی جاب چھوڑ کر امریکہ سے یہاں واپس نہیں آتا۔" وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔

"احسان جتا رہے ہیں واپس آ کر؟" آنسو پونچھتے ہوئے اس نے ایک اور شکوہ کیا۔

"احسان نہیں جتا رہا ہے۔۔۔بتا رہا ہوں کہ تمہارے بغیر سب ادھورا ہے میں خود بھی ادھورا ہوں۔۔اپنی زندگی کے وہ سارے پل جو تمہارے بغیر میں نے امریکا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں گزارے وہ سب بے معنی تھے۔ تم یقین کرو امریکا جانے سے پہلے میں نے کئی بار تمہیں بتانے کی کوشش کی ہے مگر ہر دفعہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ میں مجبوراً چپ ہو جاتا۔"

وہ یشفہ کے ہاتھوں کو سہلاتا اسے سب بتا رہا تھا۔

"میں آپ کو امریکا جانے سے پہلے کی پسند تھی؟" وہ اس کی بات سن کر ایک دم حیرت زدہ سی ہوئی تھی۔

شاہ زر پھیکا سا مسکرایا تھا۔

"تم ہمیشہ اپنی طرف دیکھتی ہو۔۔ کبھی مجھے جانچتی تو تمہیں پتہ چلتا بہت پہلے سے چاہتا ہوں تمہیں کبھی بتایا نہیں کہ تم امید لگا کر بیٹھ جاؤ گی اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ میرے واپسی کے چانسس کم تھے۔ مگر اس دل پر ہمارا اختیار نہیں رہتا میں جو اپنے آپ کو بہت مضبوط ظاہر کرتا پھرتا تھا تمہاری محبت کے آگے ہار گیا ہوں یشفہ۔۔ یہ محبت ہی تو ہے جو آپ کو اپنے پسندیدہ انسان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر دیتی ہے۔"یشفہ دم سادھے اس کو سن رہی تھی۔وہ واقعی کافی گہرا انسان تھا جس نے آج تک خود کو کسی کے آگے ظاہر نہیں کیا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے؟"اس کے لہجے کی ملائمت،اس کی باتوں پر یشفہ کا جی چاہا اللہ کے آگے رو دے جس نے آج اسے اس کی محبت دے دی تھی۔اس کے محرم کی صورت میں۔۔وہ جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا۔

ایک انسو آنکھ سے گر کر گال پر پھسلا تھا۔

وائٹ کرتے میں وہ اس کے سامنے بیٹھا اپنی محبت کا اقرار کر رہا تھا۔

"پھر وہ کیا تھا جب آپ نے مجھے میسج پر کہا تھا کہ آپ نے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے میرے لیے۔۔اور وہ میرے قابل ہو گا اور پتہ نہیں کیا کیا؟"وہ یاد کر کے جھنجھلائی۔۔

اسے بس جواب سننے کی جلدی تھی۔

شاہ زر ہنسا تھا۔یشفہ مزید الجھی تھی۔

"بتائیں؟"اسے بے چینی ہوئی تھی۔

"تمہارے سامنے بیٹھا ہے۔" شان بے نیازی سے کہتا سر جھکائے ہی یشفہ کو کن اکھیوں سے دیکھا تھا۔

یشفہ نے حیرت کے مارے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"آپ؟؟" کچھ سمجھ نہیں آرہا تھس یشفہ کو۔

"کوئی شک۔۔" شاہ زر نے ابرو اٹھائے۔ نفی میں سر ہلاتی وہ دھیرے سے ہنستی ہوئی شاہ زر کے سیدھا دل میں اتر رہی تھی۔

"آپ نے مجھے بہت تنگ کیا ہے شاہ زر۔۔ میں ایسے ہی پریشان ہو گئی تھی۔" یشفہ اس کو مسکراتے ہوئے یک ٹک دیکھے گئی۔

"کوئی شکوہ باقی ہے اب بھی؟" اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ پوچھ رہا تھا۔

اس کی آواز پر یشفہ ہوش میں آئی تھی۔

"زرلش سے منگنی کیوں کرنا چاہتے تھے جب مجھے پسند کرتے تھے تو؟" اس کے پوچھنے پر وہ اس دوران پہلی بار بھرپور طریقے سے مسکرایا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تو بس ایک چھوٹا سا پلان تھا۔" شرارت سے کہتے اس نے یشفہ کی طرف دیکھا تھا۔

"کیسا پلان؟" سوالیہ نظروں سے یشفہ نے بھی اسے دیکھا تھا۔

"جب تم ایس پی کے رشتہ لانے کی جھوٹی بات کہہ سکتی ہو تو میں نے سوچا کیوں ناں محترمہ کو جھوٹ بولنے پر سبق سکھایا جائے۔ اور دیکھو میری نانو جان نے اس میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔" انداز سراسر اسے چڑاتا ہوا تھا۔۔

"میری بھی دادی جان ہیں وہ۔" دھونس بھرے لہجے میں کہتی وہ اسے حد درجہ پیاری لگی تھی۔ جو اپنے دلہن ہونے کا لحاظ کیے بغیر اس سے سارے اگلے پچھلے حساب مانگ رہی تھی۔

"اوکے۔" ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اس نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

"ایک اور بات؟" کچھ یاد آنے پر وہ اچانک بول پڑی۔

"مطلب معافی ابھی بھی نہیں ملی مجھے۔" شاہ زر نے مصنوعی آہ بھری۔

"جی بالکل! وہ آپ کو اتنی آسانی سے ملنے بھی نہیں والی۔۔"اس کی بات پر شاہ زر نے ابرو اچکائے۔

"اوہ تو کیسے ملے گی؟"وہ دلچسپی سے اس کی طرف جھک کر بولا تھا۔یشفہ بے اختیار بیڈ کی بیک کے ساتھ لگی تھی۔

"جب تک آپ پروف نہیں کر دیتے کہ آپ واقعی شرمندہ ہیں۔"یشفہ کے شرارت سے کہنے پر شاہ زر ہنس دیا۔یشفہ نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔بلاشبہ وہ ہنستے ہوئے بہت پیارا لگتا تھا۔

"اتنے پیارے تو لگتے ہیں آپ ہنستے ہوئے۔ہنستے رہا کرے۔نظر میں اتار دیا کروں گی آپ کی۔"معصومیت سے کہتی آخر میں شرارت سے گویا ہوئی تھی۔

شاہ زر تو یشفہ کو ہی دیکھ کر رہ گیا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا تم اتنا بول لیتی ہو۔"شاہ زر کو حیرت ہی تو ہوئی تھی۔

"آپ کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی ورنہ بولتی میں بہت ہوں۔"اس

کے کندھے پر سر رکھے وہ لاپرواہی سے بولی۔

شاہ زر نے اس کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"اور میرے سامنے ہمت کیوں نہیں ہوتی تھی؟"

"یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ۔" لاپرواہی سے جواب دیتی وہ گود میں دھرے اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ جس پر اس نے مہندی سے کہہ کر 'شاہ زر' کا نام لکھوایا تھا۔

"بات کو گھمانا تو کوئی آپ سے سیکھے میں نے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی؟"

تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد آئی تو فوراً سے اس کے حصار سے نکلتی سر اٹھا کر اس سے پوچھنے لگی۔

"پوچھو؟" اس کے اتنے پیار سے کہنے پر یشفہ کو یقین کرنا مشکل ہوا تھا کہ یہ وہی شاہ زر ہے ناں کھڑوس سا۔۔

"میں آپ کو پہلی بار کب اچھی لگی تھی؟" ہاتھ کی مٹھی بنائے گال پر رکھے وہ اسے

ہی دیکھ رہی تھی۔

نجانے کیا سننا چاہتی تھی۔

"محبت کا تو پتہ نہیں مگر احساس تب ہوا جب تم نے بنا کسی وجہ کے میری ڈانٹ سنی تھی۔ تمہاری آنکھوں میں نے اپنے لیے اس وقت خوف دیکھا تھا اور شکوہ بھی۔۔ میں جانتا ہوں اس رات مامی کو تم نے نہیں بتایا تھا میرے لیٹ آنے کا مگر میں اس دن اتنا ڈسٹرب تھا۔ اس دن وہ تاریخ تھی جب مما کی ڈیتھ ہوئی تھی ساری شام میں سڑکوں پر پھرتا رہا تھا۔ اس لیے جب شازیہ مامی نے مجھے باتیں سنائی تو مجھے خود پر کنٹرول نہیں رہا تھا۔ میں تمہیں ڈانٹ کر جب اپنے کمرے میں آیا تھا تو دل کیا جا کر تم سے سوری کر لوں لیکن پھر چپ ہو گیا کہ تم کچھ اور ہی نہ سمجھ لینا۔۔ جس طرح شازیہ مامی میرے خلاف باتیں کرتی تھیں مجھے ڈر تھا کہ یہ لوگ کبھی بھی تمہاری شادی مجھ سے نہیں کریں گے اس لیے میں بس خاموش رہتا تھا تمہیں بھی بہت بار ہرٹ کیا کہ تم مجھ سے دور ہو جاؤ۔" شاہ زر پریشفہ کو ترس آیا تھا وہ کتنا اکیلا

تھا۔ہر طرح کے حالات سے تنہا لڑتا آیا تھا۔

"اب میں آپ کے ساتھ ہوں شاہ زر۔اور میں وعدہ کرتی ہوں آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔ہاں میں پھپھو اور انکل کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی وہ آپ کے ماں باپ تھے مگر آپ ہمیشہ سے ہر طرح کے حالات میں آپ کا ساتھ دونگی۔" شاہ زر نے یشفہ کو دیکھا تھا۔

"یہ سب تو مجھے کہنا چاہیے ناں۔" شاہ زر نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

یشفہ نے لب دانتوں تلے دبائے سر جھکایا تھا۔

"مہندی بہت پیاری ہے۔" اس کے ہاتھوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے اس کو اندر تک ایک سرشاری ہوئی تھی۔جہاں اس کا نام لکھا ہوا تھا۔۔اور جس کا خوب رنگ چڑھا تھا۔

یشفہ نے بھی اپنی ہاتھوں کی جانب دیکھا تو پیاری سی مسکان نے اس کے لبوں کو چھوا۔

"تم میرے لیے بہت اہم ہو شف۔" شاہ زر کی اتنی سی بات پر یشفہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی اس کے لیے یہ اتنی سی بات نہیں تھی۔

"اب بھی کچھ باقی ہے تو بتا دو۔" شاہ زر شرارت سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"نہیں فلحال تو نہیں ہے کل تک یاد آ گیا تو پوچھ لوں گی۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تھی۔

شاہ زر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"آپ کچھ بھول رہے ہیں؟" یشفہ نے شاہ زر کو یاد دلانے کی کوشش کی تھی۔

"ارے نہیں یاد ہے۔۔" کہتے ہی اس نے کرتے کی جیب سے ایک مخملی ڈبی نکالی تھی۔

"اس میں کیا ہے؟" یشفہ کو بیچینی ہوئی تھی۔

"شاہ زر نے ڈبی کھول کر اس کے آگے کی تھی۔

جس میں ڈائمنڈ کے ائیر رنگز جگمگا رہے تھے۔

"کتنے پیارے ہیں۔"یشفہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔

شاہ زر نے اس کے چہرے پر پھوٹتی خوشی کو دیکھا تھا۔

کتنا معصوم چہرہ تھا۔۔

"ابھی تم ایزی ہو جاؤ صبح پہن لینا۔"اس کو جمائی روکتا دیکھ کر شاہ زر کو وقت کا احساس ہوا تھا۔یشفہ بھی تابعداری سے سر ہلاتی اپنا لہنگا سنبھالے بیڈ سے اٹھ کر ہینگ کیے کپڑے لے کر باتھ روم گھس گئی۔

شاہ زر بھی سیدھے ہو کر بیڈ پر لیٹ گیا۔اعصاب کو ڈھیلا چھوڑتے اس نے آنکھیں بند کی تھیں۔ صبح سے اٹھا ہوا تھا اور اب رات کے تین بج رہے تھے۔آنکھیں بند کیے تھوڑی دیر میں ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

کوئی دسویں دفعہ اٹھانے پر بھی جب وہ ناکام ٹھہری تو غصہ آ گیا۔

"حمزی! اٹھو۔۔"وہ گھٹنوں کے بل بیڈ پر بیٹھی تکیہ اٹھا کر اس کے کندھے پر مارتی

جارہی تھی۔حمزہ نے ذرا سی آنکھیں کھول کر اسے گھورا اور کروٹ بدل کر پھر سے سو گیا۔

"افف تم کتنا سو گے بس کرو کب سے اٹھا رہی ہوں۔" غم و غصے سے چیخ ہی تو پڑی تھی۔

حمزہ اس کے چیخنے پر تکیہ کانوں پر دھرے آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔

عنیشا نے اس سے وہ تکیہ بھی کھینچ لیا۔حمزہ آخر کار جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا۔شادی کی پہلی صبح ہی کتنی شاندار ہوئی تھی۔

"عنیش کیا مسئلہ ہے یار کیوں تنگ کر رہی ہو؟" وہ کڑے تیوروں سے اسے گھورنے لگا۔

"اٹھ کیوں نہیں رہے تھے پتہ ہے کتنی دیر سے اٹھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔" وہ اس کے تیوروں کا اثر لیئے بغیر بولی۔

"کیوں اٹھا رہی ہو اور بخدا ابھی صبح کے صرف سات بجے ہیں۔۔ایک منٹ تم صبح

نماز کے بعد سوئی ہی نہیں؟" وہ تیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہ۔۔وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔رات سے یہی سوچ سوچ کر دماغ خراب ہو رہا ہے تم نے مجھے منہ دکھائی میں کیا تحفہ دینا ہے؟" ہلکی آواز میں بولتے ہوئے اس نے اپنا مسئلہ بتایا کہ وہ بیچاری ایسے ہی اس کی نیند خراب نہیں کر رہی۔۔

"جیسا منہ ہے ویسی ہی منہ دکھائی ملے گی ناں۔سامنے شیشہ لگا ہے دیکھ لو۔" جلے بھنے انداز میں کہتا وہ پھر سے لیٹ گیا۔

عنیشا کو تو اس کی بات سن کر پتنگے ہی لگ گئے۔

"حمزی!!" وہ اس کے بازو پر کئی مکے برساتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"بات نہیں کرنا اب مجھ سے۔۔نہیں چاہیے تمہاری منہ دکھائی۔" پاؤں میں سلیپر اڑستی تن فن کرتی باتھ روم میں گھس گئی۔دروازہ زور سے مارنا نہیں بھولی تھی۔

حمزہ اس کے جاتے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"عنیش باہر نکلو پہلے مجھے واشروم یوز کرنے دو۔" وہ باتھ روم کے باہر کھڑا زور

سے بولا۔

"اوہو نہہ۔۔میں اب گھنٹے بعد ہی نکلو گی۔"اندر سے عنیشا کی آواز آئی تھی۔

"عنیش پہلے مجھے جانے دو یار۔"وہ جھنجھلا اٹھا۔

"آپ پلیز انتظار کریں۔۔نہیں بلکہ آرام سے سوئیں۔"

"عنیش باہر نکلو یار۔۔"حمزہ نے دروازہ ہی پیٹ ڈالا تھا۔اس بات سے انجان عنیشا نے اسے "آپ" کہہ کر بات کی ہے۔

عنیشا جانتی تھی اسے واثروم شئیر کرنے کی عادت نہیں تھی۔اور اب اگر عنیشا سے اس کی شادی ہوگئی تھی تو شرط تھی کہ پہلے وہ یوز کرے گا۔

"یار کچھ خیال کرو ابھی کل ہی میری شادی ہوئی ہے تم ایک رات کے دلہے کے ساتھ اب یہ سلوک کرو گی؟"اس کی معصومیت عروج پر تھی۔

"مسٹر حمزی کل رات آپ ہی کے ساتھ میری بھی شادی ہوئی ہے آپ کو اپنی دلہن کی ذرا پرواہ نہیں ہے؟"وہ بھی اسی کے انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار لیکن ایمر جنسی بھی ہو سکتی ہے۔"اس نے اب پینترا بدلا تھا۔

ایمر جنسی لفظ پر عنیشا کی ہنسی چھوٹی تھی۔

"نہیں یہ دروازہ میری مرضی سے کھلے گا۔"وہ اندر کھڑی حمزہ کی جھنجھلاہٹ پر ہنسی دبائے کھڑی تھی۔

"نہیں عنیش اب یہ دروازہ میری مرضی سے کھلے گا۔"اب کہ اس کی دھمکی پر عنیشا کی ہنسی کو بریک لگے۔دماغ میں گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئیں۔

"نہیں حمزی خبردار جو تم نے مجھے لاک کیا تو؟"وہ فوراً سے الرٹ ہوئی تھی۔

"تو پھر شرافت سے باہر نکل آؤ۔"عنیشا نے دروازہ کھول کر دانت کچکچاتے ہوئے اسے دیکھا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"شاباش ایسے ہی بیٹھی رہو بہت پیاری لگ رہی ہو۔"ناراض سا منہ بنائے بیٹھی عنیش کو شرارت سے کہتا وہ ہنس دیا۔

"جاؤ یہاں سے۔"وہیں سے اسے تکیہ پھینکتی وہ چیخ کر بولی حمزہ نے بروقت دروازہ

بند کر لیا۔اور قہقہہ لگا کر ہنس دیا اس کا جناتی قہقہہ عنیشا نے بخوبی سنا تھا۔

شازیہ بیگم کی ہدایات کی وجہ سے وہ کوشش کر رہی تھی کہ کوئی بد تمیزی نہ کرے ورنہ وہ کچھ الٹا سیدھا بولتی اور پھر اسے شادی سے دو دن پہلے کی طرح شوہر کی فرمانبرداری کا گھنٹے بھر کا لیکچر سننے کو مل جاتا۔ مگر یہ حمزہ بھی تو باز نہیں آ رہا تھا۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب شاہ زر ٹاول سے بال رگڑتا اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ کلف لگے وائٹ کرتے میں فریش سا لگ رہا تھا۔یشفہ اسے شیشے میں سے دیکھ کر مسکرائی تھی۔ شاہ زر نے ٹاول صوفے پر رکھا تھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" برش کرتے ہوئے اس نے یشفہ کو دیکھ کر شرارت سے پوچھا۔

یشفہ نے نفی میں سر ہلایا تھا جس سے اس کے کان میں شاہ زر کے دیئے ہوئے

ائیر نگ ہلکورے لینے لگے تھے۔

شاہ زر نے پہلے ہی وہ اس کے کان میں دیکھ لیے تھے۔

"مجھے نہیں پتہ تھا تم میک اپ میں اتنی پیاری لگتی ہو۔" وہ مسلسل اسے چھیڑنے میں لگا ہوا تھا۔

یشفہ نے پہلے تو شرما کر سر جھکا لیا لیکن پھر اچانک سے سر اٹھا کر شاہ زر کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب ہے آپکی بات کا۔۔میں صرف میک اپ میں ہی پیاری لگتی ہوں؟" چھوٹی سی ناک غصے سے پھولی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

"نہیں اس کے علاوہ بھی پیاری ہو لیکن تمہیں میک اپ میں بہت کم دیکھا ہے میں نے۔" وہ اس کے کندھوں پر اپنی دونوں بازوں رکھتا براہِ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے مجھے دیکھا ہی کب ہے جب دیکھو کھڑوس بنے مجھے دیکھے بنا ہی پاس سے گزر جاتے تھے۔" یشفہ کے معصومیت سے کہنے پر شاہ زر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"یعنی آپ کے شکوے ابھی بھی باقی ہیں؟" وہ ابرو اٹھائے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"شکوے تو ڈھیر سارے ہیں آپ کو روز یاد دلایا کروں گی۔" مزے سے بتاتی وہ اس کے بازو ہٹاتے شیشے کی جانب مڑی تھی۔

"یعنی ہماری بیگم صاحبہ ہمیں معاف کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہیں۔"

"نہیں ہو سکتا ہے کر دوں۔ یہ آپ پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔" کندھے اچکاتے اس نے ایک نظر اپنے اپ کو شیشے میں دیکھا۔

"کیا ڈیپنڈ کرتا ہے؟" شرارت سے کہتے وہ اس کی طرف جھکا تھا۔ یشفہ اس کے لہجے پر سٹپٹائی۔

"کچھ نہیں چلیں نیچے چلتے ہیں۔" اپنے آپ کو کمپوز کرتے بال کانوں کے پیچھے اڑستی اس نے شاہ زر کو بنا دیکھے کہا تھا۔ شاہ زر اس کی حالت سے محضوظ ہوا تھا۔

"تم نے ساری باتیں پوچھ لیں لیکن ایک بات تو پوچھی ہی نہیں؟"اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"وہ کیا؟"وہ اسے دیکھتے ہوئے واپس اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔

"مجھے لگا اس بارے میں بھی مجھے حساب کتاب دینا پڑے گا۔"وہ بھنویں اچکائے بولا تو یشفہ نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ؟"

"بھول گئی تم پرسوں کا کپل ڈانس۔۔کتنا اچھا تھا ناں۔۔لالالا۔۔"وہ مہندی پر کیا ڈانس یاد کرتا آخر میں یشفہ کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھتا اسے اپنے حصار میں لیتا پھر سے ڈانس کرنے لگا۔

"شاہ زر! کیا ہو جاتا ہے آپ کو؟"وہ اس سے اپنا آپ چھڑواتی پیچھے ہوئی تھی جس کا کچھ پتہ نہیں تھا کہ پھر شروع ہو جائے۔

شاہ زر مدھم سا ہنسا تھا۔

"اور یہ سب آپ کا پلان تھا؟ تبھی میں کہوں کہ جو گانا آپ نے گاڑی میں لگایا ہوا تھا وہی گانا اس وقت بھی لگایا گیا تھا۔" وہ جیسے کچھ یاد آتے ہی شاہ زر کو ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"ہمم۔۔ مسز وہ میرا ہی پلان تھا کیسا لگا پھر؟" اس کی طرف جھک کر شرارت سے پوچھا تھا۔

"آپ واقعی امریکا جا کر خراب ہو گئے ہیں۔" اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتی اسے دور دھکیلتی وہ خفگی سے بولی تھی۔

"تو پھر ٹھیک کر دوناں مجھے؟" وہ ہنوز اسی لہجے میں بولا تھا۔

"افف۔۔" یشفہ بیچاری جھنجھلا ہی گئی۔ اس نے کب دیکھا تھا شاہ زر کا ایسا روپ۔۔

"اگر آپ لوگ ڈسٹرب نہ ہوں تو کیا میں اندر آ جاؤں؟" باہر سے حمزہ کی شوخی سے بھرپور آواز پر شاہ زر نے آہ بھری۔ اس کی آواز پر یشفہ شکر کرتی دروازے کی طرف گئی تھی جو آدھ کھلا تھا۔

شاہ زر نے بھی دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں یشفہ کے ساتھ حمزہ آرہا تھا۔

"کل تیری شادی تھی تجھے سکون نہیں ہے؟" شاہ زر مصنوعی طنز سے کہتا اسے دیکھتا ہوا بولا جو صبح ہی صبح نازل ہو گیا تھا۔

"ہائے شادی کے بعد ایک سکون ہی تو سلامت نہیں رہتا۔" آواز میں حد درجہ دکھ سموئے وہ دل پر ہاتھ رکھتا شاہ زر کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔یشفہ نے ہنسی دبائی تھی۔

"کیوں عنیشا نے کیا کمرے سے بے دخل کر دیا ہے تجھے؟" شاہ زر سینے پر بازو لپیٹے کھڑا تھا۔

"ارے نہیں شاہ زر بھائی بس صبح جلدی اٹھا دیا اس کی ظالم بھابھی نے۔" وہ یشفہ کو دیکھتا مظلوم بنا بیڈ پر ڈھ گیا۔

شاہ زر نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو دنیا بھر کا معصوم شوہر بنا ہوا تھا اس وقت۔۔

"اپ لوگ نیچے جا رہے ہیں؟" اس کے پوچھنے پر ان دونوں نے نا سمجھی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"دیٹس گریٹ۔۔ چلیں پھر لائٹس آف کرتے جایئے گا۔۔ میں تو سونے لگا ہوں۔" جلدی سے بستر میں گھستا وہ بے نیازی سے بولا۔

"اوئے جا کر اپنے کمرے میں سوناں یہاں کیوں سو رہا ہے؟" شاہ زر کے کہنے پر اس نے کمفرٹر سے باہر منہ نکالا تھا۔

"میں آپ کو یہاں کب سے اپنے ساتھ ہونے والی ظلم کی داستان سنا رہا ہوں کہ اپ لوگوں کی بھابھی صاحبہ وہ تھانیدارنی مجھے سونے نہیں دے رہی۔۔ اسی لیے تو یہاں آیا ہوں آرام سے سونے کے لیے 11 بجے تک آپ لوگ آ کر اٹھا دیجیے گا مجھے۔۔ عنیش کو نہ پتہ چلے میں یہاں ہوں۔ اوکے میری طرف سے گڈ مارننگ۔" تفصیل سے انہیں سمجھاتا غڑاپ سے کمفرٹر میں گھسا تھا۔ اور وہ دونوں اس کو دیکھ کر ہی رہ گئے۔

"اب ہم چلیں۔۔ یا اس شیطان کے سر پر کھڑے رکھوالی کرنی ہے کہ کہیں اس شہزادے کو سوتے میں کوئی تکلیف نہ ہو جائے۔" شاہ زر کے انداز پر یشفہ ہنستی ہوئی

باہر نکلی تھی۔

"سنو میرے لیے تورو کو۔" وہ بھی حمزہ کی دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے لائٹس آف اور دروازہ بند کرتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

یشفہ نے بہت ہی پیارا فیروزی رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا اور ہلکے پھلکے سے میک اپ میں وہ بہت کھلی کھلی سی لگ رہی تھی۔ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

"یار حمزی کا پتہ ہے صبح سے نظر نہیں آرہا؟" عنیشا پریشان سی یشفہ کے پاس کچن میں آئی تھی جو دادی جان کے لاکھ منع کرنے پر بھی ان کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔

یشفہ نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"نہیں میں نے اسے صبح سے دیکھا ہی نہیں ہے۔" مسکراہٹ چھپائے وہ عام سے

انداز سے گویا ہوئی۔

"کیوں تمہیں بتا کر نہیں گیا؟" یشفہ نے عنیشا کو ایک نظر دیکھا۔

"نہیں! میں تیار ہو کر نیچے سب سے ملنے آئی تو واپس آ کر دیکھا کمرے میں تھا ہی نہیں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"خیر ہے! کیا ہماری عنیشا کا دل نہیں لگ رہا؟" یشفہ نے اس کا منہ دیکھتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔

"نہیں شف۔ اس نے مجھے ابھی تک منہ دکھائی نہیں دی۔ بس اسی وجہ سے ڈھونڈ رہی ہوں تاکہ مجھے جلدی سے منہ دکھائی کا تحفہ دے۔" اس کے غلط اندازے پر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے عنیشا نے اسے وضاحت دی۔ یشفہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"حد ہوتی ہے عنیشا۔۔ مجھے لگا شاید میرے بھائی کے بغیر تم اداس ہو رہی ہو۔" وہ سر جھٹکتی چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"فلحال تو شاہ زر بھائی تمہارے بغیر اداس ہو رہے ہیں۔۔ باہر دیکھو ذرا زی بھائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے باتیں تو کر رہے ہیں مگر نظریں ان کی تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں۔"عنیشا نے یشفہ کو چھیڑا تھا۔

یشفہ بیچاری کھسیا گئی۔

اور عنیشا کو چپت رسید کرتی وہ کچن سے ٹرے لیے نکل گئی۔دادی جان کا ناشتہ تیار کر چکی تھی۔

"ہاں جاؤ جاؤ۔۔باہر ہمارے شاہ زر بھائی اپ کے ہی منتظر ہیں۔"عنیشا کے ہانک لگانے پر وہ مسکرا دی تھی۔

عنیشا بھی کچن سے نکلتی پھر سے حمزہ کو ڈھونڈنے میں لگ گئی۔فون بھی پانی میں ڈوب کر شہید ہو چکا تھا کہ کال ہی کر لیتی۔

"حمزی۔۔یہیں رکو۔"دو گھنٹے کی محنت کے بعد وہ اسے مل ہی گیا تھا۔

حمزہ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

"تم شاہ زر بھائی کے کمرے میں کیا کر رہے تھے؟"وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آ گئی۔

"تمہیں کیوں بتاؤں تھانے دارنی۔کام بتاؤں کیا کہنے کے لیے روکا ہے؟"اس کے بے نیازی سے کہنے پر عنیشا نے اسے سر اٹھا کر دیکھا۔

"حمزی!تم اب مجھے یوں کہو گے۔۔میں تمہیں صبح سے ڈھونڈ رہی ہوں۔۔اور تمہیں لگتا ہے مجھے تم سے کام ہے؟"اسے واقعی حمزہ کا یوں کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔اور اسکے بغیر دل بھی نہیں لگ رہا تھا۔

"اچھا اچھا۔۔سوری آئندہ ایسے نہیں کہوں گا۔"اس نے فوراً سے کان پکڑے تھے۔

"اچھا ادھر آؤ میرے ساتھ۔"حمزہ اس کا موڈ ٹھیک کرتا اسے اپنے ساتھ لیے

کمرے میں آ گیا۔

"تم مجھے صبح تنگ کر رہی تھی تو میں ان کے کمرے میں جا کر سو گیا تھا۔رات اتنا لیٹ سویا تھا یار۔۔"ہاتھ تھامے اپنے سامنے کیے وہ اسے بتا رہا تھا۔حمزہ عنیشا سے شروع سے کوئی بات نہیں چھپاتا تھا۔

"اچھا!"وہ ابھی بھی روٹھی ہوئی تھی۔

"اچھا کو میں تمہیں ایک چیز دکھاتا ہوں۔۔تمہارا گفٹ۔"وہ فوراً سے ڈرا سے کچھ نکالنے لگا۔

"یہ دیکھو۔۔"وہ اس کے آگے موبائل والا ڈبہ پیک کرتا بولا۔عنیشا کی تو خوشی کے مارے چیخ ہی نکل گئی۔

"افف۔۔کتنا چیختی ہو تم یار۔"وہ کان کھجاتا ہوا بولا تھا۔

"حمزی یہ میرا ہے؟؟"وہ خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔

"نہیں میرا ہے۔۔کیسا ہے؟"وہ اس کے چیخنے پر پہلے ہی خائف تھا مزید اس کے

سوال نے کسر پوری کر دی۔

"یار تمہارے لیے ہی ہے۔۔ لیکن دینے سے پہلے میں بتادوں خبر دار جو تم اسے ہر وقت ہاتھ میں لیے نظر آئی۔۔" وہ اسے وارن کر رہا تھا اس نے فوراً سے سر ہلا دیا اسے بس موبائل دیکھنے کی جلدی تھی دل تو کر رہا تھا حمزہ کے ہاتھ سے چھین کر بھاگ جاتی۔

"اب میں کھول کر دیکھ لوں۔" اس کی سننے کے بعد آنکھوں میں چمک لیے پوچھا گیا۔

"ہمم شیور۔" حمزہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"حمزی!" اسے بیڈ کی طرف بڑھتا دیکھ کر عنیشا نے ڈبے پر سے سر اٹھا کر اسے آواز دی تھی۔

"یار قسم سے سونے نہیں لگا۔۔" اسے لگا وہ اسے ٹوکے گی۔

"ارے نہیں۔۔ میں نے تھینکس کہنا تھا اس کے لیے۔" اس نے موبائل کے بند

ڈبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی۔

"اوہ اچھا تو کہو جلدی سے۔" حمزہ ہنسا تھا۔

وہ بیڈ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ عنیشا اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔ شوکنگ پنک کلر کی فراک میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

"تھنک یو سو مچ حمزی۔۔ لو یو۔" وہ جلدی سے کہتی وہاں سے جانے لگی۔ تھنک یو کے بعد کہے لفظ پر حمزہ دو منٹ کے لیے ساکت رہ گیا۔

"جا کہاں رہی ہو اب؟" ہوش میں آتا اسے کمرے سے نکلتے دیکھ کر حمزہ نے پوچھا۔

"شف کو دیکھانے۔" دروازے کے پاس رک کر کہتی وہ باہر بھاگی تھی۔

"لو یو ٹو میری جھلی۔" حمزہ نفی میں سر ہلاتا ہنستا ہوا بیڈ پر تکیے سیٹ کر کے لیٹ گیا۔

آج ولیمہ بھی بخیر وعافیت اچھے سے نمٹ گیا تھا۔افتخار صاحب اور زرلش واپس پشاور جا چکے تھے۔زندگی معمول پر آگئی تھی۔ضرار اور ضحی ہنی مون پر ناردرن ایریاز کے لیے چلے گئے تھے۔

گھر میں شور شرابا اور رونق پھر بھی اتنی ہی لگی رہتی تھی۔

بلکہ اب اس گھر میں زیادہ خوشیاں آگئی تھیں۔

"سہیل صاحب آپ کا فون آرہا ہے۔"سائرہ بیگم سہیل صاحب کی طرف فون بڑھاتے ہوئے بولیں۔

سہیل صاحب نے سکرین پر دیکھا تو فون پس کرتے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"انکل میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن یہ مسئلہ یوں نہیں ختم ہو گا۔۔ملک کی بیک پر جو لوگ ہیں وہ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔"وہ ایزی چیئر پر بیٹھا پیپر واٹ گھماتا ہوا بات کر رہا تھا۔

"بیٹا اپنا دھیان رکھو۔" سہیل صاحب کو اس کی فکر ہوئی۔

"انکل معاملہ کوٹ کچہریوں تک پہنچ جائے گا۔اور میرے خیال سے لڑکی کے گھر والے یہ سب افورڈ بھی نہیں کر سکتے۔۔بس یہ آخری حل ہی بچا ہے۔" وہ انہیں بتاتے ہوئے سانس خارج کرتا پیچھے کرسی سے ٹیک لگا گیا۔

"ٹھیک ہے پھر جیسے تمہیں صحیح لگے۔۔لیکن بیٹا اپنا خیال رکھنا ایسے لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔" سہیل صاحب نے اسے پھر سے تاکید کی تھی۔

مزید تھوڑی دیر بعد بات کر کے اس نے فون بند کر دیا۔وہ اس وقت تھانے میں ہی موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

فون رکھتے ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا۔انگلیوں سے کنپٹی مسلتے اس نے اپنے آپ کو ریلکس کیا تھا۔اسے اب بھی اپنی فکر نہیں تھی۔۔اسے اپنے سے جوڑے لوگوں کی پرواہ تھی۔اسے ڈر تھا کہ اس کے کیس کی وجہ سے ان لوگوں وہ کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔اس لیے وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا۔اور ایس پی فرخ کے لیے

کوئی مشکل بات ہی نہیں تھی۔

"زرمین تم!!"یشفہ اپنے دھیان چلتے ہوئے لاؤنج میں آرہی تھی جب زرمین کو دیکھ کر خوشی سے چیخ اٹھی۔

زرمین بھی جلدی سے اسے دیکھ کر کھڑی ہو کر اس سے ملی تھی۔

"کیسی ہو؟"وہ اس سے الگ ہوتی اس سے پوچھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک تم بتاؤ کیسی ہو شاہ زر بھائی کیسے ہیں؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں اور شاہ زر بھی ٹھیک ہیں۔"وہ دونوں اب بیٹھ گئی تھیں۔

باقی خواتین پہلے سے موجود تھیں۔

"مما آپ نے مجھے زرمین کے آنے کا بتایا کیوں نہیں؟"وہ مصنوعی خفگی سے کہہ

رہی تھی۔

"ابھی آئی ہے وہ اور تم اوپر تھی۔"

"جی بس وہ شاہ زر کے کپڑے ریڈی کر رہی تھی انہوں نے کام سے جانا ہے آج۔"

"باقی سب کہاں پر ہیں؟" زرمین نے ینگ پارٹی کو نہ پا کر پوچھ لیا۔

"حمزہ عنیشا شہریار یونیورسٹی گئے ہیں کلاسس سٹارٹ ہو گئی ہیں پہلے ہی کافی لیٹ ہو گئے ہیں وہ۔اور ضحی اور زی بھائی ناردرن ایریاز گھومنے گئے ہیں۔" یشفہ کے بتانے پر وہ سر ہلا گئی۔

"ویسے تم ہماری شادی پر کیوں نہیں آئی؟ اتنی کالز کی بابا نے تم لوگوں کا نمبر بند جا رہا تھا؟" یشفہ کو اچانک یاد آیا تو پوچھ لیا۔

"آپ لوگوں کو یہی بات بتانے آئی ہوں ہم لوگوں نے یہاں کراچی میں ہی ایک فلیٹ میں پورشن لے لیا ہے۔سوچا بتا بھی دوں اور اپنی دوستوں کو شادی کی دعوت بھی دے آؤں۔" زرمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ ابھی بھی سادھی سی شلوار

قمیض میں ملبوس اپنے گرد چادر لپیٹے ہوئے تھی۔

"ماشاءاللہ۔۔" دادی جان بہت خوش ہوئی تھیں۔

"بس آپ لوگوں کا احسان ہے ہم لوگوں پر آپ نے بہت مدد کی ہے ہماری۔"

زرمین نے پھر سے ان کا شکر ادا کیا تھا۔

"یہ سب تو اللہ نے کیا ہے ہمیں تو بس وسیلہ بنایا ہے۔" سائرہ کے کہنے پر سب نے ان کی تائید کی تھی۔

"یشفہ میں جا رہا ہوں شام تک آ جاؤں گا۔" تبھی شاہ زر علجت میں سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب نے گردن موڑے اسے دیکھا تھا۔

چاکلیٹی کلر کی ڈریس شرٹ اور خاکی پینٹ پہنے وہ سنجیدہ سے تاثرات والا شاہ زر ہمیشہ کی طرح سب کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

"السلامُ علیکم شاہ زر بھائی!" زرمین نے نگاہیں جھکائے سلام لی تھی شاہ زر نے بھی

اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے سلام کا جواب دیا تھا۔ تھوڑی دیر علیک سلیک کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے نانو جان اللہ حافظ۔

خدا حافظ۔۔"دادی جان کے گلے میں بانہیں ڈالے ان سے ملتا باقیوں کو بھی ساتھ ہی کہتے ہوئے وہ سیدھا ہوا تھا۔

آنکھوں کے اشارے سے یشفہ کو باہر آنے کا کہتا وہ لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

یشفہ زرمین سے ایکسکیوز کرتی باہر اس کے پیچھے کار پورچ تک گئی تھی۔

"جی کہیں؟" سینے پر بازو لپیٹے وہ شاہ زر کو دیکھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی بلایا تھا روز تم مجھے سی آف کرتی ہو۔" وہ گاڑی ان لاک کرتا واپس اس تک آیا تھا۔

ہوا سے بال اڑ کر یشفہ کے منہ پر آ رہے تھے اور وہ انہیں بار بار کان کے پیچھے کر رہی تھی۔

"اللہ کی امان۔۔اب آپ جائیں۔"یشفہ نے ہمیشہ کی طرح اسے مسکرا کر دعا دی تھی۔

شاہ زر دھیمے سے مسکرایا۔

"تم بھی خیال رکھنا اپنا۔۔شام تک آجاؤں گا۔"وہ جانے لگا جب یشفہ نے آواز دی۔

"آپ بتا نہیں رہے کہ کہاں جا رہے ہیں؟"آنکھیں الجھن بھری تھیں۔

"یار ضروری کام سے جا رہا ہوں صبح سے کتنی بار کہہ چکا ہوں۔"وہ تھکے ہوئے انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کون سا ضروری کام ہے جو آپ مجھے بتانا نہیں چاہتے؟"انداز مشکوک تھا۔

"کام مکمل ہونے پر سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا پکا۔"وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

"لیکن ابھی کیوں نہیں؟"وہ الجھی تھی۔

"کیونکہ میری مرضی۔" وہ کندھے اچکا کر کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

یشفہ آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مگر اب انتظار کے علاوہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ شاہ زر بتانے والا بھی نہیں تھا۔

فرخ گھر آیا تو گھر میں بالکل خاموشی تھی۔ وہ ادھر ادھر دیکھتا چھپکے سے اوپر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب ساجدہ بیگم کمرے سے نکلی تھیں۔

"فرخ تم آ گئے؟" فرخ کے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے قدم رکے تھے۔

ساجدہ بیگم کی طرف اس کی پشت تھی۔

"جی امی۔۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں شب بخیر۔" وہ مڑے بغیر سیڑھیاں چڑھنے لگا جب ساجدہ بیگم کی آواز پر رک گیا۔

"فرخ۔۔میری طرف دیکھو۔"ان کے لہجے میں تشویش واضح تھی۔

"کیاہو گیاامی صبح ملتے ہیں۔"اس کے بازو میں درد اٹھ رہا تھا جس وجہ سے شانے تک درد جارہا تھا۔

"تم میری طرف دیکھتے ہو یامیں خود تمہارے پاس آؤں۔"ان کے سختی سے کہنے پر اسے مجبوراًان کی ماننی پڑی تھی۔آخر وہ بھی اس کی ماں تھیں۔

"یہ کیاہوا ہے تمہاری بازو پر؟"اس کی بازو پر پٹی بندھی دیکھ کر وہ فکر مندی سے اس کی طرف آئی تھیں۔

"امی کچھ نہیں بس چھوٹی سی چوٹ ہے۔آپ پریشان نہ ہوں۔"وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"یہ چھوٹی سی چوٹ تو نہیں لگتی۔۔دکھاؤ مجھے۔"انہوں نے اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے تھے۔

"امی آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہیں۔میں تبھی آپ کو نہیں دکھا رہا تھا۔"بازو ایک

دم پیچھے کرنے سے اس کے ٹیس سی اٹھی تھی۔

"آنٹی یہ کوئی چھوٹی چوٹ نہیں ہے۔۔ان پر حملہ ہونے کی صورت میں گولی ان کے بازو پر لگی ہے۔" پیچھے سے اے ایس پی واجد کی آواز پر ساجدہ بیگم نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور فرخ کا بس چلتا وہ واجد کا اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔

"گولی لگی ہے اور تم اسے چھوٹی سی چوٹ کہہ رہے ہو؟" ساجدہ بیگم کو اب فرخ پر غصہ آیا تھا۔

"امی میں بینڈیج کروا آیا ہوں فکر کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ بہت معمولی ہے میرے لیے۔" اس کی لاپرواہی نے ساجدہ بیگم کے غصے کو مزید ہوا دی تھی۔

"یہ تمہارے لیے معمولی ہے؟ بس بہت کر لی اپنی مرضی۔۔میری تو تم سنتے نہیں ہو تمہاری شادی کی بات کرتی ہوں میں تمہارے ابو سے۔۔تمہاری بیوی ہی آکر تمہیں سیدھا کرے گی۔" وہ اسے صوفے پر بٹھاتیں غصے میں کہہ رہی تھیں۔ان کی بات پر واجد نے ہنسی دبائی تھی۔فرخ کی گھوری پر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"آنٹی آپ کو بتاؤں آپ کا بیٹا بہت الٹے کام کرتا ہے۔۔اس نے ہی ان لوگوں کو دھمکی دی تھی کہ وہ جو چاہیں کر لیں فرخ کسی کے باپ سے نہیں ڈرتا۔اسی لیے انہوں نے اس پر جوابی حملہ کیا ہے۔"ایس پی واجد تو جیسے آج سارے پورے حساب چکانے کھڑا تھا۔

فرخ نے اسے آنکھوں میں غصہ بھرے دیکھا تھا۔مگر واجد کو تو آج ایس پی کی بھی ماں کی سپورٹ حاصل تھی۔

"دیکھیں آنٹی کیسے مجھے دیکھ کر ڈرا رہے ہیں۔"واجد کے کہنے پر فرخ نے دانت پیستے ہوئے نظریں پھیر لیں۔

www.novelsclubb.com

"فرخ سدھر جاؤ۔۔سب پر رعب جمایا ہوا ہے تم نے؟اب آئندہ میں کچھ نہ سنوں تمہارے بارے میں۔"وہ اسے ہلکا سا ڈانٹتے ہوئے تنبیہ کر رہی تھیں۔

"امی میں اس سب سے نہیں رک سکتا یہ سب میری ڈیوٹی کا حصہ ہے۔میں کچھ غلط تو نہیں کر رہا۔"وہ اب عاجز آیا تھا۔

"بات کرتی ہوں تمہارے ابو سے وہی تمہیں سمجھائے گے۔فلحال تم آرام کرو میں تمہارے لیے دودھ گرم کر کے لاتی ہوں۔"آخر کار انہیں اپنے بچے پر رحم آ ہی گیا تھا۔

"اوکے آنٹی میں اب چلتا ہوں۔ایس پی سر آپ اب آرام کریں۔"دانت نکوستے وہ خدا حافظ کہتا چلا گیا۔

فرخ نے اس کی پشت کو گھورا تھا۔

"اس کو تو کل صبح دیکھ لوں گا۔"وہ سر جھٹکتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یشفہ تم کب سے یونی جوائن کر رہی ہو؟"اگلی شام حمزہ عنیشا اور یشفہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب حمزہ نے اس سے پوچھا تھا۔

"میں یہی سوچ رہی تھی بہت چھٹیاں ہو گئیں مزید کی گنجائش نہیں ہے۔۔کل سے جاؤں گی۔" وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولی۔

"شف لگتا ہے شاہ زر بھائی کا تمہارے بغیر دل نہیں لگتا یا کہیں تمہارا ہی دل نہیں چاہتا ہو گا شاہ زر بھائی کو چھوڑ کر جانے کا۔" عنیشا کی سرگوشی پر یشفہ نے اسے ہلکی سی چپت رسید کی تھی۔

"جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔" اس کے کہنے پر عنیشا ہنسی تھی۔

"کیا کیسا نہیں ہے؟" شاہ زر بھی چلتا ہوا وہیں آ گیا۔اور یشفہ کے برابر میں کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔۔" یشفہ نے بات ختم کی۔

"نہیں شاہ زر بھائی میں آپکو بتاتی ہوں ان محترمہ کو میں اور حمزہ کہہ رہے ہیں کہ یونی کیوں نہیں جاتی تو کہتی ہیں میرا اب شاہ زر کے بغیر کہیں دل نہیں لگتا۔۔مجھ سے پڑھائی بھی نہیں ہو سکے گی اب۔۔کتاب کھولتی ہوں تو سامنے شاہ زر کا وجیہہ

چہرہ آجاتا ہے اور میں شرما کر کتاب ہی بند کر دیتی ہوں۔"یشفہ کے بار بار روکنے پر بھی عنیشا نان اسٹاپ بول رہی تھی۔حمزہ کا قہقہہ نکلا تھا۔شاہ زر نے ہنسی دبائے یشفہ کو دیکھا تھا۔وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"شاہ زر یہ جھوٹ بول رہی ہے۔میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ان دونوں سے۔"وہ ہولے سے منمنائی تھی۔

"یار نہ تنگ کرو میری بیوی کو۔۔مجھے پتہ ہے اسے پڑھائی سے کتنا پیار ہے۔"وہ یشفہ کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

یشفہ نے اس کی بات پر اسے خفگی سے دیکھا تھا۔

"میں اندر جا رہی ہوں۔"وہ منہ بناتی اٹھ گئی تھی۔

"ارے روکو تو۔۔"شاہ زر کے اتنی بار روکنے پر بھی وہ نہیں رکی تھی۔

"تم لوگ بہت تنگ کرتے ہو یار بیچاری کو۔"شاہ زر ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"اب منانا تو مجھے ہی پڑے گا ناں۔"سر کھجا کر کہتا وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔

عنیشا نے اس کے جانے کے بعد ابھی موبائل پکڑا تھا جب حمزہ نے اس کے ہاتھ سے فوراً کھینچا تھا۔ عنیشا کا منہ کھل گیا۔

"حمزی۔۔ میرا موبائل دو۔" وہ اس سے جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نہیں پھر تم رات تک اسے ہی لیے بیٹھی رہو گی۔ صبح سے تین گھنٹے استعمال کر لیا ہے کافی ہے، باقی کل۔" اس کے بتانے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"حمزی۔۔" وہ رو دینے کو تھی۔

"اچھا یہ لو صرف دس منٹ۔" وہ بے نیازی سے اسے موبائل دیتا ہوا بولا جسے احسان کیا ہو۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اگر اس طرح ہی کرنا ہے تو رکھو اپنے دیئے ہوئے موبائل کو اپنے پاس۔۔ احسان نہیں کیا مجھ پر۔ ہر کوئی اپنی بیوی کو منہ دکھائی دیتا ہے۔ تم نے کوئی الگ کام نہیں کیا۔" وہ ناراضی سے بولتی رونے کی تیاریوں میں تھی۔

حمزہ کو ہنسی آ رہی تھی مگر ضبط کر گیا۔

"اچھا یہ لو۔۔یار لیکن زیادہ مت یوز کرنا۔تم مجھے ٹائم نہیں دیتی پھر۔"اس کے کہنے پر عنیشا نے اسے دیکھا۔

"اچھا ناراض نہ ہوں آپ۔۔میں زیادہ یوز نہیں کروں گی۔"پیار بھرے شرارتی لہجے میں کہتی وہ بھی اٹھ گئی۔

"آپ؟؟"حمزہ سوچتا ہی رہ گیا۔

"شف؟"شاہ زر کمرے میں آیا تو یشفہ منہ پھلائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"بات نہ کریں آپ مجھ سے۔"شاہ زر اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔

"کیوں اب میں نے کیا کر دیا ہے؟"اس کے پوچھنے پر یشفہ نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا۔

"یار عنیشا بس تمہیں تنگ کر رہی تھی لیکن مجھے پتہ ہے تم واقعی نہیں پڑھ سکوں گی جب سامنے اتنا پیارا بندہ بیٹھا ہو اور وہ ہو بھی صرف آپکا تو پڑھائی کہاں ہوتی

ہے۔"وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

"شاہ زر۔۔!"یشفہ نے شاہ زر کو پرے دھکیلا تھا۔وہ ہنس دیا۔

"اور یہ آپ اتنے خوش فہم مت ہوں۔"یشفہ نے ناک چڑھائی۔

"ابھی بھی خوش فہم نہ ہوں۔۔جب مجھے پتہ ہو کہ میری بیوی مجھے کتنا چاہتی ہے۔"وہ ہنوز شرارت سے کہتا یشفہ کو دلچسپی سے دیکھتا ہوا بولا۔

"اب بار بار تو مت کہیے مجھے شرم آتی ہے۔"وہ ہولے سے سر جھکا کر منمنائی تھی۔

شاہ زر کا قہقہہ نکلا تھا۔

یشفہ نے منہ موڑ لیا۔

"اچھا یہ بتاؤ پھر یونی کب سے جا رہی ہو؟"

"کل سے جا کر دیکھوں گی ویسے تو عنیشا اور میری سیم کلاس ہے لیکن اٹنڈنس بھی ضروری ہے۔"

"ٹھیک ہے پھر کل سے چلی جانا۔"شاہ زر اس کا گال تھپتھپاتا کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کہیں جا رہے ہیں آپ؟"یشفہ نے اسے اٹھتے دیکھ کر فوراً سے پوچھا۔

"فرخ سے کچھ کام تھا اسی سلسلے میں۔"ڈریسنگ کے آگے کھڑے بال بناتے ہوئے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"یہ کون سے ضروری کام ہیں جو روز کے چکر لگ رہے ہیں اور آپ مجھے بتا بھی نہیں رہے ہیں۔"یشفہ بھی چلتی ہوئی اس تک آئی اور ڈریسنگ سے بیک لگائے کھڑی ہو گئی۔وہ شاہ زر کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"یار جب کام پورا ہو جائے گا پتہ چل جائے گا۔"وہ ابھی بھی لاپرواہی سے بولا۔

یشفہ چپ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"عجیب انسان ہیں بندہ ایک لفظ سوری ہی کہہ دیتا ہے۔"یشفہ کی بڑبڑاہٹ پر شاہ زر جاتے جاتے پلٹا۔

"اب کس بات کی سوری رہتی ہے مسز؟"

یشفہ چونکی۔۔افف ایک تو ان کے کان۔

"میں شاید کمرے میں آپ سے ناراض ہو کر آئی تھی۔"یشفہ نے اسے یاد دلایا۔

شاہ زر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"لیکن میں نے کیا کیا ہے؟"وہ واپس اس تک آیا تھا۔

"آپ عنیشا کی بات پر ہنسے تھے اور میرا مذاق بھی اڑایا تھا۔"یشفہ نے ابرو اٹھائے۔

"اچھا سوری۔۔!واپس آکر صحیح سے مناؤں گا ابھی لیٹ ہو رہا ہوں۔"کان پکڑ کر سوری کرتا شرارت سے ایک آنکھ دباتا ہنس پڑا۔یشفہ کے گال سرخ ہوئے تھے۔

"شاہ زر۔۔!!"وہ جھنجھلا ہی گئی۔

شاہ زر ہنستا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دنوں کی کاروائی کے بعد آج فاریہ اور فرخ کی آفیشیل منگنی بھی خیر خیریت سے

ہو گئی تھی۔

"بیٹا کیا بنا اس کیس کا؟" سہیل صاحب نے فرخ سے علیحدگی میں پوچھا تھا۔

"انکل ہم کامیاب ہوئے ہیں ملک اور اس کے بھائیوں کا ان کاونٹر کر دیا ہے۔اور ان لوگوں کو یہی بتایا ہے کہ ہم نے رہا کر دیا تھا باقی ان کی ذمہ داری۔ جلد ہی وہ لوگ بھی ہمارے قبضے میں ہونگے آج کل انہیں کے کیس پر کام چل رہا ہے۔۔" وہ مسکرا کر بتا رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی خوشی الگ سی تھی۔

سہیل صاحب نے اس کو ڈھیروں دعائیں دیں تھیں جس کو اس نے کھلے دل سے وصول کیا تھا۔

فاریہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔وہ آج بہت خوش تھی۔

چہرے پر خوبصورت سی مسکان سجائے پتہ نہیں وہ کن سوچوں میں گم آسمان کو تک رہی تھی۔جب اسے آہٹ سنائی دی۔وہ یہی سمجھی کہ سعد آیا ہو گا۔ تبھی ویسے ہی

کھڑی رہی۔

"کہاں گم ہیں آپ؟" کان کے پاس فرخ کی گھمبیر آواز پر وہ چونک کر پلٹی تھی۔

"آپ؟" وہ حیران ہی تو ہوئی تھی۔

"جی میں۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" وہ دلچسپی سے پوچھتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہی سوال مجھے آپ سے کرنا چاہیے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" وہ اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ورنہ دل باہر آنے کو تھا۔

"میں نے آپ کو یہاں کھڑے دیکھا تو آپ کی طرف کھیچا چلا آیا۔" چاند کی روشنی میں نہائی ہلکے پھلکے سے میک اپ میں فاریہ ہمیشہ کی طرح آج بھی کسی نرم و نازک گڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔

"مجھ میں کون سا مقناطیس لگا ہوا ہے۔" فاریہ ہولے سے بڑبڑائی۔

فرخ مدھم سا مسکرایا تھا مطلب وہ سن چکا تھا۔

"یہ تو اندیکھی قوت ہے جو مجھے آپکی طرف کھینچ لاتی ہے ہر بار۔" وہ کافی گہرے لہجے میں بولا تھا۔

"کیسی جن بھوتوں والی باتیں کر رہے ہیں کوئی اور بات کریں۔" اسکی بات پر فرخ کا منہ کھل گیا۔۔بیڑا غرق کر کے رکھ دیا تھا سارے رومینس کا اور کتنے مزے سے کھڑی تھی۔

"کس بارے میں بات کرنا پسند کریں گی موسم کے حال پر یا سیاست پر یا آج کل کسی نیو ٹاک شاک کے بارے میں۔" وہ اسے دیکھتا انتہائی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ فاریہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں؟"

"نہیں میں آپ سے کیوں مذاق کرنے لگا۔۔میری یہ مجال۔" اس نے فوراً سے توبہ کی۔

"خیر چھوڑیں یہ بتائیں آپ کی بازو اب کیسی ہے؟" اسے ایک دم یاد آیا تھا۔

"اب بہت بہتر ہے۔" وہ اس وقت میں پہلی بار کھل کر مسکرایا تھا۔

"شکر ہے۔۔میں تو سن کر گھبرا گئی تھی۔۔مجھے گولی کے نام سے ہی ڈر لگتا ہے۔"

اسکے کہنے پر فرخ نے اسے دیکھا تھا۔

"لیکن اب تمہیں اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہو گا فاریہ۔۔میں ایک پولیس والا ہوں اور ہم لوگ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس پروفیشن میں قدم رکھتے ہیں۔۔اس لیے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ تو میرے لیے بہت ہی عام سی چیز ہے۔۔پولیس والوں پر آئے دن حملے ہوتے ہیں۔اپنی جانوں پر کھیل کر تو ہم لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔۔میرے ماں باپ کو مجھ پر فخر ہے اور وہ میرا فخر ہیں۔" سنجیدگی سے کہتا وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا تھا۔

وہی چمک جو اپنے پروفیشن کے حوالے سے اسکی آنکھوں میں در آتی تھی

"آپ کا کہنے کا مطلب ہے کہ اب میں بھی آپ پر فخر کروں؟"اس کے ایک دم سے سیریس ہونے پر فاریہ ٹھوری تلے ہاتھ رکھے معصوم سے لہجے میں پوچھنے لگی۔

"نہیں کرنا چاہیئے؟"وہ بھی شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

"فخر کا تو نہیں پتہ آپ کو شکر ضرور کرنا چاہیے کہ میں آپ کو مل گئی ورنہ پولیس والوں کو بیٹی کون دیتا ہے؟"وہ فخریہ کالر جھاڑتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں پولیس والوں کی شکلیں کیا خوفناک ہوتی ہیں بڑے بڑے دانت ہوتے ہیں جو لوگ اپنی بیٹی نہیں دیتے؟"وہ ابرو اٹھائے پوچھ رہا تھا۔

"ایسا بھی نہیں کہا اب میں نے۔۔بس پولیس والے تھوڑے۔۔۔۔"وہ کہتے کہتے رکی تھی۔

"کیا تھوڑے بولو؟"وہ بھنویں اچکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔"نہ بولنا ہی بہتر تھا۔اس لیے چپ کر گئی۔

"اچھا یہ بتاؤ کیا میں پسند نہیں ہوں تمہیں؟"فرخ کے اچانک سے اتنے ڈائریکٹ

سوال پر فاریہ گڑبڑا ہی گئی۔وہ اس کے بہت نزدیک کھڑا تھا۔

"بتاؤ ناں کیا پسند نہیں ہوں؟"فاریہ کے ادھر ادھر دیکھنے پر فرخ نے پھر سے کہا تھا۔

"نن۔۔نہیں۔"نفی میں گردن ہلائی۔

"نہیں؟"وہ حیران ہوا۔

"نہیں۔۔میرا مطلب ہے نہیں ایسی بات نہیں ہے مجھے پسند ہیں آپ۔"سر جھکائے خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے جلدی سے جواب دیا۔ابھی جتنی پر اعتماد کھڑی تھی اب اس کے قریب ہونے پر اتنی ہی جان ہوا ہو رہی تھی۔

اس کے کہنے پر فرخ کے لب مسکرائے تھے۔

فاریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

فرخ کی مسکراہٹ کمال کی تھی یا شاید فاریہ کو لگ رہی تھی۔۔مگر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا؟" فاریہ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر فرخ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ اس کی آواز پر چونکی۔

"کچھ نہیں۔" ہلکے سے کہتے وہ اس کے پاس سے نکلتی وہاں سے بھاگی تھی۔

فرخ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

بالوں پر ہاتھ پھیرتا مسکراتے ہوئے وہ بھی نیچے گیا تھا۔

"کہاں تھا تو؟" ضرار نے اسے لان میں آتا دیکھ کر پوچھا۔

ضحی اور ضرار بھی ناردرن ایریاز سے ہو آئے تھے۔

"یہیں تھا۔" فرخ لاپرواہ بنا۔

"لگتا ہے تیرا اپنے سسرال سے جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔اب چل کب سے تیرا انتظار تھا۔" ضرار معنی خیزی سے کہتا ہوا اسے لیے سب کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ لوگ آپس میں مل رہے تھے۔ وہ لوگ بس گھر جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ سب سے کچھ ضروری بات کرنی تھی؟" شاہ زر نے موقع دیکھتے ہی بات کا آغاز کیا۔ وہ سب کھانے کے بعد مل کر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

دادی جان نے شاہ زر کو دیکھا تھا جو سر جھکائے ہمیشہ کی طرح مؤدب سا بیٹھا تھا۔

"کیا بات ہے بیٹا؟" سہیل صاحب نے پوچھا تھا۔

سب اسی کی طرف متوجہ تھے۔ یشفہ جو عنیشا اور ضحی کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھی، رک کر شاہ زر کی طرف دیکھنے لگی ایسی کیا بات کرنی تھی؟

"نانو جان، ماموں جان۔۔ میری سٹڈی کمپلیٹ ہو گئی ہیں الحمدللہ ڈگری بھی مل گئی ہے۔۔ اور بزنس بھی چل رہا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اب میرا بھی ایک الگ سے گھر ہو۔۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے آپ لوگوں کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ لیکن ویسے ہی شروع سے ہی محنت کی ہے۔۔ سو انڈیپنڈنٹ ہونا چاہتا ہوں۔" بہت تحمل اور آرام سے اپنی بات ختم کر کے اس نے سب کی طرف دیکھا تھا۔ سب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نارمل تھا۔

"ٹھیک ہے مجھے خوشی ہوئی کہ میرا داماد خود ایک الگ گھر میں رہنا چاہتا ہے۔۔اپنے سسرال میں رہنا خاص اچھا نہیں لگ رہا اسے۔" سہیل صاحب نے شرارت سے کہا تھا۔

"ارے نہیں ماموں ایسی بات نہیں ہے آپ لوگوں کے ساتھ تو بچپن سے رہتا آرہا ہوں۔۔۔" وہ ان کے لہجے پر غور کیے بغیر نادم سا بول رہا تھا جب سب کی شکلیں دیکھ کر چپ ہو گیا جو ہنسی دبائے ہوئے تھے۔وہ بھی ہولے سے مسکرا دیا۔

"اچھا تو گھر دیکھ لیا ہے کہاں رہو گے؟"

"دادی جان میں آج کل گھر ہی دیکھ رہا تھا پھر فرخ سے اس دن اس سلسلے میں بات ہوئی میری۔۔ان کی گلی میں ایک گھر ہے اچھی قیمت پر مل رہا ہے۔فرخ نے میری ڈیلر سے بات بھی کروادی ہے بس آپ لوگوں کو دکھانا باقی ہے پھر فائنل کروں گا۔" وہ تابعداری سے بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں کیا دکھانا ہے یشفہ کو دکھاؤ جس نے اب ساری زندگی وہاں رہنا ہے۔" دادی جان نے مسکرا کر کہا تھا۔

شاہ زر نے یشفہ کی طرف دیکھا وہ اسے کھوئی کھوئی ڈسٹرب سی لگ رہی تھی۔

"لیکن آپ کا دیکھنا بھی ضروری ہے آخر آپ لوگوں کی بیٹی نے رہنا ہے۔" وہ بھی دادی جان کو شرارت سے کہتا مسکرایا تھا۔

سب ہنسے تھے۔

"یاہو!! کل شاہ زر بھائی کا گھر دیکھنے چلے گے۔" شہریار نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب تھوڑی دیر تک مزید ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

"کیا ہوا شف؟" شاہ زر بیڈ پر بیٹھا تو یشفہ کو دیکھ کر پوچھا۔ وہ اسے چپ چپ لگی

تھی۔

یشفہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

شاہ زر کو تشویش ہوئی تھی۔

"شف؟" وہ اس کے قریب ہوتا اس کے ہاتھ تھامے بولا۔یشفہ نے شاہ زر کو سر اٹھا کر دیکھا اور روتے ہوئے اس کے

سینے سے لگ گئی۔

شاہ زر صحیح معنوں میں پریشان ہوا تھا۔

"یار شف کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ تو۔" اس کے کہنے پر یشفہ

اس سے الگ ہوئی۔

"مجھے آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔نئے گھر کے بارے میں؟" شکایتی انداز میں

بولتے ہوئے وہ سوں سوں کر رہی تھی۔

"تم اس لیے روئی ہو کہ میں نے پہلے تمہیں کیوں نہیں بتایا؟" وہ حیران ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں! وہ تو میں سب سے دور جانے کا سوچ کر اداس ہو گئی ہوں۔ مما، بابا، دادی جان، ذی بھائی، عنیشا، حمزہ۔۔" وہ بولتے ہوئے پھر سے روہانسی ہو گئی۔

"اچھا پلیز رو تو مت۔۔ دیکھو ایک ناں ایک دن سبھی لڑکیوں نے اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔ اب اس طرح ہم یہاں بھی نہیں رہ سکتے اچھا نہیں لگتا۔" وہ اس کے آنسو پونچھتا نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

"گھر کہاں پر ہے میرا مطلب زیادہ دور ہے؟" گھر کا خیال آتے ہی پوچھ لیا۔

"نہیں یار ایس پی فرخ کے ساتھ والا گھر ہے بالکل۔ اور فرخ کا گھر زیادہ دور تو نہیں ہے۔" وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔

یشفہ نے سر ہلا دیا۔

"اچھا چلو تم سو جاؤ کافی رات ہو گئی ہے میرا کچھ کام پڑا ہے وہ دیکھ لوں۔" شاہ زر اس کے پاس سے اٹھتا ہوا صوفے کی طرف چلا گیا۔

یشفہ بھی کمفرٹر اوڑھے لیٹ گئی۔ مگر دل بہت بوجھل ہو رہا تھا۔۔ اس کو لگ رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ اصل رخصتی تو اس کی کچھ دنوں بعد ہو گی۔ بار بار آنکھوں میں نمکین پانی آ رہا تھا مگر وہ شاہ زر کے خیال سے انہیں صاف کر لیتی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ سو بھی گئی تھی۔۔

___چھ سال بعد___

"گڈ مارننگ بابا۔" وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے شاہ زر کو اٹھا رہی تھی۔

شاہ زر کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی مگر پھر سو گیا۔

"دیکھ لیا تمہارے بابا کو اٹھانا کتنا مشکل ہے!" یشفہ نے ایشل کو جتایا تھا۔

"کس نے کہا ہے بھئی؟ گڈ مارننگ یو ٹو بابا کی پرنسس۔" شاہ زر نے انگڑائی لیتے ہی ایشل کو گود میں لیا تھا۔

ایشل کھلکھلائی تھی۔

"گڈ مارننگ لٹل پرنسس کی پیاری ماما۔" شاہ زر کے شوخی سے کہنے پر یشفہ نے

اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔شاہ زر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔یشفہ پھر سے کمرہ سمیٹنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

جب سے ایشل تھوڑی بڑی ہوئی تھی تب سے کمرے کا حال بے حال ہوتا تھا۔

یشفہ بیچاری تھک جاتی تھی اب تو شاہ زر بھی ایشل کے ساتھ مل کر اکثر گند ڈال دیتا تھا۔

"پتہ نہیں وہ صفائی پسند شاہ زر کہاں کھو گئے ہیں۔"یشفہ آہ بھر کر رہ جاتی۔

"بابا کی چھوٹی سی جان آج جلدی کیسے اٹھ گئی؟"ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے شاہ زر نے ایشل سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا آج سنڈے ہے۔"معصومیت سے بولتے ہوئے ایشل نے اپنی گہری سرمئی آنکھیں پٹپٹائی تھیں۔

شاہ زر کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا اس نے جھک کر اس کے گلابی پھولے پھولے گالوں کو چوما تھا۔

"اوہ یس آج تو بابا اور پرنسس ڈے ہے۔" شاہ زر خوشی سے بولا تھا۔

"بابا آپ جلدی سے فریش ہو جائیں۔" ایشل نے اپنے چھوٹے نرم ہاتھوں سے شاہ زر کے ہاتھ پکڑے تھے۔

"اچھا ابھی اٹھتا ہوں۔۔" شاہ زر سست پڑا تھا۔

"رہنے دو ایشل تمہارے بابا بوڑھے ہو گئے ہیں۔ان سے کہا اب جلدی اٹھا جائے گا۔" یشفہ کمرے کا پھیلاوا سمیٹتی ہلکان ہو چکی تھی سارا غصہ شاہ زر پر نکالا تھا۔شاہ زر نے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا جو خفگی سے چیزیں اٹھا کر رکھ کم پٹخ زیادہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ما۔۔ما آپ میرے بابا کو بوڑھا مت کہیے وہ ابھی بھی ینگ ہیں۔" ایشل نے فوراً سے اپنی باپ کی حمایت کی تھی۔

"بوڑھی تو آپ ہو گئی ہیں جو غصہ کر رہی ہیں۔۔ غصہ آنا بوڑھے ہونے کی نشانی ہے۔" شاہ زر ایشل کو بیڈ پر بٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔ساتھ ہی کن اکھیوں سے یشفہ کو کہتا

واشروم گھس گیا۔یشفہ دانت پستی رہ گئی۔

"چلو آؤ۔۔پہلے ایشل بریک فاسٹ کرے گی پھر بابا اور ایشل ڈے منا منا لینا۔" وہ ایشل کو گود میں اٹھاتی ہوئی پیار سے بولی تھی۔کمرہ اپنی اصلی حالت میں آچکا تھا۔ ایشل نے اپنی چھوٹی سی ناک پھلائی تھی۔

"مجھے نہیں کرنا۔۔" وہ ضد کرتی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"ایشل ضد نہیں کرو ورنہ اب مار کھاؤ گی مجھ سے۔" یشفہ نے اسے ہلکا سا ڈانٹا تھا۔ اسی وقت ایشل کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکلنے کو بے تاب ہوئے تھے۔

"بابا! ما۔۔مانے مجھے بہت زور سے ڈانٹا ہے۔" شاہ زر کو نیچے آتا دیکھ کر وہ باقاعدہ رونے لگی تھی۔

اس کی بات پر یشفہ کا حیرت سے منہ کھل گیا جبکہ شاہ زر مسکراتا ہوا اس تک آیا تھا۔

"بابا۔۔آپ ما۔۔ما کو ڈانٹے۔" اس کے کہنے پر شاہ زر نے یشفہ کو دیکھا تھا جو اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساڑھے تین سالہ بیٹی کی چالاکیاں دیکھ رہی تھی۔

"شاہ زر یہ ناشتہ نہیں کر رہی۔۔"یشفہ نے اسے اپنی مشکل بتائی تھی۔

"لاؤ میں اپنی بیٹی کو کروا دیتا ہوں۔"شاہ زر نے اپنے کرتے کی بازو کہنی سے نیچے تک لپیٹتے ہوئے کہا۔

"پلیز آپ ہی کروایں۔"وہ پلیٹ اس کے آگے کھسکاتی ہوئی بولی۔اور خود شاہ زر کے لیے پلیٹ میں ناشتہ ڈالنے لگ گئی۔شاہ زر نے ایشل کے پھولے پھولے گالوں پر پیار کر کیا تھا۔

"شف تم مانو یا نہ مانو یہ منہ تمہاری طرح ہی بناتی ہے۔"شاہ زر کے کہنے پر یشفہ نے نظر اٹھا کر ایشل کو دیکھا جو منہ پھلائے ٹیبل پر بیٹھی تھی۔کرسی پر بیٹھنے سے اسے اپنے بابا ٹھیک سے نظر نہیں آتے تھے۔

یشفہ نے شاہ زر کو ناراضی سے دیکھا تو وہ بے اختیار ہنس دیا۔کیونکہ یشفہ نے پھر سے ویسا ہی منہ بنایا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے ہنسنے پر وہ خجل سی ہوتی اپنی ناشتے کی پلیٹ پر جھک گئی۔

"بابا بریک فاسٹ۔۔"ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ایشل نے شاہ زر کی بازو ہلائی تھی۔

"چلیں کروائیں اپنی لاڈلی کو ناشتہ۔"یشفہ نے اس کا دھیان ایشل کی طرف دلوایا۔

"مجال ہے جو یہ بچی اپنی ماما سے مجھے بات کرنے دے۔"شاہ زر اس کے منہ میں نوالا ڈالتا ہولے سے بڑبڑایا جو یشفہ نے بخوبی سن لیا تھا۔

"شکر ہے کسی بہانے تو ناشتہ کیا اس لڑکی نے۔"یشفہ برتن اٹھاتی شکر کرنے لگی کیونکہ اس نے ناشتہ مکمل کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا آج حارب گھر جانا ہے۔"ایشل کی فرمائش پر یشفہ کے لب مسکرائے تھے۔

"اوکے لیکن آج شام کو۔۔"شاہ زر نے بلا تامل کہا تھا کیونکہ اسے بھی آج ضرار سے ملنا تھا ورنہ وہ ناراض ہو جاتا۔ان چھ سالوں میں ان لوگوں کی دوستی ابھی بھی اتنی ہی مضبوط تھی۔

"ابھی آپ کہاں جا رہے ہیں؟" یشفہ نے اسے دیکھا تھا جو وہاں سے کھڑا ہو رہا تھا۔

"تھوڑی فائلز دیکھنی ہے۔۔سٹڈی میں ہوں۔اور اپنی پرنسس کے پاس آدھے گھنٹے تک آتا ہوں۔" وہ بیک وقت یشفہ اور پھر ایشل سے کہتا جھک کر ایشل کی ناک سے اپنی ناک رگڑتا پیار کرتا ہوا ڈائننگ ٹیبل سے دوسری طرف سیڑھیوں کے نیچے والے کمرے میں چلا گیا۔شاہ زر نے اپنے لیے اس کمرے کو سٹڈی روم بنا لیا تھا۔

یہ گھر فرخ کے گھر کے ساتھ والا تھا فرخ کی شادی کو دو سال ہی ہوئے تھے۔ تبھی اکثر فاریہ یشفہ کے پاس آ جاتی تھی تو کبھی یشفہ، فاریہ کے پاس ہوتی تھی۔اور یشفہ کا بھی دل لگ گیا تھا۔

"تف ہے عنیش یار یہ کیا حال بنایا ہوا ہے کمرے کا؟" حمزہ کو کمرے کی حالت دیکھتے ہی غش آنے لگے تھے۔ آدھا بلینکٹ بیڈ پر پھیلا ہوا تھا اور آدھا زمین پر تھا۔ صوفے پر حمزہ کے کپڑے ویسے ہی پڑے تھے جیسے وہ صبح پھینک کر گیا تھا۔ چھوٹے شہزادے کے کھلونے نیچے گرے ہوئے تھے۔ جن سے وہ اب کھیلتا کم اور ان کو کھول کر آپریشن زیادہ کرتا تھا۔ اب بھی وہ کھلے پڑے تھے۔

عنیشا کے جواب نہ دینے پر وہ ان دونوں تک آیا جو موبائل میں گھسے ہوئے تھے۔

اس شیطان کے آلے کو مجھے دو۔" وہ کمر پر ہاتھ جما کر تقریباً چیخا تھا۔

"حمزی پاپا ڈونٹ ڈسٹرب اس۔۔ ہم بہت مشکل میں ہیں۔" چھوٹے شہزادے کو ہی احساس ہوا کہ جواب دے دوں۔

عنیشا نے حارب کو گھورا۔۔

"دھیان دو حارو۔۔ ورنہ آج چکن ڈنر نہیں ملنے والا۔" حارب کو سر پر چپت لگاتے عینشا نے اس کا دھیان موبائل پر دلوایا تھا۔ وہ دونوں پھر سے پب جی کھیل رہے

تھے یہ کھیل حمزہ کے کیے جان کا عذاب بن چکا تھا۔

"عنیش۔۔!! میرا نام حارب ہے۔۔حارب حمزہ سہیل۔۔"وہ گردن تان کر بولا تھا۔

"حارو۔۔۔کتنی بار کہا ہے میرا نام مت کیا کرو وہ بھی اپنے حمزی پاپا کے سٹائل میں۔"عنیشا نے اسے گھورا۔

"آپ بھی تو میرا نام نہیں لیتی ٹھیک سے عنیش مما۔۔"اس نے اب شکوہ کیا تھا۔

"بیٹا آج تک تمہاری عنیش مما نے میرا نام ٹھیک سے نہیں لیا۔۔تو تو پھر ابھی زمین سے اگا ہے۔"حمزہ نے حارب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"حمزی پاپا مجھے سچ میں آپ لوگوں نے زمین سے اگایا ہے!!"حارب یک ٹک حمزہ کو دیکھتا ہوا بولا تو حمزہ کا قہقہہ نکلا تھا جبکہ عنیشا چیخی تھی۔

"حارو۔۔دھیان سے آگے دشمن ہے۔"عنیشا کے کہنے پر حارب سرعت سے موبائل پر جھکا تھا۔۔حمزہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس بہت ہو گیا۔" حمزہ اپنا فون نکالتا عنیشا کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"افف یہ کس کو اس ٹائم مصیبت پڑنی تھی۔" اوپر آتے نام کو دیکھے بغیر وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی۔

حمزہ نے عنیشا کو گھورا تھا۔

عنیشا نے مسلسل فون پر تنگ آتے جب نام دیکھا تو جھٹ نظریں اپنی بائیں طرف بیٹھے حمزہ پر گئیں۔

"حمزی نا تنگ کرو۔۔" وہ جھنجھلائی۔

حمزہ کی کال کاٹتی وہ پھر سے لگ گئی کیونکہ بس آخری مرحلے پر تھے۔

حمزہ نے پھر سے نمبر ڈائل کیا۔

"حمزی۔۔!!" عنیش کو غصہ آگیا۔

"یس چکن ڈنر۔۔" حارب کے اچانک چلانے پر حمزہ ہڑ بڑا گیا۔

"یا وحشت۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوری حمزی پاپا۔" وہ حمزہ کو آنکھ مارتا ہوا جیب میں اپنا موبائل رکھتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا۔

شروع میں وہ حمزہ اور عنیشا کی دیکھا دیکھی انہیں بھی حمزی اور عنیش کہتا تھا مگر عنیشا کے سمجھانے پر انہیں پاپا اور مما تو کیا کہتا الٹا 'حمزی پاپا' اور 'عنیش مما' کہنا شروع کر دیا تھا۔ ان دونوں کے لیے یہ ہی بہت تھا کہ کم از کم وہ انہیں مما پاپا تو کہہ دیتا ہے ناں۔ پانچ سال کا وہ بچہ پورے گھر میں ڈون بنا پھرتا تھا۔

"یار عنیش تم بھی بچے کے ساتھ بالکل بچی بن جاتی ہو۔۔ کمرے کی حالت دیکھی ہے۔ تم نے حارب کو بھی موبائل میں لگا دیا ہے۔" اس کے جاتے ہی وہ عنیشا پر چڑھ دوڑا۔

"یار حمزی۔۔ ٹھنڈے ہو جاؤ۔ غصہ مت کرو اور دوسری بات ذرا مجھے بتانا کہ یہ کمرہ جتنا بھی پھیلا ہوا ہے اس میں میرا کوئی پھیلاوا ہے؟؟ وہ صوفے پر کپڑے وہ تمہارے ہیں اور یہ کھلونے یہ آپکے چھوٹے شہزادے کے ہیں۔۔" وہ بھی واپس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے پھر وہی عنیشا بن گئی تھی۔

"تو تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم کمرے کو صاف ستھرا رکھو۔۔اور کپڑے میں اس لیے یہاں رکھ گیا کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہاں رکھوں؟؟"اس نے ایک نظر پورے کمرے میں دوڑائی تو اسے کوئی جگہ نہیں ملی جہاں وہ رکھ سکتا۔وہ مزید گویا ہوا۔

"تم تو صبح پورا اصطبل بیچ کر سوئی ہوتی ہو۔اور یہ حارب تمہارا کچھ نہیں لگتا؟مت بھولو ہمارا جوائنٹ اکاونٹ ہے۔"اس کی آخر میں کہیں جانے والی بات پر عنیشا نے اسے گھورا۔۔

www.novelsclubb.com

"حمزی۔۔"عنشیا کے گال سرخ ہوئے تھے اپنی خفت مٹانے کو عنشیا نے حمزہ کو تکیہ اٹھا کر مارا تھا۔۔جبھی چھوٹے شہزادے نے کمرے میں قدم رکھا تھا۔

"مجھے ہمیشہ کی طرح آج بھی پورا یقین تھا کہ آپ لوگ بچوں کی طرح لڑ رہے ہونگے؟آخر آپ لوگ کب لڑنا چھوڑے گے؟"حارب کے ہاتھ جھلا کر کہنے پر وہ

دونوں سب کچھ چھوڑ اس کو دیکھنے لگے تھے۔

"اب کیا ہوا؟؟ رک کیوں گئے جلدی بات ختم کریں تاکہ میں آپ لوگوں کو ایک اہم بات بتاؤں۔" وہ شان بے نیازی سے کہتا پاس ہی پڑے صوفے پر حمزہ کے کپڑے ہٹا کر بیٹھ گیا۔

عنیش بیڈ سے اتر کر اس تک آئی۔۔ حمزہ بھی بال ٹھیک کرتا ڈریسنگ کی طرف گیا تھا۔

"کیا اہم بات؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کی ٹام اینڈ جیری فائٹ ختم ہو گئی؟" تحمل سے پوچھا گیا۔

"عنیش یار اب یہ کیا ہے؟" عنیشا ابھی سر ہلا کر اسے یقین دلاتی جب حمزہ چلایا تھا۔

"اب کیا ہو گیا؟؟" وہ حارب کو وہیں چھوڑتی حمزہ تک گئی تھی۔ حارب سر نفی میں ہلا کر رہ گیا۔

"یار یہ جیل کس نے یوز کی ہے میری؟اور یہ پرفیومز آدھے خالی کر دیئے ہیں؟" وہ چیخ ہی تو پڑا تھا۔اتنے برینڈڈ پرفیوم تھے وہ سب۔

دونوں ایک لمحے کو رکے پھر سرعت سے گردن موڑے اپنے چھوٹے شہزادے کو دیکھا تھا۔

جو کندھے اچکا گیا۔

"آپ دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔" سر پر ہاتھ مارتا وہ انجان بنتا بالوں پر احتیاط سے ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

حمزہ اور عنیشا اپنے اس شہزادے کو دیکھ کر رہ گئے۔جس کے بال جیل سے بنے ہوئے تھے۔

وہ یشفہ کے آنے کا بتانے آیا تھا کیونکہ وہ نیچے سے اپنی داسے پوچھ کر آیا تھا کہ پھپھو آ رہی ہیں۔

"کیا ہو گیا آج میرے شہزادے کو؟" پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ نیچے آ رہا تھا جب سائرہ بیگم نے اس سے دریافت کیا۔

"کچھ نہیں دا۔۔بس میں روز روز کی مما پاپا کی فائٹ سے بور ہو گیا ہوں کچھ اور ہوتا ہی نہیں گھر میں۔" لاپرواہی سے کہتا وہ صوفے پر ڈھ گیا۔کیونکہ پیچھلے سال اس کا پارٹنر شہریار بھی باہر کے ملک پڑھنے کے لیے چلا گیا تھا۔

سائرہ بیگم ہنسی دبا کر رہ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اوئے تم کون سے والی ہو؟" نگاہ جب ساتھ بیٹھی ضرار کی بیٹیوں میں سے ایک پر پڑی تو اس کی پونی کھینچتے ہوئے فوراً سے سوال کیا۔

"میں تم سے بڑی ہوں حارب شرم کرو۔" اس کے انداز تخاطب پر وہ تلملا گئی۔

"ہاں جانتا ہوں صرف چار مہینے دو ہفتے تین گھنٹے اور پندرہ منٹ۔" اس کے روانی

سے کہنے پر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"ویسے تم آبش ہو ناں؟ کیونکہ وہ دوسری باجی نے تو مجھے اٹھا کر صوفے سے نیچے پھینک دینا تھا۔۔ تمہیں نہیں لگتا وہ غصے میں بالکل تمہاری مما کی طرف ری ایکٹ کرتی ہے؟" آرام سے اسے پہچاننے کے بعد وہ اس پر کوئی بہت بڑا راز آشکار کر رہا تھا۔

"حارب۔۔ میں ابھی جا کر یہی بات اپنی مما کو بتاتی ہوں وہ تمہیں اچھے سے بتائیں گی۔" آبش کو اس کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"تم بھی اپنی مما جیسی ہو۔۔ بڑے پاپا پر کوئی کیوں نہیں گیا؟" آبش کے چلا کر کہنے پر وہ کانوں میں انگلیاں گھساتا تحمل سے بولا تھا۔ آبش پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

"مما۔۔۔ مما۔۔ما۔۔ما۔۔۔۔" کمرے میں بیڈ پر آرام سے بیٹھے اس نے یکے بعد دیگرے آوازیں لگائی تھیں۔

"کیا مسئلہ ہے آبش؟" ضحی مصروف سے انداز میں بولتی الجھن زدہ سی بولی۔ وہ

کچن میں کام کر رہی تھی جب اس کے چلانے پر وہ کمرے میں آئی تھی۔

"مما میں آبش نہیں ہوں۔علیا ہوں۔"اس کے ٹوکنے پر ضحی نے دو منٹ کے لیے آنکھیں چھوٹی کیے اسے غور سے دیکھا۔

تب جا کر یقین ہوا کہ وہ علیا ہی ہے۔

"اچھا خیر بتاؤ کیا مسئلہ ہے کیوں چیخ رہی ہو؟"وہ چلتی ہوئی اس تک آئی تھی۔

"وہ میں نے کہنا تھا کہ مجھے پانی پینا ہے!"اس کے کہنے پر ضحی نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"کیا ہوا مما آپکے سر میں درد ہو رہا ہے؟"وہ فکر مند سی پوچھتی ہوئی اس کے بازو پر ہاتھ رکھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ضحی نے اسے سر اٹھا کر دیکھا۔

"مما مما۔۔!دیکھیں ناں مجھے حارب تنگ کر رہا ہے۔"جبھی آبش بھی کمرے میں شکایت لیے آئی تھی۔

ضحی کا دل کیا وہ زور زور سے بچوں کی طرح رونا شروع کر دے۔

"آبش چپ کرو مما کے سر میں درد ہو رہا ہے۔"علیا کے کہنے پر آبش نے ضحی سے سوال کیا تھا۔

"مما آپکے سر میں درد ہو رہا ہے؟"انتہائی معصومیت سے پوچھتی ہوئی بولی اور اب تو بس ضحی رو دینے کو تھی جب ضرار کمرے میں آیا تھا۔وہ اس وقت اپنے آفس کا ضروری کام کر کے آرہا تھا ورنہ سنڈے کو چھٹی ہوا کرتی تھی۔

"بابا۔۔"وہ دونوں چلاتی ہوئی ضرار سے چپکی تھیں۔ضحی نے تشکر کا سانس لیا تھا۔ وہ دونوں ایک سی لگتی تھیں۔۔دونوں کی آنکھیں ضرار جیسی بھوری تھیں جبکہ شکل ضحی جیسی تھی۔وہ دونوں ٹونز تھیں اور کپڑے بھی ایک سے پہنے ہونے پر گھر میں کوئی انہیں پہچان نہیں پاتا تھا سوائے ضرار کے۔ضحی بھی اکثر کنفیوز ہو جاتی تھی۔

"بابا آپ بتائیں ہم میں سے علیا اور آبش کون سی ہیں؟"ضرار آفس سے آتے ہی ان کو فل ٹائم دیتا تھا۔

"اپنی پیاری بیٹیوں کو میں کیسے نہ پہچانو۔۔یہ میری گڑیا آبش ہے اور یہ میری پری علیا۔" وہ دونوں کے سر پر پیار کرتا ہوا مزے سے بولا تو وہ خوش ہو گئیں۔۔اس کے آتے ہی سب سے پہلے وہ اس سے یہی سوال کرتی تھیں اور وہ ہمیشہ ٹھیک بتاتا تھا جس پر وہ خوش ہو جاتیں۔

"اچھا بابا میں آپکے لیے پانی لے کر آتی ہوں۔" علیا سمجھداری سے کہتی بیڈ سے اٹھی تھی۔ ضحی جو اتنی دیر سے ان تینوں کی باتیں سن رہی تھی علیا کی بات پر اسے حیرت سے دیکھا جو ابھی پانی پینے کے لیے آوازیں لگا رہی تھی۔

"ابھی تو تم مجھے آوازیں دے رہی تھی پانی کے لیے اور اب خود سے جا رہی ہو؟" ضحی سے رہا نہ گیا تو پوچھ لیا۔

"جی کیونکہ بابا روز آتے ہی میرے ہاتھ سے پانی پانی پیتے ہیں۔" اس کے فخریہ انداز پر وہ مسکرا دی تھی۔

"بابا میں بھی ابھی آتی ہوں۔" آبش بھی علیا کے پیچھے کچھ یاد آنے پر کمرے سے

نکلی تھی۔

"کیسا رہا آج سارا دن؟" ضرار ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ضحی سے پوچھ رہا تھا۔

"آپ کی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے کیسا ہو سکتا ہے۔" وہ تھکے ہوئے انداز میں بولی۔

ضحی پہلے کی نسبت تھوڑی ٹھیک ہو گئی تھی۔ وہ پہلی جیسی سمارٹ نہیں رہی تھی مگر موٹی بھی نہیں تھی۔

"کیوں میری بیٹیوں نے کیا کیا ہے؟" ضرار کوٹ بیڈ کی ایک سائیڈ پر رکھتا اپنی بازو کے کف لپٹنے لگا۔

"بہت تنگ کرتی ہیں مجھ سے ایک وقت میں یہ دونوں نہیں سنبھالی جاتیں۔" وہ منہ بنا کر کہتی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔

ضرار نے ضحی کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

"یار ابھی چھوٹی ہیں وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیں گی۔ اب دیکھو کتنا خیال بھی تو کرتی ہیں۔" وہ اسے اپنے حصار میں لیے اطمینان سے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور میں تو سوچ رہا تھا کہ ہمارے کم از کم دس بچے تو ہوں۔۔گھر میں رونق لگی رہے گی۔"آخر میں ضرار نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کی شکل دیکھی تھی جو اس کی بازو سے اپنا سر ہٹاتی اسے دیکھ رہی تھی۔آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

"پہلے ان دو کو تو سنبھالنا سیکھ جاؤں۔۔اور دس؟؟"اس نے جھرجھری سی لی تھی۔

ضرار اس کے انداز پر ہنس دیا۔

تبھی علیا کی چیخ پر وہ چونکے تھے۔

"یااللہ خیر۔۔"ضرار اور ضحی نے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

"پھپھو۔۔"علیا اور آبش چلاتی ہوئی یشفہ تک آئی تھیں۔ایشل انہیں دیکھ کر ہی شاہ زر کی گود میں مچلی تھی۔

شاہ زر نے مسکراتے ہوئے اسے نیچے اتار دیا۔

ضحی اور ضرار نے علیا اور آبش کو جب یشفہ سے ملتے دیکھا تو نفی میں سر ہلاتے ان دونوں کی طرف آ گئے۔مطلب وہ یشفہ کو دیکھ کر چیخی تھی۔

تھوڑی دیر میں ہی رونق لگ گئی تھی۔

دادی جان سب مرد حضرات اور خواتین بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ شاہ زر اور یشفہ ان کے درمیان تھے۔ بعد میں سب ینگ پارٹی نے آج بھی اپنی محفل جمائی تھی۔ ان کے بچے ایک دوسرے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

تب ہی ایشل دھپ دھپ کرتی شاہ زر کی گود میں آ کر بیٹھ گئی۔ منہ کے زاویے بتا رہے تھے کچھ ہوا ضرور ہے۔

"کیا ہوا میری پرنسس کو؟" شاہ زر نے ابرو اچکائے۔

"بابا حارب بھائی تنگ کر رہے ہیں۔" اس کے خفا خفا سے انداز پر شاہ زر مسکرایا۔

"میں کسی کا بھائی نہیں ہوں میرا نام حارب ہے۔ حارب حمزہ سہیل۔" تبھی حارب بھی لاؤنج میں آیا تھا۔ اس کی آواز پر سب نے اپنی ہنسی روکی تھی۔

"حمزہ یار تیرا بیٹا تجھ پر ہی گیا ہے۔" ضرار کے کہنے پر حمزہ نے کندھے اچکائے۔

"یہ تو میرا ابھی باپ ہے۔" حمزہ کے کہنے پر حارب حیران ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمزی پاپا میں آپکا بیٹا نہیں ہوں۔اور اگر میں آپکا پاپا ہوں تو دا جان آپ کے کیا لگے ؟"اس کے پوچھنے پر حمزہ نے اپنا سر پکڑا تھا۔

"چپ کر جا یار کیوں ظاہر کر رہا ہے کہ تو مجھ سے زیادہ تیز ہے ؟"حمزہ کے کہنے پر حارب نے اپنے سر پر پہنی پی کیپ سیدھی کی جو اس نے سٹائل سے الٹی پہنی ہوئی تھی۔

"حمزی پاپا آپ مانتے ہیں آپ کا بیٹا زیادہ جینیئس ہے۔"ایک ادا سے کہتے وہ اچھل کر حمزہ کے برابر میں بیٹھا تھا۔عنیشا نے اس کی سب کے سامنے چلتی زبان پر گھورا مگر گھوریوں کا اثر حمزہ پر کبھی ہوا تھا جو حارب حمزہ سہیل پر ہوتا۔۔وہ ایک اسٹائل سے بیٹھا آرام سے جیب سے موبائل نکال کر آن کرنے لگا۔۔یہ بھی اس کو سہیل صاحب نے اس کی چوتھی سالگرہ پر تحفہ دیا تھا۔جس پر عنیشا کو اپنا پب جی پارٹنر مل گیا تھا مگر حمزہ کے لیے عذاب بن گیا تھا۔

اس کی حرکتوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پچھلے مہینے ہی پانچ سال کا ہوا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ پورے گھر کا شرارتی اور تیز بچہ تھا۔ جس سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تھی۔

وہ لوگ باتوں میں مصروف تھے جب پیچھے سے فاریہ نے سامنے بیٹھے عنیشا حمزہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

اور آہستہ سے چلتی ہوئی یشفہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔یشفہ ایک دم حیران ہوئی مگر پھر مسکرائی۔

"فاری میڈم۔۔"اس کو مسکرا کر کہتے وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی اٹھ کر گلے ملی تھی۔

فاریہ باری باری سب سے ملی۔دادی جان اور سب خواتین اس سے بہت اچھے سے ملی تھیں۔

"بڑی بے مروت ہو گئی ہو۔گھر کی دیوار سے دیوار جڑی ہے بتا نہیں سکتی تھی کہ ادھر پھپھو کی طرف آ رہی ہو؟"فاریہ نے مصنوعی خفگی سے کہتے یشفہ کو دیکھا تھا۔

"بے مروت کی بچی۔۔!!تمہارے گھر کے باہر تالا لگا تھا تم نے مجھے کون سا بتایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے کہ تم کہیں جارہی ہو؟"یشفہ نے حساب برابر کیا تھا۔

"یار میں امی کی طرف تھی آج فرخ کی بھی چھٹی تھی اس لیے۔۔اور اب واپسی پر سوچا ان سب سے ملتی جاؤں مگر تمہیں یہاں دیکھ کر خوش ہو گئی۔"وہ ساری لڑکیاں اکھٹی مل کر باتیں کرنے لگ گئی تھیں۔

"فاریہ آنی۔۔؟میرا گڈا کہاں ہے؟"حارب کے پاس آکر سوال کرنے پہ فاریہ مسکرائی۔

"ہاں یاد آیا یار فرخ بھائی اور ہمارا پیارا سا بھانجا کدھر ہے؟"یشفہ کو یاد آیا تو جلدی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مہد کو لے کر گاڑی میں ایک راؤنڈ لگانے گئے ہیں۔"اس کے بتانے پر سب سے اسے دیکھا۔

"راؤنڈ کس چیز کا؟آج چھٹی نہیں ہے فرخ بھائی کو؟"عنیشا کی الجھن پر وہ ہنسی تھی۔

"ارے نہیں راؤنڈ مطلب چکر لگانے گئے ہیں یہی آس پاس کا۔۔ مہد بہت رو رہا تھا۔۔ جب تک روز اپنے پاپا کے ساتھ باہر نہ نکلے چین نہیں آتا۔" فاریہ کے کہنے پر سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کب آئے گا پھر میرا گڈا؟" حارب نے دوبارہ سے پوچھا۔

"وہ بس۔۔"

"لو آ گئے۔۔" ابھی وہ کچھ کہتی جب آنٹرنس پر کھڑے فرخ پر نظر پڑی جس کی گود میں تقریباً ایک سال کا پیارا سا براؤن سنہری مائل بالوں والا سرخ سپید بچہ تھا جس کی آنکھیں بھی ہلکی بھوری تھی۔ وہ واقعی کوئی گڈا ہی لگتا تھا۔

سب سے پہلے عنیشا نے ہی مہد کو دیکھتے ہی "گڈا" کہا تھا جس پر اب حارب بھی اس کی دیکھا دیکھی اسے اپنا گڈا کہتا تھا۔

"فرخ چاچو اسے مجھے دے دیں۔" مہد کو دیکھتے ہی حارب نے دوڑ لگائی تھی اور فرخ کے سر پر جا کھڑا ہوا۔

فرخ نے مسکراتے ہوئے احتیاط سے اسے حارب کو دیا تھا جس سے فوراً سے عنیشا نے لے لیا تھا۔

حارب نے منہ بنالیا۔

"عنیش مما اسے پہلے میں نے پکڑا تھا۔" حارب کے کہنے پر عنیشا نے اسے ٹالا۔

"ایشل؟ آؤ ہم کھیلیں۔" آبش اور علیا ایشل کو ساتھ لیے لان میں لے گئیں۔

حارب نے جیسے ہی اسے باہر جاتے دیکھا مہد کی گال پر پیار کرتا وہ بھی لان میں اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

"حمزہ مجھے تیرے بیٹے کی نیت ٹھیک نہیں لگتی؟" ضرار نے ہمیشہ کی طرح حمزہ کو چھیڑا تھا۔

"زی بھائی کیوں کٹ پڑوانا چاہتے ہو اس کے باپ سے مجھ بیچارے کو۔۔ سامنے ہی بیٹھا ہے جان لے لے گا میری۔" حمزہ کے مظلومیت سے کہنے پر ضرار نے ہنستے ہوئے سامنے بیٹھے شاہ زر کو دیکھا جو فرخ کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حقیقتاً وہ ہنستا ہوا بہت اچھا لگتا تھا۔

"مجھے جو لگا میں نے کہہ دیا۔" ضرار نے کندھے اچکا دیئے اور ساتھ ہی شاہ زر کی بھی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی چاہے یشفہ اس کی بہن تھی مگر شاہ زر اسے جان سے بڑھ کر عزیز تھا۔

حمزہ بیچارہ ضرار کی بات پر کھسیا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ان سب نے مل کر کھانا کھایا تھا۔ فرخ اور فاریہ کو بے حد اصرار پر ان لوگوں نے روک لیا تھا۔

ایک مہینے بعد آج وہ سب ایک ساتھ مل کر کھانا کھا رہے تھے۔

"آبش باجی پانی دینا مجھے۔" حارب کے کہنے پر آبش نے اسے گھورا تھا۔

"مما۔۔" ساتھ ہی ضحی کو ہلایا۔

"نہ تنگ کرو حارب۔۔"

"میں نے صرف پانی مانگا ہے آبش باجی سے۔" وہ پھر سے دانتوں تلے لب دبائے

بولا۔

"باجی نہیں ہوں میں تمہاری سمجھے۔بس چار مہینے چھوٹے ہو تم مجھ سے۔"آبش نے فوراً جتایا تھا۔

"اچھا آج شام مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ میں تم سے بڑی ہوں۔"حارب کے موڈ میں ذرا تبدیلی نہیں آئی تھی۔ مجبوراً حمزہ نے ہی اس کو چپ کروایا سب جانتے تھے حارب کے باجی کہنے پر آبش کتنا چڑتی تھی جبکہ علیا تھوڑی لاپرواہ سی تھی۔اسے ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ ضرار جیسی تھی جبکہ آبش اس سب معاملے میں اتنی ہی کانشیئس تھی بلکل ضحی جیسی۔

www.novelsclubb.com

"بائے بائے ڈول۔۔"واپسی پر جاتے ہوئے حارب نے ایشل سے کہا تھا وہ ایشل سے پورے ڈیڑھ سال بڑا تھا۔

"اللہ حافظ حارب بھائی۔"اس نے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلائے تھے۔شاہ زر نے اسے اپنی گود میں لیا تھا۔

"بھائی کہنا نہیں بھولے گی یہ۔" حارب بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔وہ واقعی کہیں سے بھی پانچ سال کا بچہ نہیں لگتا تھا

بظاہر مسکراتے ہوئے وہ ان سب سے مل کر اندر آ گیا۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں بہت خوش تھے۔ان سب کی ایک مکمل فیملی تھی جس پر دادی جان انہیں جب بھی دیکھتی ان کے لیے ڈھیروں خوشیوں کی دعائیں کرتیں۔یشفہ کو بھی اس گھر سے گئے چھ سال ہو گئے تھے۔

سب کی مشکلات ختم ہو گئی تھیں باقی اونچ نیچ تو زندگی کا حصہ ہے۔دادی جان اور سب بڑوں کی یہی دعائیں تھیں کہ گھر ہمیشہ یوں ہی ان لوگوں کے قہقہوں سے ہنستا بستا رہے اور یہ ہمیشہ یوں ہی سب ایک ساتھ مل جل کر رہیں۔۔

رات وہ گیارہ بجے گھر پہنچے تھے۔ایشل تو آتے ہی سو گئی تھی۔

یشفہ ایشل کو چینج کروانے کے بعد ڈریسنگ کے پاس آ گئی۔

ابھی وہ اپنے کانوں سے ٹاپس اتار کر رکھ رہی تھی جب نظر اندر آتے شاہ زر پر پڑی۔۔وہ فرخ کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔

اور آج بھی یشفہ کی نظریں پلٹنا بھول گئی تھیں۔

شاہ زر نے اسے خود کو دیکھتا پایا تو سائیڈ ٹیبل پر اپنا موبائل رکھتا وہ مسکرایا تھا۔اس کی مسکراہٹ پر تو یشفہ آج بھی قربان تھی۔

وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے اس تک آیا اور یشفہ کے بالکل پیچھے کھڑا ہو گیا۔اس کی نظروں کی تپش پر یشفہ کے گال دہکے تھے اور فوراً سر جھکایا تھا۔

"یہ اچھی بات نہیں ہے۔" شاہ زر نے اس کے کندھے پر ٹھوری رکھتے ہوئے اس کے کان میں ہولے سے کہا تھا۔آواز گھمبیر تھی۔

یشفہ نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا گویا وہ اس کی بات نہیں سمجھی تھی۔

"یار مطلب تم چھپکے چھپکے مجھے دیکھ لو اور جب میں دیکھتا ہوں تو نظریں ہی جھکا لیتی ہو۔" وہ ابرو اٹھائے اس کے سامنے ڈریسنگ کے ساتھ بیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

یشفہ ہلکا سا مسکرائی۔

"کیا؟" شاہ زر کے ہاتھ پکڑنے پر اس نے سوالیہ نظروں سے شاہ زر کو دیکھا تھا۔

"یار تھوڑی سی نظر کرم ادھر بھی فرما دو اپنے معصوم سے شوہر پر۔" اس کے انداز پر یشفہ ہنسی تھی۔

"اتنے بھی معصوم نہیں ہیں آپ۔۔آپ نے میرا۔"

"اوکے اوکے آئی نواب تم کہو گی آپ نے چھ سال پہلے میرا دل کتنی بار توڑا تھا مجھے تو تب آپ دیکھتے بھی نہیں تھے۔۔اور بھی بہت کچھ۔۔"

"اور تب میں آپ محترمہ کو بتا کر دیکھتا کہ سنو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔" اس نے یشفہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے منہ بنایا تھا۔

یشفہ اسے دیکھ کر مسلسل اپنی مسکراہٹ دبا رہی تھی۔

"ویسے آپ بھی جس طرح بات بات پر منہ بناتے ہیں نا ایشل کے بابا!! اس لحاظ پر وہ ہم دونوں پر ہی گئی ہے۔" یشفہ کے کہنے پر شاہ زر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔ ایشل میں تو اس کی جان بستی تھی۔

"اور دوسری بات شاہ زر!" وہ سانس لینے کو رکی۔

شاہ زر نے بھنویں اچکائیں۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ یہ کہ میں نے آپ کو یہ سب نہیں، کچھ اور کہنے والی تھی۔" پچھلی بات یاد آنے پر یشفہ نے اسے کہا۔

"پھر کیا کہنے والی تھی تم مجھے۔۔" شاہ زر کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"میں نے یہ کہنا تھا کہ آپ اتنے معصوم نہیں ہیں آپ نے میرا دل چرایا تھا بہت پہلے اور میری بنا اجازت کے۔۔ میں یعنی یشفہ شاہ زر جس سے سب اس کی اجازت ملنے پر بات کرتے ہیں اس کا 'دل' آپ نے بغیر اجازت لے لیا۔" وہ اتراتے ہوئے بولی تھی اس کے "یشفہ شاہ زر" کہنے پر شاہ زر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی چلی

گئی۔

"بالکل کیونکہ میں بھی شاہ زر کمال ہوں مجھے کبھی کسی سے اجازت مانگنے کی عادت نہیں ہے اور پھر وہ تو تھا بھی تمہارا دل۔۔ جس لڑکی نے میرا دل لیا ہو اس سے بدلے میں اب کچھ تو لینا ہی تھا ناں۔" اس کے سر سے اپنا سر ٹکراتے شاہ زر نے بھی اسے جتایا تھا۔

یشفہ کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"میں سچ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی شاہ زر۔" یشفہ نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارے بغیر میں بھی نہیں رہ سکتا۔۔ تم نے مجھے اپنا ایڈیکٹ کر لیا ہے۔ بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔" شاہ زر بھی اسے دیکھتا دھیمے مگر گھمبیر آواز میں بولا تھا۔ یشفہ آج رائل بلیو ولوٹ کا لمبا سا فراک پہنے بے حد حسین لگ رہی تھی۔ لائٹ سے میک اپ نے اسکو مزید پیارا بنا دیا تھا۔ کچھ شادی کے بعد وہ پہلے سے بھی زیادہ پیاری ہو گئی تھی۔

شاہ زر نے بھی اس سے میچنگ رائل بلیو ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

وہ ایک دوسرے کو دیکھنے میں مصروف تھے جب ایشل کی آواز پر چونک کر ایک دوسرے سے دور ہٹے تھے۔ماحول میں پھیلا فسوں ایک پل میں ختم ہوا تھا۔

"یار اسے کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں تمہارے پاس ہوں۔" شاہ زر نے بے بسی سے اپنی ساڑھے تین سالہ بیٹی کی طرف دیکھا جو آنکھیں ملتی اسے ہی آوازیں لگا رہی تھی۔

"زیادہ ڈرامے نہیں کریں جائیں ورنہ آپ کی پرنسس ناراض ہو جائیں گی۔" یشفہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو وہ اپنی پرنسس کو دیکھ کر مسکرا دیا جو اس وقت بے حد معصوم لگ رہی تھی۔

"یشفہ میں بہت خوش ہوں کہ اللہ نے مجھے بیٹی سے نوازا ہے۔۔اور میں چاہوں گا میں ایک اچھا باپ بن کر اس کی تربیت کروں اور اسے کبھی کوئی کمی محسوس نہ ہو

جس طرح کی زندگی میں نے گزاری ہے میں نہیں چاہتا میری اولاد اس طرح احساس کمتری کا شکار ہو کر زندگی گزارے۔ باقی اسے ایک بھائی کی ضرورت بھی تو ہو گی ناں۔۔"وہ اتنی سنجیدہ بات کرتے ہوئے آخر میں شرارت سے بولا تھا۔

یشفہ بیچاری کھسیا گئی۔

"یار مطلب کبھی میں بزی ہو سکتا ہوں تو ایک بھائی تو ہونا چاہیے۔"اس کو وضاحت دیتا وہ ہنوز شرارت سے بولا تھا۔

"شاہ زر ابھی آپ فلحال اسے سنبھال لے۔۔پھر اسکے بھائی کا سوچیئے گا۔"یشفہ نے جلدی سے کہتے ہوئے اس کا دھیان ایشل میں لگایا جو دوبارہ سے سو چکی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کیا اسے بھی میں سنبھالوں گا تمہارا کچھ نہیں لگے گا؟"

"اپ کو ہی زیادہ شوق ہے تو سنبھالیئے گا بھی خود تاکہ پتہ چلے کہ بچے سنبھالنا آسان نہیں ہوتا۔"یشفہ کے کہنے پر شاہ زر کا قہقہہ نکلا تھا۔

"میری پیاری سی پرنسس مجھے تو تنگ نہیں کرتی۔"شاہ زر کے کہنے کی دیر تھی پھر

سے ایشل اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"بابا!!"اس کے آواز لگانے پر شاہ زر نے اسے دیکھا تو آہ بھر کر رہ گیا۔یشفہ اس کے انداز پر ہنس دی۔

"جائیں اب اپنی پرنسس کے پاس۔"

"قسم سے بہت غلط بات ہے یہ۔۔"وہ ایک نظر یشفہ کو دیکھتا اس کے سر پر اپنے لب رکھتا جلدی سے اپنی پرنسس کے پاس گیا تھا۔

"کیا بات ہے بابا کی چھوٹی سی جان!!"شاہ زر نے اسے گود میں اٹھایا تھا۔یشفہ نے شیشے میں سے ان دونوں کو دیکھا تھا لاکھ شاہ زر منہ بنا لے مگر ایشل کے لیے اس کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

"بابا آپ کو پتہ ہے میں آپکے ساتھ سوتی ہوں۔"ایشل کے کہنے پر یشفہ بھی مسکرائی تھی۔

"میری پیاری بیٹی۔"شاہ زر اسے پیار کرتا اس کے ساتھ لیٹ گیا۔ایشل نے بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔

تھوڑی دیر بعد یشفہ جب ایزی سی ہو کر کپڑے چینج کیے بیڈ تک آئی تو اس کی نظر ان دونوں پر پڑی جو ہر چیز سے بے پرواہ سکون سے سو رہے تھے۔انہیں دیکھتے ہی یشفہ کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔۔آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین سے نوازا تھا۔اتنے چاہنے والا شوہر اور بیٹی جیسی رحمت پر یشفہ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہی تھی۔وہ دونوں اس کے تھے۔۔وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا آخر کو اس کی تمام دعائیں قبول ہو گئی تھیں۔چھ سال پہلے اسے اس کا من چاہا شخص مل گیا تھا۔جس کا وہ شکر ادا کرتی رہتی تھی۔۔اس پر مستزاد وہ بھی اسے چاہتا تھا یشفہ کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا تھا۔

ایک سکون سا اسے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔دونوں پر ایک نگاہ ڈالتی ان پر بلینکٹ ٹھیک کرتی وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹی تھی جب پیچھے سے شاہ زر نے اسے

بازو سے کھینچا تھا۔

یشفہ ہڑبڑائی۔

"سوئے نہیں آپ ابھی تک؟"اسے بازو سے کہنی ٹکا کر اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گویا ہوئی۔

"اونہہ۔۔تمہارے بغیر نیند نہیں آتی۔"اس کی بات پر وہ جھنپ گئی۔شاہ زر ہنس دیا۔

"سو جائیں اب۔۔میں بھی سونے لگی ہوں۔"ہلکی آواز میں کہتی ہوئی وہ ایشل کے قریب لیٹ گئی۔وہ ایشل کے دوبارہ اٹھ جانے کے ڈر سے آہستہ بول رہی تھی۔

ایشل ہمیشہ ان کے بیچ میں ہی سویا کرتی تھی۔

شاہ زر نے بھی یشفہ کو مسکرا کر دیکھتے ایشل کو پیار کیا تھا۔

"پلیز شاہ زر وہ اٹھ جائے گی۔"یشفہ نے شاہ زر کو جب اس پر جھکے دیکھا تو منت بھرے لہجے میں بولی کیونکہ پھر اس نے یشفہ کو ساری رات تنگ کرنا تھا۔

شاہ زر اس کے بال ٹھیک کرتا سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

خوشی تو شاہ زر کے چہرے پر بھی بے تحاشہ تھی اور اس خوشی کے ساتھ سکون بھی تھا۔ ایشل نے ان کی زندگیوں میں آ کر خوشیوں کے رنگ بھر دیئے تھے۔

شاہ زر اپنی زندگی سے مطمئن تھا۔۔ وہ ایک کمپلیٹ فیملی تھے اور اب آگے ان سب کی زندگی میں خوشیاں ان کے در پہ پر پھلائے بیٹھی تھیں۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ختم شد

www.novelsclubb.com